جین اتہاس

(جسمیں مختصر تاریخ جین مفصل جیون چرتر بھگوان مہاویر سوامی جی کے گنیشوں کا مفصل حال اور اُن کا نقشہ درج ہے)

جسکو

پنڈت پربھودیال جین دہلوی تحصیلدار انبالہ

نے

بہت سے پراکرت سنسکرت بھاشا اور انگریزی گرنتھوں سے اور اُن یادداشتوں سے

جو مؤلف نے خود بمقام شرون بیلگول تحریر کی تھیں تالیف کیا

درمطبع ست بھوشن انبالہ شہر باہتمام

پنڈت رکھی کیش مالک مطبع طبع گردید

یہ کتاب موجب قانون رجسٹری ہوچکی ہے اور تمام حقوق ترجمہ ونقل محفوظ ہیں

تعداد جلد ۱۰۰۰ بار اوّل قیمت ۸/

By Kind Permission

This book is humbly and respectfully

dedicated

TO

Thomas Gordon Walker Esq. C.S.

Commissioner & Superintendent

DELHI DIVISION

AS A HUMBLE TOKEN OF DEEP

RESPECT ENTERTAINED

FOR

HIM BY THE

AUTHOR.

منگلاچرن

سوہ مہاتم دلن دن تپ لکشمی بھرتار
بامانندن کلب ترو جیہ جگت ہت کار

سو پارس پرنیش مجھ۔ہوو سُمت داتار
منی جن جاکی آس کر۔یاچین شو پھل سار

دوہا

ایڈورڈ مہاراج کا چر نجیبہ ہو راج
روی شسی کرتے رہیں جب تک اپنا کاج

اندر پرستھ استھان کو مالک جو شرییان
گارڈن والکر صاحب کو دھیتا دسر آن

شبھ انبالہ شہر کے صاحب منیار ڈوالیش
تن کی شکھہ سمپت بڑھے نسو دن اسو ہیں

سویا۔تاریخ خاتمہ

ناتھ۔نیتر۔بید۔جھا بھبت نربان بیر
ادنی صد دو سن عیسوی دسمبر ماہ
کری ہے تمام سکھہ دہام کی کتاب آج
دہلی دگمبر جینی مکند لال شت

بکرم۔نو۔بان۔انک۔چندرمان سوچانکو
مارگسر شکل شگن تجھہ دوادشی تتھ ملنکے
چھاپنے کو بھیدی صحیح کر چھپا ہے
پربھو دیال تحصیلدار سیوک بھگوان کے

Sampat Ram Ca...
Kaisarganj
AJMER.

॥ ॐ नमः सिद्धेभ्यः ॥

خلاصہ تاریخ جین حصہ اوّل

मोक्षमार्गस्य नेतारं भेतारं कर्म भूभृताम
ज्ञातारं विश्व तत्वानां वंदे तद्गुण लब्धये ॥

"کال چکر کا حال"

جس طرح سے کہ ایک مہینے میں بدی شدی دو پکش ہوتے ہیں اوسی طرح جین مذہب کے عقیدہ کے مطابق ایک کالپ میں اپ سرپنی اور اوت سرپنی دو کال ہیں۔ اوپ سرپنی کال میں اوّل سکھما سکھما کال ہوتا ہے۔ اسکے بعد دوسرا سکھما۔ تیسرا سکھما دکھما۔ چوتھا دکھما سکھما۔ پانچواں دکھما اور چھٹا دکھما دکھما۔ اوسکے پیچھے اوت سرپنی کال شروع ہو جاتا ہے اوس کے اوّل چھٹا کال دکھما دکھما ہوتا ہے پھر پانچواں دکھما پھر چوتھا دکھما سکھما پھر تیسرا سکھما دکھما پھر دوسرا سکھما اوسکے بعد پہلا سکھما سکھما۔ اسیطرح رہٹ کے گھڑوں کی طرح اپ سرپنی کے پیچھے اوت سرپنی اور اوت سرپنی کے پیچھے اپ سرپنی ہمیشہ ہوتی رہتی ہے۔ اور ہوتی رہیگی۔ کبھی خاتمہ نہیں ہوگا موجودہ اوپ سرپنی کال میں تیسرے سکھما دکھما کال کے آخر وقت میں چودہ کل کر ہوئے ان میں چودھواں کل کر مہاراج راجہ نابھہ تھے۔ انکی مہارانی کا نام مرو دیوی تھا اونہوں نے تمام کھیتی کیاری کی ترکیب اپنی رعیت کو سکھلائی۔

"رشبھ دیو بھگوان آدی تیرتھنکر کا ذکر"

مہاراج رشبھ دیو انکے پتر ہوئے جو چوتھے کال میں جینیوں کے پہلے اوتار تھے یہ پودناپور میں پیدا ہوئے تھے انہوں نے عرصہ دراز تک حکومت کی اور چھتری اون لوگوں کو بنایا جو بہادر اور طاقتور تھے اور غریبوں کی رکشا کرنا اون کا کام مقرر کیا۔ اور بیوپار کرنیوالوں کو ویش بنایا اور خدمتگاروں کو شودر ٹھیرایا۔ مہاراج رشبھ دیو کے بھرت وغیرہ سو لڑکے سونندا نامی رانی سے تھے اور نندا نامی رانی سے باہوبلی پسر تھے۔

بعد میں رشبھ دیو مہاراج نے دکشا لیکر تپ کیا اور کیلاس پر تپ سے موکش چلے گئے۔ ان کا

مفصل جیون چرتر آدپران میں درج ہے۔

مہاراج رشب دیو نے اپنے بڑے لڑکے بھرت کو اپنا ولی عہد بنایا تھا۔ اور باہوبلی کو پودناپور کا راج دیا تھا۔ اون کی دکشا لینے کے بعد بھرت مہاراج تخت پر جلوہ افروز ہوئے۔ یہہ وہی بھرت مہاراج ہیں جنکے نام کے باعث ہندوستان کو بھارت ورش یا بھرت کھنڈ یا بھرت چھیتر کہتے ہیں یہہ چکرورتی تھے۔

جب مہاراج بھرت گدی نشین ہوگئے تو باہوبلی جی نے کہا کہ ہم صرف پودناپور پر خود مختاری کی حکومت کرتے ہیں کیونکہ ہم کو رشب دیو مہاراج نے دی ہے۔ بھرت کو اپنے سے بڑا راجہ نہیں مانتے نہ اپنے آپ کو بھرت کا ماتحت مانتے ہیں۔

مہاراج بھرت فوج لیکر باہوبلی جی پر چڑھے فریقین کے سرداران اور افسران فوج کے جمع ہونے پر اور مشورہ ہونے پر حسب ذیل لڑائی ٹھیری اوّل درشٹ یودھ یعنی آنکھ لڑانا دوئم جل یودھ تیسرے کشتی۔

ان تینوں لڑائیوں میں مہاراج بھرت باہوبلی جی سے ہارے اخیر میں بھرت مہاراج نے باہوبلی پر چکر چلایا چونکہ وہ چرم شریری تھے چکر اونکے نہ لگ سکا اور بھرت کے پاس واپس آگیا مگر باہوبلی کو اس لڑائی سے بیراگ پیدا ہوگیا اور اونہوں نے راج چھوڑکر اسقدر سخت ریاضت کی جسکا بیان نہیں ہوسکتا۔ مگر چونکہ اون کے دلمیں یہہ خیال پیدا ہوگیا تھا کہ جس زمین پر ہم چلتے ہیں وہ بھرت مہاراج کی ہے اسلئے باوجود سخت سے سخت ریاضت و تپشیا کے اونکو کیول گیان نہیں ہوا۔ ایکروز اونکا یہہ بھرم جاتا رہا اور اونکو خیال ہوا کہ اس سنسار میں ہزاروں بھرت ہوگئے ہیں۔ اور اون کو کیول گیان ہوگیا اور وہ دھرم اپدیش کرکے موکش کو چلے گئے۔

مہاراج بھرت بھی باہوبلی سے شکست کھاکر بیراگی ہوگئے۔ اور کچھہ عرصہ بعد راج چھوڑکر تپشیا کرکے کیول گیان حاصل کرکے موکش پہونچ گئے چونکہ مہاراج رشب دیو کے لڑکے باہوبلی اوّل موکش گئے تھے اور اونھوں نے بڑی بڑی سخت جین تپشیا کی تہی اس لئے جینی مذہب والے اونکی بھی پرتما بناکر پوجتے ہیں۔

ادہانہی بھرت مہاراج نے برہمن برن بھی استھاپن کیا تھا بھرت مہاراج کے پیچھے اجہاک

شوم ہدیا دہرا اور ہر بنس چار خاندان ہوئے رچھواک بنس میں سورج بنسی اور سوم بنس میں چندر بنسی راجہ ہوئے اسیطرح سے جنیوں کے دوسرے اوتار اجت[1] ناتہہ جی ہوئے شمبھو[3] ناتھ جی - ابھی[4] نندن ناتھ جی - سمت[5] ناتھ جی - پدم[6] پربھو جی - سپارس[7] ناتھ جی - چندر[8] پربھو جی پشپ[9] دنت جی - سیتل[10] ناتھ جی - سریانس[11] ناتھ جی - باسُ[12] پوج جی - بمل[13] ناتہہ جی - انت[14] ناتہہ جی دہرم[15] ناتھ جی - سانت[16] ناتہہ جی - کنت[17] ناتھ - ار[18] ناتہہ جی - مل[19] ناتہہ جی - مُن سُبرت[20] ناتہہ جی نمی[21] ناتہہ جی ہوئے - نیم[22] ناتھ جی ہوئے -

چہتریوں کے مشہور خاندان کے مہاراج سمدبجے جی سوری پور عرف بٹیشر میں راج کرتی تہی سوا دیوی اونکی پٹ رانی تھی - ساون سُدی چہٹہ کو سوری پور عرف بٹیشر میں سری جی نیم ناتہہ جی پیدا ہوئے -

جب مہاراج جوان ہو گئے تو آپکے پتا نے جوناگڈھ کے مہاراج اگر سین کے لڑکے راجل جی سے اونکی شادی ٹھہرائی - سوری پور سے جوناگڈھ نہایت شان سے برات بھیجی اور سری کرشن جی وغیرہ سب برات کے ساتھ تھے - چونکہ برات میں کچھہ ملیکش راجہ بھی تھے اسلیے اونکی خاطر کچھہ پرند پکڑکر پنجروں میں بند کر رکھے تہے - جب برات پہنچی تو پرندوں نے مہاراج سے فریاد شروع کی - مہاراج یہہ معلوم کرکے کہ یہہ پرند مارے جاینگے سنسار سے برکت ہوگئے اور فوراً پرندوں کو چھوڑنے کا حکم دیا اور کنگنا وغیرہ توڑکر ساون سُدی چھٹہ کو دگمبر من ہو گئے اور نہایت سخت ریاضت کرنے لگے - مہاراج کے دکشا لینی کے بعد راجل جی لے بھی دکشا لی - باوجودیکہ راجل جی کے باپ مہاراج اگر سین نے راجل جی کو شادی کرنے کو کھا مگر راجل جی نے شادی کرنے سے قطعی انکار کیا اور گرنار پربت پر جاکر سخت ریاضت کرنی شروع کی راجل جی کی گُفا جہاں اونہوں نے اوّل تپ کیا اور جہاں نیم ناتہہ جی نے دکشا لی ابتک گرنار پربت پہ موجود ہیں نیم ناتہہ جی نے سخت تپ سے کیول گیان حاصل کیا -

اور اساڑھ سدی اشٹمی کو جوناگڈھ گجرات کے پاس گرنار پربت سے موکش کو چلے گئے - سری کرشن مہاراج نیم ناتہہ جی کے حقیقی چچا کے لڑکے تھے - نیم ناتھ کے جیون چرتر میں جینو آچاریوں نے راگ ویراگ کے بارہ میں نہایت عمدہ عمدہ مختلف کابہ و نظم تحریر کی ہیں اور بڑے بڑے گرنتھ بنائی ہیں

مفصل جیون چرتر آدپران مین درج ہے۔

مہاراج رشب دیو نے اپنے بڑے لڑکے بھرت کو اپنا ولی عہد بنایا تھا - اور باہوبلی کو پودناپور کا راج دیا تھا - اون کی دکشا لینے کے بعد بھرت مہاراج تخت پر جلوہ افروز ہوئے - یہہ وہی بھرت مہاراج ہیں جنکے نام کے باعث ہندوستان کو بھارت ورش یا بھرت کھنڈ یا بہرت چھیتر کہتے ہیں یہہ چکرورتی تھے۔

جب مہاراج بھرت گدی نشین ہو گئے تو باہوبلی جی نے کہا کہ ہم صرف پودناپور پر خودمختاری کی حکومت کرتے ہیں کیونکہ ہم کو رشب دیو مہاراج نے دی ہے - بھرت کو اپنے سے بڑا راجہ نہیں مانتے نہ اپنے آپ کو بھرت کا ماتحت مانتے ہیں۔

مہاراج بھرت فوج لیکر باہوبلی جی پر چڑھے فریقین کے سرداران اور افسران فوج کے جمع ہونے پر اور مشورہ ہونے پر حسب ذیل لڑائی ٹھیری اوّل درشٹ یدھ یعنی آنکھ لڑانا دوم جل یودھ تیسرے کشتی۔

ان تینون لڑائیوں میں مہاراج بھرت باہوبلی جی سے ہارے اخیر میں بھرت مہاراج نے باہوبلی پہ چکر چلایا چونکہ وہ چرم شریری تھے چکر اونکے نہ لگ سکا اور بھرت کے پاس واپس آگیا مگر باہوبلی کو اس لڑائی سے بیراگ پیدا ہو گیا اور اونہوں نے راج چھوڑ کر اسقدر سخت ریاضت کی جسکا بیان نہیں ہو سکتا - مگر چونکہ اون کے دلمیں یہہ خیال پیدا ہو گیا تھا کہ جس زمین پر ہم چلتے ہیں وہ بھرت مہاراج کی ہے اسلئے باوجود سخت سے سخت ریاضت و تپشیا کے اونکو کیول گیان نہیں ہوا - ایکروز اونکا یہہ بھرم جاتا رہا اور اونکو خیال ہوا کہ اس سنسار میں ہزاروں بھرت ہو گئے ہیں - اور اون کو کیول گیان ہو گیا اور وہ دہرم اپدیش کرکے موکش کو چلے گئے۔

مہاراج بھرت بہی باہوبلی سے شکست کھاکر بیراگی ہو گئے - اور کچھ عرصہ بعد راج چھوڑ کر تپشیا کرکے کیول گیان حاصل کرکے موکش پہونچ گئے چونکہ مہاراج رشب دیو کے لڑکے باہوبلی اوّل موکش گئے تھے اور اونہوں نے بڑی بڑی سخت جین تپشیا کی تہی اس لئے جینی مذہب والے اونکی بہی پرتما بناکر پوجتے ہیں۔

اودہانہی بھرت مہاراج نے برہمن برن بھی استھاپن کیا تھا بھرت مہاراج کے پیچھے اچانک

شوم بدیا دہرا اور ہر بنس چار خاندان ہوئے رچھواک بنس یعنی سورج بنسی اور سوم بنس
یعنی چندر بنسی راجہ ہوئے اسیطرح سے جینیوں کے دوسرے اوتار اجت[2] ناتہہ جی ہوئے
شمبھو[3] ناتھ جی - ابھی[4] نندن ناتھ جی - سمت[5] ناتھ جی - پدم[6] پربھو جی - سپارس[7] ناتھ جی - چندر[8] پربھ جی
پشپ[9] دنت جی - سیتل[10] ناتھ جی - سریانس[11] ناتھ جی - بالس[12] پوج جی - بمل[13] ناتھ جی - انت[14] ناتھ جی
دہرم[15] ناتھ جی - سانت[16] ناتھ جی - کنت[17] ناتھ - ارے[18] ناتہہ جی - مل[19] ناتہہ جی - منی سبرت[20] ناتہہ جی
نمی[21] ناتہہ جی ہوئے - نیم ناتھ[22] جی ہوئے -

چہتریوں کے مشہور خاندان کے مہاراج سمدبجے جی سوری پور عرف بٹیشر میں راج کرتی تہی
سوا دیوی اونکی پٹ رانی تھی - ساون سُدی چہٹہ کو سوری پور عرف بٹیشر میں سری نیم ناتہہ جی
پیدا ہوئے -

جب مہاراج جوان ہو گئے تو آپکے پتا نے جوناگڈھ کے مہاراج اگر سین کے لڑکے راجل جی کو
اونکی شادی ٹھہرائی - سوری پور سے جوناگڈھ نہایت شان سے برات بہیجی اور سری کرشن جی
وغیرہ سب برات کے ساتھ تھے - چونکہ برات میں کچہہ ملیکش راجہ بھی تھے اسلئے اونکی خاطر کچہہ پرند
پکڑ کر پنجروں میں بند کر رکھے تہے - جب برات پہنچی تو پرندوں نے مہاراج سے فریاد شروع
کی - مہاراج یہہ معلوم کر کے کہ یہہ پرند مارے جائینگے سنسار سے برکت ہو گئے اور فوراً پرندوں
کو چہوڑنے کا حکم دیا اور کنگنا وغیرہ توڑ کر ساون سُدی چہٹہ کو دگمبر منی ہو گئے اور نہایت سخت
ریاضت کرنے لگے - مہاراج کے دکشا لینے کے بعد راجل جی نے بھی دکشا لی - باوجود یکہ راجل جی
کے باپ مہاراج اگر سین نے راجل جی کو شادی کرنے کو کہا مگر راجل جی نے شادی کرنے سے قطعی
انکار کیا اور گرنار پربت پر جاکر سخت ریاضت کرنی شروع کی راجل جی کی گُفا جہاں اونہوں نے
اول تپ کیا اور جہاں نیم ناتہہ جی نے دکشا لی اب تک گرنار پربت پہ موجود ہیں نیم ناتہہ جی نے سخت
تپ سے کیول گیان حاصل کیا -

اور اساڑہ سدی اشٹمی کو جوناگڈہ گجرات کے پاس گرنار پربت سے موکش کو چلے گئے - سری کرشن
مہاراج نیم ناتہہ جی کے حقیقی چچا کے لڑکے تھے - نیم ناتھ کے جیون چرتر میں جینو آچاریوں نے
راگ و براگ کے بارہ میں نہایت عمدہ عمدہ مختلف کا بہ و نظم تحریر کی ہیں اور بڑے بڑے گرنتہ بنائے ہیں

نیم ناتھ جی مہاراج کے مکت گئے بعد جب چوراسی ہزار برس گذر گئے - تو چھتریوں کے نہایت مشہور خاندان کا بنارس میں راج تھا - مہاراج اسوسین چھتری بنارس کے راجہ تھے - اور مہارانی باماں اونکی پٹ رانی تھی - پوہ بدی ایکادشی کو بنارس میں سری پارس ناتھ سوامی پیدا ہوئے - بعد میں مہاراج پوہ بدی ایکادشی کو دگمبر مُن ہوگئے اور نہایت سخت تپ کیا - جب مہاراج تپ میں لین تھے تو کمٹ نامی دیوتا نے مہاراج کو کشٹ دیا اور پدماوتی نے مہاراج کا کشٹ دور کیا - ساون شدی اشٹمی کو سری سکھر سمید سے مہاراج موکش چلے گئے -

پارس ناتھ مہاراج کے موکش جانیکے ڈھائی سو برس بعد راجپوتوں کے ہر مشہور خاندان میں سدہارتھ نام کنڈل پور میں راجہ تھا - مہارانی ترسلا اونکی پٹ رانی تھی - چیت شدی تیرس کو کنڈل پور میں آخری تیرتھنکر مہابیر سوامی ترسلا کے گربھ سے پیدا ہوئے - اونکے پانچ نام ہیں سنمت - بردھمان - بیر - مہابیر - اتی بیر - مہاراج نے ویراگ ہو کر منگسر بدی اشٹمی کو مُن دھرم اختیار کیا - راجگرہ نگر کے مشہور راجہ سرینیک نے مہاراج سے بہت بہت دھرم اپدیش سنا ہے اور گوتم رشی مہاراج بردھمان کے گن دھر تھے پاوا پور سے کاتک بدی ماوس کو مہابیر سوامی موکش چلے گئے - اندر نے مہاراج کے موکش جانے پر بڑی روشنی کی اور موکش کی یادگار میں دیوالی کا تہوار قایم ہوا - دیوالی پر اب تک بڑی روشنی ہوتی ہے اور ہر ایک جین مندر میں لڈو چڑھایا جاتا ہے - مہابیر کی یادگار میں بردھمان پور بسایا گیا جسکو اب بردوان کہتے ہیں -

اور اسی طرح چوتھے کال میں علاوہ مذکورہ بالا چوبیس تیرتھنکروں کے بارہ چکرورت - نو نارائن نو پرت نارائن - اور نو بل بھدر ہوئے -

بارہ چکرورتیوں کے نام حسب ذیل ہیں - اوّل بھرت - دوسرا سگر - تیسرا مگھوا چوتھا سنت کمار - پانچواں سانت ناتھ - چھٹا کونت ناتھ - ساتواں ارہ ناتھ - آٹھواں سبھوم نواں مہاپدم - دسواں ہرکھین - گیارہواں جے سین - بارہواں برہم دت -

حسب ذیل نو نرائن ہوئے - اوّل تری پرشٹ - دویم دوپرشٹ - سویم سیم بھو - پرسوتم

پرش سنگھ - پونڈریک - دت - سری لکشمن جی - سری کرشن جی -
اور حسب ذیل نو بلبھدر ہوئے - اچل - بجے - بھدر - سو پربھ - سودرشن - نند متر
(نند آنند) - نند سین (نند نندن) - سری رامچندر جی - بلبھدر -
اور نو حسب ذیل پرت نارائن ہوئے - اشو گریو - تارک - میرک - مدھو کیٹ -
نشنبھ - بل - پرہلاد - راون - جراسندھ -

پانچ بل بھدر اور پانچ نارائن اور پانچ پرت نارائن تو دہرم ناتھ شوامی کے وقت تک ہوئے - اور چھٹے ساتویں ارے ناتھ سوامی کے وقت تک - اور آٹھویں بل بھدر باسدیو من سبرت ناتھ شوامی کے مکت گئے پیچھے نمی ناتھ شوامی کے پہلے ہوئے اور نویں نارائن سری کرشن جی مہاراج نیم ناتھ کے چچا کے لڑکے تھے - اور انہیں سے سری رامچندر بلبھدر اور سری کرشن نارائن بہت مشہور ہوئے ہیں - سری رام چندر کے کمانڈر چیف ہنومان جی تھے یہہ ہنومان جی بانرنبی راجاؤں میں تھے - چونکہ اون کا اور اونکے خاندان کا حال بھی خالی از دلچسپی نہوگا - وہ بھی مختصر طور پر حسب ذیل ہے -

بجیارد ھ گر پربت کے دکھن میں سیگھہ پور شہر کا اتی اندر بدیا دھر راجہ تھا اور سری متی اوس کی رانی تھی - اونکے سری کنٹھ نامہ لڑکا تھا اور مہا منوہر دیبی لڑکی تھی -

رتن پور شہر میں پشپوتر نام بڑا طاقتور بدیا دھر راجہ تھا اوسکی پدم پربھا لڑکی تھی - اور پدموتر نام لڑکا تھا -

راجہ پشپوتر نے اپنے لڑکے کی راجہ اتی اندر کی لڑکی مہا منوہر دیبی کے ساتھ شادی کرنی چاہی مگر لڑکی کے بھائی سری کنٹھ نے کیرت دھول لنکا کے راجہ کے ساتھ اوس کی شادی کر دی پدموتر کے ساتھ نہ کی پشپوتر راجہ اس بات سے سخت ناراض ہوا - ایک دن سری کنٹھ راجہ سمیر پربت کے مندروں کے درشن کر کے واپس آتا تھا - راستہ میں پشپوتر راجہ کی لڑکی پدم پربھا اپنے محل میں بین بجا کر گا رہی تھی - راجہ سری کنٹھ نے اوس کا راگ سنکر اوس کو دیکھا اور پدم پربھا نے راجہ سری کنٹھ کو دیکھا - وہ ایک دوسرے پر عاشق ہو گئے - راجہ سری کنٹھ اوسکو اوٹھا کر اپنی ہوائی بوان میں لے گیا - اونکے کنبہ کے آدمیوں نے مہاراج پشپوتر کو اس

نو بلبھدر - نو پرت نارائن

امر کی خبر کی وہ نہایت غصہ ہوا اور اپنی فوج لیکر مہاراج سری کنٹھ کے قتل کے ارادہ سے
اوس کا تعاقب کیا سری کنٹھ اس تعاقب سے ڈرا اور اپنی بہنوئی کیرت دھول کے پاس
لنکا میں چلا گیا وہاں اوسکے بہنوئی نے اوسکی بہت خاطر داری کی - مہاراج پشپوتر معہ اپنی
فوج کے وہاں جب پہونچے تو راجہ کیرت دھول نے اپنی فوج کو بھی لڑنے کی اجازت دی
مگر لڑائی سے پہلے اپنا ایک نہایت عقلمند سفیر مہاراج پشپوتر کے پاس بھیجا سفیر نے مہاراج سے
کہا کہ مہاراج سری کنٹھ نہایت اعلیٰ خاندانی زبردست آپکی برابر کا راجہ ہے اس لئے آپکو اپنی
لڑکی کی شادی اوس سے کرنی مناسب ہے - سفیر یہہ عرض کر ہی رہا تھا کہ پدم پربھا کی
بھیجی ہوئی سکھی بھی مہاراج پشپوتر کے پاس آنکر عرض کرنے لگی کہ مہاراج آپ کی لڑکی نے کہا ہے
کہ میں تو شرم کے مارے حاضر ہوکر عرض نہیں کرسکتی اپنی سکھی کی معرفت عرض کرتی ہوں -
کہ میں چونکہ مہاراج سری کنٹھ کے ساتھ چلی آئی ہوں اس لئے صرف اسی سے شادی کرونگی اور
کسی سے شادی نہیں کروں گی - لڑکی کی یہہ عرض سنکر مہاراج بھی رضامند ہوگئے اور سنگھر
سدی الحیم کو سری کنٹھ اور پدم پربھا کی شادی ہوی -
شادی کے بعد مہاراج کیرت دھول نے سری کنٹھ سے کہا کہ بجیاردھ پہاڑ میں تمہارے
دشمن بہت ہیں تم سمندر میں ایک جزیرہ لے لو اور یہیں ٹھیرو - سری کنٹھ بھی رضامند ہوگیا
اور مہاراج نے اپنے وزیر آنند نامہ کو حکم دیا کہ جونسا جزیرہ انکو پسند ہو دیدو - سمندر کے بیچ
میں بانردیپ اونہوں نے لے لیا - بانردیپ میں سونے چاندی - ہیرے - لعل کی کانیں
تھیں - ہر طرح کے پھل پھول پیدا ہوتے تھے اور زرخیز جزیرہ تھا -
آنند وزیر نے مہاراج سری کنٹھ کو بانردیپ دیدیا تو وہ اپنے کنبہ سمیت وہاں گئے - اوس
جزیرہ میں کیلے - انار - سپاری - الائچی - لونگ چندن - مولسری - وغیرہ کے بےشمار درخت
اور طرح طرح کے پھول تھے - اوس جزیرہ میں بندر بہت تھے اور وہ بندر طرح طرح کے
کھیل تماشے آدمی کی طرح کرتے تھے کوئی سوتا تھا کوئی قلابازیاں کھاتا تھا کوئی ایک دوسرے
کی جوئیں دیکھتا تھا راجہ ان بندروں کے تماشے دیکھکر نہایت خوش ہوا - اور اپنے ملازموں
کو حکم دیا کہ ان کو پکڑ کر ہمارے پاس لاؤ چنانچہ ملازمان اونکے پاس چند بندر پکڑ کر لے گئے

اور مہاراج کے حکم کے مطابق اون کو تماشا کرنا ناچنا وغیرہ کرتب سکھائے بعض بندروں کے دانت سرخ رنگ دئے بعض کے منہ میں سونے کے تار لگا دئے۔

مہاراج کبھی کبھی ان بندروں کو لیکر پہاڑوں پر بھی جاتے تھے اوس جزیرہ میں مہاراج نے کیھوں کو نام شہر بسایا بعد میں مہاراج سری گنٹھ دیگمبر منی ہوکر تپشیا کرنے لگے اور اپنے لڑکے بجرکنٹھ کو راج دیدیا۔ بعد میں مہاراج بجرکنٹھ بھی دیگمبر منی ہو گئے اور اپنے لڑکے اندرایودھ کو راج دیدیا۔ اسی طرح سے اندرایودھ نے بھی اپنے لڑکے اندرمت کو راج دیدیا۔ اسی طرح سے اندرمت نے میر کو اور میر نے مندر کو اور مندر نے سمیرن گت کو اور سمیرن گت نے ردی پربھو کو۔ اور ردی پربھو نے امر پربھو کو راج دیا۔

امر پربھو نے مہاراج لنکا کی لڑکی گنوتی سے شادی کی مہارانی گنوتی امر پربھو کے محل کے اندر کی تصاویر جو دیواروں پر کھچی ہوئی تہیں دیکھتی پھرتی تھی۔ کسی جگہ تالابوں کی تصاویر تھی اور کسی جگہ پھولوں کی کہیں ہنسوں کی ان تصاویر کو دیکھکر وہ نہایت خوش ہوئی۔ ایک جگہ اوس نے دیکھا کہ دیوار پر بندروں کی تصویریں بنی ہوئی ہیں رانی ان خوفناک تصویروں کو دیکھکر ڈر گئی اور کانپنے لگی۔ جب راجہ امر پربھو کو یہہ حال معلوم ہوا تو وہ نہایت خفا ہوئے اور کہا کہ میرے محل میں بندروں کی تصویر کس نے بنائی جس سے رانی صاحبہ ڈر گئی۔ تب لوگوں نے کہا کہ آپکے خاندان کے مورث اور اس شہر کے بسانیوالے مہاراج سری کنٹھ تھے اونھوں نے ان بندروں کو خوب کھلایا اور پالا۔ اور اوس وقت سے انکی تصاویر محلوں میں اور مبارک موقعہ پر بنتی ہیں مہاراج نے یہہ بات سنکر کہا کہ اگر ہمارے بزرگوں سے یہہ کام میں یہہ تصاویر بنتی ہیں تو ہم اپنی مکٹوں میں اور جھنڈوں میں اور چھتروں میں یہہ بندروں کی تصاویر بناوینگے۔

اور وزیروں کو حکم دیا کہ جھنڈوں اور چھتروں اور شاہی نشانوں میں بندروں کی تصاویر بطور شاہی نشان کے بناوو حکم کے مطابق وزرا نے تعمیل کر دی۔ بعد میں مہاراج نے بجیاردھ پربت کے علاقہ کو فتح کرنے کا ارادہ کیا اور اپنی فوج سے جنکے جھنڈوں میں بندروں کے نشان تھے اور امر اکے مکٹوں میں بندروں کے نشان تھے بجیاردھ کے علاقہ کو فتح کر لیا علاقہ فتح کرکے معہ بڑے بڑے راجوں کے کیکو پوا آئے اور مہاراج ادہراج بن گئے۔ بعد میں راجہ

بندربنسی خاندان کی وجہ تسمیہ — پونجے اور انجنی کا حال

نے اپنے لڑکے بکرم کو راج دیکر خود بیراگ لیا - بکرم سین نے بہرت بل کو راج دیا اوسوقت
سے بانربنسیوں کے بہت سے راجہ ہوئے - چونکہ اون کے جھنڈوں اور نکٹوں میں اون کا شاہی
نشان بندر کا تھا - اس لئے یہہ بندربنسی کہلانے لگے - اہی بانربنسی خاندان میں بجیاردھ
پہاڑ کے دکن کیطرف آدت پور نامہ خوبصورت اور عمدہ شہر تھا وہاں کا راجا پہلاد تھا اور
رانی کیست ہتی تھی اونکے لڑکے بانہ کمار پیدا ہوئے - جب بانہ کمار جوان ہوگیا تو اونکے باپکے
دل میں اونکی شادی کا خیال ہوا بہرت چھتر میں سمندر کی دکن وشا کو دنتی بانر پہاڑ تھا اس
پہاڑ پر راجہ مہندر نے مہندر پور نگر بسایا اور اس راجا کی ہردی بیگا رانی تھی اونکے ارجی دوم
وغیرہ ستو لڑکے تھے اور ایک نہایت ہی خوبصورت حسین انجنی جی لڑکی تھی ایک دن انجنی جی اپنی
سکھیوں سمیت پھر رہی تھیں اونکے باپ نے اونکو دیکھکر انجنی جی کو شادی کے قابل خیال کرکے
اونکی شادی کرنی چاہی اور وزیروں سے صلاح کی اسپر مختلف شاہزادوں کی تعریفیں جدائی
بیان ہونے لگی - انجنی کے پتا مہاراج مہندر تمام کنبہ سمیت سری کیلاش پربت پر گئے راجا پہلاد
پونجے کے باپ بھی اتفاق سے کیلاش پربت پر پھرتے ہوئے راجا مہندر سے ملے اور دونوں
ایک جگہہ بیٹھ گئے اور وہاں پونجے جی کا بیاہ انجنی سے دونوں نے رضامندی سے جھیل مانسرور
کے کنارہ کرنا ٹھہرایا - پونجے انجنی کی خوبصورتی کا حال سنکر نہایت شوق سے اوس کے دیکھنے کا
مشتاق ہوا پونجے جی نے اپنے دوست پرہیت سے کہا کہ پری ہست کسی ترکیب سے مجھکو انجنی جی
کو دکھلا دو جب رات ہوگئی تو یہہ دونوں دوست بوان میں بیٹھکر انجنی کے ست کھنڈے مکان پر
چڑھکر جھروکوں کے پاس جھالروں میں چھپ کر بیٹھ گئے - پون نے دیکھا کہ انجنی نہایت ہی خوبصورت
ہے ایڑی سے چوٹی تک ہر عضو تناسب ہے - اگر ہاتھ - پیر - بانہہ - پستان - منہ - بال وغیرہ
کی تعریف کیجائے تو کتاب کو طول ہوجائے - جب یہہ بیٹھے انجنی جی کو دیکھ رہے تھے - اوسوقت
انجنی جی کی سکھی بسنت تلک نے کہا کہ تم نہایت خوش نصیب ہو کہ تمہاری شادی پونجے سے ہوگئی
یہہ سنکر انجنی نے شرم سے آنکھیں نیچی کرلیں - اوس وقت مسر کیشی نامہ دوسری سکھی ناک
بھویں چڑھاکر بولی کہ اگر بدریت پربھو سے شادی ہوتی تو ٹھیک تھا بدریت پربھو اور پونجے میں
زمین آسمان کا فرق ہے بدریت پربھو نہایت طاقتور عقلمند حسین راجہ ہے -

پونجے کا انجنی سے ناراض ہونا

پون یہہ بات سُنکر غصّہ میں آیا اور اپنے دوست سے کھا کہ اِس داسی اور انجنی کا سر کاٹ لونگا
اوس کے دوست نے کھا کہ ہماری تلوار بڑے بڑے راجاؤں پر چلتی ہے عورتوں پر نہیں چلتی
اور اپنے دوست کو خفا دیکھکر اون سے کھا کہ چلو اوسیوقت پونجے کے دل میں یہہ شک ہوا - کہ
انجنی کو بدبیت پربھو سے محبت ہے اِس لیے ہماری بُرائی اور اوسکی تعریف سنتی ہے اگر یہہ اِسکو
پسند نہ ہوتی تو یہہ داسی کیوں ذکر کرتی اور انجنی جی سے خفا ہوگئے اور اونکو انجنی سے بجائے الفت
کے نفرت ہوگئی واپس جاکر پون نے اپنی فوج کو کوچ کا حُکم دیا جب فوج چلنے لگی تو اوسوقت
پون کمار کے جانیکی خبر سُنکر انجنی نہایت رنجیدہ ہوئی اور اپنے کرموں کی بُرائی کرنے لگی پونجے کے
فوج والے بھی یکایک کوچ کے حُکم سے طرح طرح کے خیالات پکانے لگے لڑکی کا باپ راجا مہندر
پون کمار کا کوچ کا حُکم سنکر نہایت ملول خاطر ہوکر اپنے سب بھائیوں کے ہمراہ راجا پہلاد کے
پاس آیا اور پہلاد اور مہندر دونوں نے ملکر پون کمار کو سمجھایا - انکے سمجھانے پر پون کمار واپس
ہوکر شادی پر رضامند ہوگئے اور دل میں ٹھان لی کہ انجنی کو شادی کرکر چھوڑ دونگا تاکہ وہ
اور سے بھی شادی نہ کر سکے جھیل مانسرور کے کنارہ پر جین دہرم کے رسوم کے مطابق نہایت
شان وشوکت سے پون اور انجنی کی شادی ہوئی بعدازاں پونجے نے انجنی کو بالکل چھوڑ دی اور
شادی کے بعد بات تک نہ کی انجنی جی خاوند کی ناراضی سے نہایت دکھی ہوئی اور برہ کی آگ
میں جلنے لگی اور اپنے کرموں کو دوش دینے لگی

مہاراج راون نے پہلاد کو برن کی لڑائی میں شامل ہونے کے لئے بلایا - یہہ خبر سُنکر پونجے نے
جنگ میں بجائے اپنے باپ کے خود شامل ہونا چاہا پہلاد نے منع کیا بعد رد وکد کے پون خود
فوج لیکر راون کی مدد کو روانہ ہوا - اور چلتے وقت بھی انجنی جی سے نہ بولا بلکہ غصّہ وناراضگی
ظاہر کی سرداروں کے ہمراہ پون بوان میں بیٹھکر لڑائی میں روانہ ہوئے - راستہ میں اونہوں
نے ایک چکوا چکوی کی حالت دیکھی چکوی چکوے بغیر نہایت بے تاب تھی اُن کی حالت دیکھکر
پونجے جی نے خیال کیا کہ اسی طرح سے انجنی جی کا میرے بیوگ میں حال ہوگا جس طرح اس چکوی
کا ہے اور دل میں خیال کیا کہ انجنی جی بالکل بے قصور ہیں اگر کچھ قصور تھا تو داسی کا تھا اور
انجنی کی یاد میں ملول خاطر ہوگئے پرہست متر کے دریافت پر اونہوں نے چکوا چکوی کو دیکھنے

سے جو حالت اون پر طاری ہوئی تھی وہ سب سُنادی اور اپنے دوست سے کہا کہ اگر میں انجنی سے نہ مل سکونگا تو میں مرجاؤں گا اوس کے دوست نے جواب دیا کہ ہم لڑائی کے لئے اپنی ماتا پتا سے اجازت لیکر فتح کے لئے آئی ہیں اور اب واپس چلنا مناسب نہیں اور انجنی جی کو یہاں بلانا نہایت درجہ کی بے شرمی کی بات ہے خیر آپ چپکے سے چلے جائیں اور انجنی سے ملکر جلدی چلے آئیں - پونجے نے مُدگر ناما جنرل کے فوج سپرد کرکے سمیر پربت کے درشن کا بہانا کرکے اپنے پرہست دوست کے ہمراہ بوان میں بیٹھکر انجنی جی سے ملنے کو چلے شام ہو چکی تھی رات کے وقت انجنی کے محل میں پہونچے پون کمار باہر کھڑے رہے پرہست خبر کرنے اندر گئے انجنی جی نے اوّل تو پون کی آمد کا یقین نہ کیا بعد میں خبر کو درست خیال کرکے نہایت خوش ہوئی جب پون محل میں گیا تو شرماکر انجنا جی کی مزاج پرسی کی اور بلا وجہ اوسکو تکلیف دینے کی معافی مانگی اسی قسم کی باتیں رات بھر ہوتی رہیں اور صبح کے وقت انکو کچھ نیند آئی جب صبح تک پونجے جی نہ اوٹھے تو اون کے دوست نے اونکو جگایا اور کہا کہ فوج میں جلد چُپ چاپ چلے چلو جب پونجے چلنے لگے اوسوقت انجنی جی نے ہاتھ جوڑکر کہا کہ یہہ میرا رت سے ہی (رتو کال حیض کے ایام کے تین دن بعد ہوتا ہے) - اور آپنے مجھے بھوگ کیا ہے مجھکو ضرور حمل ہوگا چونکہ کل خاندان کو یہہ روشن ہے کہ آپ میرے سے ناراض ہیں حمل کو دیکھکر وہ شک کرینگے اسلئے آپ اپنے والدین سے اپنے آنے کا حال کہتے جاویں -

ہنومان کا حمل میں آنا

پونجے جی نے کہا کہ میں اون سے رخصت ہو آیا ہوں اب اگر اون کے پاس جاؤں گا تو شرمندہ ہونا پڑے گا تم میرے نام کی انگوٹھی اور ہاتھوں کے کڑے بطور نشانی رہنے دو میں جلد واپس جنگ سے آتا ہوں اور بسنت مالا کو انجنی جی کی خدمت کی تاکید کی اور بوان پر چڑھکر اپنی فوج میں جا پہنچے -

اس کے چند دنوں بعد راجہ مہندر کی پتری انجنی کے حمل کے علامات ظاہر ہونے لگے منہ زرد ہوگیا - چال نرم ہوگئی جب انجنی کی ساس کو اوسکے حمل کا حال معلوم ہوا تو اوس نے غصہ ہوکر دریافت کیا کہ یہہ حمل کس کا ہے ؟ انجنی نے پون کے آنیکا حال بیان کیا مگر اسکی ساس نے کہا کہ تو جھوٹ کہتی ہے انجنی جی نے انگوٹھی اور کڑے دکھائے کہ یہہ پونجے جی کی نشانی ہے

مگر اوس کی ساس کیکت متی نے خفا ہو اوسکے بیان کو جھوٹا خیال کیا اور کہا اپنی سکھی سمیت یہانسے
چلی جاؤ اور ان دونوں کو راجکاؤ تہہ واں رتہہ ہیں ٹھلا کر مندر نگر کے باہر چھوڑ آیا شہر سے باہر آنکو
اونہوں نے مقام کیا صبح ہی ڈرتی ڈرتی اپنے باپ کے محل میں انجنا جی گئیں وہاں دربان نے انکو
پہچانا نہیں اور اندر جانے سے روکا بسنت مالا نے کل حال دربان کو سنایا - دربان نے حال
سنکر مہاراج کو خبر کی - مہاراج نے اپنی لڑکی کی آمد کی خوشی میں شہر کی زیبائش اور استقبال کی
تیاریوں کا حکم دیا اوسوقت دربان نے کہا کہ مہاراج وہ تو حمل کے باعث ساس کی نکالی ہوئی
آئی ہے یہہ سنکر راجہ مہندر نہایت خفا ہوا اور اپنی بے عزتی خیال کر کے انجنا کو شہر سے نکالنے کا حکم
دیا - راجا کے ایک عزیز نے انجنی کی سفارش کی مگر راجا نے کسی کی نہ مانی اور حکم دیا کہ اوسکو چپکے سے
شہر سے نکالدو راجا کے رشتہ داروں میں اور عہدہ داروں کے پاس انجنی گئی مگر کسی نے اوسکو
اپنے پاس نہیں رکھا اور نہ اوسکو پناہ دی آخر لاچار ہو کر اوس نے بن میں جانے کا ارادہ
کیا اور اپنے اشبہہ کرم کو سوچ کر نہایت روتی رہی اور اپنے دلمیں خیال کیا کہ میرا اس وقت
میں کوئی ساتھی بھی نہیں - بن میں شیر - ریچھ - بھیڑیے وغیرہ درندے اور سانپ بچھو وغیرہ
صدہا طرح کے جانور تھے اور چونکہ یہہ نازنین کبھی گھر سے باہر نہیں نکلی تھی - اس لئے نہایت
ڈرتی ہوئی جنگل میں گئی اور پیدل چلنے سے پیروں میں کانٹے لگے اور کانٹوں کے مارے اوسکے
پیر لال ہو گئے وہ جنگل میں اتفاق سے ایک پہاڑ کے گفا میں پہنچے اونھوں نے گفا میں دیکھا کہ
چارن دگمبر مُن دہیان میں بیٹھے ہیں انجنی جی اور اوس کی سکھی بسنت مالا مُن مہاراج کو
دیکھکر اور نمسکار کر کے بیٹھ گئیں جب مُن مہاراج دہیان کر چکے تو بسنت مالا نے پوچھا کہ کس
باعث سے انجنی کا خاوند پہلے اوس سے ناراض رہا پھر اوسکے پاس آیا اور کس پہلے پاپ
سے انجنی اسقدر تکلیف بہگت رہی ہے - مُن مہاراج نے اوسکا پورپلے بہو کا کل حال اسکو
سنایا مُن مہاراج دہرم اوپدیش دیکر چلے گئے - اور انجنی اور اوس کی سکھی بسنت مالا اوس
گفا میں رہنے لگیں - آخر کار اسی گفا میں چیت سُدی اشٹمی کو ہنومان جی پیدا ہوئے -
اسکے چند یوم بعد راجا پرت سوریہ معہ اپنی رانی کے بوان میں جا رہا تھا وہ گفا کا حال معلوم
کر کر معہ اپنی رانی کے گفا میں گیا اور بسنت مالا کی زبانی انجنی کا سارا حال سنکر اوس نے کہا

کہ یہہ انجنی جی سیسری بھانجی ہیں چونکہ عرصہ کے بعد دیکھی ہیں پہچان نہ سکا اور اوسی وقت ساونت سمرجوتشی سے ہنومان کے جنم کا لگن لگوایا جوتشی نے کہا کہ چیت سدی اشٹمی سرولی نجشتر میں یہہ لڑکا پیدا ہوا ہے اور میکہ کا سورج اونچے استھان میں بیٹھا ہے اور چندرمان برکہ کا ہے اور مکر کا منگل ہے اور بدھ مین کا ہے اور برہسپت کرک کا ہے۔ شکر سنیچر مین کے ہیں سورج پوری درشٹ سے سنیچر کو دیکھتا ہے اور منگل دس البوہ سورج کو دیکھتا ہے۔ اور برہسپت ۵ البوہ سورج کو دیکھتا ہے اور سورج ۱۰ البوہ برہسپت کو دیکھتا ہے۔ اور چندرمان کو پوری درشٹ سے برہسپت دیکھتا ہے اور برہسپت چندرمان کو دیکھتا ہے اور برہسپت سنیچر کو ۵ البوہ دیکھتا ہے اور سنیچر برہسپت کو ۱۰ البوہ دیکھتا ہے اور برہسپت شکر کو ۵ البوہ دیکھتا ہے اور شکر برہسپت کو ۵ البوہ دیکھتا ہے۔ بوجوہات بالا جوتشی نے ہنومان جی کی کل گرہ نہایت عمدہ بتلائی بعد ازاں انجنی اپنی ماماں کے ساتھ سع اپنی ٹھلی کے بوان پیر بیٹھکر اکاش میں چلی ہنومان بوان کی جھالر پکڑنے کو اوچھلا اور اوچھل کر پہاڑ پر جا پڑا تمام بوان کے آدمی روتے ہوئے لڑکے کی تلاش میں نیچے اوترے جسجگہ ہنومان گرے تھے وہاں سے اونکو اوٹھا لیا اور سکے ذرا بھی چوٹ نہیں آئی چونکہ یہہ پہاڑ پر گرے تھے انکا نام سری سیل ہوا اور ہنور دیپ میں انکے جنم کی خوشیاں ہوئی تھیں اسلئے ان کا نام ہنومان مشہور ہوا اور انجنی جی اپنی ماما کے پاس رہنے لگیں۔

اب ہم پونجے جی کا حال بیان کرتے ہیں کہ وہ انجنی جی کے پاس سے راون کے پاس گیا اور اوس کی اجازت لیکر راجا برن سے لڑائی شروع کر دی آخر کار بہت جنگ و جدل کے بعد پونجے نے راجہ برن کو گرفتار کر لیا اور راوس کی قید سے کہر دوشن کو آزاد کیا اور برن کو مہاراج راون کے پاس لے گیا راون نے اوس سے اپنی ماتحتی کا اقرار کرا کر برن کو آزاد کر دیا۔ راون سے رخصت ہوکر پونجے اپنے گھر کو آیا راجہ پہلاد نے اپنی لڑکی کی واپسی کا حال سُنکر نہایت تُزک و احتشام سے شہر سے باہر جاکر اوسکا استقبال کیا پونجے اپنے ماں باپ کو نمسکار کر کے انجنی کے محل میں گیا اور وہاں انجنی کو نہ پاکر اپنے دوست پرہست سے دریافت کیا اوس کے دوست نے بعد دریافت اوس کو کل قصہ سنایا یہہ حال سُنکر پونجے نہایت ناراض و غمگین ہوکر اپنے ماں باپ

کی بغیر اجازت مہندر نگر کو روانہ ہوئے اور وہاں جاکر اپنے ساس سسر سے ملکر اپنی بیوی
کے محل میں گئے وہاں بھی انجنی جی نہ ملیں تو وہ غم کے مارے بیہوش ہوگئے اور بنوان
میں چڑھکر انجنی کو ڈھونڈنے لگے - ادھر انجنی پونجے کے برہ میں پونجے کو یاد کرتی رہی اور
مہاراج پرت سوریہ انجنی کے ماماں نے پونجے کو تلاش کرنا شروع کیا اور تلاش کرتے کرتے
راجا پرت سوریہ پونجے سے مل گیا - اور اوسکو کل حال سنایا اور پونجے کو اپنے ساتھ لے گیا
وہاں جاکر پونجے جی انجنی اور اپنے لڑکے ہنومان سے ملے -

راجا برن راون سے پھر باغی ہوگیا اور راون نے پھر اوس پر چڑھائی کا ارادہ کیا اور
سفیر بھیجکر دور دور سے فوج منگائی - راجا پرت سوریہ اور پونجے کے نام بھی مہاراج
راون کی لڑائی میں شامل ہونیکے فرمان پہونچے ان دونوں فرمانوں کے پہونچنے پر پونجے
اور راجا پرت سوریہ نے فرمانوں کو آنکھوں سے لگایا اور بموجب حکم راون کے پاس جانیکو
تیار ہوگئے دونوں نے ہنومان کو راج دینے کا ارادہ کیا - ہنومان نے دریافت کیا کہ یہہ کیا
معاملہ ہے پونجے نے اوس سے کہا کہ ہم اور پرت سوریہ راون کے پاس جنگ میں جاتے ہیں
تم یہاں کا راج کرو - ہنومان نے کہا کہ میں لڑائی میں جاؤنگا اونہوں نے بہت سمجھایا مگر
ہنومان نے ایک نہ مانی - ہنومان فوج لیکر پہاڑوں اور سمندروں سے ہوتا ہوا راون کی
پاس پہونچا - مہاراج راون ہنومان کو دیکھکر سنگھاسن سے اوٹھے اور ہنومان کو چھاتی سے
لگاکر ہنومان کی مزاج پرسی کی اور ہنومان کی بہت تعریف کی - مہاراج راون نے کل فوج
ہنومان کو اپنے ساتھ لیکر مہاراج برن پر چڑھائی کی - ادھر مہاراج برن نے اپنی فوج اور اپنے
لڑکوں کی فوج کو طیار کر کے دوسری جانب اپنا ڈیرہ جمادیا - چکر - تیر - کمان - بھالے
برچھی وغیرہ چلنے لگی اور کشتوں سے میدان جنگ سرخ ہوگیا ہزاروں بہادر میدان میں کام
آئے - ہنومان نے برن کے سو لڑکے گرفتار کر لئے اور راون نے برن کو گرفتار کر لیا - برن
کی گرفتاری کے بعد اوسکی تمام فوج بھاگ گئی راون نے برن کو دربار میں بلایا اور اوس سے
کہا کہ لڑائی میں بہادروں کا یہی طریقہ ہے کہ یا مارا جائے یا فتح کر لے - اب تم اپنے گھر جاکر راج
کرو - یہہ سنکر برن اطاعت کا اقرار اور راون کی تعریف کر کر چلا گیا - مہاراج راون اپنے

کی خبر آئی ہے اس لئے میں خوش ہوئی ہوں - مندودری سمجھی کہ سیتاجی نے چونکہ گیارہ دنسے
نہیں کھایا پیا ہے اس لئے بیہودہ بک رہی ہے بعد میں سیتاجی نے کہا کہ جو میری انگوٹھی لایا
ہے وہ میرا نہایت متر ہے وہ کیوں چھپ رہا ہے وہ میرے سے ظاہر ہو کر ملے تب ہنومان جی
نے مندودری وغیرہ سب کے سامنے سیتاجی کو ہاتھ جوڑے اور کل حال سنایا سیتاجی رونے
لگیں اور سب کی خیریت پوچھی ہنومان نے سارا حال سنایا سیتاجی نے کہا کہ رام چندر جی کے پاس
کسقدر بہادر ہیں - مندودری راون کی تعریف اور رام چندر کی برائی کرنے لگی سیتاجی نے
کہا کہ عنقریب راون مارا جائیگا اور تو بیوہ ہو کر روئیگی اور تو کٹنی کا کام کرتی ہے سیتاجی کی
یہہ بات سنکر اوس کو نہایت غصہ آیا اور اوس نے اپنی سہیلیوں سمیت سیتاجی کو مارنا چاہا مگر
ہنومان نے اون کو روک دیا مندودری وغیرہ بےعزت ہو کر راون کے پاس چلی گئیں ہنومان
نے سیتاجی سے کھانیکو کہا سیتاجی نے اوسکے کہنے سے کھانا کھالیا اور ہنومان جی سیتاجی کا کڑا
لیکر رام چندر جی کے پاس گئے - اسکے بعد راون نے چیدہ چیدہ بہادر ہنومان کے گرفتار
کرنیکو بھیجے ہنومان نے اون سے بغیر ہتیار دں لڑائی کی اور بہت لوگوں کو مارا - بعد میں
اندرجیت ہنومان کو ناگ پھانس سے گرفتار کر کے شہر میں لایا - راون سارے ہنومان کے
حالات سن چکا تھا - جب اندرجیت اوسکو گرفتار کر کر راون کے سامنے لایا تو راون نے کہا
کہ اس نے بڑے قصور کئے ہیں - اور راون کے درباریوں نے کہا کہ ہنومان نہایت افسوس
ہے کہ تمکو ساری عزت راون کی بدولت ملی اور اب رامچندر جی کا سفیر بنکر آیا ہے اور
راون کے کل احسانوں کو بھول گیا اور راون نے یہہ بھی کہا کہ تو پونجے کا لڑکا نہیں ہے
کسی اور کا ہے یہہ بچن سنکر ہنومان ہنسا اور کہا کہ تو جو سیتا کو لایا ہے اس سے تیری موت
نزدیک معلوم ہوتی ہے اور تو پرائی عورت کو جو ہر کر لایا ہے اوس سے نرک میں جائیگا -
اور تیرے باعث راکشسوں کا ناش ہوگا ہنومان کے یہہ بات سنکر راون نہایت خفا ہوا اور
حکم دیا کہ اس کے ہاتھ پیر زنجیروں سے باندھکر گالیاں دیتے ہوئے شہر میں پھراؤ اور گتے
اور لڑکے اسکے ساتھ کر دو لڑکے ڈھول اوڑائیں سب لوگ اسکو لعنت ملامت کریں
راون کے حکم کے مطابق ہنومان کے ہاتھ پیر باندھکر اوسکو گالیاں دیتے شہر میں پھرانا شروع کیا گیا

راستہ میں ہنومان نے اپنی زنجیریں توڑ ڈالیں اور واپس اپنے لشکر میں کے کنڈھ پور چلا گیا اور وہاں رامچندر جی کے پاس آیا اور سیتا جی کا حال سنایا اور سر کا چوڑا رام چندر جی کو دیدیا تب رام چندر جی اپنی بیشمار فوج کو لیکر لنکا پر چڑھے اونمیں حسب ذیل بہادر نامی جرنیل تھے دھنگت - انگ بہوت - کنڈ - گورد - انگد - نل - نیل - مندر - مرگیندر - سگریو - ہنومان - اسی طرح منزل بمنزل چلتے چھوٹی چھوٹی لڑائیاں لڑتے انکا پہنچے - راون بھی رام چندر کو معہ فوج آیا جانکر اپنی فوج کو تیاری کا حکم دیا ببھیشن نے راون سے کہا کہ مہاراج سیتا کو رام چندر جی کو دیدو تم جو سیتا کو لے آئے یہہ درست نہیں ہے اندرجیت نے راون کی منشا کے مطابق اوس سے کہا کہ تسے کون پوچھتا ہے - آخر راون اور ببھیشن کے تکرار ہوئے اور ببھیشن اپنی فوج لیکر رام چندر کے پاس چلا آیا -

بعد ازاں بھا منڈل بھی اپنی فوج لیکر رامچندر جی کے پاس چلا آیا راون نے اپنے سفیر اپنے ماتحت راجاؤں کے پاس بھیجے اور دور دور کے راجا اپنی فوجیں لیکر راون کی مدد کو آ گئے - دونوں طرف کی فوجوں میں نہایت خونریز لڑائی ہوئی طرفین کے بہادروں نے مردانگی کی داد دی میدان جنگ کوسوں تک کشتوں سے بھر گیا طرح طرح کے اسلحہ طرفین سے چلائے گئے راون کی طرف سے ہست پرہست میگھ باہن - اندرجیت - کمبھ کرن راون نے خوب داد شجاعت دی اور فریقین خوب لڑے اور رام چندر جی کیطرف سے ہنومان جامونت - نل - نیل - جے منتہ - چندابھو - بہامنڈل - ہنومان - سگریو وغیرہ -

. . . .

. . نے خوب داد مردانگی دی - اس جنگ کا مفصل حال بہت سے جین گرنتھوں میں درج ہے - اور اوس وقت کی لڑائی کے اسلحوں کا حال بھی درج ہے - اندرجیت - میگھ ناتھ وغیرہ پکڑے گئے - ہندوستان میں یہہ لڑائی نہایت خوفناک ہوئی ہے - راون اور لکشمن بہت دیر تک لڑتے رہے - مختلف قسم کے اسلحہ ایک پر دوسرے نے چلائے آخرکار راون نے لکشمن جی پر چکر چلایا مگر وہ چکر لکشمن کے ہاتھ میں آگیا - اوس وقت لکشمن جی نے راون سے کہا کہ اب بھی اگر سیتا کو واپس دیدو تو صلح ہو جاوے مگر راون نے

نہ مانا - لکشمن نے چکّرہ پھر اکر راون پر چلایا راون نے تیروں سے اور دیگر اسلحہ سے چکّر کو روکنا چاہا مگر چکّر نہیں رُکا - اور راون اوس سے زخمی ہوکر گر کر مر گیا - ببھیشن نے خودکُشی کرنی چاہی مگر رامچندر جی نے اوسکا ہاتھ پکڑ لیا اور رام چندر کی فتح اور راون کی شکست ہوئی جب یہہ خبر راون کے رن واس میں پہنچی تو مندودری - رمبہ - چندر رائنا - سندری سری متی وغیرہ رانیاں رونے لگیں سری رامچندر جی کے حکم سے راون کی نعش کو جلایا گیا اور کپور وغیرہ چتا میں ڈالے گئے راون کی اکثر رانیاں سنسار سے برکت ہوکر آرجکا ہوگئیں اور دکشا لیکر تپ کرنے لگیں اور رام چندر جی سیتا سے مل گئے -

ہنومان کرن کنڈل پور میں عیش و عشرت سے عرصہ دراز تک راج کرتے رہے اور مزے اوڑاتے رہے ایک دن ہنومان نے آسمان سے ایک نہایت روشن تارا ٹوٹتا ہوا دیکھا اس سے اوسے دیراگ پیدا ہوگیا - اور وہ سنت چارن مُن کے پاس دکشا لیکر دگمبر جین مُن ہوگیا اور نہایت سخت ریاضتیں اور تپشیا ئیں کرنے لگا - اخر کار اوسکو کیول گیان ہوگیا اور وہ مانگی تونگی پربت سے جو مَن مار اسٹیشن سے ۴۲ کوس کے فاصلہ پر ہے موکش کو چلے گئے اِس پربت پر ابتک ہزار ہا جینی جاکر سری ہنومان کے موکش جانے کی جگہہ کو پوجتے ہیں - اور یہاں پر جینیوں کے بے شمار مندر بنے ہوئے ہیں -

مختصر طور پر ہمنے چوتھے کال کا حال بیان کیا اگر مفصل لکھا جائے تو ایک ہی راجہ کے جیون چرتر میں تمام کتاب ختم ہوجائے اور وہ ختم نہو -

مہا بیر سوامی کے مکت گئے - پیچھے جین مذہب کے مہاراج مہا نند چندر گپت اور اشوک وغیرہ بڑے بڑے زبردست راجہ شمالی ہند میں اور گنگا بنسی وغیرہ جنوبی ہند میں ہوئے اور مہاراج بردمان سوامی کے مکت گئے پیچھے تین کیولی پانچ سرت کیولی ہوئے آخری سرت کیولی بھدر باہو سوامی تھے مہابیر سوامی کے مکت جانیکے ۶۸۳ برس پیچھے دوسرے بھدر باہو آچاریہ ہوئے اوس کے کچھہ عرصہ بعد نندؔ - سینؔ - دیوؔ - سنگہؔ - چار آچاریوں کی سمپردایہ ہوئی اس میں نند سمپردایہ میں سری کُند کُند - اُوماسوامی - نیم چندر پوجپاد - بدیانند - وغیرہ بڑے بڑے آچاریہ ہوئے - اونہوں نے تتوارتھہ سوتر پنچاستکایہ

پرنچن سار - سمیہ سار - مولاچار - گومٹ سار - ترمی لوک سار - لبد سار - چھپا سار وغیرہ بڑے بڑے گرنتھ بنائے - دوسرے سین سمپردایہ میں بھوت بل - پشپ دنت - برشب سین - سدھ سین - سمنت بہدر - جن سین - بلبھدر وغیرہ بڑے بڑے آچاریہ ہوئے -

جنہوں نے کھٹ کنڈ شوتر - دھول - جے دھول - مہادھول - آدپران - پدم پران پراکرت وغیرہ گرنتھ بنائے -

سدھ سین - سمنت بہدر وغیرہ شاد باد بدیا کی ادھکاری ہوئے - تتوارتھہ شوتر کی بہاشا رچی اور انیک گرنتھ بنائے -

جن سین نے سنسکرت آدپران بنایا - اور گن بہدر نے سنسکرت اتر پران بنایا - اور اسی سمپردایہ میں کاشٹا سنگ آچاریہ بھی ہوئے ہیں - تیسرے دیو سمپردایہ میں اکلنک دیو سوم دیو وغیرہ آچاریہ ہوئے اکلنک دیو نے پرمان پرکرن گرنتھ رچا - سوم دیو نے یشش تلک کابہہ بنایا - چوتھے سنگ سمپردایہ میں بادرسنگ وغیرہ مُن ہوئے -

ان کے بعد جین اچاریوں کے چار سنگ ہوئے - (۱) کاشٹا سنگھہ - مول سنگھہ - ماتھر سنگھہ گوشتہ سنگھہ - اس کے بعد میں کمد چند - وغیرہ جین آچاریہ ہوئے اور امر سنگہ ٹوڈرمل وغیرہ بڑے بڑے جین پنڈت ہوئے جنہوں نے بہکتنا مبر - کلیان مندر وغیرہ کابیہ اور جوتش - بیاکرن بنائے - بیدک وغیرہ کے ہزاروں گرنتھ بنائے امرکوش کو تمام سنسکرت دان بڑے فخر و شوق سے پڑھتے ہیں - جنکا مفصل حال کسی اور موقع پر تحریر کیا جاویگا -

اس وقت میں سب سے آخری جین پنڈت برہم سین سوری ساکن سرون بیلگول تھے - ان پنڈت مہاراج سے میں بمقام سرون بیلگول ملا تھا - شام برن لمبے قد کے پنڈت تھے سنسکرت - پراکرت - کرناٹک - پالی - تلگو وغیرہ ۲۲ زبان جانتے تھے - اور تمام ہندوستان میں مسلمہ طور پر تمام جین پنڈتوں سے فاضل پنڈت تھے جے دھول مہادھول مہاگرنتھوں کا موجودہ زمانہ کی زبان میں ترجمہ کر رہے تھے اور اس ترجمہ سے امید تھی کہ جینیوں کے نہایت پرانے گرنتھوں کا ترجمہ ہو جاوے گا مگر افسوس کہ اس کی عمر نے

وفانہ کی اور وہ اپنے کام کو ادھورا چھوڑ کر ہندوستاں کے کل جینیوں کو داغ مفارقت دیکر سرگباش ہوگئے - امید ہے کہ اونکے صاحبزادہ یا کوئی اور دکھن کا مشہور پنڈت جے دھول - مہادھول کے ترجمہ کے کام کو ختم کریگا ورنہ یہہ مہاں گرنتھہ نہ پڑھے جانیکے باعث بیکار ہوکر صرف درشن ماتر فائدہ پہنچا سکینگے اور ایک بے بہا خزانہ جینیوں کے ہاتھ سے مفت جاتا رہے گا -

عالیجناب لیتہ برج صاحب نے جو تاریخ ہند تحریر کی ہے اور جسکا خلاصہ مدرسوں میں پڑھایا جاتا ہے کسی جینی راجہ کا حال تحریر نہیں کیا ہے اغلباً یہہ غلطی اس وجہہ سے ہوئی ہو کہ صاحب ممدوح کو کسی شخص نے جین گرنتھہ نہیں دکھلائے ہیں متھرا راجگرہی قلعہ گوالیار جوناگڈھ - آبو وغیرہ کے قدیم پہاڑوں کی تحریروں اور کتبوں اور قدیم جین مندروں اور پرتماؤں کا حال بشرط فرصت تحریر کرونگا - سب سے پہلے سروِن بیلگول یا گومٹ شامی کے پہاڑوں پر جو عبارت کندہ ہے اوس کا لفظی ترجمہ کر کے پیش کیا جاتا ہے - مگر کتبوںکے ترجمہ سے پہلے اوّل یہہ بتلایا جاتا ہے کہ یہہ گومٹ شوامی کہاں واقعہ ہے - کسوقت اس کے کتبہ کھودے گئے اور کون کون راجہ یہاں آئے - کن راجاؤں نے یہہ مندر بنوائے -

حصّہ اول ختم ہوا

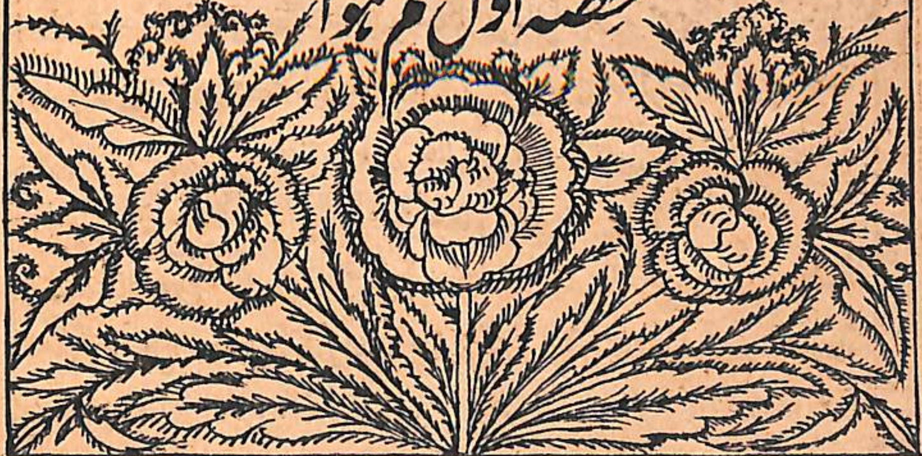

حصّہ دویم

گومٹ سوامی کے کتبونکا حال
اور
اون سے تاریخی نتایج

त्रैलोक्यं सकलं त्रिकालविषयं सालोकमालोकितं,
साक्षाद्येन यथा स्वयं करतले रेखात्रयं साङ्गुलि।
रागद्वेषभयामयान्तकजरालोलत्वलोभादयो, ना-
लं यत्पदलङ्घनाय स महादेवो मया वन्द्यते॥

(گومٹ سوامی کا بیان واقعہ ہے)

جو بڑی سڑک سنجر آباد گھاٹ میں ہوکر منگلور سے مغربی ساحل کو جاتی ہے اس پر سے جب مسافر گذرتا ہے۔ تو اوس کی نگاہ چن رائے پٹن کے پاس جاکر جنوب کیطرف چند میل کے فاصلہ پر ایک مشہور پہاڑی پر ٹھہرتی ہے۔ اس کی چوٹی پر دور سے پہلی پہل ایک ستون سا نظر آتا ہے۔ مگر نزدیک جانے پر انسانی شکل کی ایک عظیم الشان پتہ معلوم ہوتی ہے۔ یہہ عجیب اور غیر معمولی چیز جو چاروں طرف میلوں سے نظر آتی ہے۔ ہندوستان کے جنوب میں ایک نہایت دلچسپ پرتما ہے۔ اور جسکی کندہ تحریروں کو دیکھکر ہندوستان کی تاریخ کا نہایت ہی ابتدائی اور معتبر زمانہ یاد آتا ہے۔ اور یہہ کتبے درحقیقت مہاراج آشوک کے مشہور فرمانوں سے بھی جو ملک میں نہایت ہی پرانے کتبے ہیں۔ پہلے کے ہیں۔ علاوہ ازیں یہہ مشہور جگہہ جینیوں کے مذہبی فرقہ کی بڑی پوتر تیرتہہ کی جگہہ ہے۔ یہہ فرقہ کسی زمانہ میں وقعت و طاقت و رسوخ کے لحاظ سے سب فرقوں سے بڑھکر تھا۔ اور اسکی ابتدا بودھ مذہب سے بہت پہلے کی ہے۔

یہہ جگہہ سرنگر یا سُرپوپہ یعنی دیوتاؤں کا شہر کہلاتا ہے اور اس کو گومٹ پورہ یعنی گومٹ سوامی کا شہر ہی کہتے ہیں اور یہہ تیرتھہ ہے - سرون بیل گول جسکو جینیوں کا بیل گول ہی کہتے ہیں - اس کی وجہ تسمیہ یہہ ہے - کہ یہہ لفظ بیل اور گولا سے مرکب ہے بیل کے معنی سفیدی کے ہیں - اور بیل کا مترادف کینڈا زبان میں بیل تھا - بیل بدل کر بیل بن گیا - گولا لفظ کینڈی زبان کے لفظ گولا سے بنا ہے - جسکے معنی تالاب کے ہیں - اس شہر کے بیچ میں ایک بڑا عالیشان تالاب ہے - سنسکرت میں اس کا ہم معنی دہوال سرور اور دہول سرس اور سویت سرور ہے اور اس تالاب کو یہو دیوی سنگلا درشی کلبانی ہی کہتے ہیں ریاست میسور کے ضلع حسن تحصیل چنرائی ٹپن میں سرون بیل گول ایک بڑا گاؤں ہے اس کا عرض بلد شمالی ۱۲ درجہ ۵۱ منٹ ہے اور اس کا طول بلد شرقی ۷۶ درجہ ۳۳ منٹ ہے یہہ گاؤں دو بڑی پہاڑیوں کے دامن میں واقع ہے - پہاڑی کے سب سے اونچے یا جنوبی حصہ پر بہت سے مقدس عمارتوں کے علاوہ سری گومٹ سوامی کی کھڑی جوگ پرتما سطح سمندر سے ۳۳۴۷ فٹ بلندی پر براجمان ہے نیچے یا جنوبی پہاڑی پر سطح سمندر سے ۳۰۵۲ فٹ بلند نہایت ہی قدیم کتبے اور بے شمار ٹھہ یا جیں مُنیوں کے مندر واقع ہیں - اور چند دیگر بستیاں نیچے قصبہ میں ہیں -

اس تیرتھہ میں دو پہاڑیاں ہیں - جنمیں سے ایک کو ڈوڈا بیٹ یا بڑی پہاڑی کہتے ہیں - اس کا نام بندیا گری ہے - بندیا گری کی وجہ تسمیہ یہہ ہے - کہ یہہ دو لفظوں سے مرکب ہے یعنی دم بمعنی آتما - دھیا بمعنی دھیان یعنی ایسی جگہہ کہ جہاں رشی بیٹھکر پرماتما میں لولین ہوکر دھیان لگایا کرتے ہیں - دوسری پہاڑی کا نام چک بیٹ یعنی چھوٹی پہاڑی ہے اور اس کو چندر گری ہی کہتے ہیں جس کی وجہ یہہ ہے - کہ اول اول مہاراج چندر گپت نے اس جگہہ دھیان لگایا تھا -

دہلی سے سب سے نزدیک راستہ اس پہاڑی کا بمبئی ہوکر جاتا ہے بمبئی سے جاتری کو آرسی کہیرہ اسٹیشن کا ٹکٹ لینا چاہئے - ارسی کہیرہ سے سرون بیل گول تک پختہ سڑک بنی ہوئی ہے اور جاتری گاڑیوں میں بہ آسانی جا سکتا ہے -

کتبوں کے دیکھنے سے دریافت ہوتا ہے - کہ یہہ تقریباً ۲۰۹۰ سال قبل از مسیح مہاراجہ

ادھیراج چندر گپت اپنے گرو بہدر باہو سوامی کے ہمراہ اس پہاڑی پر ٹھیرے - یہہ چندر گپت مہاراجہ ادھیراج وہ چندر گپت ہیں - جو موریا خاندان کے مشہور شاہنشاہ ہند تھے - اور جنھوں نے ۳۱۵ قبل مسیح سے ۲۹۱ قبل مسیح تک سلطنت کی ہے - اور یہ وہی چندر گپت ہے - جسکو یونانی مورخوں نے سنڈراکوٹس لکھا ہے - جبکہ بہدر باہو سوامی اپنی سنگھہ سمیت شمالی ہند سے قحط کے باعث دکھن میں جا رہے تھے - تو اس پہاڑی کے پاس پہونچکر انکو معلوم ہوا - کہ میرا انت سما نزدیک ہے - اور وہ اپنے چیلے مہاراج چندر گپت کے ساتھ سلیکھنا کے واسطے ٹھیر گئے - اور انکے ساتھ صرف مہاراج چندر گپت خدمت کے لئے ٹھیرے - یہہ بہدر باہو سوامی آخری سُرت کیولی تھے -

ان واقعات کی نہایت ابتدائی تحریر کتبہ نمبر ایک میں پائی جاتی ہے - اور یہہ تحریریں اس زمانہ سے تعلق رکھنے کے باعث جب ہندوستان کا پہلی بھیل یورپ کے یونانی بادشاہ سکندر اعظم وغیرہ سے تعلق ہوا - نہایت دلچسپ ہیں کتبے نمبر ۱۷ نمبر ۴۰ نمبر ۵۴ نمبر ۱۰۸ کی کیفیتوں اور نیز روایتوں اور کئی اور جگہوں کے کتبوں سے اسکی تائید ہوتی ہے - اس پہاڑی پر ایک گوپھا کو بہدر باہو سوامی گوپھا کہتے ہیں اور یہہ وہ جگہہ ہے کہ جہاں سے وہ سرگباش ہوئے - اس گوپھا میں بہدر باہو کے چرن بنے ہوئے ہیں - جنکی پوجا ہوتی ہے - چھوٹی اور وسطی چندر گپت کی بستی جو بہدر باہو سوامی کے کتبے کے سامنے ہے پہاڑی پر مختلف مندروں اور عمارتوں میں سب سے پُرانی ہے - اور چونکہ یہ پہاڑی اس زمانہ میں مشہور اور متبرک تھی - اسلیئے اس کی جانب منہ کرکے بیٹھا کرتے تھے - ان منی رجکاؤں کی تپشیا کے حالات نمبر ۲ سے نمبر ۲۱ تک اور نمبر ۲۳ میں اور نمبر ۲۶ سے ۳۵ تک کے کتبوں میں تحریر ہیں - یہہ سب کتبے سامنے کے رُخ سے پڑھے جاتے ہیں دسویں صدی عیسوی میں گنگا بادشاہوں کے عہد میں سرون بیل گول کو بہت بڑی شہرت اور عزت حاصل ہوئی - اور یہ شہرت اور عزت ہوسلہ خاندان اور بعد کے راجاؤں کے عہد میں ترقی کرتے رہے -

ان کتبوں اور عمارتوں کی تحریر کی تاریخ اور قدامت کا حال بیان کرنے کے لیے نہایت

اسان ترکیب یہہ ہے - کہ کتبوں پر غور کریں اور جہاں تک ممکن ہو - انکو سلسلہ وار خیال رکھیں سب سے پرانے کتبے نمبر ۱ سے نمبر ۳۵ تک بالترتیب رکھی گئی ہیں - یہہ سب پرانے ہل کنیڈا حروف میں ہیں - اور ان کے طول و عرض چند انچوں سے فٹ بھر یا اس سے زیادہ لمبا ہے - کتبہ نمبر ۱ پندرہ اور اونتیس ۲۹ سنسکرت زبان میں ہیں - باقی ہل کنیڈا زبان میں یہہ کتبہ پہاڑ پر تمام سمتوں میں موجود ہیں اور خاصکر چندر گپت بستی کے جنوب مغرب میں نصف دائرہ میں مختلف فاصلوں پر شمال مشرق کو چلے گئے ہیں اونکی طرف منہ کرکے انکو پڑھنا چاہیئے ان کتبوں سے بجز دو تین کتبوں کی وہ جگہہ معلوم ہوتی ہے جہاں منی مہاراج سلیکھنا کرکے سورگ یا موکش گئے - عالیجناب لوئس رائس صاحب بہادر سے پہلے کوئی شخص ان کے پڑھنے میں کامیاب نہیں ہوا - اور نہ یہ معلوم ہوا - کہ وہ کیوں کھودے گئے تھے - کیونکہ قدیم (الف) (ب) کا علم کامل طور سے معدوم ہوگیا تھا اوّل کتبہ جس کو صاحب ممدوح نے پڑھنے کا انتظام کیا - نمبر ۲۶ کا کتبہ تھا - اس سے اون کو وہ کنجی مل گئی - جس سے بعض بعض چھوٹے کتبے نمبر ۴ سے ۱۶ تک سمجھہ میں آگئے - جب وہ موقع پر انکے دیکھنے کو گئے - اور مضمون ان کی سمجھہ میں آگیا - تو نمبر (۱) کے کتبہ کی نقل کرکے انکو بڑی خوشی حاصل ہوئی -

کتبہ نمبر (۱) میں تحریر ہے کہ بہدر باہو سوامی جو کہ گوتم گندھر کے سلسلہ میں ہیں انہوں نے اوجین میں یہہ پیشین گوئی کی کہ بارہ برس کا مہا کال آنے والا ہے اور تمام جین مذہب کا سنگہہ اون کے ساتہہ شمالی ہند سے دکھن کو روانہ ہوا وہ ایک نہایت آباد اور سرسبز ملک میں جو اوس جگہہ واقعہ تھا - جہاں اب موجودہ ملک میسور کے شمال مغربی ضلع ہیں پہونچگئے جب وہ کٹا وا پرا پہاڑ کے پاس پہنچے تو بہدر باہو کو معلوم ہوا کہ میرا انت نزدیک آگیا تو اوس نے اپنے چیلوں کو آگے روانہ کیا اور صرف ایک چیلہ کے ساتھ سلیکھنا مرن کیا - جین شاستروں میں بہدر باہو ایک مشہور آچاریہ ہیں اوسکے حالات جس طرح اس کتبہ میں لکھے ہیں اس کی تائید راج ولی کتھا سے بھی ہوئی ہے - راج ولی کتھا کو ملیار کے جینی آچاریہ دیوچندر نے میسور کے شاہی خاندان کی استری دیوی رما کے کہنے سے حال ہیں جینیوں کی تاریخ کے طور پر کیناڈا زبان میں تاڑ پتروں پر لکھا ہے بہدر باہو

کی پیدائش اور ودیا حاصل کرنے کا حال راج ولی کتھا میں حسب ذیل درج ہے بہرت کھنڈ کے پندرہ وردہنا صوبہ میں شہر کوٹ کپورہ میں ایک راجہ پدم رتھ راج کرتا تھا اوسکی رانی پدماسری کا پروہت سوم سرما نام ایک برہمن تھا۔ جس کی بیوی سوماسری کے ایک لڑکا پیدا ہوا اوس کے باپ نے بچہ کا زائچہ دیکھکر اور معلوم کرکے کہ وہ جین مذہب کا بڑا حامی ہوگا اوس کا نام بھدر باہو رکھا اور جینی رسم کے بموجب چولہ اور اوپنیان کی ابتدائی رسمیات ادا کی۔

ایک دن بھدر باہو سوامی سات برس کی عمر میں بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے چار شرت کیولی یعنی گوبردھن مہامُن اور وشنو نندمتر۔ اور اپراجیت اور اون کی پانچویں سنگھ کے مُن کوٹ کپورہ میں جمبوں سوامی کی جاترا کرنے آئے اور اونھوں نے بھدر باہو کو دیکھا گوبردھن مہامُنی نے اونکے ہونہار چہرہ سے جان لیا کہ یہہ انتم شرت کیولی ہوں گے اس لیے اونھوں نے اوس لڑکے کا ہاتھ پکڑ لیا اور وہ اوسکو اوس کے باپ کے پاس لے گئے اور کہا کہ یہہ لڑکا ہمیں پڑھانے کے واسطے دیدو سوم سرما نے اون کو ڈنڈوت کرکے کہا کہ مہاراج اس کو لے جائیے۔ لیکن لڑکے کی ماں سوماسری نے کہا کہ اس کو دکشا دینے سے پہلے ایک دفعہ مجھکو دکھلا دیجئے گا۔ گوبردھن سوامی نے اس بات کا اقرار کر لیا۔ اور بھدر باہو سوامی کو اکتنے شراوک کے سپرد کرکے اوس کے کھانے اور ٹھیرنے کا انتظام کیا۔

سوامی جی کی اگیا کے موافق بھدر باہو نے چاروں طرح کے علم پوگنی۔ سنگنی پرجیاپتی اور پرجناپتی اور چار انیوگ اور ویاکرن اور چودہ پورب کا علم حاصل کیا۔

جینیوں کے شاستر حسب ذیل چار قسم کے ہیں اوّل پرتھمان یوگ۔ اس میں تاریخ اور سوانح عمری ہوتی ہے

پدم پران وغیرہ پرتھمان یوگ کے شاستر ہیں دویم کرنان یوگ جس میں لوک الوک وغیرہ کا حال ہوتا ہے ترلوک سار۔ جوتش سار۔ بچے گنت چندر پرجیاپتی۔ سورج پرجیاپتی گرنتھ اس قسم میں آتے ہیں۔ سوم درویان یوگ۔ جس میں جینیوں کی فلوسفی ہے

گومٹ سار - پربچن سار - راج بارتک - اشٹا سہری - پر مے کمل مارتنڈ وغیرہ -
نمبر۴ چہارم چرنان یوگ - جس میں گوروؤں کی عادات - اچار وغیرہ کا
ذکر ہوتا ہے - ترپنیاچار - مولاچار - جوگ مول - اشٹ پاہڑ - پدم نند پچیسی وغیرہ گرنتھ ہیں
پھر اونہوں نے دنیاوی آسائش کو چھوڑ کر دکشا لینی چاہی تو اوس وقت مہاشُن نے
اون سے کہا کہ اپنے ماں باپ سے مل آؤ اور دکشا کی اجازت لے آؤ - جب وہ دربار
میں پہونچے تو راجہ نے اون کو ایک تحریر دکھلائی جس کو کوئی نہیں پڑھ سکتا تھا اور نہ سمجھ
سکتا تہا - مگر اوس نے فوراً اوس کی تشریح کر دی اور اسطرح اپنے علم اور فراست
کا قابل اطمینان ثبوت دیدیا اپنے والدین سے اجازت لیکر اوس نے دکشالی اور
گیان دہیان تپ سنجم کی مشق سے آچاریہ ہوگیا اور گوبردھن شرت کیولی سُرگباش
ہوگیا - راجہ ولی کتہا میں جو اور حالات بہدرباہو سوامی کے لکھے ہیں وہ ان پہاڑی
کتبوں کے مطابق ہیں - چندر گپت پٹنہ کے راجہ نے کاتک کی پورن ماشی کو سولہ حسب ذیل
سُپنے دیکھے - (۱) سورج کا غروب ہونا (۲) کلپ برکش کی شاخ کا ٹوٹنا اور گر جانا -
(۳) دیو رتہہ کا آسمان سے اوترنا اور واپس جانا - (۴) چاند کے ٹکڑے ٹکڑے ہوجانا
(۵) کالے ہاتھیوں کا لڑنا - (۶) جگنو کو شفق میں چمکتے ہوئے دیکھنا (۷) خشک جھیل کا دیکھنا
(۸) تمام دنیا میں دھوئیں کا پھیل جانا - (۹) ایک بندر کا تخت پر بیٹھنا - (۱۰) ایک سونے کے
برتن میں کتّے کا پانی پینا - (۱۱) سانڈوں کو جتے ہوئے دیکھنا - (۱۲) کہتری کے لڑکوں
کو گدھوں پر چڑھے ہوئے دیکھنا - (۱۳) بندروں کا ہنسوں کو ڈرانا - (۱۴) بچھڑوں کا
سمندر میں کودنا - (۱۵) لومڑیوں کا بڈھے بیلوں کا تعقب کرنا - (۱۶) ایک بارہ پھن
کے سانپ کا نزدیک آتے ہوئے دیکھنا - مہاراج دوسرے دن ان خوابوں کی وجہ
سے اپنے دل میں بہت گھبرائے اور پریشان اوٹھے - اور صبح کی ضروریات اور پوجا پاٹھ
سے فارغ ہو کر دربار عام میں گئے شاہی باغ کے باغبان نے آکر خبر دی کہ بہدرباہو سوامی
ملکوں میں دہرم اوپدیش کرتے ہوئے یہاں آئے ہیں اور مہاراج اپنے تمام مشیر کاروں
کو لیکر اون کے درشن کے لئے باہر گئے اور دہرم اوپدیش سُنکر اونکو اپنی خوابوں سے

مطلع کیا۔
بہدر باہو سوامی نے جو خوابوں کی تعبیرات بتلائی وہ حسب ذیل ہیں۔(۱) تمام علم پر تاریکی چھا جائیگی۔(۲) جین مذہب کو زوال ہوگا اور تمہاری جانشین دکشا نہیں لیں گے (۳) دیوتا بھرت چھتر میں آئیندہ نہیں آویگی۔(۴) جینیوں میں بہت فرقہ ہو جاوینگے۔(۵) مینہ کم برسے گا اور فصلیں اچھی نہیں ہوں گی۔(۶) اصلی علم چونکہ گم ہوگیا ایک دو چنگاریاں علم کی رہیں گی (۷) آریا کھنڈ میں یعنی ہندوستان میں جین مت نہیں رہے گا اور بہت پاکھنڈ چلیں گے۔(۸) برائی غالب آویگی اور بھلائی چھپ جاوے گی۔(۹) کمینہ اور رزیل اور شریر طاقت حاصل کریں گے (۱۰) راجہ پیداوار کا چھٹہ حصہ لیکر صبر نہیں کرینگے اور مالگذاری آراضی بڑھائیں گے اور اپنے حق سے دو چند سہ چند لیکر رعیت کو تنگ کرینگے (۱۱) جوان دہرم کے پیرو ہونگے مگر بڑھاپے میں دہرم کو چھوڑ دیں گے (۱۲) اعلیٰ خاندان کے مہاراج کمینوں کے ساتھ میں جول رکھیں گے۔(۱۳) نیچ امیروں کو ستاویں گے اور اون کو بھی اپنا جیسا بنانے کی کوشش کرینگے۔(۱۴) راجہ ناجائز محصول لگاکر رعیت کو دق کرینگے۔(۱۵) کمینے لوگ اُمرا، و شرفا دنیکوں پر غالب آوینگے۔(۱۶) بارہ سال کا مہا کال پڑے گا۔

۔ اسکے بعد ایک دن جبکہ بہدر باہو نے اپنے چیلوں کو مختلف اطراف میں آہار لینے بھیجا ہوا تھا اور وہ خود بھی آہار کے واسطے گئے تھے ایک مکان کے پاس جہاں پالنے میں ایک بچہ چلّا رہا تھا کھڑے ہو گئے وہ بچہ ایسے زور سے چلّا رہا تھا کہ اگرچہ اونہوں نی بارہ دفعہ آہار کے لئے کہا مگر کسی نے توجہ نہ کی۔اس بات سے اونہیں یہہ معلوم ہوگیا کہ بارہ برس کا کال شروع ہوگیا ہے۔اس مصیبت کے دور کرنے کے لئے مہاراج چندر گپت اپنے بیٹے سیمبہ سین کو گدی دیکر خود دکشا لیکر بہدر باہو کے ساتھ ہوگیا سیمبہ سین نے منتریوں نے مہاراج کو رائے دی کہ نمالوا ہٹکا کو بلا لیا جاوے اور بڑا یگ کیا جاوے لیکن جین مت کے مولاچاری برہمن ہی بلائے گئے اور یگ میں جانوروں کے بلدان کرنے کے پُن پاپ کے بارہ میں بڑا مباحثہ ہوا اور آخر کار جین مت کے مولاچاری برہمنوں

کا کہنا مانا گیا کہ یگ میں پاپ سے بہدر باہو نے یہہ معلوم کر کے کہ مینہ اور کھیتی کیاری کی پیداوار ی بند ہیاچل پربت سے نیلگری تک بند ہو جائیگی اور لوگ فاقہ کشی سے مرجائیں گے اور جو بچیں گے اون کا دہرم نشٹ ہو جائیگا بارہ ہزار چیلے جمع کئے اور دکھن کو چلے گئے ایک پہاڑی کے پاس آکر اونکو معلوم ہوا کہ اون کا انت آن پہونچا ہے اس لئے انہوں نے بشاکھا منی کو اوپدیش کیا اور کل چیلوں کو اونکے سپرد کر کے اوس کو اونکا گرو بنا کر چول اور پانڈے دیش میں بہیجدیا صرف چندر گپت کو یہہ حکم ملا کہ وہ وہیں رہے جس نے اون کے مرنے کی رسوم ایک گپھا میں ادا کیں اور وہاں اون کے چرن بنا دے۔

بہدر باہو اور مہاراج چندر گپت کا حال سنسکرت بہدر باہو چرت میں درج ہے۔ اس گرنتھ کو للت کرت کے چیلے رتن نندی نے بنایا تھا انہیں ایام میں بشاکھا چارج منی جین ہوتی اور مختلف جین مندروں کے گاؤں اور قصبوں میں درشن کرتے ہوئے اور دہرم روپی امرت بانی کو ادھر ادھر برساتے ہوئے اور سعہ اپنے چیلوں کے بہار کرتے ہوئے چول منڈل اوشہر میں پہونچے اس کے بعد قحط کے نازک نظارہ کا بیان ہے اور اوس میں لکھا ہے کہ جو جین منی ستہول بہدر منی اور دیگر منیوں کے سنگھہ میں شمالی ہند میں رہ گئے تھے اونہوں نے کیا کیا دکھ بھوگے دہرم کے نیموں سے برودھ ہو کر اونکی پروانہ کی شد اور اشدھ کہانیکی کچھہ پروہ نہ کی تمام اناج صرف ہو گیا حتی کہ پھول پھل دانا جڑیں گانٹھیں سب ختم ہو گئیں اور روٹی خوراک کی تلاش میں پہرتے پہرتے مر گئے جبکہ بارہ برس کا کال ختم ہو گیا تو بشاکھا چارج منی بارہ ہزار چیلوں سمیت اوتر کی طرف چلے اور جب کرناٹک میں پہونچے تو اوس گپھا میں جہاں اونکے گرو بہدر باہو سوامی مرے تہے گئے وہاں دیکھا کہ چندر گپت منی بہدر باہو کے چرنوں کی پوجا کرتے ہیں اور اونکے بال بہت بڑھ گئے ہیں چندر گپت منی نے بشاکھا منی کو دیکھکر کھڑے ہو کر اونکی بندنا کی لیکن اونہوں نے کوئی جواب ندیا یہہ خیال کر کے کہ کال میں چندر گپت مہاراج جڑیں اور دانہ کھاکر بھرشٹ ہو گئے ہیں لیکن اون کی بندنا منظور کر کے اونہوں نے بہدر باہو کی موت کے حالات دریافت کئے اوس دن برت کیا اور چونکہ اوس اوجاڑ دیس میں خوراک نہیں مل سکتی تہی اس لئے اونہوں نے دوسرے دن علی الصباح سفر کا ارادہ کیا

(بشاکھا چارج منی کا حال)

لیکن چندرگپت نے اونسے کہا کہ پاس ہی یہہ قصبہ ہے چلئے وہاں بہکشا مل جائیگی وہ متعجب ہوکر اوس کے ہمراہ گئے اور وہاں اون کو سراوگوں نے بہت عمدہ بھوجن کھلایا - لیکن جب گنا میں واپس آتے تھے تو ایک سادھو نے یہہ معلوم کر کے کہ اس قصبہ میں اپنا کمنڈل بھول آیا ہے اوس کو لینے کے واسطے واپس گیا لیکن وہ یہہ دیکھکر بہت متعجب ہوا کہ وہاں قصبہ نہیں ہے اور کمنڈل ایک درخت کی شاخ میں لٹکا ہوا ہے بشاکہا چارمنی نے یہہ معلوم کر کے کہ چندرگپت منی نے اون کو جادو سے بھوجن کھلائے ہیں اونہوں نے اوس کے پاپوں کا پرانشچت کراکر اوس کو پہر دکشا دی اور خود اور اوس کے چیلوں نے جو دیوئی کھانا کھایا تہا اوس کا پرانشچت کر کے وہاں سے روانہ ہوئے یہانتک کہ مہاراج سمپیہ سین کے بیٹے راجہ بھاسکر اپنی سینا سمیت بہدرباہو کے چرنوں کی پوجا کو آئے وہاں اوس نے چندرگپت اپنے گرو اور دادا کی پوجا کی اور بہت سے جین مندر بنائے اور پہاڑی کے پاس ایک شہر بسایا جکا نام بیل گول رکھا اس کے بعد چندرگپت مہاراج اسی جگہہ مرے ہیں جکا حال مذکورہ تاریخ میں آیا ہے -

بیل گول اور بہدرباہو کے مذکورہ بالا بیان سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ آخری سرت کیولی تھا اور کتبہ نمبر ۱۰۸ سے اوس کی تصدیق ہوتی ہے اور اس بیان کی دیگر مورخوں نے بہی تائید کی ہے ولسن صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ جین گوروں کا سلسلہ ہمیشہ مہابیر اور اوس کے چیلے سودہرما سے چلتا ہے باقی سب چیلے اپنے گرو کے سامنے مرگئے صرف گوتم ایک ماہ بعد مرا اور اوس نے اس ایک ماہ کو تپشیا اور برتوں میں صرف کیا اس لئے سودہرما ہی ایک ایسا چیلہ تھا جو مہابیر سوامی کی تعلیم کو تبلا سکتا تہا - سودہرما کا چیلہ جمبوں سوای آخری کیولی تھا اوس کے بعد چھہ سرت کیولی ہوئے اور سات دس پورب کے جاننے والے منی ہوئے -

مذکورہ بالا بیان کے نوٹوں کے ساتھ چھہ سرت کیولی کی فہرست دی گئی ہے - جنمیں آخری بہدرباہو سوامی اور ستہول بہدر سوامی تھے اس بات سے یہہ صاف ظاہر ہے کہ سرت کیولی ایک ہی وقت میں ہوئے اونکے نام کی ترتیب میں خفیف اختلاف ہونا ممکن ہے راج دلی کتھا

میں لکھا ہے کہ گوبردھن - وشنو - نند مترا پراجیت چار شرت کیولی تھے جو جموں
سوامی کے موکش کلیانک کی جاترا کو ملکر جاتے تھے پانچواں شرت کیولی ستھل بہدر تھا جو قحط
کے بعد میں شمالی ہند میں ٹھیرا رہا اس حساب سے بہدر باہو آخری شرت کیولی تھے اور اسیطرح
سلسلہ وار نام کتبوں میں ہیں صرف ستھل بہدر کا نام کتبوں میں نہیں لکھا ہے جسکا باعث یہہ تھا کہ
وہ قحط زدہ اضلاع میں رہنے سے بہرشٹ سمجھے گئے تھے اور مذہبی فرائض اور پابندیاں وہ
ادا نہ کر سکتے تھے - پروفیسر جیکب صاحب لکھتے ہیں کہ نراولی کی تحریر کے مطابق بہدر باہو
مہابیر سوامی کے پیچھے چھٹا شرت کیولی تھا رشی منڈل سوتر میں ایک ہی اشلوک بہدر باہو کی
استوتی میں ہے اور استھل بہدر کی استوتی میں صدہا اشلوک ہیں -

ترجمہ اشلوک -

میں بہدر باہو کو نمسکار کرتا ہوں جو انتم شرت کیولی تھے اور جنہوں نے دس کلپ اور بیوہار کے گرنتھ
نو پورب میں سے تحریر کئے ہیں اور جو لفظ اس اشلوک میں مستعمل ہے اوس کے معنی یہہ بہی ہوسکتے
ہیں کہ وہ آخری شرت کیولی سے پہلے شرت کیولی تھا اس حساب سے بہدر باہو سوامی پانچواں اور
ستھل بہدر سوامی چھٹا شرت کیولی ہوتا ہے جو وقت سے ہم کو تحریری تاریخ ملتی ہے اوس سے
ثابت ہے کہ جینی دکہن میں بکثرت آباد تھے - اور وہ قحط کے باعث دکہن میں شمالی ہند سے گئے
تہے - بہدر باہو سوامی دکہن میں جانیوالوں کا سرگروہ تھا اور وہ سرون بیل گول میں سرگباش
ہوا علاوہ کتبوں کی شہادت کے وہ گپھا جس میں اوس کا دہیانت ہوا اب تک پہاڑ پر موجود
ہے - بہدر باہو سوامی کے ساتھ چندرگپت مہاراج کا ہونا - کتبہ نمبر ۱۷ اور سری رنگ پٹن
کے قریب گوتم کھیٹرہ کے دونوں کتبوں سے ثابت ہے کہ گوتم کھیٹرہ کے کتبوں میں کلباگری
کی پہاڑی کا اور بہدر باہو اور چندرگپت منیوں کے چرنوں کا ذکر ہے اور ان دونوں کے
چرن وہاں علیحدہ علیحدہ بنے ہوے ہیں اسکے علاوہ اس کی تائید کتبہ نمبر (۱۰۸) سے ہوسکتی ہے
جسمیں لکھا ہے کہ اوس کی تپشیا کی شہرت دور دور پھیل گئی کتبہ نمبر ۵۴ میں لکھا ہے کہ چندر
گپت کو بہدر باہو کا چیلہ ہونے کے باعث عرصہ تک جنگل کے دیوتا پوجتے رہے کتبہ نمبر ۴ کا
بہی اسی قسم کا مضمون ہے کتبہ نمبر ۱ کے مطابق یہہ معلوم ہوتا ہے کہ اوس نے دکشا لیکر اپنا نام

پربھوچندر رکھا تھا یہہ ہمیشہ سے جینیوں میں دستور چلا آیا ہے کہ دکشا لیکر نام آچارج پدوی کا رکھتے ہیں لیکن چونکہ چندر گپت کا نام بہت مشہور تھا اسلئے آچاریہہ ہوکر بھی اوس کا وہی نام مشہور رہا اب ہم اس بات کا ذکر کرتے ہیں کہ یہہ چندر گپت وہی چندر گپت ہے جسکو یونانی مورخوں نے سنڈراکوٹس پٹنہ کا مشہور مہاراج لکھا ہے اوس وقت جو مشہور فرقہ ہندوں میں تھے اونکی بابت ولسن صاحب حسب ذیل لکھتے ہیں۔ یہہ مانی ہوئی بات ہے کہ جین مذہب سکندر کے حملہ کے وقت بھی موجود تھا جبکہ یونان والوں نے سنیڈراکوٹس کے پاس اپنے سفیر بھیجے بودہ مذہب اور جین مذہب میں بڑا فرق ہے۔ ٹومس صاحب لکھتے ہیں کہ

(ولسن صاحب (۱))

چندر گپت جین مذہب کا پیرو ہے اور جینیوں کے شاشتر میں اوس کا ذکر ہے۔ یہہ ایک ایسا امر واقعہ ہے کہ جس کے لئے نہ کسی دلیل کی ضرورت ہے اور نہ کسی ثبوت کی۔ تحریری شہادت اس امر کی کہ چندر گپت جینی تھا بہت پورانی اور قطعی موجود ہے میجس تہنس کی شہادت سے بہی یہہ ظاہر ہوتا ہے کہ چندر گپت برہمنی مذہب کا پیرو نہیں تھا بلکہ جین مت کا پیرو تھا طامس صاحب ثابت کرتے ہیں کہ چندر گپت مہاراج کی اولاد بھی جینی تھی اور مہاراج اشوک کے مختلف فرمان جو پہاڑوں اور ستونوں پر ہند کے مختلف صوبوں میں کندہ ہیں اون سے طامس صاحب یہہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ مہاراجہ

(ٹومس صاحب (۱))

اشوک اوّل میں جینی تھے اور بعد میں بودہ مذہب کے پیرو ہو گئے شہنشاہ اکبر کے مشہور وزیر ابوالفضل اپنی کتاب آئین اکبری میں تحریر کرتے ہیں کہ مہاراجہ اشوک نے کشمیر میں جین مذہب پھیلایا اور اس کی تائید برہمنوں کی لکھی ہوئی کشمیر کی تاریخ راج ترنگنی سے ہوتی ہے جس میں لکھا ہے کہ مہاراج آشوک نے جین مذہب کشمیر میں پھیلایا مہاراج آشوک نے اپنے فرمانوں میں جو اوس نے اپنی گدی نشینی کے دس سے بارہویں سال تک جاری کئے ہیں اپنا خطاب دیونم پیا پیا داسی تحریر کیا ہے لیکن بہادری کے فرمان میں جو اپنی تخت نشینی کے ستائیسویں سال جاری کیا ہے اونہوں نے اپنے تئیں بودہ مذہب کا پیرو کا ظاہر کیا ہے دیونم پیا کے لقب کو چھوڑ دیا ہے دیونم پیا کا لفظ صرف جین مذہب والوں سے مخصوص ہے۔

(ابوالفضل (۱))

(پروفیسر کرن کی رائے)

پروفیسر کرن صاحب آشوک کے کتبوں کو غور سے ملاحظہ کے بعد حسب ذیل نتیجہ نکالتے ہیں مناسب وقت اور جگہوں پر اور عمدہ طریقہ سے مہاراج آشوک اس مذہب کے مسئلونکا جو انہوں نے قبول کیا ہے ذکر کرتے ہیں لیکن درباری کاروبار میں کوئی بودہ مذہب کا طریقہ پایا نہیں جاتا ابتدائی زمانہ سے وہ ایک زبردست راجہ تھا اوس نے جو قوانین جانوروں کی جان بچانے کی بابت بنائے ہیں وہ جین مذہب کے اصولوں کے مطابق تھے نہ کہ بودہ مذہب کے اصولوں کے مطابق - اس امر کے ثابت کرنے کے لئے کہ بودہ مذہب اور جین مذہب میں سے کونسا پورانا ہے چند جدید مورخوں نے جو نتیجہ نکالا ہے اسکو تحریر کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے -

(جیکب بولر اور کول بروک صاحبان کی رائے)

جیکب صاحب بیان کرتے ہیں کہ بودہ اور مہابیر دو جداگانہ شخص ایک ہی وقت میں تھے - بولر صاحب کے خیالات کے مطابق اونہوں نے یہہ ہی معلوم کیا ہے کہ بودہ اور جین مت کے شاشتروں میں مہابیر کا نام نرگرنتھہ تحریر ہے کول بروک صاحب کی رائے ہے کہ مہابیر سوامی اس مذہب کا بانی نہیں تھا بلکہ اصلاح کنندہ تھا اور وہ یہہ ہی کہتے ہیں کہ جین مذہب کے آغاز کا پتہ پارس ناتھ سوامی سے لگ سکتا ہے اور یہ وہ تیرتھنکر ہیں جو مہابیر سوامی سے ڈہائی سو برس پہلے ہوئے ہیں - پروفیسر طامس صاحب لکھتے ہیں کہ جین مت کے آخری تیرتھنکر مہابیر سوامی اور بودہ مذہب کے بانی گوتم بدہ کے ایک وقت میں ہونیکے باعث جسقدر کہاوتیں عام میں مشہور ہورہی ہیں وہ قابل غور ہیں جین مذہب اپنے اوپدیشکوں کی کمی سے اور اس امر سے کہ وہ اور مذہب والوں کو اس ذات میں نہیں ملاتے تھے اصلی صورت میں ہندوستان میں رہ گیا اور بودہ مذہب اپنے اوپدیشکوں کے زور سے تمام روئے زمین پہ پہیل گیا - سر لوئیس ولیم صاحب نے رائل ایشیاٹک سوسائٹی کے جلسہ میں حسب ذیل فرمایا (زمانہ حال کے اکثر علما کی بھی رائے ہے) کہ جینی تیرتھنکر مہابیر سوامی اور گوتم بدہ باہم عصر ہیں اور جین بودہ مذہب سے پہلے کا ایک علیحدہ فرقہ تھا - بہرحال یہہ تحقیق معلوم ہوتا ہے کہ نگرگرنتھی جینی بودہ مذہب سے پہلے کے ہیں اور بودہ مذہب کی مشہور کتاب ترپٹکا میں اوس کا ذکر ہے مہاراج چندر گپت کے خاندان نند کے تخت پر جلوہ فرمانے کا حال ناٹک کے طور پر وشاکہا دت نے مدرا راکشش سنسکرت

کے ناٹک میں لکھا ہے اور ولسن صاحب نے اس ناٹک کا ترجمہ کیا ہے جینیوں کے بیان کے مطابق یہہ بشاکہادت بہدر باہوا اور چندر گپت کے ساتھ دکھن میں گئے - اور چندر گپت کے بعد اچاریہ ہوئے اس کے ترجمہ کے دیباچہ میں ولسن صاحب نے چندر گپت کا بھاگوت اور بشن پران کے مطابق مفصل بیان لکھا ہے اور پورانے زمانہ کے یونانی مورخوں ڈائیوڈورس سرکیولس - اور سٹریبو - کوئنٹس کرٹیل وغیرہ نے جو سنڈراکوٹس یعنی چندراگپت کا حال لکھا ہے اور وراٹرچی نے جو ورہت کتہا میں چندر گپت کا حال لکھا ہے اوس سب کا بیان بھی مفصل طور پر مذکورہ دیباچہ میں درج ہے راجا ولی کتہا میں مہاراج نند کا حسب ذیل حال درج ہے -

مہاراج نند کا حال

پٹنہ میں ایک راجہ تھا جسکا نام نند تھا اوسکی بندھو سمبندھو کیرا اور شاک ٹلا چار وزیر تھے جنمیں سے شاک ٹلا امور سلطنت اور راج نیت میں نہایت ہوشیار تھا ایک دفعہ ملیکشوں نے راجہ کے ملک پر حملہ کیا اور شاک ٹلا سے مہاراج نے رائے لی وزیر نے رائے دی کہ بزور زر اون کو زیر کرنا چاہئے اور یہہ ایسے طاقتور ہیں کہ اونکا مقابلہ ناممکن ہے اس بات پر مہاراج نے شاک ٹلا کو پورا پورا اختیار دیکر صلح کے عہدنامہ کرنے کو بہیجا وزیر نے حملہ آوروں کو بہت سا روپیہ دیکر صلح کرلی اور ملک میں امن ہوگیا -

کچھہ عرصہ بعد راجہ نے خزانہ کو دیکھکر معلوم کیا کہ شاک ٹلا نے تمام روپیہ خرچ کردیا ہے اس بات پر وہ بہت خفا ہوئے اور حکم دیا کہ وزیر اور اوس کے تمام کنبہ کو ایک زمین دوز قیدخانہ میں قید کردو اور ایک مٹھی غلہ اور تھوڑا سا پانی ایک روشندان میں سے ہر روز دیا جاوے چونکہ اس سے صرف ایک آدمی زندہ رہ سکتا تھا - اس لئے شاک ٹلا نے اپنے کنبہ سے قیدخانہ میں یہہ کہا کہ تم میں سے جس کسی کو اپنی طاقت اور تقدیر پر بھروسہ ہووے کہ خاندان نند کو شکست دیدے وہ اس غذا کو کھاکر زندہ رہے اون سب نے متفق ہوکر جواب دیا کہ اس کام کے لائق آپ ہی ہیں اس لئے اونہوں نے جو غذا ملی تہی اپنی شاک ٹلا کو کہلاتے رہے اور سب بھوک سے مرگئے اس اثنا میں غیر ملکوں کے بادشاہوں نے یہہ سنکر کہ اب نند کے پاس اوسکے طاقتور وزیر کی مدد نہیں ہے پہر ملک پر حملہ کیا

بادشاہ نے حیران ہوکر کھاکہ کیا کروں اپنا پورانا وزیر یاد کیا اور اوسی قیدخانہ سے رہا کر کر اپنے برتاؤ کا افسوس کیا اور اوس سے التجا کی کہ ملک کو حملہ آوروں سے بچاؤ وزیر نے اس حملہ کو نہایت عقلمندی سے دفع کیا اور اوس کی واپسی پر مہاراج نے اوسکو اوس کے عہدہ پر بحال کرنا چاہا لیکن شاکی تلا نے انکار کیا اور ایک دہرم سالہ میں بیٹھکر خاندان نند کی بربادی کی تجاویز سوچنے لگا ایک دن اوس نے ایک برہمن مسمی چانک کو دیکھا کہ جس نے اپنے پاؤں میں گھاس کا ایک کانٹا لگ جانے کی وجہ سے گھاس کے جھنڈ کی بیخ کنی کی اور اوس کو جلاکر خاک کر دیا ایسے غصہ والا اور کینہ ور آدمی اوس کو اپنے بدلہ کی تدبیر کو عمل میں لانے کے لئے مناسب معلوم ہوا اس لئے اوس نے چانک کو چترام میں بلایا اور اوس سے بہت خلق سے پیش آیا لیکن جلدی اپنا سوبھاؤ بدلکر چانک کی بے عزتی کی اور حقارت سے پیش آیا چانک نے اس خیال سے کہ یہہ سب کچھہ مہاراج کے اشارہ سے ہوا ہے بدلہ لینے کی قسم کھائی ہے اور غیر ملکوں کے بادشاہوں سے سازش کر کے نند کو تخت سے اوتار دیا اور چندر گپت کو تخت پر بٹھایا اس بادشاہ نے کچھہ عرصہ سلطنت کر کے اپنے بیٹے نندو ساگر کو اپنا جانشین مقرر کیا اور جنگل میں چانک کے ساتھہ تپشیا کرنے کے لئے چلا گیا نندو ساگر نے تھوڑے عرصہ سلطنت کر کے راج اپنے بیٹے اشوک کو دیدیا اور آپ تپشیا کرنے چلا گیا اشوک کے ایک بیٹا مسمی کنال تھا جب اشوک کے ملک پر غیر ملک والوں نے حملہ کیا تو مہاراج نے لڑکے کو اوپادہیا کے سپرد کر کے کپل کو اپنا نائب السلطنت اپنی غیرحاضری میں مقرر کیا لڑائی عرصہ تک جاری رہی اور مہاراج نے وزیر کو ایک چٹھی سنسکرت میں لکھی (وپادہیائے کورم دتور کمارم ستدم ادہیائم

उपाध्याया कुरंद त्वा कुमारं मदं ना ध्याय

کہ اوپادہیائے کو بھوجن کھلایا جاوے اور شہزادہ کو رفتہ رفتہ تعلیم دی جائے) لیکن وزیر نے چٹھی کے آخری حصہ کو

कुमारं न्धं न्धं न्ध ध्या य म म

غلط پڑھ دیا جسکے معنی یہہ ہیں کہ شہزادہ کو اندھا کیا جائے اس حکم کے پڑھنے پر شہزادہ اندھا کیا گیا جب مہاراج فتحیاب ہوکر واپس آئے اور اونہوں کو حال معلوم ہوا تو اونہوں نے وزیر کو فوراً اندھا کر دیا اور ملک سے نکال دیا بودھوں کی تاریخ میں یہی کنال

کے اندھے کرنیکا حال درج ہے لیکن وہ اس کی بہہ مہاراج کے ایک رانی کی عداوت تحریر کرتے ہیں اسکے بعد شہزادہ کنال کی چندنین شہزادی سے بیاہ ہوا اور چندر گپت اون کے لڑکا پیدا ہوا جب یہہ بالغ ہو گیا تو گدی پر بیٹھا اشوک اور کنال دکشا لیکر تپشیا کرنے لگے۔ اس کے بعد میں چندر گپت کے سولہ سپنوں اور بہدر باہو کے ملنے اور بارہ برس کے قحط کی پیشین گوئی کا حال ہے کتھاؤں میں اختلاف ہونے کی وجہہ سے دو چندر گپت لکھ گئے اور شاید مہاراج اشوک کی کم نسلی چھپانے کے لئے دو چندر گپت ظاہر کئے بہدر باہو اور چندر گپت کا حال تو ہمنے بیان کر دیا اب ہم یہہ ذکر کرتے ہیں کہ بہدر باہو کب سرگباش ہوا اور یہہ بھی ہم ثابت کرتے ہیں کہ وہ چندر گپت کے عہد حکومت کے قریب ہوا یا نہیں۔

راجہ ولی کتہا میں حسب ذیل تحریر ہے۔ مہابیر سوامی تیس (۳۰) سال کی تپشیا کے بعد پانواپوری کے باغیں آسوج کی ۳۰۔ تاریخ کو موکش گئے اور اوس وقت کلیوگ کے ۲۴۳۸ برس گذر چکے تھے اور وردمان شوامی کے بعد گوتم اور دوسرے کیولی ۶۲ برس تک دہرم اوپدیش کرتے رہے نند متر اور دیگر سرت کیولی سو برس تک اوس کے بعد دہرم اوپدیش کرتے رہے۔ دشاکھا اور دیگر دس پورب کے پاٹھی ۱۸۳ برس تک اوس کے پیچھے دہرم اوپدیش کرتے رہے۔

نکچھتر اور دیگر ایکادش انگ دہاری ۲۲۳ برس دہرم اوپدیش کرتے رہے۔ اوس وقت اوجین میں مہاراج بکرماجیت پیدا ہوا اور وہ جوتش میں نہایت فاضل تھا اس لئے اوس نے اپنا بکرماجیتی سمت مہابیر سوامی کے موکش ہونے کے ۴۷۰ سال بعد جاری کیا مختلف مورخ وردمان شوامی کی موکش کی مختلف تاریخ بتلاتے ہیں۔ اس سے اکثر جینی تاریخ میں گڑبڑ ہو جاتی ہے۔ مذکورہ بالا واقعات سے مہابیر سوامی کے موکش کی تاریخ ۶۶۲ برس قبل مسیح اور آخر سرت کیولی کے سرگباش ہونے کی تاریخ ۴۹۹ برس قبل مسیح ظاہر ہوتی ہے۔ جیکب صاحب کہتے ہیں کہ جینیوں کی سیتامبر فرقہ کے خیال کے مطابق مہابیر سوامی کے موکش کی تاریخ ۴۷۰ برس بکرماجیت سے پہلے ہوئی اور دگمبریوں کے شاشتر کے مطابق بکرماجیت سے ۶۰۵ برس پہلے ہوئی

۱۳۵ برس کا فرق جو دونوں فرقوں نے مہابیر سوامی کے موکش ہونے کی بابت
تحریر کیا ہے وہی فرق ہے جو سمت بکرماجیتی اور سمت سالباہن میں ہے اور یہہ
اغلب معلوم ہوتا ہے کہ دگمبریوں نے بکرماجیت سے سالباہن مراد لی ہوگی اور ستیامبریوں
نے اوجین کے بکرماجیت سے مراد لی ہوگی ستیامبریوں کے بہت سے شاشتروں میں
لکھا ہے کہ مہابیر سوامی کے موکش پراپت ہونے کے ۴۷۰ برس پیچھے بکرماجیت ہوا۔
اس امر کے ظاہر کرنے کے لئے سب سے پورانی شہادت میرتنگ آچاریہ کی بنائی ہوئی
وچار سرینی اشلوک میں ہے جسکا ترجمہ حسب ذیل ہے کہ شامی پالک پہ اوس رات کو دودھ
چڑہایا گیا جس رات کو مہابیر سوامی موکش گئے۔

۶۰ برس پالک خاندان کے ہیں اور ۱۵۵ برس نند خاندان کے اور ۱۰۸ موریا خاندان کے
اور ۳۰ برس پوشیامیتر خاندان کے۔

۶۰ برس بال متر اور بہو بہان متر تخت پہ بیٹھے ۴۰ سال نابہ واہن اور ۱۳ برس تک
گردبہلا کی حکومت رہی اور اوس وقت ساکھی کا چار سمت تھا دوسرے مذکورہ بالا
اشلوک کے جس کی بہت سی تشریحیں لکھی گئی ہیں صاف طور پہ معنی نہیں ہو سکتے اور
اون میں بکرماجیت اور مہابیر سوامی کا درمیانی فاصلہ لکھا ہے۔

بکرماجیت کے سمت کے شروع اور موریا خاندان کے سلطنت کے زمانہ میں مذکورہ
بالا حساب سے حسب ذیل ۲۵۵ سال ہوتے ہیں ۴+۱۳+۴۰+۶۰+۳۰+۱۰۸
اگر اس میں ہم ۵۷ اور ملا دیویں جو سمت اور عیسوی سنہ کا فرق ہے تو چندر گپت
کی تخت نشینی کی تاریخ ۳۱۲ مسیح ہو جاتی ہے یہہ تاریخ قریب ٹھیک ہے۔ اور وہی
تاریخ ہے جو یونانی مورخوں نے لکھی ہے سمت سے وہ سمت مراد معلوم ہوتی ہے
کہ جو ۵۷ برس قبل مسیح سے شروع ہوا نہ کہ وہ سمت جو شکہ ۶ سے شروع ہوا۔ اسی
طرح سے اگر حساب لگایا جاوے تو ۵۱۷ برس قبل مسیح مہابیر سوامی کے نروان کی
تاریخ نکل آتی ہے چندرگپت مہاراج کی تخت نشینی اور مہابیر سوامی کے موکش جانے
کی درمیانی وقت میں بھی اختلاف ہے۔ چنانچہ پرتشٹا پروں میں ہیم چندر آچاریہ کہتے

ہیں کہ مہابیر سوامی کے مُکت ہونے کے ۱۵۵ برس بعد چندر گپت راجہ ہوا اور اسی طرح اگر ہم اوس میں ۳۱۲ اور ملا دیں تو مہابیر سوامی کے مکت جانے کی ۴۶۷ برس قبل مسیح تاریخ نکلتی ہے۔ مختلف وجوہات سے ڈاکٹر گولہ صاحب ۴۶۷ قبل مسیح مہابیر سوامی کا مکت جانی کی ٹھیک تاریخ خیال کرتے ہیں۔ اس کو صحیح مانکر اور اوس سے ۱۶۲ برس منہا کرکے جس میں شرت کیولی دہرم اوپدیش کرتے رہے۔ ہمکو بدر باہو کی سرگباش ہونے کی تاریخ ۳۰۵ سال قبل مسیح ملتی ہے۔ اس کے برعکس جیکب صاحب کا مقولہ ہے کہ بہدر باہو کی وفات کی تاریخ جینی مصنف ہیم چندر سے لیکر حال کے پنڈت تک ۱۷۷ سال وردمان کے موکش گئے بعد بتلاتے ہیں مہابیر شوامی کی مکت کے ۱۷۷ برس گذرنے کے پیچھے بہدر باہو شوامی سرگ لوک ہو گئے یہہ ہیم چندر آچاریہ کے اشلوک کا ترجمہ ہے اس حساب سے بہدر باہو کی وفات کی تاریخ ۲۹۹ قبل مسیح ہوتی ہے ہمنے اوپر بیان کیا ہے کہ چندر گپت کی تخت نشینی کی تاریخ ۳۱۲ یا ۳۱۵ برس قبل مسیح تھی اسکے خلاف دیگر مورخوں کے بیان سے یہہ بھی ثابت ہے کہ تخت نشینی کی تاریخ ۳۱۶ یا ۳۱۸ ہو چندر گپت نے ۲۴ برس سلطنت کی اور وہ سنہ مسیح سے ۲۸۸ یا ۲۹۴ برس کے دوران میں بہدر باہو سے مل گیا ہوگا اس طرح سے صرف ۳ سال کا فرق ہوتا ہے اور یہہ تقریبًا ٹھیک تاریخ ہے یہہ ایک قدرتی سوال پیدا ہوتا ہے کہ موریا خاندان کا مشہور شہنشاہ چندر گپت جو دریائے گنگا کے کنارہ والے پٹنہ میں حکمراں تھا کبھی وہ جنوبی ہند میں گیا اس عمل کے ثابت کرنے کے لئے کہ اوس کا جنوبی ہند سے تعلق تھا حسب ذیل شہادت دلچسپ ہوگی۔ ہمکو پچھلی چل گپت خاندان کے راجاؤں کے سلسلہ کو خیال کرنا چاہیے جنہوں نے شمالی ہند میں حکومت کی گپت خاندان کا حال مسٹر ونسینٹ اے سمتھ صاحب نے تحریر کیا ہے اور اون کے سکوں کا حال بھی لکھا ہے اوس تاریخی دیباچہ کی بنیاد مسٹر فریٹ صاحب کی تحقیقات پر مبنی ہے فریٹ صاحب کی رائے میں گپت خاندان کا سمت جسمیں اونکی سکہ مضروب ہوئے ہیں اور کتبے کہودے گئے ہیں۔ سنہ ۳۱۹ء مسیح سے شروع ہوتا ہے اور یہی رائے البرونی صاحب کی ہے۔

حال کے مورخین کی رائے میں سنہ مسیح کے ابتدائی تین سو سال تک شمالی ہند میں انڈو سیتھین رہا۔ چوتھی صدی میں اس خاندان کو خاندان گپت نے فتح کر لیا اور صرف پنجاب میں انڈو سیتھین خاندان رہ گیا۔ سات مہاراجوں نے گپت خاندان پر حکومت کی اور اپنا دار الحکومت پٹنہ میں رکھا۔

(۱) گپتہ - گھوٹ کچھ - چندر گپت اول - سمدر گپت - چندر گپت دوم سنہ ۳۷۵ء سے ۴۱۳ء تک حکمرانی کی۔ کمار گپت نے ۴۱۳ء سے ۴۵۵ء تک حکومت کی۔ سکند گپت نے ۴۵۵ء سے ۴۸۰ء تک حکومت کی۔ گھوٹ کچھا اور چندر گپت اول مہاراجہ کہلائے - اور انڈو سیتھین کے ماتحت مگدہ دیش میں حکمرانی کرتے تھے - راجگان لچھوی خاندان نیپال میں حکمراں تھے اور لچھوی خاندان کی کمار دیوی سے چندر گپت اول نے شادی کی - اور مہاراجہ ادھراج کا لقب اختیار کیا۔ سمدر گپت نے شمالی ہندوستان کے ایک بڑے حصہ کو اپنے زیر حکومت کیا - الہ آباد کے قلعہ میں اشوک کے ستون پر ایک کتبہ کندہ ہوا ہے - اس سے اس کی سلطنت کی وسعت کا حال معلوم ہوتا ہے - اس کی رانی دت دیوی تھی - چندر گپت دوم نے مغرب کی طرف گجرات اور کاٹھیاوار تک اپنی سلطنت پھیلائی اور سونے کے سکے کے علاوہ جو پہلے سے رائج تھا چاندی کا سکہ چلایا جیسا کہ سوراسٹر کے راجاؤں نے جاری رکھا تھا۔ یہہ سکہ یونانی اور باختری نصف ڈرام کے برابر تھا - اس کے عہد سے تواریخ باقاعدہ طور پر قلمبند ہوئی ہے چندر گپت دوم کی رانی دھرو دیوی تھی - کمار گپت نے عرصہ دراز تک حکومت کی اور اسکے بعد سکند گپت تخت پر بیٹھے - جس کی سلطنت مشرقی نیپال کی حدوں سے لیکر خلیج کچھ کے کناروں تک پھیلی ہوئی تھی - لیکن اسپر غیر ملک کے باشندے ہنوں نے حملہ کیا اور نتیجہ یہہ ہوا کہ گپت خاندان کی سلطنت بالکل خاک میں مل گئی - سکند گپت کے بعد بدھ گپت اس کی مغربی سلطنت کے ایک حصہ پر قابض ہو گیا - اغلب یہہ ہے کہ بندہ گپت سکند گپت کا بیٹا تھا جو ممالک متوسط کے ضلع ساگر میں سنہ ۵۱۰ء میں حکومت کرتا تھا - لیکن معلوم ہوتا ہے کہ مغرب میں اوس کے بعد ہن سردار مسمی تریمانا اور

مہرن تخت پر بیٹھے۔

مشرقی مگدھ میں سکند گپت کا جانشین کرشن گپت ہوا۔ وہ اس کا بیٹا یا قریبی رشتہ دار تھا۔ اس خاندان کے دس راجہ اسکے بعد تخت پر بیٹھے۔ آخری جیوت گپت ہوا۔ جو ۶۷۲ء کے قریب تخت نشین ہوا۔ اوسی زمانہ میں مغربی مگدھ میں موکھری یا موکھرا خاندان کے راجہ حکومت کرتے تھے۔ موکھری خاندان کے راجہ اپنے نام کے آخر میں لفظ ورما لگاتے تھے دیگر چھوٹے چھوٹے گپت خاندانوں کا پتہ اڑیسہ میں۔ مہاکوسل نیز اور ممالک متوسط کے مغربی گوڑ وغیرہ میں لگتا ہے۔ قنوج کے بڑے مہاراجہ ہرش وردھن کے عہد حکومت (سنہ ۶۰۶ء لغایتہ سنہ ۶۴۷ء) میں تمام شمالی ہندوستان سوا مگدھ و کشمیر کے اس کی قلمرو میں شامل ہو گیا۔ لیکن یہہ بھی معلوم ہوا ہے کہ گپت کا تعلق میسور سے بھی تھا۔ کیرتی ورما کے بیان میں موریاؤں کا بیان بھی کیا گیا ہے۔ کیرتی ورما پولی کیسی دوم کا باپ تھا اور اس کی سلطنت ساکھا سمت ۴۸۹ یا ۵۶۷ء میں ختم ہوئی۔ وہ کونکن میں حکومت کرتے تھے۔ اور ان کا دار الخلافہ شہر پوری تھا ایک اشلوک میں اونکے مغلوب کرنے کا حال ہے اور اس کے دوسرے اشلوک میں شہر پوری کا ذکر ہے یہہ وہی شہر پوری ہے جو گیارہویں صدی میں کونکن کے سیل ہاروں کا دار الخلافہ تھا یہہ موریا پاٹلی پتر کے موریا خاندان کی اولاد سے تھے موریا خاندان کا بانی چندر گپت چودھویں صدی میں ہوا۔ یونانیوں نے اوس کو سنڈراکوٹس لکھا ہے۔ اس خاندان کا حال زیادہ تفصیل کے ساتھ بارہویں اور تیرہویں صدی کا مہانند لشیریا گت خاندان کے بڑے رئیسوں یا چندر گپت کے خاندان میں ملتا ہے۔ اوسکے کتبے ضلع دھارواڑ کے چودہ دام پورا اور بیل بید واقع ضلع میسور میں پائے جاتے ہیں۔ وہ مغربی چالوکیہ راجاؤں اور اون کے جانشینوں کے باجگذار تھے۔

اس خاندان کو بعض اوقات گت کل اور بعض اوقات چندر گپت وامس یا چندر گپت تنویہ یا چندر گپت مہاراجہ ادھراج کل کہتے ہیں۔ اور ایک کتبہ سے واضح

ہوتا ہے کہ چندر گپت کی اولاد میں بکرماجیت راجہ اجین تھا - یہہ خاندان سوم بنسی یا چندر بنسی خاندان سے منسوب کیا جاتا ہے - اس خاندان کے راجاؤں کے القاب اوجینی پرا ورادہی سور (یعنی عمدہ شہر اجین کا بڑا پتی) ہوا ہے - اور ایک موقعہ پر انکا لقب پاٹلی پتر ورادہی سور یعنی - (نہایت عمدہ شہر پاٹلی پتر کا بڑا پتی) تھا - اور یہہ پاٹلی پتر چندر گپت کا شہر تھا - اونکو بتیریہ اکندہ یعنی بارہ کا سزا دینے والا بھی لکھتے ہیں - لیکن اس کے معنی بالکل صاف نہیں ہیں - اگرچہ اس سے مراد بارہ منڈلیکوں یا منڈ لیشور کی فتح سے ہے - جنہوں نے اس پر حملہ کیا تھا - وہ پاک انجیر کا درخت اور گرڑ کے جھنڈے اپنے ساتھ رکھتے ہیں - اور شیر کی شبیہ اسپر بناتے تھے - ان کا کل دیو شو تھا -

کتبے جنکا حوالہ دیا گیا ہے ذیل میں مندرج ہیں -

چودہ دام پور - گت خاندان کا گوبند جو چالوکیہ راجہ بکرماجیت بلگامی کے ماتحت نبوسی بارہ ہزار پر حکمران تھے - میں ساکھا سمت ۱۱۰۱ میں گپت خاندان کا سم بکر جو کلچوریا راجہ سنکم کے ماتحت تھا -

ہیل بید میں = ساکھا سمت ۱۱۰۳ میں گت خاندان کا بکرماجیت جو کلاچوریا راجہ اہوامال کے ماتحت گنتوالال کے شہر پر حکومت کرتا تھا -

ہیل بید میں	ساکھا سمت ۱۱۰۹	بکرماجیت جو ورسی بارہ ہزار پر گنتوالال کے دار الخلافہ میں حکومت کرتا تھا -
چودہ دام بعد	" ۱۱۱۳	
ہیل بید	" ۱۱۳۵	

گنتال میں = ساکھا سمت ۱۱۵۹ میں گت خاندان کا جوئی دیو جو یادو راجہ سنگہہ کے ماتحت تھے -

چودہ دام پور میں = ساکھا سمت ۱۱۸۴ میں گت خاندان کا گت رس جو
" = یادو راجہ مہادیو کے ماتحت گنتوالال کے دار الخلافہ
" = میں حکومت کرتا تھا -

پس ہم اس طرح ان دلیلوں سے کتبہ کی اس تحریر کی صداقت کو تسلیم کرتے ہیں
کہ سوامی بہدر باہو نے سراون بیل گول میں وفات پائی تھی - ہم کو یہہ بھی معلوم ہوا ہے
کہ وہ ایک سُرت کیولی تھا - چندر گپت اونکا چیلہ تھا - اور مشہور موریا خاندان کا
راجہ تھا - لیکن ہم یہہ بھی کہتے ہیں کہ جینی ہونے کی وجہہ سے اس کو لازم تھا کہ دکشا
لے - اور اسوقت سوامی بہدر باہو سے زیادہ مشہور مذہبی اوپدیشک اور کوئی
نہ تھا جس کا وہ چیلہ بنتا -

اب اس بات کا فیصلہ کرنا باقی ہے کہ یہہ کتبہ کب کندہ ہوا - جو واقعات اوس میں
مندرج ہیں وہ ۲۹۷ قبل از مسیح کے ہیں - لیکن اس امر کی کوئی شہادت نہیں
ہے کہ وہ کب کندہ ہوا - کیونکہ اب تک اشوک کے فرمان جن پر ۲۵۰ برس قبل از مسیح
کے تاریخ ہے عموماً ہندوستان کے نہایت ہی پرانے فرمان بیان کئے گئے ہیں - پس ہم
یہہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ اس سے ہی پہلے کا ہے - تاہم اگر بہدر باہو سوامی چندر گپت
کے اختتامی سال میں یعنی ۲۹۰ برس قبل از مسیح فوت ہوا - اور چندر گپت بارہ
سال کے قحط کے بعد زندہ رہا - (بارہ سال کا قحط ۲۷۸ قبل از مسیح پڑا تھا) - تو ہم کہہ
سکتے ہیں کہ یہہ کتبہ اوسکے پوتے نے کندہ کرایا کہ جس نے چیتالیہ بنوائی تھی اور شہر
بسایا تھا تو پس یہہ کتبہ ۲۵۰ قبل از مسیح کندہ کرایا ہوگا کیوں کے اشوک مہاراجہ چندر گپت
کا پوتا تھا - اور ایک بات یہہ بھی ہے کہ مشترکہ کتبوں میں جو حوالے دئے ہوئے ہیں
اور جو بتشک اوس سے پہلے کے ہیں - اون سے نتیجہ نکلتا ہے کہ وہ اوس سے مابعد
کے زمانہ کے نہیں ہیں -

غالباً نہایت ہی پچپلا کتبہ نمبر ۲۴ ہے - اسمیں لکھا ہوا ہے کہ بڑے راجہ سری بلب
کے بیٹے نے عطیہ دئے - اب یہہ گنگ راجہ بہوکرم نامی تھا - جو سنہ ۶۵۰ع میں
حکومت کرتا تھا - ایک راجہ سری بلب تھا جو کرشن کا بیٹا تھا - اور وہ رٹ
خاندان کا تھا - جو جنوب میں ساکھا سمت ۷۰۵ (یا ۷۸۳ع) میں حکومت کرتا تھا
اغلب یہہ ہے کہ وہ گنگ راجہ تھا - کیونکہ اسکے بیٹے کا نام نولوک لکھا ہوا ہے -

نگ منگل کے پتروں سے ہم دیکھتے ہیں کہ اس راجہ کے بعد نوکام ہوا۔ جو شومیر کے
نام سے مشہور ہوا۔ اور سرادنین پور کے پتروں سے اس کا نام نوچوک پایا جاتا ہے
یہہ بات سچ ہے کہ ان پتروں میں اس کو چھوٹا بھائی لکھا ہے۔ لیکن یہہ کوئی لاحل عقدہ
نہیں ہے۔ اور سب کے سب اس بات پر متفق ہیں کہ اوس کلم کوئی ایسا نام تھا جس
میں لفظ نو آتا ہے۔ اور پورا پتہ نہ ملنے کی وجہہ سے لفظ نو سے شخص مذکورہ بالا کا پتہ
لگتا ہے کتبہ نمبر ۲ کے نوٹ دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ پلو نے چوتھی یا پانچویں صدی
میں جو ضلع عطا کیا ہے۔ اوس ضلع کا نام اس سے ملتا ہے کتبہ نمبر ۱۲۰ میں تیلی کا دکا
حوالہ ہے۔ یہہ شہر اول ہی اول راجہ ہری ورما کے قلمرو میں تھا اور یہہ شہر گنگ
راجاؤں کا دارالخلافہ تھا۔ راجہ ہری ورما ۲۴۷ء میں راج کرتے تھے۔
ایک ہی قسم کے حرفوں کے مقابلہ کرنے کے واسطے انڈین انٹی کیوری میں چند نہایت
ہی عمدہ ہم شکل حرفوں کے نمونے دئے ہوئے ہیں۔ لیکن نہایت قدیم زمانہ کے حروف
کا دریافت کرنا کوئی آسان بات نہیں ہے۔ تانبے کے پتروں۔ پتھر کے تختے اور
چٹان کے کتبوں میں فرق کرنا چاہئے۔ جلد ۸۔ صفحہ ۱۶۸ میں ایک تانبے کا پتر ہے۔
جس میں چوتھی یا پانچویں صدی میں پلو کی بخشش کا ذکر ہے۔ جلد نمبر ۳ صفحہ ۳۰۵
میں موضع ماہاری میں ایک ستون پر چالوکیہ پتھر کا کتبہ ہے۔ جس پر ساکھا سمت ۵۰۰
(یا ۵۷۸ء) کی تاریخ ہے۔ جلد ۸ صفحہ ۲۴۱ میں ایک چالوکیہ پتر کا کتبہ ہے جو
ساکھا سمت ۵۵۶ (یا ۶۳۴ء) کا ہے۔ اسی جلد کے صفحہ ۴۴ میں چالوکیہ تانبے
کے پتر میں نیر در کی بخشش کا ذکر ہے۔ یہہ پتر چھٹی صدی کا ہے۔ جلد نمبر ۹
صفحہ ۲۰۴ میں ایک چالوکیہ تانبے کا پتر ساتویں صدی کا ہے لیکن برنل صاحب کی
ساؤتھ انڈین پیلیوگرافی میں چوتھی صدی کے پلو پتر دیکھنا چاہئیں۔ اور مغربی ہندوستان
کی آرکیالوجی کل سروے کی رپورٹ کے جلد چہارم کے پانچویں نقشہ کو دیکھنا چاہئے۔
پانچویں صدی کے تانبے کے پتروں کی قدیم کدمب کے سند کے حروف سے
زیادہ مشابہت معلوم ہوتی ہے۔ مسٹر لوئیس صاحب فرماتے ہیں کہ مجھے ایک

کتبہ ملا ہے جس پر کرشن ورما پسر سمپ ورما پسر وشنو ورما کے عہد کے ساتویں سال کی تاریخ ہے - اور اوس کے چند حروف قریب قریب ملتے جلتے ہیں - ہم جانتے ہیں کہ کرشن ورما کی بہن کی شادی گنگ راجہ مادہو سے ہوئی تھی - جس نے سنہ ۴۲۵ء ۴۶۸ء تک حکومت کی - اس کے پوتے کا اتالیق مشہور بوجہ پادری تھا - اور سنہ ۴۷۸ء میں تخت نشین ہوا - اور اس سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ یہہ تاریخ صحیح ہے - ہم کو معلوم ہے کہ کدمب بنواسی کے قدیم شہر کے مالک تھے - جو میسور کے شمال مغرب میں واقع ہے - مہا وانشو میں اس شہر کا یہی نام درج ہے - اور ٹولمی صاحب کے جغرافیہ میں اس شہر کا بھی نام ہے - یہہ وہ شہر ہے کہ جہاں بودھ مت کا ایڈلسٹنک سنہ ۲۴۲ قبل از مسیح بھیجا گیا تھا - ولکن صاحب فرماتے ہیں کہ ہل کناڈا سب سے پرانی زبان ہے - اور وہ زبان جس میں موجودہ چٹان کے کتبے کندہ ہیں - بنواسی زبان ہے - قصہ کوتاہ اگر یہہ دلچسپ کتبہ سنہ ۹۰ عیسوی سے پہلے کا نہیں ہے تو اس میں ذرا بھی شک نہیں کہ وہ سنہ عیسوی کے ابتدائی زمانہ کا ہے - اور سنہ ۱۰۰ء کا بعد کا نہیں ہے - کتبہ نمبر ۲ لغاتیہ نمبر ۲۱ وکتبہ نمبر ۲۳ وکتبہ نمبر ۲۶ لغاتیہ ۳۵ کے دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ وہ آپس میں ملتے جلتے ہیں - اور اون میں اون جینی تارک الدنیا اور دنیا دار - مرد اور عورتوں کی وفات کا حال ہے جنہوں نے شریر چھوڑنے کی غرض سے فاقہ کشی کی اور جان دیدی یا یہہ کہو کہ اونہوں نے کار ثواب کرنے کے لیئے فاقہ کشی کرکے خودکشی کی اور بہت سے صورتوں میں وہ وقت بھی درج ہے جب تک اونہوں نے فاقہ کشی کی اس طرح فاقہ کشی کرکے مرجانے کے عہد کو سلیکہن کہتے ہیں -

دیکھو نمبر ۵۴

جب کوئی سخت مصیبت - قحط - بڑہاپا لاعلاج بیماری آگھیرتی ہے - تو آریا ثواب حاصل کرنے کی خاطر شریر تیاگ کر دیتے ہیں - اور اس کو سلیکہن کہتے ہیں - وہ جس کو کامل گیان حاصل ہے - گویا تمام تپشیا کا پھل حاصل ہے - پس جہانتک ہوسکے انسان کو اچھا عہد کرکے موت تلاش کرنی چاہیئے - دوستی - دشمنی - بندہن اور آمد کو ترک کرکے

اپنے دل کو پوتر کرے - دوستوں اور رشتہ داروں کے قصور معاف کردے اور
مہربانی کے الفاظ میں اون سے معافی مانگے - اپنے تمام قول فعل اور خواہشات
میں مضبوط دل اور بے غرض بن جاوے اگر کوئی شخص اس کے عہد کو پورا کرنا چاہئے
اور یہہ سوائے مرنے کے پورا ہو نہیں سکتا اس عہد کے پورا کرنے کا یہہ طریقہ لکھا ہے
کہ اس نے آہستہ آہستہ اپنی خوراک کم کردی - فقط کھیر کھاوے - پھر دودھ
چھوڑ دے اور ایک چلو بھر پانی پر گزارہ کرے - پھر پانی بھی چھوڑ دے اور اپنی طاقت
کے موافق برت کرے - اس طرح پانچ قسم کی بھگتی حاصل کر نیکے لئے اپنے شریر
کو تیاگ دے جیندر فرماتے ہیں کہ خوف کرنے - زندگی کی خواہش کرنے خوف اور
دوستی کی یادداشت اور کام - ان پانچ باتوں سے سلیکھن ٹوٹ جاتا ہے -
تمام کتبے جن کے آخر میں لفظ مدی پدر آتا ہے اون سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے
سلیکھن یا مذہبی خودکشی کے عہد کو پورا کیا - لفظ سلیکھن کی وجہ تسمیہ تبانا مشکل ہے
جو ظاہر میں لفظ ست اور لیکھن سے مشتمل ہے یا سم اور لیکھن سے مشتمل ہے
بعض اشخاص اسکو سم یک لیکھن کہتے ہیں مگر یہہ لفظ لغت میں نہیں ملتا ہے - اور
یہہ لفظ جینیوں کے واسطے مخصوص ہے - اس امر کا ذکر کرنا بھی ضروری معلوم ہوتا
ہے کہ لیکھن کے معنے گھٹانے اور کھرچنے کے ہیں اور اس لفظ کا اطلاق ان معنوں میں
ہوتا ہے کہ جسم کو آلودگی سے پاک کرے جیسے سانپ اپنی کینچلی جھاڑ دیتا ہے یا مکتی حاصل
کرے - لفظ مدی پدر جینیوں کے لئے خاص ہے - شبد منی درپن کے دہاتو پرکرن
میں مدی کا ترجمہ بالو نکا باندھنا ہے اور نروان کے معنی فنا ہو جانا ہے - مدی کے
معنے ہیں مرنا - اور مدی پو کے معنے ہیں مارنیوالا - مدی کا متعدی مدی پو ہے
اور پس اس کے معنے مارنے کے ہوئے - لفظ نروان نروا سے نکلا ہے - اور
مسٹر بیفی صاحب فرماتے ہیں کہ اس کے معنے ہیں جسم کو چھوڑنا - یہہ لفظ وہی ہے
جیسا کہ بودہ ست کا نروان جسکے معنے ہیں - بجھنا یا فنا ہو جانا امر کوشش میں اس کے
یہہ معنی ہیں - اڑ جانا یا بجھ جانا - یہہ لفظ یا تو آگ کے واسطے کام میں آتا ہے یا کسی شی منی

کے واسطے - ان تمام تشبیہات سے میں نے لفظ مدی پور کا ترجمہ مرا ہوا کیا ہے۔
اِس بات کا لکھنا بے ضروری نہو گا کہ شریر چھوڑنے کا یہہ طریقہ صرف جینیوں سے مخصوص
نہ تھا۔ مسٹر لوگی صاحب روم بت پرست سلطنت کے حال میں لکھتے ہیں کہ خودکشی کا
خیال - بیماری کی تکلیفوں کا کم کرنا اور بڑھاپے کی تکلیف سے بچنے کا ذکر صرف فلسفہ
کی کتابوں ہی میں درج نہیں ہے - ہمنے اس کو عملاً دیکھا ہے - یہہ کام مختلف ارادوں
سے کیا جاتا ہے - مگر اکثر اوقات موت بیماری کا آخری علاج سمجھا گیا ہے - اور
ناقابل برداشت تکالیف سے بچنے کے لئے خودکشی ایک جائز ذریعہ خیال کیا گیا ہے
زمانہ حال کی نسبت وہ کہتے ہیں کہ ہمنے ایل بی گن سسن میں ایک رسم دیکھی جس کو
انڈورا کہتے ہیں - اِس سے یہہ مراد ہے کہ خطرناک بیماری کی صورت میں بعض اشخاص
فاقہ کشی سے اور بعض فصد کھلوانے سے موت کو جلدی بلا لیتے ہیں۔
سلیکھن کا عہد پورا کرنے کا ذکر پچھلے کتبوں میں دیا ہوا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ یہہ رسم
۱۸۰۹ع تک جاری رہی جو کتبہ نمبر ۲۷ کی تاریخ ہے - اب یہہ سوال پیدا ہوتا ہے
کہ آیا یہہ رسم اب بھی رائج ہے یا نہیں - اِس امر کا دریافت کرنا آسان نہیں ہے
مگر معلوم ہوتا ہے کہ جینیوں میں شریر چھوڑنے کا یہہ ایک مذہبی طریقہ ہے - صرف
ایسے شخص سلیکھن کرتے ہیں جنکا وقت نزدیک ہوتا ہے اور فاقہ کشی سے جلدی
مرجاتے ہیں - جیسے کہ دیگر فرقوں کے لوگوں کو مرنے کے لئے دریائے گنگا پر لے
جاتے ہیں - اور وہ وہاں اس مقدس زمین پر جاتے ہیں - جو شخص کہ بسبب کمزوری
کے اِس رسم کو پورا نہیں کر سکتے تو یہہ رسم اونکے کان میں سنا دی جاتی ہے - اور
یہی رسم خانگی جانوروں اور مویشیوں کے مرتے وقت کی جاتی ہے مگر میں نہیں کہسکتا
کہ یہہ بات کہانتک سچ ہے -
چندر گپت بستی کا اب کچھ ذکر کیا جاتا ہے - جو نہایت ہی پرانی بستی ہے - اور جس کے
سامنے کے رخ پر چٹانی کتبے پڑھ سکتے ہیں - یہہ کتبہ مندر کے صحن کے عین وسط
میں نہایت ہی اونچے مقام پر واقع ہے - مندر چھوٹا سا ہے - اور باہر کی طرف

سے صرف ۱۹ فیٹ لمبا اور ۱۵ فیٹ چوڑا ہے - اور جنوب رویہ واقع ہے - اُس
میں تین کوٹھریاں واقع ہیں - بیچ کی کوٹھری میں پارسناتھ جی کی مورتی ہے - غرب
رویہ کوٹھری میں پدماوتی ہے اور شرق رویہ کوٹھری میں گُس مونڈنی ہے - سامنے
ایک برآمدہ تقریباً چار فیٹ چوڑا بنا ہوا ہے اور اسکے دونوں انجام پر شیترپال کی
مورتی ہیں - بیرونی دیواریں تقریباً ۸ فیٹ اونچی ہیں - اور اون پر چونہ پھرا
ہوا ہے اور دیوار پر چھت کے قریب چھوٹے شیروں کے سر اور دھڑ کی تصویریں
ہیں - اوپر کی جانب دو چھوٹے لنگورے ڈراونی طرز کے ہیں - پہلوؤں کے کوٹھریوں
کے ہر طرف ایک ایک کنگورہ ہے اور تمام مندر اسی طرز کا بنا ہوا ہے - لیکن بعد میں
ایک آرائشی دروازہ لگا دیا ہے - اور اسمیں ہر طرف پتھر کی دیوار کا پردہ ہے جس
میں جھروکے بنے ہوئے ہیں - اس پردہ کا نصف حصہ پانچ فیٹ ہے دس انچ
لمبا اور پانچ فیٹ ½ ۵ انچ چوڑا ہے - اور اس میں مربع یا مستطیل شکل کے جھروکے
بنے ہوئے ہیں - اور درمیانی فاصلہ پر بھدر باہو سوامی اور مہاراجہ چندر گُپت
کے حالات باریک حروف میں کندہ ہو رہے ہیں - اور ہر ایک طرف ۴۵ و ۴۵ ہیں
یعنی کل ۹۰ ہیں - ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ کام مندر کی تعمیر سے پیچھے کا ہے - اور اس کی
حفاظت کے لئے کیا گیا ہے - ایک طرف کو پردہ کے شرقی نصف حصے کے وسط میں
دسوجا کا نام لکھا ہوا ہے - دسوجا کا نام چھوٹے ہل کناڈ حروف میں ہے - ممکن
ہے کہ دسوجا سنگ تراش کا نام ہوگا - مگر اس کا اس تعمیر سے کچھ تعلق نہیں ہے
اس پر صرف یہی ایک کتبہ ہے - مسٹر لوئیس صاحب کا یہ خیال ہے کہ یہ پردہ جو مندر
کے صحن کے دروازہ پر ہے - کوچی برہم دیو کے ستون کی تعمیر کے بعد کا ہے - یا یہ
لکھو کہ وہ ۹۷۳ء میں بنایا گیا تھا -

دیکھو نمبر (۳۸)

لیکن شرقی حصہ کے بے قاعدہ قطاروں کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ
تینوں پتھر جو شرقی حصہ میں لگے ہوئے ہیں مرمت کرتے وقت لگائے گئے ہیں

کیونکہ موجودہ چوٹی کے پتھر کو نہ ہیں رکھنے سے یہہ قطاریں مغربی نصف حصہ کی قطاروں کے مطابق ہو جاتی ہے - اور دسوجا کا نام اپنی مناسب جگہہ پر نیچے کی طرف آجاوے گا - اِس میں کچھہ کلام نہیں کہ وہ سنگ تراش تھا اور ممکن ہے کہ یہہ وہی دسوجا ہے جس نے کتبہ نمبر ۵۰ کندہ کیا تھا - کتبہ نمبر ۵۰ پر ۱۱۴۶ء کی تاریخ ہے -

مندر کے اندر ایک ستون دار دالان ہے جو کتلے بستی کا دروازہ ہے (کتلے بستی کے معنے ہیں تاریکی کا مندر) اِس کے جنوب کی جانب پارس ناتھ جی کی مورتی ہے - مگر یہہ نہیں معلوم کہ کب اور کسنے اِس کو بنایا - لیکن ایک اونچا عالیشان ستون اسکے سامنے بنا ہوا ہے - اور کتبہ نمبر ۴۵ (۱۱۲۵ء) دروازہ کے اندر ہے - اِن مختلف مکانات کی وجہہ سے اور اِس وجہہ سے کہ مذکورہ بالا کمرہ کے چاروں طرف پتھر کی دیوار بنی ہوئی ہے چندر گپت بستی کا دروازہ بالکل تاریک ہے - اور اِس میں شک ہے کہ کسی فرنگستانی نے پہلے کبھی اِس پردہ کو دیکھا تھا یا نہیں -

سنگ تراشنے کی ماہیت کا اندازہ تشریحات سے ہو سکتا ہے لیکن بہت سے حصے خراب ہو گئے ہیں اور اگر انکی تشریح کی جاوے تو اِس کے واسطے ایک علیحدہ کتاب کی ضرورت ہو - اب ہم کتبہ نمبر ۳۸ کا ذکر کرتے ہیں جو مندر کے صحن کے دروازے پر کوچ برہم دیو ستون کے دامن میں چھوٹی پہاڑی پر کندہ ہے - بدقسمتی سے اِس کتبہ کا بہت سا حصہ گھس گیا ہے اور خراب ہو گیا ہے اور پڑہا نہیں جاتا - لیکن جو کچھہ پڑہا جاتا ہے اِس سے اسکی تاریخ اور مضامین معلوم ہوتے ہیں - خود ستون کی چوٹی پر مشرقی جانب برہما کی ایک چھوٹی سی مورتی ہے - کوچ بابلا نیوالا ستون اِس کو اِس وجہہ سے کہتے ہیں کہ اگلے زمانہ میں اوسکی چوٹی پر ایک روشنی کی جاتی تھی - جب کبھی کہ جینیوں کو کسی مذہبی کاروبار کی غرض سے بلوانا منظور ہوتا ہے -

کتبہ پر تاریخ تو ہوگی مگر اب مٹ گئی ہے - اور دلائل سے یہہ ثابت ہوا ہے کہ وہ ساکھا سمت ۸۹۵ مطابق ۹۷۳ء میں بنایا گیا تھا - تین پہلو سنسکرت میں ہیں - اور چوتھا پہلو ہل کنامڑا زبان میں ہے - کہتے ہیں کہ اِس میں ایک گنگ راجہ کی مہمات اور

تعریفیں بھری پڑی ہیں - انکا نام سیتہ داکیہ کو نگئی ورما دہرم مہاراجہ ادہراج تھا لیکن وہ نولمب کولنتک دیو کے نام سے مشہور تھے - اس بارہ میں وہ راجہ مارا سنگہ سے مشابہہ ہے اور دیگر جوانوں سے اور اس نام کے بار بار آنے سے یہہ مشابہت ٹھیک ہوجاتی ہے - اس زمانہ کے کئی کتبے ہیں - ان میں سے ایک کتبہ کبریا میں ہے اور اس پر ساکھا سمت ۸۹ کی تاریخ ہے - اس میں لکھا ہوا ہے - کہ یہہ اس کی سلطنت کا پانچواں سال تھا - ایک کتبہ میلگی میں ہے - اور اوس پر ساکھا سمت ۸۹۶ کی تاریخ ہے - اس میں مرقوم ہے کہ وہ ۸۹۶ء سنہ میں فوت ہوگیا - بس اس نے ساکھا سمت ۸۸۵ سے سمت ۸۹۶ تک اپنے ۹۶۳ سنہ سے ۹۷۴ سنہ تک حکومت کی - اور چونکہ موجودہ کتبے کے آخر میں یہہ بھی لکھا ہوا ہے کہ یہہ اس کے مرنے کے ایک سال بعد کندہ ہوا تھا تو اس سے نتیجہ نکلتا ہے کہ اس نے ساکھا سمت ۹۸۵ (۹۷۳ء سنہ) میں وفات پائی جیسا کہ اوپر بیان ہوا ہے -

کتبہ کی تحریر سے ہم کو یہہ بھی معلوم ہوا ہے کہ یہہ راجہ اس وقت سے جبکہ کرشن راجہ نے شمالی ہند میں فتح پائی - یا جبکہ کرشن راجہ پر غنیم چڑھ کر آیا تھا - گرجرا کا بڑا راجہ مشہور ہوگیا تھا - یہہ کرشن راجہ رت یار شٹرکٹ راجہ ہوگا - جو بروم ادرا کال واسا کھلاتا تھا - اس کے زمانہ کے کتبے موجود ہیں اور ان پر ساکھا سمت ۸۶۷ اور سمت (یعنی ۹۴۵ سنہ و ۹۵۶ سنہ) کی تاریخ ہے - لکہتس میشور کے کتبے میں اس ہیم کا حوالہ ہے - اس میں لکھا ہوا ہے کہ جب گرجروں کا سوامی فتح پاکر آگے جا رہے تھے - انکو قاصدوں سے خبر ملی کہ دیوگنگ راجہ چولاؤں کے ہم (راجہ) کے حکم سے تم سے لڑنے کو آرہا ہے اس غرور کو چھوڑ دے کہ میرے پاس ہاتھی اور گھوڑے مسلح موجود ہیں - دشمن کی فوج کے ساتھ مقابلہ نہیں ہوسکتا - گنگا پار جانے کی تیاری کرو اور اس نے ایسا ہی کیا - جولانتکا راجہ کرشن راجہ ہوگا - اور اس فقرہ کے معنی یہہ ہیں کہ جب گرجرا راجہ نے مارا سنگہ کو اپنا ملک حوالہ کر دیا تو مارا نے اس کا نام اور لقب اختیار کر لیا - سیتہ واکیہ نے ایک زبردست دشمن مسمی دلاپر اور وندھیا بن کے کراٹوں پر کئی دفعہ

فتح پائی - مانیہ کہیت کے مہاراجہ کی فوج کے ذکر میں اس کا ذکر یہہ کیا گیا ہے چونکہ اس کتبہ کا کچہہ حصہ مٹ گیا ہے - اسلئے وہ صاف طور پر پڑھا نہیں جاتا - ڈاکٹر لولر صاحب فرماتے ہیں کہ یہہ شہر مانیہ کھیت قلمرو نظام کا شہر مل کہنڈ ہے مل کہیڈرت خاندان کا دارالخلافہ تھا - اندر راجہ مانیہ کہیت میں رہتا تھا - اندر راجہ کے تخت پر بیٹھنے سے ستیہ واکیہ بہت خوش ہوا - وہ نیتہ ورش کا ذکر کرتا ہے اور اوسکو کرشن راجہ کے بڑے بھائی گوتگبہ کے مانند بتلایا ہے -

ایک کتبہ پر سالہا سمت ۸۹۳ (یعنی ۹۷۱ء) کی تاریخ ہے - اس میں لکھا ہوا ہے کہ مارا سنگہ ۹۶۰۰۰ گنگا ودی - ۳۰۰ پہری گری - اور ۳۰۰ بیلولا پر نیتہ ورش کے زمانہ میں حکومت کرتا تھا -

موجودہ کتبے میں آگے بڑھ کر یہہ بھی لکھا ہوا ہے کہ مارا سنگہ نے تمام نولمب راجاوں کی لڑنے والی طاقت کو غارت کر دیا تھا - اس راج کنور کا نام مٹ گیا ہے مگر وہ ماترہ بنس میں سے تھا - اور یہہ بھی کہتے ہیں کہ بنورسی ملک کا راجہ جو کدمب راجہ تھا ڈر کے مارے اس کی تعظیم کرتا تہا - اس نے ادچانگی کے پہاڑی قلعہ کو خاک سیاہ کر دیا - یہہ قلعہ ادچانگی میسور کی سرحد پر ضلع بلاری کے جنوب مغرب میں واقع ہے - اور ۳۲۰۰۰ نولمبوادی صوبوں کا دارالخلافہ تھا - اس قسم کے دیگر کتبوں سے معلوم ہوگا - کہ اکثر راجہ اس قلعہ پر حملہ کرنیکا فخر کرتے ہیں - اسنے سبارا منتری نرگ کو فتح کیا اور اس کو قتل کیا - اور اس کی بہادری کے سبب چیرا - چولا پانڈیہ اور پلّو اس کی تعظیم کرتے تھے اس کتبہ کے دوسرے اور تیسرے پہلو مٹ گئے ہیں - مگر گنگ چوڑامنی گنتیا گنگ - اور سری مارا سنگہ کے نام بار بار آتے ہیں اور آخر میں یہہ بھی لکھا ہوا ہے کہ یہہ گنگ کنو بہا کو کیہ کنور راجدت کے واسطے ایسا ہی تہا جیسے کہ شیر ببر کے واسطے جنگلی آگ ہوتی ہے - اوس کا حال اور کچہہ معلوم نہیں - نرگ کو سبارا منتری لکھا ہے اور اوس کو گنگ کنور نے قتل کیا تھا - اس کو یہاں اسسر لکھا ہے - گنگ کنور نے پرتھوی کو نرگ سے ایسا پاک کیا جیسے کہ پہلے زمانہ میں

پرتھوی کو دیت - مدہو - کیٹب - مور وغیرہ سے پاک صاف کیا تھا -
کتبہ کا چوتھا پہلو تمام و کمال ہل کناڑا میں ہے - اور اس میں چند مندرجہ بالا
مہموں کا ذکر ہے - اور اس میں ان مقامات کی فہرست ہے جہان اوسنے کارنامے
نمایاں ظاہر کئے - اوس میں بہت سے القاب درج ہیں - جو مقامات اس نے
فتح کئے تھے اور جہاں اس نے نام کمایا تھا وہ وندھیابن میں واقع ہیں -
مثلاً مانیہ کہیت - گنور - اوچانگی - بنواسی کا سک - پارسی قلعہ وغیرہ وغیرہ
یہہ بھی کہتے ہیں کہ اوس نے کئی جگہ بسا دی اور ہان ستمبہ بہی تعمیر کرائے تھے -
کہتے ہیں وہ بیل گول میں ثواب کے کاموں میں مدد دیتا رہا - اور ایک سال
اور حکومت کی - اور بانکی پور میں اجیت سین سوامی بھٹارک کے چرنوں
میں جینی رسم کے موافق جان دیدی - ایک ہجو آمیز شعر بہی لکھا ہوا ہے - جس
کے یہہ معنی ہیں کہ اے چولا - اے پانڈیہ - تم اپنے خوف دور کرو کیونکہ وہ
گنگ راجہ جو تم کو فتح کرنے والا تھا - اب دیولوگ کو چلا گیا ہے - اب ہم کتبہ
نمبر ۶۱ اور ۶۲ کو لیتے ہیں ان دونوں کتبوں میں شہیدوں کی بہادری کا
حال ہے - ان پر کوئی تاریخ نہیں ہے - لیکن وہ اسی تاریخ کے ہیں جسکے مندرجہ
بالا کتبے وہ نیا بستی - یا بہو بلی - یا گو منشور بستی کے متقابل ہیں - اسوجہ سے
اور دیگر وجوہات سے چندر گپت بستی کے سوائے پہاڑی پر نہایت ہی پرانی
بستی ہے اور مندر کے صحن کے شمال شرقی دروازہ کے نزدیک واقع ہے
اور شمال رویہ بنا ہوا ہے اس کا نام ٹرینا بستی یا کار کا مندر ہے - اس میں
ایک برج ہے اور وہ سنگھاسن کے مانند ہے -
کتبہ نمبر ۶۰ کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کتبہ نمبر ۶۱ اس سے بہی پرانا ہے
نمبر ۶۰ کے کتبہ کا ہم پہلے ذکر کرتے ہیں تاکہ نمبر ۶۱ کی تشریح ہو جاوے - اس
میں لکھا ہوا ہے کہ گنگ راجہ کی لڑائی میں ایک سردار بایگ نامی مارا گیا - رکشن منی
یا کنور رکشن گنگا بجر کے خاندان سے تھا - کورگ میں ایک کتبہ ہے جسپر سالکھا سمت ۸۹۹

یعنی ۹۷۷ئہ کی تاریخ ہے - اس میں رکش کا حال ہے - اور اوس کا لقب آتنگ بیٹ تھا اور وہ بید دور یعنی لچھمن تیرتھہ کے کنارہ پر اپنے بھائی رچ مل کے ماتحت حکومت کرتا تھا - اس کتبہ میں جس رکش کا ذکر ہے وہ چھوٹا بھائی تھا - اور بایگ کے ماتحت تھا - بایگ اوس کا ولی سرپرست تھا - کیونکہ لڑائی میں جانے کے وقت بانگ دعا مانگتا ہے کہ خیریت سے واپس آوے - مذکورہ بالا وجوہات کے سبب اگر ہم اس کو ۹۷۵ء کا بتلاویں تو کچھہ غلط نہیں ہے - بایگ خاندان کا کا کی اولاد سو تھا - بایگ رت یا راشٹرکٹ راجاؤں میں سے سب سے پچھلا راجہ تھا - اور اسکو کرک یا ککل وغیرہ بھی لکھا ہے - اور نیز اس کو اموگھہ ورش بھی کہتے ہیں - اسکی سلطنت ۹۷۳ء میں ختم ہوگئی - اسی سال تیلا نے اس خاندان کو مغلوب کیا اور مغربی چالوکیہ حکومت کو پھر عروج پر پہنچایا -

پچھلے مصرعہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ

کتبہ نمبر (۶۱) کو بایگ نے تعمیر کرایا تھا - اور لیں وہ نمبر (۶۰) سے پرانا ہے یہہ کتبہ اوس نے گنتی کی یادگار میں بنایا تھا - گنتی اس کی بیوی کی بہن تھی - انکے والدین مادور اور دئی لاما ساکن پولالو تھے - اور جیسا انکا بھائی تھا گنتی کی شادی لوک ددیا دہر سے ہوئی تھی - اور انکے ہاں ایک بیٹا اودے ددیادہر ہوا چوٹی کے پاس ایک کتبہ ہے جو پڑہا نہیں جاتا - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ محبت کے مارے اپنے خاوند کے ساتھ لڑائی میں گئی - اور لڑتے ہوئے اسکے پہلو میں گرکر مرگئی چوٹی کے پاس تصویریں کندہ ہیں اون میں گنتی کی بھی تصویر ہے اس کو بطور ایک بہادر کے دکھایا ہے - اور گھوڑے پر سوار ہے - اور بظاہر ایک ہتیار سے اسپر نشانہ مارتا ہے - جو اس کی کمر میں لگا ہوا ہے - اس کا خاوند لوک ددویادہر نام کا گنگ سردار تھا - جس نے مذکورہ بالا فتوحات حاصل کرنے میں تیلا کو مدد دی تھی -

پہر ہم کتبہ نمبر ۷۰ کو لیتے ہیں - جو اپنے مضمون اور مسودہ کے طرز کے سبب ایک

بڑا دلچسپ کتبہ ہے - یہہ تمام کتبہ ہیل گناڈا نظم میں ہے صرف دو ابتدائی سطریں زبان سنسکرت میں ہیں - کنایات - استعارات اور قافیہ بندی کی وجہ سے کئی حصے بہت مشکل ہیں - اور بنگلور میسور وغیرہ کے کینڈ زبان کے فاضلوں نے اوسکی بخوبی تشریح کی ہے - مگر بیفائدہ - کتبے ہیں استعارہ بھرے پڑے ہیں - لیکن اُسکا بڑا مدعا بالکل عیاں ہے - اس میں لکھا ہوا ہے کہ اندر راجہ نے ساکھا سمت ۹۰۴ سال چتر بہانو ۹۸۲ء میں وفات پائی - وہ ایک اونچے ستون کے چاروں پہلوؤں پر کندہ ہے - اور اوسی تر نیابستی کے آگے ایک منڈپ میں بنا ہوا ہے - پہلے بیت کا اثر دل میں بہت ہوا تھا اور اوس سے کل کتبہ کا بھید کھل جاتا ہے - تشبیہ موزوں اور سادہ ہے اس کے دیکھتے ہی ہر ایک شخص کو ہندوستانی نظم کے بجائے فرنگستانی نظم کا خیال آتا ہے - بڑہئی (دکھاتی) سوت یا جم راج انسانی درختوں میں سے سب سے لمبے اور سب سے مضبوط درخت کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر کاٹتا ہے - جو کہ بہت کے تفکرات میں پڑے ہوئے ہیں - جس کے یہہ معنی ہیں کہ وہ شخص جسکی یہہ یادگار ہے - عالم شباب میں پیش از وقت مر گیا -

دوسرے شعر سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کو رت کندپ کہتے تھے - وہ راجہ کرشن کا پوتا تھا - گنگ گنگے کا نواسہ اور راجہ چوڑامنی کا داماد تھا - اور اشلوکوں سے معلوم ہوا ہے علاوہ دیگر القاب کے اوس کو راج مرتنڈا - چلاؤ انکار اور کھتری نارائن بھی کہتے ہیں -

کرشن راجہ اوس کا دادا بیشک رٹ راجہ تھا - اس کا بیان نمبر ۳۸ میں آچکا ہے اور غالباً یہہ مانیہ کھیت کے رت راجہ یا راشٹرکٹ خاندان کے آخری راجہ کی یادگار ہے - جہانتک کہ اس زمانہ کی تاریخ ہم کو معلوم ہے کہ راجہ کرشن کے بعد اوس کا بیٹا گگ یا اموگھہ ورشن تخت پر بیٹھا - اموگھہ ورشن راجہ کو چالوکیہ راجہ تیلانے شکست دیکر مار ڈالا تھا - اور اس پر رٹ خاندان کا خاتمہ ہو گیا - اور مغربی چالوکیہ خاندان کو عروج ہوا - علاوہ اسکے گگ کی بیٹی جکالا دیوی سے تیلا نے شادیکی

اھ۔ اس طرح دونوں خاندان ایک ہو گئے۔ مگر اس کتبہ سے یہہ بہی معلوم ہوتا ہے کہ رت خاندان کی آخری عورت نہ تہی۔ اب ہم کو یہہ خیال کرنا پڑے گا کہ گنگ گنگے اس کا نانا کون تھا۔ اب ہم کو میسور کے گنگ خاندان اور کلنکا کے گنگے بنس میں تمیز کرنا چاہیے کہ وہ کون سے خاندان سے تھا۔ گنگ گنگے کا لقب اٹکر کے کتبے میں دے رکھا ہے جو سینہ دالیہ کو نگنی ورما کے واسطے لکہا گیا تھا۔ وہ ساکھا سمت ۸۷۲ یا ۹۵۰ء میں حکمراں تھا۔

اور کرشن راجہ جسکو کنار دیو کہتے تھے اور جو رٹ خاندان کے اموگہہ ورش کا بیٹا تھا۔ اسکے ساتھ رابطہ اتحاد رکھتا تہا۔ اس کتبہ کی چوٹی پر یہہ بہی کندہ کیا ہوا ہے کہ یہہ گنگ راجہ رچ مل تھا۔ جو کہ ایری اپپا کا بیٹا تھا۔ اس نے اپنے دشمن مسمی بویگ کو شکست دی۔ جس نے پھر راجہ دِت چولا کنور سے جسکا ذکر کتبے کے پہلے حصہ میں آچکا ہے۔ کنارا دیو پر حملہ کرنے میں مدد مانگی۔ اسطرح اس کی دغابازی منکشف ہو گئی۔ اس نے شکست کھائی اور مارا گیا۔ اور وہ صوبجات جو اس کے زیر قلم تھے۔ علاقہ گنگ میں شامل ہو گئے۔ اگر ہم اس دوستی کا خیال کریں جو رچ مل اور کرشن راجہ کے درمیان تھی۔ اور نیز اس دوستی کا خیال کریں جو رچ مل کے جانشین مارا سنگہ اور اس کرشن راجہ کے درمیان تھی جسکا ذکر نمبر ۸ ۳ میں ہے تو اس میں ذرا بہی شک نہیں کہ گنگ راجہ رچ مل۔ (جس نے ۹۱۲ء سے ۹۶۳ء تک حکومت کی) کی بیٹی کی شادی رت خاندان کے کرشن راجہ کے بیٹے سے ہوئی تہی کرشن راجہ نے ۹۴۵ء سے ۹۵۶ء تک حکومت کی انکا بیٹا اندر راجہ ہوا جو رت خاندان کا آخری راجہ تھا۔

کلنگ خاندان کے گنگ یا گنگے راجاؤں کی کوئی معتبر تاریخ ہمارے پاس موجود نہیں ہے۔ ان کے فرمانوں پر جو تاریخ دی ہوئی ہے وہ پڑہی نہیں جاتی ڈاکٹر بلر صاحب نے ۹۸۵ء کی تاریخ دی ہے۔ لیکن یہہ معلوم نہیں کہ کس بنا پر۔ اس خاندان کی ایک راج کنیا کرشن راجہ کے بیٹے سے بیاہی گئی تھی۔ اسین

کسیقدر شک ہے مگر دیگر باتیں درست ہیں۔
اس امر کا فیصلہ کرنا مشکل ہے کہ راجہ چوڑامنی کون تھا۔ جس کی بیٹی اندر راجہ کی رانی تھی۔ ممکن ہے کہ اس کنور کا وہی نام ہو جس کا ذکر اگلے کتبہ میں آگیا ہے۔ مگر اس کا لقب ایسا عام اور فرضی تھا کہ اس کا ٹھیک ٹھیک پتہ نہیں لگ سکتا۔
کتبہ نمبر ۵۸ ویسا ہی ہے جیسا کہ مذکورہ بالا کتبہ۔ اور اوسی زمانہ کا ہے۔ اس پر سال چیتر بہانو کی تاریخ لگی ہوئی ہے۔ وہ ستون جسکے چاروں پہلوؤں پر کتبہ کندہ تھا کسی زمانہ میں گر کر ٹوٹ گیا۔ اور جو کچھہ باقی رہا ہے اوس کو اولٹ کر اوس زینہ کے پہلو میں لگا دیا ہے۔ جہاں سے ٹر بیٹا بستی کو راستہ جاتا ہے۔ وہ ہیل کناڑا حروف میں ہے اور یہہ بلا کی موت کی یادگار ہے۔ جس کا لقب راجہ چوڑامنی کے لقب کے علاوہ ماون گندھہتی بھی تھا۔ یعنی اپنے خسر کا مست ہاتھی۔ اس بات کا خیال کرنا مشکل ہے کہ وہ یا اوس کا خسر کون تھا۔
اب ہم کتبہ نمبر ۷۵ اور نمبر ۷۶ کا بیان کرتے ہیں اور ہم اون کی سادگی کی اصلی شان و شوکت کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ وہ سرگرمی اور ہنر کا بڑا بھاری کام ہے۔ اور اس بہادر سنگ تراش نے اپنا نام تک درج نہیں کیا وہ اس چٹان پر کھدا ہوا ہے جسکو چیونٹیوں کی پہاڑی کہتے ہیں۔ جو گومٹیشور کی قوی ہیکل مورتی کے نیچے کے حصے کو سہارا دئے ہوئے ہے۔ اور اسکے دائیں بائیں بازؤں کے عین نیچے ہے۔ ایک طرف اوپر کی سطر ناگری حروف میں ہے۔ اور دوسری طرف اوپر کی دو سطروں میں سے پہلی سطر پورد ہیل کناڑا حروف میں ہے اور دوسری گرنتھہ اور تامل حروف میں ہے۔ ان تینوں سطروں کا مضمون ایک ہی ہے۔ اور وہ یہہ ہے کہ چاونڈ یا چمنڈا رائے نے اس مورتی کو بنایا۔ وہ بلا شک اس زمانہ کی ہے جب کہ وہ کتبہ کندہ کیا گیا۔
ہر ایک پہلو پر سب سے پچھلی دو سطروں میں سے ایک ناگری حروف میں ہے اور دوسری سطر ہیل کناڑا حروف میں۔ ان کا مضمون ایک ہی ہے دونوں زبانوں

میں یہہ لکھا ہوا ہے کہ گنگ راجہ نے یہہ حجرہ یا احاطہ مورتی کے چاروں طرف بنوایا تھا - یہہ بھی اسی زمانہ کے ہیں جب یہہ تعمیر ختم ہوئی - پرانی سطروں کی تاریخ چمنڈا رائے کی تاریخ ہے - بموجب کتبہ نمبر ۸۵ و ۱۳۷ کے اور بموجب روایت کے وہ گنگ راجہ رچ مل کا منتری تھا - ہمکو یہی معلوم ہوگا - کہ نمبر ۳۸ کا مارا سنگہ اوسکے بعد تخت پر بیٹھا - پس وہ ساکھا سمت ۸۹۶ یا سنہ ۹۷۴ء میں تخت پر بیٹھا تھا - اور جو کتبے ابھی چھاپنے باقی رہے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ اوس کی حکومت ساکھا سمت ۹۰۶ یعنی سنہ ۹۸۴ء میں ختم ہوگئی - انہی دنوں میں یہہ بڑی مورتی بنائی گئی تھی - لیکن ہم ٹھیک ٹھیک تاریخ معلوم کر سکتے ہیں - چمنڈا رائے نے ایک کتاب بنائی تھی جس کو چمنڈا رائے پران کہتے ہیں - اور اس میں ۲۴ تیرتھنکروں کی مجمل تاریخ ہے - آخر میں اس کتاب کی تاریخ ساکھا سمت ۹۰۰ یا سنہ ۹۷۸ء دی ہوئی ہے - چمنڈا رائے کی مہمات کے حال میں گومتیشور کی مورتی کا کوئی ذکر نہیں ہے - لیکن اگر یہہ کہا جاوے کہ وہ موجود تھی تو اس بات کا یقین نہیں آتا کہ اتنی بڑی مورتی کسی نے دیکھی نہ ہو - اس سے صاف ظاہر ہے کہ یہہ کتبہ سنہ ۹۷۸ء کے بعد تعمیر ہوا - لیکن چونکہ روایت کی بموجب رچ مل کے عہد میں وہ کتبہ تعمیر ہوا - اور رچ مل کے عہد کا خاتمہ سنہ ۹۸۴ء میں ہوا - پس کسی معتبر خبر کے نہ ملنے کی وجہ سے اس مورتی کی تاریخ اور چمنڈا رائے کے ان کتبوں کی تاریخ ساکھا سمت ۹۰۵ یعنی سنہ ۹۸۳ء میں مقرر کرتے ہیں -

اگر ایسی مشہور مورتی نہایت قدیم زمانہ کی نہ بتلائی جاوے - تو یہہ ایک تعجب انگیز بات ہوگی مسٹر ولس صاحب فرماتے ہیں کہ ہیل گول کی چٹان پر ایک کتبہ ہے - اس میں لکھا ہوا ہے کہ چمنڈا رائے نے ایک قطعہ زمین کو گومتیشور کے مندر کے نام کلجگ کے سنہ ۶۰۰ میں بخش کر دیا - اس کلجگ سے جینیوں کا کلجگ مراد ہے اور وہ وردھمان سوامی کی وفات کے تین سال بعد شروع ہوا - اسلیئے اگر یہہ کتبہ موجود ہے تو ۵۰ یا ۶۰ برس قبل از مسیح لکھا گیا ہوگا - ایسا کتبہ کوئی نہیں ملتا - اگرچہ اس جگہہ کی پوجاری یقین دلاتے ہیں کہ وہ اون کتبوں میں تھا - جو مورتی کے سامنے کے ستونوں پر کندہ ہیں - مگر اس

تاریخ کی روایت ذیل کے مصرعہ سے واضح ہے۔جس کو اکثر جینی جانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہہ مصرعہ ہمیشہ ان احکامات کی پیشانی پر لکھا جاتا تھا۔جن کو اوس جگہہ کے جینی گرو جاری کیا کرتے تھے۔

کتبہ نمبر ۷ کے اشلوک ہیں جو سورتی کے پہاڑی پتھر کے پائے کے کنارے پر کندہ ہیں۔اور وہ اشلوک اس کی تعمیر کے زمانہ کے ہیں یا ۹۸۳ء کے ہیں۔کیونکہ قدرتی طور پر یہہ خیال ہوتا ہے۔کہ وہ اس تعمیر کے تکمیل ہونے پر کندہ کئے گئے تھے۔جب ہم کتبہ نمبر ۹ و ۳۴ کا ذکر کریں گے۔تو اوس وقت چمنڈارائے کا بھی ذکر کریں گے وہ گنگ راجہ جنہے حجرے بنوائے تھے۔اوس کا حال کتبوں میں ملتا ہے کتبہ نمبر ۱۴۰ اور ۱۳۷ کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ہوسل راجہ وشنو وردہن کا منتری تھا اور ہلی پلا کے ایک کتبے میں ہم کو یہہ پتہ لگتا ہے کہ اسنے ساکھا سمت ۱۰۵۵ یعنی ۱۱۳۳ء میں وفات پائی۔ہم ٹھیک ٹھیک اور درستی کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ یہہ دو سطریں جن میں اس کا بیان ہے سنہ ۱۱۱۶ء سے متعلق ہیں۔کیونکہ کتبہ نمبر ۷۴ پر ۱۱۱۵ء کی تاریخ ہے اور اس میں ان تمام مکانات کا بیان ہے جو اوس نے تعمیر کرائے تھے مگر ستیہ کیم کا کہیں ذکر تک نہیں۔اور اس کا ذکر ضرور ہوتا اگر وہ موجود ہوتا۔حالانکہ کتبہ نمبر ۵۹ میں صاف طور پر اس کا ذکر ہے۔کتبہ نمبر ۵۹ پر ۱۱۱۷ء کی تاریخ لگی ہوئی ہے۔

کتبہ نمبر ۵۷ کی دو سطریں ناگری حروف میں لکھی ہوئی ہیں۔اور اس کی بابت یہہ کہنا ضرور ہے کہ یا تو وہ جینیوں کی پوتر بھاشا اردھہ مگدھی میں یا جین مہاراشٹری میں ہونی چاہیے تہیں۔جیکب ان کی نسبت مندرجہ ذیل بیان کرتا ہے۔وہ زبان جو مہابیر سوامی اور اون کے چیلے بولا کرتے تھے۔وہ بیشک مگدہ کی ورنیکلر بھاشا تھی کیونکہ مہابیر سوامی سنسکرت زبان کا استعمال نہیں کرتے تھے۔لیکن جین پراکرت اشوک کے کتبوں کی بھاشا سے یا پراکرت قواعد والوں کی مگدہ بھاشا سے بہت کم ملتی ہے۔پھر بھی جینی اس کو مگدہ بھاشا کہتے ہیں۔ہیم چندر کی نصف رباعی میں صاف لکھا ہوا ہے کہ پرانے سوتر بالکل اردھہ مگدہی بھاشا میں ہیں۔

ہیم چندر یہہ بھی کہتا ہے کہ اگرچہ قدیم سے روایت تو یہی چلی آئی ہے مگر جین پراکرت اس
قسم کی نہیں ہے جیسے کہ مگدھ بھاشا - یہہ خیال رکھنا چاہیئے کہ دو قسم کی زبانیں ارشکے
پراکرت میں دیکھی جاتی ہیں - نہایت ہی پرانی نثر کی کتابیں اسی زبان میں ہیں جو شرح
لکھنے والوں اور شاعروں کی زبان سے بہت مختلف ہے - پچھلی کتابیں بالکل ان قاعدوں
کے مطابق ہیں جو ہیم چندر سوامی نے مہاراشٹری کی پراکرت گرامر کے حصہ اول میں
دئے ہیں - لیکن ہیم چندر کی مہاراشٹری بھاشا ہالا - ستو بندھ اور ناٹکوں کی
مہاراشٹری بھاشا سے مطابق نہیں ہے - پس وہ جینیوں کی مہاراشٹری ہے پرانے
سوتر جینی پراکرت میں ہیں - اور یقین پڑتا ہے کہ جین مہاراشٹری سوراشٹر کی زبان
سے بہت ملتی ہے کیونکہ روایت کے بموجب جینیوں کی مقدس کتابیں دلبھی زبان
میں تھیں اسلئے اس کو جین مہاراشٹری کہنا بجا ہے - لیکن اس میں پراکرت کی عام
باتیں ہیں - جس کو عام طور پر مہاراشٹری کہتے ہیں - اور چونکہ ہیم چندر بھی اسکو مہاراشٹری
کہتا ہے - میں نیا نام رکھنا نہیں چاہتا - بہت مجموعی جین پراکرت ویسی ہی زبان ہے
جیسی کہ جین مہاراشٹری - جس سے وہ صرف اس بات میں مختلف ہے کہ اس میں پرانی
شکلیں موجود ہیں - اگر ہم اس کو پرانی یا قدیم مہاراشٹری سمجھیں تو بجا ہے - ہیم چندر
اس کو ارشم یعنی رشیوں کی بھاشا کہتا ہے - اور جین مہاراشٹری کے برابر خیال کرتا
ہے - مگدھ بھاشا جو اس نے جین پراکرت میں دریافت کی یہہ ہے کہ واحد فاعل کے آخر
میں صرف اِمی ہوتا ہے - جو صرف اے سے بنایا گیا ہے - اسلئے میں جین پراکرت
کو مہاراشٹری قرار دینے میں تامل نہیں کرتا جیسے کہ لین صاحب اپنے قواعد لنگوی
پراکرتی صفحہ ۴۲ میں قرار دے چکے ہیں - جہاں کہیں کہ جین پراکرت مہاراشٹری سے
مختلف ہے مثال عموماً پرانی صورتیں رکھی گئی ہیں - آگے بڑھنے سے پہلے یہہ تحقیقات
کرنی ضروری ہے کہ گومٹ سوامی کون تھے اور اوس کی یہہ مشہور ہے تا کیونکر بنی اور
مورتی کی ایسی شرح تفصیل یہاں کیونکر لکھی گئی - بعض لوگوں کی یہہ رائے ہے کہ لفظ
گومٹ دو لفظوں سے مرکب ہے - گو بمعنی زمین اور اٹ بمعنی ٹھہرنا یا ست بمعنی جانا

اور بعض لوگوں کی یہہ رائے ہے کہ اس کا ماخذ ہے گو بمعنی کلام اور مسٹ بمعنی خوش کرنا یعنی وہ شخص جو اپنے کلام سے دوسروں کو خوش کرے - یہہ واضح رہے کہ اس نام کی وجہ تسمیہ بیان کرنے کے لئے یہہ معنی کھینچ تان کر لگائے گئے ہیں گومسٹ کو نمبھو بھی کہتے ہیں جینی لوگ جو تر تہنکروں کی پوجا کرتے تھے - وہ گومسٹ کی پوجا کی وجہہ نہیں تبلا سکتے کیونکہ گومسٹ سوامی تر تہنکر نہ تھے - گومت کی پوجا اِس وجہ سے کرتے ہیں کہ وہ پہلے تر تہنکر کا بیٹا تھا - جہانتک ہم کو علم ہے یہہ نام ہندوں کی علمی کتابوں میں نہیں ہے - صرف اس جینی مورتی کے واسطے اور ایسی ایسی اور دو مورتیوں کے واسطے جو دکن میں ہیں یہہ نام کام میں آیا ہے - لیکن وہ پر تمازمانہ حال کی ہیں - اور چھوٹے قد کی ہیں - اِن مورتیوں کا بیان آگے کیا جاویگا -

گومتی کا نام فیہہن کے سفرنامہ میں سنہ [illegible]ء میں ختن واقع ترکستان کے بیان میں ملتا ہے - اس میں لکھا ہے کہ اس ملک کے حاکم نے فیہہن اور اوسکے ہمراہیوں کو ایک سنگھرام میں تعینات کیا - جس کا نام گومتی تھا - اور ایک دوسرا نام گومتی کا فارس کی قدیم تواریخ میں ملتا ہے - بے ہستان میں دارا گشتاشپ کے کتبہ سے یہہ معلوم ہوگا کہ گوتمس جس کو فارسی میں گومسٹ کہتے ہیں - سبوڈ و بارڈ و یا سیوڈ و سمرڈوس کا نام تھا یعنی وہ میجین جس نے اپنے بھائی کا نام کرکے کیمبی سس کے تخت پر زبردستی قبضہ کرلیا - آخرکار یہہ دہوکا معلوم ہوگیا - دارا نے گومسٹ قتل کر ڈالا - اِس کے بعد میجی کا قتل عام ہوا - اور بعد ازاں وہ دن ہمیشہ کے لیے میجو فونیا یا میجیوں کے قتل کے نام سے بطور تیوہار منانا گیا - میں صرف یہہ ظاہر کرتا ہوں کہ یہہ لفظ لفظ گومٹ سے ملتا ہے - اور جین مت میں تر تہنکر پارسناتہہ سوامی کی ایران کے متعلق بہت سی روائتیں ہیں -

کتبہ نمبر ۸۵ اور نمبر ۱۰۵ کے بموجب گومسٹ کو باہ بلی یا بہوجا بلی بھی کہتے ہیں - وہ رشبھ دیو کا بیٹا تھا - اور بھرت کا چھوٹا بھائی تھا - اِن دونوں میں سلطنت کی بابت تنازعہ ہوا - جس کا نتیجہ یہہ ہوا کہ باہ بلی نے دعویٰ چھوڑ دیا - اور تپشیا کرنے

کے لیئے دنیا سے کنارہ کش ہوا - اِس طرح وہ کیولی بن گیا اور کرموں کو جیت نے سے ایسی عظمت حاصل کی کہ بہرت نے پودناپور میں اس کی ایک پرتما ۵۲۵ کمان اونچی بنوائی - جو گوکو ٹیشور کے نام سے مشہور ہوئی رفتہ رفتہ یہہ مورتی سوائے اونکے پیلوں کے کیکو دکھائی نہ دیتی تہی -

چمند راے اس کا حال سنکر اوس کے دیکھنے کی خواہش سے روانہ ہوا - مگر یہہ معلوم کر کے کہ یہہ سفر میری طاقت سے باہر ہے خود ایسی مورتی بنوانے کا ارادہ کیا - اور کوشش کر کے گومٹ کی پرتما بنوا کر کھڑی کر دی - بہوجابلی چرتر میں یہہ بیان اس طرح پر ہے اور اوس کی تفصیل میں بھی اختلاف ہے - اس میں لکھا ہے کہ بہوجابلی اور بہرت دونوں رشب دیو کے بیٹے تھے - اوتنر میں ایک شہر ہے جس کا نام پودناپور تھا - آدی برہم کے بیٹے راج رشی بہرتیشور نے بہوجابلی کی ایک مورتی قد آدم ۵۲۵ کمان اونچی بنائی - اور وہ پرتما ایسی اچھی تھی کہ ہنتی ہوئی اور بولتی ہوئی معلوم ہوتی تھی - اس بہوجابلی کا نام گومٹ ہو گیا - ایک سوداگر نے جو راجہ مل کے دربار میں آتا تھا - اس مورتی کا اس طرح حال بیان کیا کہ چمندا راے اور اوسکی منتری نے جائے اور اوسکے دیکھنے کا ارادہ کیا وہ اپنی ماں کالی کمب اور اپنے گرو ستمیہ نندی کے ساتھ روانہ ہوئے - اور عہد کر لیا کہ جب تک میں اس اعجوبہ کو نہ دیکھہ لونگا - دودھ تک نہیں پیونگا - سفر میں اون کو وہ دقتیں پیش آئیں جنکا وہم و گمان ہی نہ تھا - اور وہ ایک رات ایک چہوٹی پہاڑی کے قریب ایک جین مندر میں آرام کر رہے تھے - کہ ہر ایک کو دہی خواب دکھائی دیا - اونہوں نے خواب میں ایک مُنی دیکھا اور منی نے یہہ کہا کہ بہوجابلی کی ایک مورتی جو راون نے استہاپن کی تہی اسی پہاڑی پر دس پالمائر درخت یا ۲۰ کمان اونچی ہے چنانچہ اون کو یہہ مورتی مل گئی - اور کلجگ کے ۶۰۰ برس سال وبہوا چیت سدی ۵ بروز اتوار مرگسر نچھتر - سوبہاگا جوگ - اور کنیا لگن میں چمنڈا راے نے اس گومٹیشور کی پرتشٹا کی - جو گشمندر میں واقع بیلگول میں اس کو دکھلائی دی تھی - اور ٹرجرہ اللکہ ہسن کی مالیت کی جائداد اسکو نذر کردی - مہاراج راجہ مل نے اس کی سخاوت کا

حال سنکر اس کو راے کا خطاب عطا کیا۔

راجہ ولی کتھا میں بھی یہہ کھانی دی ہوئی ہے مگر مختلف طور پر ہے۔ اوّل ہی اوّل اس میں ہماتل کے درباری اکلنک کا ذکر ہے جس نے بودھوں کو شکست دی۔ (دیکھو نمبر ۵۴)۔ اس کے بعد لکھا ہوا ہے کہ یادونس میں رسرج مل ہوا۔ جو جنوبی شہر میں رہتا تھا۔ اور کرناٹ۔ ڈراوڈ۔ مہاراشٹر۔ تو اوتنگ وغیرہ ملکوں پر حکومت کرتا تھا۔ یہہ سیر مارتنڈ دیو مشہور ہوا۔ جب کہ اس کا بڑا بابا گلزار چمنڈاراے لوبب کل کا جم راج اور گنگ کل کا زیور بے غل و غش حکومت کر رہا تھا تو اس کی ماں نے آدی پوران میں یہہ سنا کہ پودناپور میں بہوجابلی دیو کی مورتی ۵۰۰ کمان اونچی ہے۔ وہ اپنی ماں کلکا دیوی کو لیکر اسکے دیکھنے کی نیت سے روانہ ہوا۔ اور اونہوں نے عہد کیا کہ جب تک اس کے درشن نہ کر لیں گے۔ دودھ پان نہ کریں گے۔ وہ اپنی فوج لیکر کوچ در کوچ چلے۔ اور جہاں کہیں وہ ٹھیرے اونہوں نے (جین مندر) چالیہ بنایا۔ اس طرح وہ اس پہاڑی پہ پہونچے۔ جہاں بھدر باہو سوامی کی سمادہ تھی۔ وہاں سے آگے روانہ ہونے کی پہلی رات ماں بیٹے دونو نے پدماوتی دیوی خواب میں دیکھی اوس نے کہا تم پودناپور میں جانے کے لایق نہیں ہو۔ اس پہاڑی پر گومٹ سوامی کی ایک پتھر کی مورتی ہے۔ جنکی رام اور راون پوجا کیا کرتے تھے۔ اور مندودری نے اس کے درشن کیے تھے وہ مورتی پتھروں سے ڈھکی ہوئی ہے۔ اپنے تئیں پوتر کرو اور چھوٹی پہاڑی پر چٹان کے پاس جاکر دکھن کی دشا میں ایک تیر چلاؤ۔ تیر کی آواز بند ہونے سے پہلے پہلے مورتی برآمد ہوگی۔ دوسرے دن علی الصبح جب آفتاب برآمد ہوا۔ تو انہوں نے تیر چلاے اور بہوجابلی جینی کی مورتی جو پتھروں سے چھپی ہوئی تھی۔ نمودار ہوی۔ وہ مورتی تیرہ آدمیوں کے قد کے برابر اونچی تھی۔

اسکے چاروں طرف ایک چبوترہ بنایا اور چیتنالیہ تعمیر کرائی۔ چمنڈاراے نے ناریل کا دودھ اور پانچوں امرت لیکر چار دفعہ دودھ چڑھایا مگر دودھ ناہی سے

نیچے نہیں اوترا - اس سے وہ بہت دق ہوئے - اور اس جگہہ کے تمام پوجاریوں سے کہا کہ تم اس رسم کو ادا کرو - اور دودھ چڑہاؤ - پوجاریوں نے دودھ چڑہایا مگر دودھ ناہی سے نیچے نہ اوترا - اسوقت گشمنڈنی دیوی ایک بڑھیا کی شکل بنا کر کمنڈل میں تہوڑا سا دودھ لیکر حاضر ہوئے - اور کہا کہ میں بہی اس مورتی پر دودھ چڑہا کر اپنا اعتقاد آزمالوں - چند پوجاریوں نے اسکے ہاتھ سے دودھ لیکر اس مورتی پر چڑہایا - دودھ ساری مورتی پر بہہ نکلا اور پہاڑی اور قصبہ کو ڈہانپ دیا - جب سے اس قصبے کا نام بیل گول مشہور ہوگیا -

اس کے بعد چمنڈارائے نے بہت سے نئے شہروں کی بنا ڈالی - اور بہوجابلی کی پوجا کے لیے بہینٹ کر دئے - اور پتھروں کے کتبوں کے ذریعہ کئی گانوں اور ۹۶۰۰۰ اہنوں کی مالیت کی زمین بخشش کر دی - غرض یہہ تھی کہ وہ انصاف کے ساتھہ حکومت کرتا رہے -

ایک جگہہ یہہ بھی لکھا ہوا ہے کہ چمنڈارائے نے بہت سے - جنالیہ بنائے - اور وقف کرائے - اور اپنے دیش سے ۱۴۲ برہمن لاکر مندروں کے پوجاری بنا دے - پھر اس کے بعد وہ واقعہ ہوا - جیپر ساکہا سمت ۸۰۷ کی تاریخ ہے - اس بڑی مورتی کے پہلو پر ایک سیدہا سادہ کتبہ ہے - اسکے سامنے کے رُخ پر کئی زبانوں میں یہہ لکہا ہے کہ چمنڈارائے نے اوس کو بنایا تہا - مذکورہ بالا داستانوں میں زیادہ تحقیقات کرنا فضول ہے - یہہ مورتی رام اور راون کے زمانہ سے بہت پہلے زمانہ کی ہیں - کتبہ نمبر ۸۵ اور دیگر حوالہ جات سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ پودنا پور میں ایک بڑی مورتی کا حال سنکر چمنڈارائے کو یہہ خواہش ہوئی کہ سروان بیل گول میں بھی ایک ایسی ہی مورتی بنائی جاوے - پودنا پور کے مورتی کے چاروں طرف گہن کا جنگل تھا - اور اس میں مرغ اور سانپ کثرت سے تہے - اسی وجہ سے اس کو کوکو ننشور کہتے ہیں - کگیشور پچھلے حوالہ سے ہم کو فوراً گر گُٹا یا دگری یعنی مرغ کے پنجہ والی پہاڑ کا خیال آتا ہے جو بہار میں گیا کے نزدیک واقعہ ہے - بودہ

مت کے جاتری فیہہ ہن نے ہندوستان میں سنہ ۴۰۰ء سے ۴۱۵ء تک سفر کیا اور ہیون سانگ نے سنہ ۶۲۹ء سے ۶۴۵ء تک سفر کیا۔ انہوں نے لکھا ہے کہ یہہ جگہہ کاشیپ کشب کے آشرم اور موت بہومی کے نام سے مشہور تھی۔ اور اِس وجہ سے اِس کا نام گرو پاد پربت تھا۔ یعنی سوامی کے چرنوں کا پہاڑ۔
بالمی تیر کے نزدیک ایک دیرم سالہ تھی جس کو کوکٹ آشرم یا کوکٹ پاد پہاڑ کہتے تہے۔

فیہہ ہن کا بیان اِسطرح پر ہے۔ کہ اِس جگہہ سے نو میل جنوب کی طرف جاکر ہم ایک پہاڑ پر پہنچے ہیں۔ وہ کوکٹ پادگری کہلاتا ہے۔ بڑا کشب آج کل اِس پہاڑ کے اندر ہے ایک موقعہ پر اِس نے اِس پہاڑ کے دامن کو چیر ڈالا۔ اور اپنے نکلنے کے لیے ایک راستہ بنایا۔ یہہ دروازہ اب بند گیا ہے۔ اِس سے کچھہ فاصلہ پر ایک بڑا غار ہے۔ یہہ وہی جگہہ ہے جہاں کشب کی پوری پرتما اب تک موجود ہے۔ اِس شگاف کے باہر کی طرف وہ جگہہ ہے جہاں کشب سوامی اپنے ہاتھ دہویا کرتے تہے۔ اِس جگہہ کے باشندوں کے سر میں جب درد ہو جاتا ہے تو اِس جگہہ کی مٹی لاکر اپنے سروں پر لگاتے ہیں اِس سے فوراً اِن کے سر کا درد اچھا ہو جاتا ہے۔ اِس پہاڑ کے بیچ میں۔ آفتاب غروب ہونیکے وقت تمام راہب یا ارہت آتے ہیں اور نواس کرتے ہیں اِس ملک کے اور غیر ملک کے بودھ جاتری سال بسال اِس پہاڑ پر کشٹ سوامی کی جاترا کے واسطے آتے ہیں۔ اگر کسی کو شک ہو جاتا ہے تو آفتاب غروب ہوتے ہی ارہٹ آتے ہیں۔ اور جاتریوں سے مباحثہ کرتے ہیں۔ اور اونکے شکوک کو رفع کر دیتے اور غائب ہو جاتے ہیں۔ اِس پہاڑی کے اردگرد جہاڑی کثرت سے ہیں اور اون میں شیر۔ تیندوے۔ بہیڑیے وغیرہ رہتے ہیں۔ پس وہاں پر بڑی احتیاط کے بغیر سفر کرنا مشکل ہے۔

جنرل کننگہم صاحب کرکی ہار کو کوکٹ پاد پہاڑ سے منسوب کرتا ہے۔ ہندی میں یہہ لفظ کرک پہاڑ ہے اور ہوتے ہوتے کرکی ہار بن گیا۔ اِس کا بیان ہے کہ کرکی ہار کے

کہنڈرات میں بہت سے کہنڈر ایسے پڑے ہیں کہ جس میں بیشمار مورتیاں اور سیاہ
نیلے پتھر کے ٹیلے ہیں۔ کہنڈر کا بڑا ڈہیر تقریبًا ۶۰۰ فیٹ مربع دیہات کے عین جنوب
میں ہے۔ اِس سے ذرا چھوٹا ٹیلہ جنوب مغرب کی جانب واقع ہے۔ اور ایک اور چھوٹا
سا ٹیلہ ۱۲۰ فیٹ مربع کا اِس گانوئں کے شمال میں واقع ہے۔ سب سے پچھلے ٹیلہ کو سگت گھر
یا سگت کا گھر کہتے ہیں۔ بودہ کا ایک مشہور لقب سگت تھا۔ کہنڈرات کے بڑے ڈھیر میں
میجر کٹیو صاحب مرحوم نے بہت سی مورتیاں اور ٹیلے کھودے۔ اور حال میں مغرب
کی جانب کھودنے سے ایک بودہ مت کے سٹوپہ کی ٹھوس اینٹوں کی عمارت نکلی ہے۔
یہ کوکٹ پاد پرت اور جنگل شاید وہ جگہ ہے جس کا ذکر کتبہ نمبر ۸۵ میں کوکوتیشور مورتی
کے متعلق آیا ہے۔ پودناپور سے شاید وہی گروپاد مراد ہے۔ جو اِس مقام کا دوسرا
نام تھا۔ اِس پچھلی مورتی کے برابر ہے کوئی دوسری مورتی اِن کہنڈرات میں نہیں ملی
بودہ مت والے ایسی بات کا ذکر نہیں کرتے چونکہ اِس کا تعلق اونکے سخت جانی
دشمن جینیوں کے ساتھ تھا۔ اگر یہہ بات ہوتی بھی۔ تو چونکہ گرد ونواح کی تمام سر
زمین بودہ سے مخصوص ہے وہ تمام جینی پوجا کے نشانات کو مٹا دیتے۔
لیکن ہمارے پاس بودہ کے ابتدائی زمانہ کی بڑی مورتیوں کے حالات موجود ہیں
فیہہ ہین صاحب فرماتے ہیں کہ کوہ سنگ لنگ یا برفانی پہاڑ سے گذر کر ہم شمالی ہندوستان
میں پہونچ جاتے ہیں۔ اِس سرزمین کی حدود پر تولی نام ایک چھوٹی سی ریاست ہے۔
اِس میں نٹل وہیکل کے متعلق پجاریوں کی ایک جماعت ہے۔ اِس ریاست میں پہلے
زمانہ میں ایک ارہنت تھا جو اپنی یوگ کے ذریعہ ایک سنگ تراش کو دوسرے آسمان پر
لے گیا۔ تاکہ میتریہ بدہستو کی شکل اور قد اور رنگت کو دیکھ لے۔ اور واپس آکر
لکڑی کی ایک مورتی بنائی۔ صحیح صحیح مشاہدہ کرنے کی غرض سے تین دفعہ وہ آسمان
پر گیا اور آخر کار اِس مورتی کو بنایا۔ یہہ مورتی ۹۴ فیٹ اونچی تھی۔ اور مورتی کو
چرن ۹ فیٹ ۔ ۸۔ انچ لمبے تھے۔ تیوہار کے روز اوس میں سے تیز روشنی نکلتی ہے
اور قرب وجوار کے تمام راج کنور چڑہاوا چڑہاتے ہیں ایک دوسرے کی برابری کرتے ہیں

اب تک یہہ مورتی اسی جگھہ موجود ہے۔

حال میں افغان سرحدی کمیشن کے متعلق موضع بامیاں میں بودہ مت کی ایک بڑی مورتی
کا بیان ہے۔ اسی ملک کی گھاٹی میں جہاں ہزارہ کی قوم آباد ہے۔ کابل اور ترکستان
کی بڑی سڑک پر یہہ مقام تقریبًا ۸۵۰۰ فیٹ کی بلندی پر ہے۔ سب سے اوّل چینی
جاتری ہیون سانگ نے ۶۳۰ء میں اس جگھہ کا حال لکھا ہے۔ چنگیز خاں نے ۱۲۲۲ء
میں اس پر قبضہ کرکے اس کو بالکل تباہ کر دیا۔

ہیون سانگ کا بیان یہہ ہے کہ راجدہانی کے شمال مغرب کی طرف ایک پہاڑ ہے۔ جسپر
بودہ کی پتھر کی مورتی سیدہی اور بھرایا ۱۵۰ فیٹ اونچی بنی ہوئی ہے۔ اس کے سنہرے
رنگ ہر طرف چمکتے ہیں۔ اور اس کے قیمتی جواہرات کی چمک سے آنکھیں چکاچوند ہو
جاتی ہیں۔ اس کے شرق کی طرف ایک مندر ہے۔ وہ مندر اس ملک کے قدیم راجہ
نے بنایا تھا۔ اس مندر کے شرق میں ساکی منی بودہ کی ایک کھڑی مورتی دہات کی
بنی ہوئی ہے۔ ۱۰۰ فیٹ اونچی ہے۔ اسکے مختلف حصّوں کو ڈھالا ہے اور جوڑکر
اس کی پوری مورتی بنادی ہے۔ شہر کے مشرق میں بارہ یا تیرہ لیگ کے فاصلہ
پر ایک مندر ہے جس میں بودہ کی ایک بڑی مورتی ہے یہہ مورتی اوس وقت کی
ہے جب بودہ نے نروان حاصل کیا تھا۔ یہہ مورتی تقریبًا ۱۰۰۰ فیٹ اونچی ہے۔
افغان سرحدی کمیشن کے کپتان میٹ لینڈ صاحب سب سے پیچھے موضع بامیاں میں
آئے۔ وہ فرماتے ہیں کہ شمال کی جانب پہاڑی چوٹیوں کی ایک مسلسل دیوار تقریبًا ۳۰۰ فیٹ
اونچی ہے۔ چوٹیوں میں جابجا بیشمار غار ہیں۔ بامیاں میں کئی مشہور مورتی ہیں۔ انکا
درمیانی فاصلہ تقریبًا ¼ میل ہے ایک مورتی مرد کی ہے دوسری عورت کی اور وہ
۱۸۱ فیٹ اور ۱۲۰ فیٹ اونچی ہیں۔ بموجب بیان سیاحان قدیم مردانہ مورتی کا نام
سل شال ہے اور زنانہ مورتی کا نام شاہ ممیہ۔ یہہ مورتیاں کھڑی ہوئی حالت کی
ہیں۔ اور چوڑے چوڑے طاقوں میں رکھی ہوئی ہیں۔ طاقوں کی چوڑائی مورتیوں
کی موٹائی سے تقریبًا دوچند ہے اس لئے اون پہ ہوا اور پانی کا اثر نہیں ہو سکتا

آدمی کے ہاتھ سے بچ بچا ہے - مورتیاں بذات خود بہت بھدی ہیں - اور سخت ٹھوس چٹان میں بھدّے طور پر تراشی ہوئی ہیں - ان میں گہرا چونے کا پلستر ہو رہا ہے اور اس کا مفصل حال اسپر لکھا ہوا ہے - اس سے صاف عیاں ہے کہ ان کا حال بعد میں نہیں لکھا گیا - بلکہ مورتیوں کی تعمیر کے وقت لکھا گیا تھا - چونے میں نقش و نگار ہو رہا ہے مورتیوں کے خط و خال دیدہ و دانستہ خراب کئے گئے ہیں - کہتے ہیں کہ بڑی مورتی کی ٹانگیں نادرشاہ نے توپ کے گولے سے اُڑا دی تھیں - دونوں مورتیوں کو گھٹنوں تک کپڑے پہنا رکھے ہیں - اور ململ کا کپڑا چونہ میں بہت اچھی طرح دکھلایا گیا ہے دونوں مورتیوں کے بازو کہنی پر سے مُڑے ہوئے ہیں - اگلے بازو اور ہاتھ نکلے ہوئے ہیں - لیکن ہاتھ بھسم گئے ہیں - پاؤں بھی ٹوٹ کر بدشکل ہو گئے ہیں - ہندوستان کے شمال میں بڑی بڑی مورتیاں تھیں اور چمنڈ رائے نے بعض مورتیوں کا حال سنا ہوگا - جس سے اس کے دل پر بڑا اثر ہوا - لیکن اب تک ان کا حال معلوم نہیں ہے - وہ سب بودھ کی مورتیاں تھیں - جینی مت کی کوئی مورتی معلوم نہیں ہوتی - ان میں اصلی فرق یہہ ہے کہ جینی مورتیاں ننگی ہیں - اور بودھ کی مورتیوں پر کپڑا پہنا رکھا ہے - ایک بات یہہ بھی ہے کہ شمال کے جینی ستمبری تھے اور جنوب کے ڈگمبری اس سے یہہ نتیجہ ہرگز نہیں نکل سکتا کہ شمالی مورتیاں ننگی ہونگی لیکن درحقیقت یہہ یقین کیا جاتا ہے - کہ جینی ترتھنکروں کی تمام مورتیاں ہمیشہ ننگی ہوتی ہیں - اس بیان سے اس امر کی تصدیق ہوتی ہے کہ ڈگمبری قدیمی اور پکے جینی ہیں - کہتے ہیں کہ وردھمان سوامی بھی ڈگمبری تھے - اور ننگے پھرا کرتے تھے - اور اونکے پاس سوائے ان کے ہاتھوں کے اور کوئی برتن نہ تھا -

گومتیشور کی بڑی مورتیوں میں سے صرف تین مورتیاں موجود ہیں - ایک سرون بیلگول میں ہے - اور دو جنوبی کنارہ کے ضلع کرکل اور ینور میں ہیں - اگرچہ وہ سب عام صورت میں یکساں ہیں مگر خط و خال میں بہت اختلاف ہے ان تینوں میں سے بیلگول کی مورتی بلحاظ تاریخ کے سب سے پرانی ہی نہیں ہے بلکہ سب سے اونچی بھی ہے

اب تک یہہ مورتی اسی جگہہ موجود ہے۔
حال میں افغان سرحدی کمیشن کے متعلق موضع بامیاں میں بودہ مت کی ایک بڑی مورتی کا بیان ہے ۔اسی ملک کی گھاٹی میں جہاں ہزارہ کی قوم آباد ہے - کابل اور ترکستان کی بڑی سڑک پر یہہ مقام تقریباً ۸۵۰۰ فیٹ کی بلندی پر ہے ۔سب سے اوّل چینی جاتری ہیون سانگ نے ۶۳۰ء میں اس جگہہ کا حال لکھا ہے ۔چنگیز خاں نے ۱۲۲۲ء میں اس پر قبضہ کرکے اس کو بالکل تباہ کر دیا۔
ہیون سانگ کا بیان یہہ ہے کہ ۔راجدھانی کے شمال مغرب کی طرف ایک پہاڑ ہے ۔جس پر بودہ کی پتھر کی مورتی سیدھی اور ۱۴۰ یا ۱۵۰ فیٹ اونچی بنی ہوئی ہے ۔اس کے سنہرے رنگ ہر طرف چمکتے ہیں ۔ اور اس کے قیمتی جواہرات کی چمک سے آنکھیں چکاچوندھ ہو جاتی ہیں ۔اس کے شرق کی طرف ایک مندر ہے ۔ وہ مندر اس ملک کے قدیم راجہ نے بنایا تھا ۔اس مندر کے شرق میں ساکی منی بودہ کی ایک کھڑی مورتی دہات کی بنی ہوئی ہے ۔ ۱۰۰ فیٹ اونچی ہے ۔ اسکے مختلف حصّوں کو ڈھالا ہے اور جوڑکر اس کی پوری مورتی بنادی ہے ۔شہر کے مشرق میں بارہ یا تیرہ لیگ کے فاصلہ پر ایک مندر ہے جس میں بودہ کی ایک بڑی مورتی ہے یہہ مورتی اوس وقت کی ہے جب بودہ نے نروان حاصل کیا تھا ۔یہہ مورتی تقریباً ۱۰۰۰ فیٹ اونچی ہے ۔
افغان سرحدی کمیشن کے کپتان میٹ لینڈ صاحب سب سے پیچھے موضع بامیاں میں آئے ۔ وہ فرماتے ہیں کہ شمال کی جانب پہاڑی چوٹیوں کی ایک مسلسل دیوار تقریباً ۳۰۰ فیٹ اونچی ہے ۔چوٹیوں میں جابجا بیشمار غار ہیں ۔بامیاں میں کئی مشہور مورتی ہیں ۔ انکا درمیانی فاصلہ تقریباً ۱/۴ میل ہے ایک مورتی مرد کی ہے دوسری عورت کی اور وہ ۱۸۰ فیٹ اور ۱۲۰ فیٹ اونچی ہیں ۔بموجب بیان سیاحان قدیم مردانہ مورتی کا نام سل شال ہے اور زنانہ مورتی کا نام شاہ ممیہ ۔ یہہ مورتیاں کھڑی ہوئی حالت کی ہیں ۔ اور چوڑے چوڑے طاقوں میں رکھی ہوئی ہیں ۔طاقوں کی چوڑائی مورتیوں کی موٹائی سے تقریباً دوچند ہے اس لئے اون پر ہوا اور پانی کا اثر نہیں ہو سکتا

آدمی کے ہاتھ سے پہونچا ہے - مورتیاں بذات خود بہت بھدی ہیں - اور سخت ٹھوس چٹان میں بھدّے طور پر تراشی ہوئی ہیں - ان میں گہرا چونے کا پلستر ہو رہا ہے اور اس کا مفصل حال اسپر لکھا ہوا ہے - اس سے صاف عیاں ہے کہ ان کا حال بعد میں نہیں لکھا گیا - بلکہ مورتیوں کی تعمیر کے وقت لکھا گیا تہا - چونے میں نقش و نگار ہو رہا ہے مورتیوں کے خط و خال وغیرہ و دانستہ خراب کئے گئے ہیں - کہتے ہیں کہ بڑی مورتی کی ٹانگیں نادر شاہ نے توپ کے گولہ سے اُڑا دیں تہیں - دونوں مورتیوں کو گھٹنوں تک کپڑے پہنا رکہے ہیں - اور ململ کا کپڑا چونہ میں بہت اچھی طرح دکھلایا گیا ہے دونوں مورتیوں کے بازو کہنی پر سے مُڑے ہوئے ہیں - اگلے بازو اور ہاتھ نکلے ہوئے ہیں - لیکن ہاتھ بسم گئے ہیں - پانو بھی ٹوٹ کر بدشکل ہو گئے ہیں - ہندوستان کے شمال میں بڑی بڑی مورتیاں تہیں اور چمنڈ رائے نے بعض مورتیوں کا حال سنا ہوگا - جس سے اس کے دل پر بڑا اثر ہوا - لیکن اب تک ان کا حال معلوم نہیں ہے - وہ سب بودھ کی مورتیاں تہیں - جین مت کی کوئی مورتی معلوم نہیں ہوتی - ان میں اصلی فرق یہہ ہے کہ جینی مورتیاں ننگی ہیں - اور بودھ کی مورتیوں پر کپڑا پہنا رکھا ہے - ایک بات یہہ بہی ہے کہ شمال کے جینی ستمبری تہے اور جنوب کے ڈگمبری اس سے یہہ نتیجہ ہرگز نہیں نکل سکتا کہ شمالی مورتیاں ننگی ہونگی لیکن درحقیقت یہہ یقین کیا جاتا ہے - کہ جینی ترتہنکروں کی تمام مورتیاں ہمیشہ ننگی ہوتی ہیں - اس بیان سے اس امر کی تصدیق ہوتی ہے کہ ڈگمبری قدیمی اور پکے جینی ہیں - کہتے ہیں کہ وردھمان سوامی بہی ڈگمبری تہے - اور ننگے پھرا کرتے تہے - اور اونکے پاس سوائے ان کے ہاتہوں کے اور کوئی برتن نہ تھا -

گومتیشور کی بڑی مورتیوں میں سے صرف تین مورتیاں موجود ہیں - ایک سرون بیلگول میں ہے - اور دو جنوبی کنارہ کے ضلع کرکل اور ینور میں ہیں - اگرچہ وہ سب عام صورت میں یکساں ہیں مگر خط و خال میں بہت اختلاف ہے ان تینوں میں سے بیل گول کی مورتی بلحاظ تاریخ کے سب سے پُرانی ہی نہیں ہے بلکہ سب سے اونچی بہی ہے

وہ ایک ڈھلان پہاڑی پر ہے اور اسکے بنانے میں بہت دقت پیش آئی ہوگی
اور اسی وجہ سے وہ بہت دلچسپ ہے۔

مورتی ننگی ہے اور سیدھی کھڑی ہوئی ہے۔ اور شمال رویہ ہے۔ اور چھوٹی پہاڑی کی سمت میں بنی ہوئی ہے۔ رانوں سے اوپر اوپر مورتی کو کسی قسم کا سہارا نہیں ہے۔ اور رانوں تک دیمک سے گھری ہوئی ہے۔ جس میں سے سرپ نکلتے ہیں دونوں ٹانگوں اور بازوؤں کے گرد ایک عشک پیچ کی بیل لپٹی ہوئی ہے۔ اور بازو کے اوپر کے حصہ پر پھل یا دانہ کا خوشہ ہے پایہ کو جس کے اوپر پانوں ٹکے ہوئے ہیں۔ ایسا تراشا ہے کہ وہ کھلا ہوا کنول کا پھول دکھائی دیتا ہے اس کے اوپر سنگ تراش نے ایک پیمانہ کندہ کر رکھا ہے۔ جو قریب قریب بالکل ۳ فیٹ ۲½ انچ انگریزی اور فرانسیسی میٹر کے مطابق ہے۔ جو ۳۷ ر ۳۹ - انچ انگریزی کے برابر ہوتا ہے۔ اور اصلی نقشہ میں بھی پیمانہ دیا ہے۔ تمام شکل وصورت کے کے تناسب حصے چھاپہ شدہ تصویر سے ظاہر ہونگے۔ لیکن چونکہ مورتی بہت اونچی ہے اور نہ کوئی مقام اتنا اونچا ہے جہاں سے اس کی تصویر لی جا سکے۔ اسلئے اکثر تصویر سے چہرہ کے اصلی خط وخال کا تصور نہیں ہو سکتا۔

یہ حصے نہایت مکمل ہیں اور دلچسپ ہیں۔ گھونگریالے بال سر سے چمٹ رہے ہوئے ہیں کانوں کی لو نیچے لٹکے ہوئے ہیں۔ اور ان میں مستطیل شکل کے چھید ہو رہے ہیں۔

مختلف حصوں کی معتبر پیمائش صیغہ تعمیرات کے مسٹر سکین لین صاحب نے جون ۱۸۶۵ء میں کی ہے۔ اور اس کو کپتان بیکتری صاحب نے انڈین اینٹی کیوری میں شایع کیا ہے۔ ٹھیک ٹھیک پیمائش کرنے کے لئے اوس چبوترے اور پیڑ سے کام لیا گیا ہے جو دیوتاؤں پر دودھ چڑھانے کے واسطے بنائے گئے تھے۔ دودھ چڑھانے کی رسم صرف اس وقت ادا کی جاتی ہے جبکہ خاص خاص ستارے کئی سال کے بعد ملتے ہیں اس رسم میں بڑی رقم صرف ہوتی ہے۔ لیکن بدقسمتی سے پجاریوں نے مداخلت کی۔ جبکہ پیمائش ہو رہی تھی۔ اور اوسے پورا نہ ہونے دیا

پیمائش حسب ذیل ہے

پوری اونچائی کان کے نیچے حصہ تک .... ۵۰ فیٹ

کان کے نیچے کی لو سے سر کی چندیا تک .... ۶ فیٹ ۶ انچہ

پیر کی لمبائی .... ۹ فیٹ

پیر کے اگلے حصّے کی چوڑائی .... ۴ فیٹ ۶ انچ

انگوٹھے کی لمبائی .... ۲ فیٹ ۹ انچہ

پنڈلی .... ۶ فیٹ ۴ انچہ

ران .... ۱۰ فیٹ

کوٹھے سے کان تک .... ۲۴ فیٹ ۶ انچ

پیٹ یا دھڑ کی چوڑائی .... ۱۳ فیٹ

کمر کی چوڑائی .... ۱۰ فیٹ

کمر اور کہنی سے کان تک .... ۱۷ فیٹ

بغل سے کان تک .... ۷ فیٹ

کندھوں کی چوڑائی .... ۲۷ فیٹ

گردن کے نیچے حصّے سے کان تک .... ۲ فٹ ۶ انچ

انگوٹھے کی لمبائی .... ۱۲ فٹ ۶ انچ

بیچ کی انگلی کی لمبائی .... ۵ فٹ ۳ انچ

تیسری انگلی کی لمبائی .... ۴ فٹ ۷ انچ

چوتھی انگلی کی لمبائی .... ۲ فٹ ۸ انچ

یہہ مورتی زیادہ سے زیادہ ۷۵ فٹ اونچی ہے - اگرچہ کہتے ہیں کہ وہ اس سے زیادہ اونچی ہے - سر آرتھر ولزلی صاحب نے - ۶۰ فٹ ۳ - انچہ اونچی اور بوچنن صاحب نے ۷۰ فٹ ۳ - انچہ اونچی تبلائی ہے - اس مورتی کے تیار کرنے میں بڑی

وقت پیش آئی ہوگی - اور مشہور ڈاکٹر فرگسن صاحب افسر محکمہ تعمیرات کا بیان ہے کہ راجہ یا جینی رشی کی مورتیاں جو ہندوستان کے جنوب میں ہیں دیسی دستکاری کی نہایت ہی عمدہ نمونہ ہیں - ان میں سے تین مشہور ہیں - اور اہل فرنگ کو عرصہ سے معلوم ہے اور اس میں بھی شک ہے کہ آیا ان تینوں کے علاوہ اور بھی موجود ہیں یا نہیں - وہ ایسی مشہور چیزیں ہیں کہ ہر ایک انگریز کی نگاہ اون پر پڑتی ہے -

سرون بیلگول کی مورتی کو دیکھ کر ڈیوک اوف ولنگٹن کو اس کے غور سے دیکھنے کی خواہش پیدا ہوئی - جبکہ صاحب ممدوح سرینگپٹم کے محاصرہ میں ایک فوج کے دستہ کے افسر تھے - وہ اپنے تمام ہمراہیوں کے ساتھ یہہ دیکھکر حیران ہوا کہ اسکے بنانے میں کتنی مشقت اوٹھانی پڑی ہوگی - اور وہ یہہ معلوم نہ کر سکا کہ آیا یہ پہاڑی کا ایک حصہ ہے - یا اور جگہہ سے اٹھا کر یہاں لایا گیا ہے - پہلا خیال درست معلوم ہوتا ہے اندر گری پربت تقریبًا ۳۰۰ فیٹ اونچا ہے اور سنگ سرخ کا بنا ہوا ہے اور اس کی چوٹی پر ایک ٹیلہ ہے - وہ یا تو نیچے کے ٹکڑے کے حصہ سے ملا ہوا ہے یا اس کے اوپر واقع ہے جنہوں نے اس کو ۷۰ فیٹ ۳ انچ اونچا بنالیا - اور نہایت کامیابی کے ساتھ اوس کو پورا کیا - اگر اس سے بہی وہ چند اونچی چٹان ہوتی - تو جینیوں کا دل اسپر نقش و نگار کرنے سے باز نہ رہتا - لیکن پہاڑی کی ڈہلان صاف سطح پر اتنے بڑے ڈہیر کا سرکانا اون کی طاقت سے باہر تھا اگرچہ انہوں نے اس ایکبات پر بہت سے عقلمند لوگوں کی رائے لی ہوگی - مگر خواہ وہ چٹان وہاں کھڑی ہوئی تھی یا وہ کسی اور جگہہ سے لائی گئی تہی - مگر مصر میں اس سے زیادہ دلکش اور دل فریب چیز کوئی نہیں ہے - اور وہاں اور کوئی مورتی اس سے زیادہ اونچی نہیں ہے گومتیشور کی دو اور بڑی مورتیوں میں سے جنکا ہم اوپر ذکر کر چکے ہیں اور جنوبی کنارے میں واقع ہیں کرکلا کی مورتی سنہ ۱۴۳۱ء میں بنائی گئی تھی کہتے ہیں کہ وہ ۴۱ فٹ - ۵ - انچ اونچی ہے - نیور کی مورتی سنہ ۱۶۰۴ء میں تیار ہوئی - اور تقریبًا ۳۷ - فیٹ اونچی ہے -

ڈاکٹر برنل صاحب نے کرکلا کی پرتما کا حال یوں لکھا ہے کہ یہہ ایک پہاڑی کی چوٹی پر ہے
اور اونچی چمک دار گول پہاڑ پر واقع ہے - اور کئی میل کے فاصلہ سے دکھائی دیتی ہے
وہ پتھر جس میں سے وہ تراشی گئی ہے ظاہرا پہاڑی کی جنوبی ڈھلان پر سے لیا گیا ہے
اور چونکہ مورتی ۴۱ فیٹ - ۵ انچ اونچی ہے - اور وزن میں تقریبًا ۸۰ ٹن ہے یعنی
۲۲۴۰ من ہے تو یہہ کہا جا سکتا ہے کہ اونچائی میں تو یہہ سعرکی مورتوں کے برابر ہے
کتبہ کی تاریخ اسکے دائیں پانوں کے قریب کندہ ہے اور زبان سنسکرت اور ہیل کنڑا حروف
میں ہے - اور گھس جانے کی وجہ سے صاف طور پر نہیں پڑہی جاتی ہے -
بیر اندر کے بیٹے بیر پانڈیہ مین چندر بنی نے بہاگن سدی دوادشی بدہ وار کو
سال بروہی کرت ساکہا سمت ۱۳۵۳ میں باہوبلی کی پوجنیک مورتی کی پرتشٹا کی -
کتبہ کے شروع میں جو اشلوک ہیں اون سے صاف ظاہر ہے کہ بیر پانڈیہ گرو
للت کیرتی کی صلاح سے اس مورتی کی پرتشٹا ہوئی تھی - اسپر ۱۴۳۲ء کی تاریخ ہے
ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بیر پانڈیہ ودیانگر کا ایک باجگزار جینی رئیس تھا - جو گھاٹ
سے اوپر ایکہری میں رہتا تھا لیکن اوس کے جانشین پکے لنگیت (مہادیو کے پجاری)
تھے - اور اونہوں نے جنوبی کنارا میں جینیوں کے زوال میں بہت مدد دی تھی -
مسٹر وال ہوس صاحب نے ینور کی مورتی کا یہہ حال لکھا ہے کہ یہہ مورتی دوسری مورتی
کے مانند پہاڑی پر نہیں ہے بلکہ دریائے گرپر کے جنوبی کنارہ پر ایک اونچے چبوترے پر
واقع ہے - یہہ چبوترہ دریا کی تہ سے پچاس فیٹ اونچا ہے - یہہ مورتی دیگر
مورتیوں سے تمام ضروری ضروری باتوں میں ملتی جلتی ہے - لیکن اس میں نرالا پن یہہ
ہے کہ اسکا چہرہ ہنس مکھہ ہے - لیکن مجھکو اس کی وجہ معلوم نہیں ہوئی - ینور کی
مورتی کا منہ کرکلا کی مورتی کے مانند کدریمکھہ پہاڑ کی ڈھلان پر پورب کی جانب ہے
کدریمکھہ پہاڑ مغربی گھاٹ کا سب سے اونچا حصہ ہے - اونچائی میں یہ پہاڑ چھہ ہزار
فٹ سے زیادہ ہے - اور سامنے سے تقریبًا بارہ میل لمبا ہے - وہاں کے لوگ کہتے
ہیں کہ جہاں یہہ مورتی اب کھڑی ہے وہاں سے ۲۰ یا ۳۰ میل کے فاصلہ پر دریا کے

دوسری طرف بنائی گئی تہی - اگر یہ بات سچ ہے تو اسکو موجودہ جگہہ پر لانا بڑی دانائی
کا کام ہے اسّے انکی فن انجیری کی واقفیت ظاہر ہوتی ہے مورتی کے جنوب میں ایک
کتبہ ہے جس سے اس کی تاریخ معلوم ہوتی ہے - اور یہ ہی معلوم ہوتا ہے کہ یہہ
باہوبلی کی مورتی ہے - جس کو اندر راجہ نے جو چمنڈر رائے کی نسل سے تھا بیلگولہ کے
گرد چارو کیرتی منی کی صلاح سے ساکھا سمت ۱۵۲۵ سال شوبھاکرت (۱۶۰۳ء)
میں تعمیر کرائی تہی - کہتے ہیں کہ اندر راجہ رائے کبیر کا داماد تھا - اور ہنڈریک مہادیوی
کا بیٹا تھا - اور پانڈیہ بہوپتی کا چھوٹا بھائی تھا -

اِن مورتیوں کے متعلق (چینوٹیوں) اس دیمک کی بھاڑی کا بیان کرنا ضروری معلوم
ہوتا ہے جن میں سے سانپ نکلتے ہیں - یہہ دیمک کی بھاڑیاں مورتی کے پانوں کے
گرد ہیں - اور اس بیل کا ذکر کرنا بھی ضروری ہے جو دونوں ٹانگوں اور بازو کے
گرد لپٹی ہوئی ہے - تینوں مورتیوں کا یہی حال ہے اور اس سے یہہ معلوم ہوتا ہے
کہ سوامی جی لولین ہوکر تپشیا میں مصروف تھے اور دیمک کی پہاڑیاں انکے گرد بن گئیں
اور پودے اگ آئے مگر سوامی جی نے مطلق اس بات کی پروا نکی اور برابر تپشیا
کرتے رہے -

لیکن باہوبلی کی روایتی داستانوں میں یہہ لکھا ہوا ہے کہ اپنے سوتیلے بھائی بھرت کی
عظمت کی تسلیم کرنے سے انکار کرکے وہ کسی غیر راجہ کی سلطنت میں ایسی جگہہ کی تلاش
میں پھرتا رہا کہ جہاں بیٹھکر وہ تپشیا کرے - لیکن جہاں کہیں وہ گیا اس کو بھرت کی
ہی سلطنت دکھائی دی - کیونکہ بھرت تمام سرزمین کا مالک تھا - اس حالت میں دہنیتر
یعنی دیوتا ناگ بنکر حاضر ہوا اور اپنا سر باہوبلی کے سامنے کردیا اور رکھا کہ اس پر
بیٹھہ کر تپشیا کرے - اس سے باہوبلی کا بھرم جاتا رہا اور اوس نے خیال کیا کہ زمین
پر ہزاروں بھرت جیسے ہوگئے ہیں اور بھرم جانے پر اونکو کیول گیان ہوگیا - چونکہ
یہ اوّل اوّل موکش گئے تھے اور اوہنوں نے بڑی سخت ریاضت کی تھی اس لئے
جینی انکی پرتما بناکر پوجتے ہیں -

اب ہم چندرائے اور اسکی مہمات کا کچھ حال بیان کرتے ہیں جسقدر ہم کو معلوم ہے۔ چندرائے نے یہ سورتی بنوائی۔ کتبہ نمبر ۱۰۹ میں اس نے اپنا حال لکھا ہے اور اگر یہ کتبہ جا بجا کدبرہم دیو ستون پر ہے خراب نہ ہوتا۔ تو ہم کو بڑی پرتما کی تعمیر کی اصلی تاریخ اور اس کے بنوانے کا ٹھیک مقصد معلوم ہوجاتا۔ لیکن افسوس کہ ہگیڈا کنہہ نے اپنے حالات کی ۱۲ سطریں کندہ کرانے کے لئے چنڈرائے کے اصلی کتبہ کے تینوں پہلوؤں کو بالکل صاف کرادیا۔ صرف ایک پہلو چھوڑ دیا جس کا بیان کتبہ نمبر ۱۰۹ میں ہے۔ اس باقی ماندہ پہلو سے معلوم ہوتا ہے کہ چنڈرائے برہم کہشتر بنس میں ہوتا ہے۔ اور اندر راجہ کے حکم سے پاتال مل کے چھوٹے بھائی وجول دیو کو فتح کیا۔ اور راجہ جگدے کمبر کے سامنے اسکی فوج کو بھگا دیا۔ جگدے کمبر نے نولمب راجہ اور راجہ رانا سانگا کی لڑائیوں میں اس کی تعریف کی ہے کہ وہ سخت سے سخت لڑائی لڑنے کو طیار تھا۔ چلاڈ ونگ گنگ نے گنگ سلطنت کو زبردستی چھین لینے کا ارادہ کیا مگر چندرائے نے اس کی کوشش کو چلنے نہ دیا۔

یہی واقعات چنڈرائے پران میں درج ہیں۔ چنڈرائے پران کے پہلے باب میں لکھا ہوا ہے کہ اس کا سوامی گنگ کل چوڑامنی جگدے کمبر۔ نولمب کلنتک دیو تھا۔ اور وہ برہم کہشتر بنس میں پیدا ہوا تھا۔ آخری باب میں یہ لکھا ہوا ہے کہ وہ جیت سین کا چیلا تھا۔ اور وہ کرت جگ میں شلکہ۔ تریتا میں رام دواپر میں گنڈوی اور کلجگ میں بیر ترمنڈ ہوا۔ اسکے مختلف القاب کی اصلیت یہ ہے۔ کہ خنگ کہٹگی میں وجول دیو کو شکست دینے سے سمیر ڈہر ندہر کا خطاب ملا۔ جنگ نولمب میں گبور کے میدان میں بہادری دکھاکر بیر ترمنڈ کا خطاب حاصل کیا۔ اچانگی کے قلعہ میں لڑائی کرنے سے رانا رنگ سنگ کا خطاب اور بیگ پور کے قلعے میں تری بہوں وغیرہ کے قتل کرنے اور گوبند کو دخل دلانے سے بیر کل کال ڈنڈ کا خطاب۔ اور راجہ کام کے قلعہ میں راجہ وغیرہ کے شکست دینے سے بھوج بکرم کا خطاب۔ نفرت کرنے کے باعث اپنے چھوٹے بھائی ناگ ورم کے مارڈالنے سے چلاڈ ونگ کا خطاب۔ گنگ بھٹ

نود راجیہ کے مار ڈالنے سے سمرچا اسوریا اور پرتی پکش رکشس کا خطاب - جنگجو بہٹ ببر کے قلعہ کو توڑ کر بہٹ ماری کا لقب - بہادرانہ صفت رکہنے سے گن دم کاٹی کا خطاب اپنی نیکی اور فیاضی وغیرہ کے سبب سمیک رتناکر کا خطاب - غیروں کی دولت اور بیوی کے لالچ نہ کرنے سے سوجا بہرن اور مذاق میں بہی کبہی جہوٹ نہ بولنے سے ست یودہشٹر - بہادروں کا سردار ہونے سے سوبہٹ چوڑامنی کا خطاب حاصل کیا - اپنی کتاب میں اوس نے اپنے آپ کو کوی جن سکہر یعنی شاعروں کا سردار لکہا ہے -

اکثر باتوں کا ہم کو پتہ نہیں لگتا - لیکن یہ تعجب ہے کہ اسقدر مشہور کارہائے نمایاں میں ایک ہی مذہبی کام کا ذکر نہیں ہے کوئی بڑا مذہبی کام ایسے شخص کو ضرور کرنا چاہئے تھا - جسکو اتنی بڑی مورتی کی پوجا کرانیکا خیال تھا - باوجودیکہ اس میں اوّل سے آخر تک لڑائی اور خونریزی کے سوائے کچہہ اور نہیں ہے - مگر کتبہ نمبر ۱۹ میں چہنڈ رائے گنگ راجہ اور ہلا کا ذکر ہے - چہنڈ رائے وغیرہ کا ہم ابہی اور ذکر کریں گے - چہنڈ رائے جین مت کا بڑا حامی تھا -

اگر کوئی شخص یہہ سوال کرے کہ سرون بیل گول میں جین مت کے بڑے حامی کون تہے تو جواب دیا جاویگا کہ اوّل راجہ رچل کا منتری رائے - اسکے بعد دشنو کا منتری گنگ اور اوسکے بعد راجہ نرسنگہ دیو کا منتری ہل تہے - انکے علاوہ اگر کوئی اور شخص حامی ہونے کا دعوی کرتا تو اونکا بہی ذکر کیا جاتا -

اب ہم کتبوں پر پہر نظر ڈالتے ہیں - اور اوّل کتبہ نمبر ۶۷ کا حال بیان کرتے ہیں - جو چہنڈ رائے بستی کی اوپر کی منزل میں مورتی کے دامن کے قریب کندہ ہے وہ ہیل کنا ڈی احروف میں ہے - اور اس میں لکہا ہوا ہے کہ مندر کو منتری چہنڈ کے بیٹے نے بنوایا تہا - اور وہ اجیت سین منی کا گرہستی چیلا تہا - معلوم ہوتا ہے کہ وہ دراصل چہنڈ رائے کی یادگار میں بنایا گیا ہوگا - اسپر کوئی تاریخ نہیں ہے لیکن وہ ۹۹۵ء کا ہے - یہہ مندر بلحاظ طرز وسعت اور آرائش کے نہایت ہی عمدہ ہے -

عین وسط میں مندر کے صحن کے انتہائی شمال میں شرق رویہ واقع ہے۔ لیکن وہ اس زمانہ کا بنا ہوا معلوم نہیں ہوتا۔ کیونکہ نمبر ۶۶ سے جو نیچے مندر کی مورتی پر کندہ ہے ظاہر ہوتا ہے کہ اس موجودہ عمارت کو گنگ راجہ کے بیٹے نے تعمیر کیا تھا جو تقریباً ۱۴۰ برس بعد ہوا۔ مجھے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یا تو پہلے یہہ صرف ایک مٹھ تھا اور اس کے اوپر مورتی تہی۔ اور موجودہ عمارت اس کے اردگرد بنائی گئی تہی یا یہہ بات ہے کہ وہ مورتی جو اوپر کی منزل میں ہے دراصل نیچے کی منزل میں تھی۔ اور مندر کے دوبارہ بنانے کے وقت یا اوس میں ایزادی کرانے کے وقت وہ اوپر لے جائی گئی ہے۔ تاکہ گنگ کا بیٹا اپنی مورتی استھاپن کرے۔ اس کے بعد بلحاظ تاریخی ترتیب کے کتبہ نمبر ۱۱۹ آتا ہے۔ جو ناگری حروف میں چٹانی کتبہ ہے۔ صرف اسی کتبہ پر بکرمی سمت کی تاریخ ہے۔ اور ۱۰۶۲ء کا ہے لیکن کانشٹا سنگ نام کے سوائے کچھہ نہیں پڑھا جاتا۔ اس سنگ کا کسی دیگر کتبہ میں ذکر نہیں ہے یہاں دو اور پہاڑی کتبے نمبر ۳۶ و ۳۷ موجود ہیں۔ جنکی تاریخ معلوم نہیں اور اون اشخاص کا بہی کچھہ حال معلوم نہیں جنکا نام اوس میں دیا ہوا ہے۔

کتبہ نمبر ۱۷ بہدر باہو کے گُفا کے پاس چٹان پر واقع ہے۔ اور ناگری حروف میں ہے اور قریب قریب گھس گیا ہے۔ اس میں لکھا ہوا ہے کہ جین چندر بہدر باہو کی چرنوں کی پوجا کیا کرتا تہا۔ ممکن ہے کہ یہہ وہ جین چندر ہو جس کو کتبہ نمبر ۵۵ میں میگھہ چندر کے باپ میگھہ نندی کا شدہہ وہی یا ساہتی لکھا ہے میگھہ چندر بموجب تحریر کتبہ نمبر (۴۷) سنہ ۱۱۱۵ء میں مرگیا۔ اس لئے موجودہ کتبے کی تاریخ سنہ ۱۰۹۰ء نکلی ہے اس کے بعد ہم کتبہ نمبر ۶۴ کا ذکر کرتے ہیں جسپر سالکا سمت ۱۰۳۷ سال وجیا (سنہ ۱۱۱۳ء) کی تاریخ ہے۔ اس میں لکھا ہے۔ کہ گنگ راجہ کی رانی لکھشمی نے بوچنا یا بوچی راجہ کی یادگار میں ایک ستون یا سل ستمبہ بنوایا۔

بوچنا ڈنڈنایک گنتی لکلا دیتی کا بیٹا اور سبہا چندر سدہانت دیو کا چیلا تہا۔ اور اسنے نے اپنی زندگی جینی اعتقاد کے بموجب بسر کی۔ یہہ کتبہ زیادہ تر نظم میں ہے اور کنڑا

زبان میں ہے - اور اس کی انشا بہت اچھی ہے -
اگرچہ اوس کا کچھہ ذکر تو نہیں ہے مگر کتبہ نمبر ۸ ہم و ۹ ہم کے ساتھہ مقابلہ کرنے سے تحقیق ہوتا ہے کہ للکلا اور لکشمی ایک ہی تھے - اور کہ بوچی راجہ گنگ راجہ کا بیٹا تھا تعجب یہہ ہے کہ گنگ راجہ کا کچھہ ذکر نہیں ہے - ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس کا بیٹا اوائل عمری میں مر گیا تھا - اور اس سخت صدمہ کو گنگ راجہ کے روز افزوں اقبالمندی کے ذکر میں لکھنا مناسب نہ سمجھا ہوگا - کہتے ہیں کہ اسکی رانی اس لڑکے پر بہت نازاں تھی اور اوس کا خیال ہے کہ یہہ تمام مصیبت میری وجہ سے ہوئی ہے کتبہ نمبر ہم پر ساکھا سمت ۱۰۳۷ سال منتہ (سنہ ۱۱۱۵ ع) کی تاریخ ہے - اس میں لکھا ہوا ہے کہ لکشمی متی ڈنڈ نایک کیتی نے جو ہوسل راجہ دشنوردہن کے منتری گنگ راجہ کی استری تھی - سیگھہ چندر تری دید دیو کی یادگار میں ایک سمادھہ بنائی - یہہ کتبہ ایک مربع پتھر کے ستون کے چاروں پہلوؤں پر کندہ ہے قریب قریب یہہ تمام نظم میں ہے تھوڑا سا سنسکرت میں ہے اور تھوڑا سا ہل گناڑا حرد منین پر گیڈ بہاؤ راجہ نے اس کو بنایا تھا -

اگلے حصہ میں نندی گن کے مشہور گروؤں کے سلسلہ کا بیان ہے - جو مہابیر سوامی کے چیلے تھے اور گوتم کی نسل میں تھے - پہلے پدم نندی کا بیان ہے جس کو کوند کند اچاریہ بتایا ہے اس کے پیچھے اُما سوامی کا حال ہے - جس کو گردھر پنچھا بھی کہتے ہیں اور جو اپنے زمانہ میں فاضل اجل جیں تھا - اس کا چیلا بالک پنچھا ہوا - بالک پنچھا کا چیلا گنا نندی تھا گنا نندی کے ۳۰۰ چیلے تھے - جن میں سے ۷۲ بہت مشہور ہوئے - ان میں سے بڑا دیو اندر ہوا - جس کا چیلا کل دھہوت نندی ہوا - کل دھہوت نندی کا چیلہ مدن شنکر اور مدن شنکر کا چیلہ بیر انندی تھا -
کہتے ہیں کہ راجہ گولا دیو - راجہ نتن چندر کے خاندان میں تھا - راجہ گولا دیو نے کسی نہ کسی وجہ سے بیرانندی سے دکشالی - اور گولا چاریہ بن گیا - اس کا چیلا ترکال یوگی تھا اور ترکال یوگی کا چیلا ابھے نندی جو بحث کرنے میں پری شاہ وغیرہ پر غالب آیا -

اس کا چیلا سوامی سوم دیو تھا - جو سکل اندو یا سکل چندر ہوا - اس کا چیلا میگھہ چندر اور میگھہ چندر کا چیلہ پربھو چندر ہوا -

پھر اس کے بعد میگھہ چندر کی تعریفیں ہیں - اس کی وفات کا حال ہے - اور یہہ بھی لکھا ہے کہ گنگ راجہ کی رانی نے اپنے گرو پربھو چندر کے کہنے سے سمادھہ بنائی -

آخر میں ایک اشلوک ہے جس میں گنگ راجہ کی بڑی تعریف لکھی ہے کہ اوس نے ۹۶۰۰۰ گنگا ودی میں جینی مندروں کی مرمت کی اور ایک اشلوک لکھشمی متی کی فیاضی کے بارہ میں بھی درج ہے -

اس کے بعد کتبہ نمبر (۵۵) ہے اسپر کوئی تاریخ نہیں ہے - اس کتبہ میں بال چندر گرو تک گروؤں کا سلسلہ دے رکھا ہے - بال چندر میگھہ چندر کا ہم عصر تھا اور ۱۱۱۵ء میں مرگیا - دیکھو نمبر ۴۷ یہہ کتبہ اوس زمانہ کا ہے - اور اوس میں نہایت ہی دلچسپ واقعات ہیں -

یہہ نہایت ہی پرانا کتبہ ہے اور اوسکے شروع میں سیادواد کی استوتی کی اشلوک ہیں اور یہہ استوتی ہر ایک جین شاسن کے شروع میں ہے - اس استوتی کے بارہ میں مسٹر ولسن صاحب یوں فرماتے ہیں کہ یہہ نہایت ہی عمدہ اور نہایت ہی مفید ہے اور مباحثہ کی کتابوں میں جین مت وادی سپت بھنگی مشہور ہے - اس کے معنے ہیں سات مسئلوں سے بحث کرنے والے یا رد کرنے والے - یا یہہ کھو کہ سات متضاد مسئلوں کا رضامند کرنے والے - اور وسواسی طبیعت کے رکھنے والے - جس سے دوسرے لقب سیادواد (ممکن باتوں کو بیان کرنیوالا) کی تصدیق ہوتی ہے - وہ سات مسئلہ ذیل میں درج ہیں -

(۱) چیز ہے - (۲) - چیز نہیں ہے - (۳) ہے اور نہیں ہے - (۴) اس کی تعریف نہیں ہوسکتی - (۵) وہ ہے لیکن اس کی تعریف نہیں ہوسکتی - (۶) وہ نہیں ہے اور اوسکی تعریف نہیں ہوسکتی - (۷) وہ ہے اور نہیں ہے اور اسکی تعریف نہیں ہوسکتی -

ان سات باتوں سے مختلف درشنوں کے مختلف مسئلہ ظاہر ہوتے ہیں - مثلاً سانکھہ

ویدانت وغیرہ بلحاظ دنیا۔ جان اور روح کے ممکن ہے کہ بعض صورتوں میں
ان مسائل میں سے ہر ایک مسئلہ سچ ہو یا بعض صورتوں میں سچ نہ ہو۔ اس لئے اسپر
پورا بھروسہ ہوسکتا ہے۔ اور نہ اون سے مخالفت ہوسکتی ہے۔

مہابیر سوامی اور کونڈاکند سوامی کی تعریف کے بعد (دیکھو نمبر (۴۰) سے نوٹ)
یہہ لکھا ہوا ہے۔ کہ دیوندر مول سنگ اور دیسیک گن میں پیدا ہوا تھا۔ اور چیتر نکھہ
دیو اُس کا چیلہ تھا۔ اس نے چاروں دشاہیں آٹھ آٹھ روز یعنی ایک ماہ تک برت
رکھ کر یہہ نام حاصل کیا تھا۔

اس کے ۸ شاگرد تھے۔ جن میں سے وکر گنج میں گوپ نندی مشہور ہوا۔ اور
اس نے وہ کام کیا جس کو دیگر اشخاص نے ناممکن خیال کیا تہا۔ یعنی اوس نے
جین دہرم کو جو کچھہ عرصہ سے ترقی پذیر نہ تھا وہ فروغ اور رونق دی جو گنگ راجہ
کے زمانہ میں کبھی اس کو حاصل تھا گوپ نندی کا ساتھی پربھو چندر تھا جسکے چرنوں
کو سیوا دہارا کا راجہ بھوج کیا کرتا تھا۔ اس فاضل اجل شاستری نے سنہ ۱۰۰۰ء
سے سنہ ۱۰۵۵ء تک حکومت کی اور پربھو چندر کا دہرم کے کاموں میں ہم عصر دامانندی
ہوا۔ جو وشیو بہٹ کی دلیلوں کو رد کرتا ہے معلوم نہیں کہ وشیو بہٹ کون تھا۔
دامانندی کا سدہرم پل دہاری تھا۔ جس کا نام گن چندر بھی تھا جو بظاہر مالی پور
میں مٹ کے مندر میں رہتا تھا سانی پور یا بلگامی مراد ہے جو سمنوگا کے ضلع میں
تھا۔ اوس کا سدہرم میگھہ نندی تھا۔ جو شاد باد میں ماہر تھا۔ اس کا سدہرم
جین چندر تھا۔ جو جینندر گرمر کے علم میں مانند پوجیہ پاد اور منطق میں اکلنک اور
شاعری میں بہاروی کے ثانی تھا۔ اس کا سدہرم دیو نندر ہوا۔ جس کو بانکے پور
ضلع دہارواڑ کا سنی لکھا ہے۔ اس کا سدہرم ورسو چندر تھا۔ جو سیادواد اور
منطق میں بڑا مشاق تھا۔ اور جو چالوکیہ کٹک میں بال سرسوتی کے نام سے مشہور
ہوا۔ اس کا بہائی اور سدہرم یا ساکیرتی ہوا۔ جس نے سیادواد کی تشریح کی
اور بودھوں کو مغلوب کیا۔ سمبہل اور سنگدیپ کے راجہ اس کے چرنوں کی سیوا

کرتے تھے - اِس بات کا کہنا مشکل ہے کہ یہہ کون تھا لیکن معلوم ہوتا ہے کہ ۱۰۲۳ع میں سنہد و سنگدیپ کے تخت پر بیٹھا - اس کا دار الخلافہ انورادہاپور تھا - ہندوستان پر حملہ ہونے کے سبب اِس نے سنہ ۱۰۳۲ع میں تخت چھوڑ دیا - ۱۰۵۹ع میں چولاؤں نے اوس کو گرفتار کر لیا اور قید کر کے لے گئے اور اوس ٹاپو پر ایک چولا نائب السلطنت مقرر کیا - قدیم سلطنت بجے باہو کے قبضہ میں آئی اور بجے باہو نے چولاؤں کو بڑی مشکل سے بارہ برس کے اندر وہاں سے نکال دیا -

بجے باہو کا سدہرم ادرگوپ نندی کا چیلہ ستری ہتھٹی ہوا - اِس کو اسوجہ سے تری نتھی کہتے تھے کہ وہ نہیں تھی بہوجن کھایا کرتا تھا - اسکے سدہرم گولا کے تین نام اور ہیں - یعنی مل دہاری - ہیم چندر اور گنڈو مکت - اِس کا سدہرم سبہا کیرتی ہوا - سبہا کیرتی کا سدہرم میگہہ چندر جو میگہہ نندی کا بیٹا (چیلا) تھا - اگر اِس فقرہ کا صحیح ترجمہ ہوا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ ابہے چندر کا نام اِسکے ایک بیٹی تھی - لیکن اِس کا اور کچھہ ذکر نہیں ہے - اوس کا سدہرم کلیان کیرتی تھا - جو ساکہنی بہوت کے اتارنے کی طاقت رکھتا تھا - اور جنتر منتر میں طاق تھا اس کا سدہرم بال چندر تھا جو ظاہرا ساگرہ خاندان کی نسل سے تھا - اس کی ددیا کا حال لکھا ہے اور کتبہ میں مذکورہ حیدرہ گروؤں کے نام درج ہیں -

اب ہم گنگ راجہ کے کتبوں کا ذکر کرتے ہیں - اِن میں سے اول نمبرہ ۷ اور ۷۶ کی آخری سطریں ہیں - جو جین مہاراشٹری اور ہیل کناڈا حروف میں ہیں - اور اُن کا مطلب یہہ ہے کہ گومتیشور کی بڑی پرتما کے گرد احاطہ بنوایا -

یہہ کتبے مورتی کے ہر دو طرف ہیں اور چمنڈ رائے کے کتبوں کے عین نیچے ہیں - اور اسی قسم کے ہیں - اون کی تاریخ مندرجہ بالا وجوہات سے ۱۱۱۶ع مقرر کی گئی ہے - اردگرد کے کنگورے کی دیوار اور دیگر عمارتوں سے وہ خوبصورتی اور رونق جاتی رہی ہے - جو اُس وقت تھی جبکہ پہاڑی کی چوٹی پر یہہ مورتی اکیلی اور برہنہ کھڑی تھی - لیکن حفاظت کے لئے دیواروں کا بنوانا ضروری سمجھا گیا -

کیونکہ جب وہ بنائی گئی تہیں - جین مت ترقی پر تہا اور راج دہرم تہا - لیکن جب رامانوج اچاریہ ابقار فرنے ہوسل راجہ تبی دیو کو اسی سال ویشنو بنالیا تو جینیوں کے ساتہہ اسکی سخت عداوت ہوگئی - جینی اتنے زبردست ہوگئے تہے کہ بالکل الگ نہیں کئے جاسکتے تہے - کہتے ہیں کہ رامانوجی چری نے مورتیوں کو کہنڈن کرنا شروع کیا - تاکہ وہ پوجنے کے لائق نہ ہیں بائیں ہاتہہ کی انگلی جو اندازہ سے چہوٹی تہی - اس کو الگ کردیا ہے اسکی جگہہ پوری انگلی لگادی ہے - رامانوج آچاری کے ویشنو دہرم اختیار کرنے کی وجہ سے یہہ معلوم ہوتی ہے کہ راجہ کے جینی گرو نے اسکے ساتہہ کہانا کہانے سے انکار کیا تہا کیونکہ راجہ کی ایک انگلی جاتی رہی تہی -

اس کے بعد کتبہ نمبر ۶۳ و ۶۴ و ۶۵ ہیں - ان میں یہہ لکہا ہوا ہے کہ چہوٹی پہاڑی پر تین بستیاں اور تعمیر کرائی گئیں - یہہ ہر ایک مندر میں بڑی مورتی کے پائے پر علیحدہ علیحدہ کندہ ہیں لیکن نمبر (۶۴) اوپر کی منزل میں مورتی پر ہے - نمبر ۶۵ سے معلوم ہوتا ہے کہ اودے سور بستی جو اب ساسن بستی کے نام سے مشہور ہے گنگ راجہ نے تعمیر کری تہی -

نمبر ۶۴ سے معلوم ہوتا ہے کہ تیسری اودے سور بستی موسوم بہ اڑے دو کہٹے اسکی بیوی نے بنوائی تہی - ان تینوں پر کوئی تاریخ نہیں ہے - سنہ ۱۱۱۶ء کے بنے ہوئے ہیں - کیونکہ نمبر ۵۹ جسکی تاریخ سنہ ۱۱۱۷ء ہے ساسن بستی کے دروازہ پر ہے - اور اس میں لکہا ہوا ہے - کہ گنگ راجہ نے ان بستیوں کے لئے عطیہ دینا منظور کیا - جو اس کی ماں اور بیوی نے تعمیر کرائی تہیں - اس سے یہہ نتیجہ نکلتا ہے کہ تینوں بستیوں میں سے ساسن بستی سب سے پچہلی بستی ہے - لیکن جس جگہہ وہ بنی ہوئی ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ سب سے پہلی بستی ہے - مگر وہ قریب قریب ایکہی وقت میں بنائی گئی ہوں گی -

کتبہ نمبر ۶۵ سنسکرت اشلوک میں ہے - اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ گنگ راجہ کا گرو سبہا چندر تہا - اس کا باپ بدہ متر تہا - اور اس کی ماں پوچیکا تہی -

نمبر ۴۵ اور دیگر کتبوں میں بدہ متر کا نام ایچا ایچی راجہ لکہا ہے لیکن کتبے نمبر ۴۵ سے ظاہر ہے

کہ وہ دراصل ایک برہمن تھا۔ اور پیچھے جینی ہوگیا۔ بدہ منتر اس کا برہمنی نام تھا اور جین مت اختیار کرنے پر اوس نے اپنا نام اچار رکھا۔ ساسن بستی جس کا ذکر اوپر بیان کیا گیا ہے اس ساسن یا کتبے نمبر ۵۹ سے جو اس کے دروازہ پر کھڑا ہے ساسن بستی کہلاتی ہے۔ یہہ ایک سادہ عمارت ہے اور چندر گپت کی بستی کے عین پیچھے واقع ہے اس کے بیچ میں ایک تنگ راستہ ہے اور شرق رویہ ہے کتبہ نمبر ۶۴ ہلے کناڈا حروف میں ہیں۔ اس میں لکھا ہوا ہے کہ سبھا چندر کے چیلے گنگ رائے نے اپنی ماں بوچی کے لئے یہہ مندر بنوایا تہا۔ جب ہم کتبے نمبر ۵۹ و ۴۴ و ۶۳ و ۴۸ پر نظر ڈالتے ہیں۔ تو اغلب یہہ معلوم ہوتا ہے کہ یہہ اسی وقت تعمیر ہوا ہے۔ باہر کی طرف سے مندر بالکل سادہ ہے لیکن کچھہ ایک لمبا ہے۔ لیکن چونکہ اس میں سامنے کے رُخ صرف ایک ہی دروازہ ہے اور اُس کے آگے ایک بڑا پٹا ہوا دروازہ ہے اس وجہ سے اس میں روشنی نہیں جاتی۔ اور اسی وجہ سے اوس کو کتل بستی یعنی اندہیر مندر کہتے ہیں۔ اس کا نام پدماوتی بستی بہی ہے۔ غالبًا پدماوت نے اس کو ازسر نو بنایا تہا۔ اور اصلی مورتی کو اوپر کی منزل پر اٹھا کر لے گئے۔ تاکہ اس کی جگہہ ایک اور پرتما استہاپن کی جاوے۔ جس کا ذکر نمبر ۶۷ میں ہے۔

یہہ مندر چندر گپت بستی کے مغرب میں واقع ہے۔ لیکن زیادہ تر جنوب کی طرف ہے پس اس کتبہ کا آغاز اور دوسرے کتبہ کا انجام ایک جگہہ ہے۔ اس میں کچھہ شک نہیں کہ اس میں چمنڈ رائے کی بستی کے مانند ایک چھوٹا سا گنبد تھا۔ لیکن اب کوئی بُرج موجود نہیں ہے۔ اگرچہ نقشہ میں یہہ بُرج دکھلایا ہے۔ وہ سطحہ میں تھا۔ اس کے کچھہ عرصہ بعد ایک لمبا اور بڑا استون دار کمرہ اس بستی اور چندر گپت بستی کے سامنے مربع جگہہ میں اس طرح بنایا ہوا ہے کہ دونوں بستیوں کا دروازہ اسی کمرہ میں تہا۔ چندر گپت بستی کا دروازہ اوتر کی طرف ہے۔ اور چمنڈ رائے بستی کا دروازہ پچہم کی طرف ہے۔ باہر کی طرف پتہر کا ایک زینہ شمالی مشرقی حصہ گوشہ میں کمرہ کی چوٹی تک لگا ہوا ہے۔ کہتے ہیں کہ رئیس زادیاں بڑے تیوہاروں پر تماشہ دیکہنے کے لئے یہاں جمع ہوا کرتی تہیں۔ یہہ کمرہ اب

گر گیا ہے - اور اب سادہ طرز پر بنا دیا ہے - اور پہلی عمارت کے منقش ستونوں کی جگہہ
جالے کی ٹکڑے وہاں ادہر ادہر پڑے ہوئے ہیں - سادہ اَن گہڑ پتھر لگا دیے ہیں
اور ایک پردہ کی دیوار سامنے بنی ہوئی ہے - کہ اندر کا حال کچھ معلوم نہ ہو -
کتبہ نمبر ۴۳ سنسکرت اشلوک میں ہے - اور اوس میں گنگ راجہ کی رانی لکشمی کی تعریف
ہیں - جس نے مندر بنوایا - یہہ چندر گپت بستی کے شمال مشرق میں اس بستی سے اور
ساسن بستی سے جو اس کے خاندان نے بنوائی تھی - کچھہ فاصلہ پر واقع ہے - اور
شمال رویہ ہے - یہہ بھی سادہ عمارت ہے اور اس کو ارے ڈوگنی بستی کہتے ہیں -
چونکہ اس میں دروازوں کے ہر طرف ایک اونچا چبوترہ ہے غالباً یہہ دوسری بستی
سے پہلے بنایا گیا ہوگا - لیکن کتبہ نمبر ۵۹ میں پہلے اس بستی کا ذکر ہے - جس کو
ماں نے بنایا تہا - اور پہر اس بستی کا ہے جس کو بیوی نے بنایا تہا - پس میں نے بہی
یہی ترتیب قایم رکہی ہے -
کتبہ نمبر ۴۵ اس واقعہ کے لحاظ سے جو اس میں مندرج ہے بڑے کام کا ہے -
اس کی تاریخ سنہ ۱۱۱۷ء ہے (دیکہو نمبر ۵۹) اس کے بنانے کا مدعا یہہ ہے کہ وشنو
وردہن سوامی کے منتری گنگ راجہ نے ان بستیوں کے لیے جو اوس کی ماں اور بیوی
نے بنائی تہیں - پرام کا گانو وقف کیا - اس وقف کی کیفیت اوس میں درج
کی جاوے -
گنگ راجہ کی نسل کا پتہ مارا سے لگتا ہے جسکی بیوی ماک نبی تھی - ان کا بیٹا ایچاہو
جو کونڈنیہ گوتر کا برہمن تہا - وہ پکا جینی بن گیا - اس کی بیوی پوچی کبی تہی - یہہ گنگ
راجہ کے بزرگ تہے -
نہایت پر جوش الفاظ میں یہ لکہا ہوا ہے - کہ چالوکیہ راجہ تری بہون مال پرمادی دیو
یعنی بکرماجیت نے سنہ ۱۰۷۶ء سے سنہ ۱۱۲۷ء تک حکومت کی - بکرماجیت کی فوج
کینے گال میں بارہ باجگزار رئیسوں کے زیر کمان خیمہ ڈالے پڑے تہے - گنگ راجہ
نے پرام کا گانو مانگا تاکہ اس کو مذکورہ صدر بستی کے نذر کر دے -

اس کتبہ میں ایک اشلوک ہے جو کئی جگہہ لکھا ہوا ہے اس کے معنے یہ ہیں کہ گنگ راجہ نے گنگا وادی کی تمام بستیوں کی مرمت کرائی اور گومٹ دیو کے ارد گرد احاطہ یا حجرے بنائے - اس نے گنگا وادی سے تامل لوگوں کو نکال دیا اور بیر گنگ یعنی وشنو وردہن سوامی کی کھڑی مورتی بنوائی - (تفصیل کے واسطے دیکھو نمبر ۹۰) گنگ راجہ اپنے آپ کو گنگ بنس کے پہلے راجاؤں سے صدہا گنا زیادہ قسمت والا کہتا ہے -
پچھلا حوالہ اوس گنگ کی طرف ہے جو گنگ بنی راجاؤں میں آخیر تہا - اس نے بہر حال ۱۰۲۲ء سے ۱۰۶۴ء تک حکومت کی - اس کی راجدہانی پر چولا خاندان نے قبضہ کر لیا - اور گنگ بنس کا خاتمہ ہوا - اب ابہی ذکر کریں گے کہ موجودہ گنگ راجہ نے چولا خاندان کے قبضہ سے اپنے بزرگوں کی راجدہانی کو چہوڑا لیا -
کتبہ نمبر ۵۹ اور نمبر ۶۴ میں ایک ہی بیان ہے - اور کتبہ نمبر ۵۹ میں چند مشہور باتیں اور دی ہوئی ہیں -- اوس سے عطیہ کی تاریخ ساکہا سمت ۱۰۳۹ اسال ہیوا لمبے (۱۱۱۷ء) ہوتی ہے - کہتے ہیں کہ گنگ راجہ نے ہر طرف قصبے اور جین مندر بنوائے اس میں اس کی شہرت اور تعریف یوں لکھی ہے کہ اوس نے سب رشی کی شہرت کو ماند کر دیا - جس کی خاطر دریا گوداوری چپ چاپ کہڑی ہوگئی اب دریائے کاویری نے طغیانی پر آکر گنگ راجہ کو گھیر لیا اور اوس کے چرنوں کو چہوا - ہر دو امور کی تشریح کرنے کے لئے ہماری پاس کچہہ مصالح نہیں ہے -
گنگ راجہ نے اس بستی کے واسطے جو اس کی ماں نے بنوائی تہی پرام کا گاؤں نذر کیا اس کے باپ ایچی راجہ نے اس کو منظور کیا - گاؤں کی حدود بہی لکہی ہیں - اس کتبہ کو وردہن اچاری نے کندہ کیا ہے -
کتبہ نمبر ۱۳۹ پر ساکہا سمت ۱۰۴۱ اسال دلیبی (۱۱۱۹ء) کی تاریخ ہے - اسی کتبے میں لکہا ہوا کہ ماں پوچی گنتی ارجکا بن کر مرگئی - اس نے دیوکرن نندی سے دکشا لی تہی - جسکے لئے اس نے ایک سمادہ بنوائی تہی - اس سے صاف ظاہر ہے کہ دیو کرنندی اس سے پہلے مرا ہوگا - ہم نہیں بتلا سکتے کہ وہ کون تہی -

کہتے ہیں کہ دیو کرنندی کی نسل گوندا کنڈ سے ملتی ہے - جو دیو ندر کی مدد سے زمین سے ہم انچہ اوپر چلا کرتا تھا - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ پورا جوگی تھا - (دیکھو نمبر ۱۰۵) دیوی کرنندی کا چیلہ مل دہاری دیو ہوا اور اس کا چیلہ سبھا چندر دیو تھا (دیکھو کتبہ نمبر ۱۳۴) کتبہ نمبر ۹۰ پر ساکھا سمت ۱۰۴۲ سال بکاری (سنہ ۱۱۲۰ع کی) تاریخ ہے - اس میں دیبک کی وفات کا حال مندرج ہے - جو بوچی راجہ کی بہن اور سوداگر چمپد سیٹھی کی استری تھی - اس کی یادگار میں گنگ راجہ کی رانی لکھشمی نے ایک ستون یا سل ستمبہ بنوایا تھا - (دیکھو نمبر ۴۶ کر) - اس کتبہ کے بعض لفظ بہ کتبہ نمبر ۴۶ سے ملتے ہیں - اور اگر قیاس درست ہے تو وہ یک گنگ راجہ کی بیٹی تھی اور لکلا لکلکوی یا لکھشمی اس کی رانی تھی -

اس کے پیچھے کتبہ نمبر ۴۸ ہے - اس میں لکھا ہوا ہے کہ ساکھا سمت ۱۰۴۳ سال سرودری سنہ ۱۱۲۱ع میں گنگ راجہ کی ماں بوچی کبی نے وفات پائی - اور اس کی یادگار میں یہ وہ بنائی گئی -

کتبہ نمبر ۵۴۸ کے مانند اس کتبے کے بھی شروع میں اس کے خاوند اچیا کے شجرہ نسب اور جین مت کی عبادت کا ذکر ہے - اسکے بعد پوچمبکی کی صفات اور خیرات کا ذکر ہے اوس نے بنگولہ اور دیگر مقدس مقامات میں بہت سے چینیا لیہ بنائے - اور بہت سے دان پن کئے -

آخرکار گرہست چھوڑ کر رشی بن گئے اور سلیکھنا کر کے موجودہ زندگی کی تکلیفوں کو جیت کر سرگ لوک کو چلے گئے -

اس کے بیٹے گنگ راجہ کی تعریف معہ القاب و خطاب مندرج ہے - اون میں اس کو سوسل راجہ وشنو وردہن کی تخت نشینی کو پاک کرنیکا برتن کہا ہے - اس کا مطلب آگے لکھا جاوے گا -

اس سے اگلا کتبہ نمبر ۸۹ ہے جو ایک سال بعد کا ہے یعنی ساکھا سمت ۱۰۴۴ سال پلاوا (سنہ ۱۱۲۲ع کا) ایک سال پیشتر گنگ راجہ کی ماں مرگئی تھی - اب اس کی بیوی کا انتقال

ہوگیا - اور کتبہ میں لکھا ہوا ہے کہ اس کی یادگار میں سمادہہ بنائی گئی - آخر میں اس کے اوصاف خوبصورتی اور تقویٰ کی تعریف ہے کہتے ہیں کہ دنیا بھر میں کوئی عورت گنگ راجہ کی رانی کی برابری نہیں کر سکتی مگر اس مشہور جرنیل اور منتری کو خانگی جھگڑے بہت لگے ہوئے تھے - کیونکہ نمبر ۴۶ و ۴۷ کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اوائل عمر میں اون کا اکلوتا بیٹا اور بیٹی مر گئیں - اور اس امر کی تصدیق یہہ ہے کہ کسی بچہ کا ذکر نہیں ہے ہندوں کے لئے ایسی ایسی دکھوں کا کوئی عوض نہیں ہو سکتا - یہہ بات بخوبی سمجھہ میں آسکتی ہے کہ اس بات سے دونو خاوند اور بیوی کے دل میں مذہبی جوش و خیرات کی خواہش پیدا ہو گئی - گنگ راجہ کی اقبال مندی سب پر عیاں تہی - پس جیسا کہ ہم نے ابہی ذکر کیا ہے - بیوی نے اس بات کو تسلیم کر لیا کہ ان دکھوں کا باعث میں ہوں - اس (عورت) کے خاندان و حسب نسب کا کچھہ ذکر نہیں ہے -

اس کے بعد کتبہ نمبر ۴۳ ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ لکّوی کا گرو سبہاچند تھا صرف ایک سال بعد ساکہا سمت ۱۰۴۵ سال سوبہاکرت ۱۱۲۳ء میں مر گیا یہہ کتبہ ایک مربع ستون کے چاروں پہلوؤں پر کندہ ہے - یہہ ستون گنگ راجہ نے اس کی یادگار میں بنایا تہا - جو اوس کا چیلا تہا - آخر میں گنگ راجہ کی سالی اور لکّوی کی بہن مسمی جکاّنا اور اس کے چیلے کا ذکر ہے ظاہرا وہ مذہب کی بڑی پابند تھی اور مذہب پر جان دیتی تھی -

اس کتبہ کے آغاز میں سبہاچندر کے سلسلہ کا ذکر ہے اور اس میں بہت سے امور درج ہیں جو کتبہ نمبر ۴۷ سے اخذ کئے گئے ہیں - مہابیر سوامی اور گوتم سوامی کے بعد پدم نندی کا حال ہے - پدم نندی کا دوسرا نام کونڈاکنڈاچاریہ تھا اس کے بعد اما سواتی کا ذکر ہے جس کا دوسرا نام گردہر پچہیا تہا - اسکے بعد اس کے چیلے بالک پچہیا اور گنا نندی کا ذکر ہے - گن نندی کے ۳۰۰ چیلے تھے ان میں ۷۲ بہت مشہور ہوئے - ان کا سردار دیو نندر تھا - اس کا چیلہ کلادہوت نندی

تھا - کلادہوت کا چیلا سمپورن چندر رہا - جو سورج جوتش اور چاند کے نجوم میں بہت ماہر تھا - اس کا چیلہ دم نندی تھا - اور اس کا بڑا بیٹا سر دہر تھا -

اس کے بعد چندر کیرتی اور اسکے چیلے دواکر نندی کا ذکر ہے اس کا چیلہ گنڈا دمی مکٹا ل دہاری تھا - ل دہاری کا چیلہ سبہا چندر - (دیکھو نمبر ۱۲۹) سبہا چندر کی دفات کا حال بڑے افسوس کے ساتھہ کیا ہے - افسوس صد افسوس کہ بڑا جتی سبہا چند دیو سرگ باشی ہوگیا -

کتبہ اچھا لکھا ہوا ہے اور یہ بھوچندر کے چیلے مگیڈی مرای مایا نے اوس کا مضمون بنایا تھا - اس کو ورد ہہ من آچاری نے کندہ کیا تھا - اس ورد ہہ من نے چہہ سال پیشتر نمبر ۵۹ کندہ کیا تھا -

کرت
اب ہم نمبر ۵۶ کا ذکر کرتے ہیں جو اسی زمانہ کا ہے یعنی ساکہا سمت ۱۰۴۵ سال سوبہا (۱۱۲۳ء) - فی الحقیقت یہہ کتبہ پہلے آنا چاہیے تھا - چونکہ یہہ نوروز کے چار ماہ پیشتر جاری ہوا تھا - لیکن گنگ راجہ کی یادگاری کتبوں کو ایک جگہہ رکھنا مناسب معلوم ہوتا ہے - موجودہ کتبہ بالکل مختلف ہے اس کا مضمون یہ ہے کہ وشنو وردہن کی رانی سنتلا دیوی نے ایک بستی بنائی اور ہوسل راجاؤں کا خاص طور پر ذکر ہے - اوّل میگہہ چندر کے چیلے پربھو چندر کی تعریف ہے اور پھر یادول کا پتہ برہما سے لگایا گیا ہے - پہر سلا اور شیر کی کہانی ہے - جس سے اس کا نام پوسل یا ہوسل ہوگیا - یہہ لقب اس خاندان کے تمام راجاؤں کا تھا - اس کے بعد دینا دیتہ کا حال ہے - کہتے ہیں کہ دینا دیتہ نے ملکپاؤں یا پہاڑی سرداروں کو مغلوب کیا -

اس کا بیٹا ایری انگا تھا - جس کا بیٹا وشنو وردہن - وشنو وردہن کی فتوحات ہیں جگر گوتی - تلاکڑو - نیلگری - کونگو - ناگلی - کولالہ - تری پورو - کویا ترو کونگانی - اچانگی - تلیرو - پوم بچا - وندنا سر چوک اور بلیا پلٹن کا ذکر ہے اس نے ۹۶۰۰۰ گنگا ودی (میسور کے وسطی اور جنوبی حصہ) کو مغلوب کیا -

اور نری بھوں مال اور بھوجابل بیر گنگ کا نفسِ اختیار کیا۔
اس کی رانی سنتلا دیوی تھی - جو مارا سنگھ اور راجی کبی کی بڑی بیٹی تھی وہ سوتی گندھ ورن کے نام سے بھی مشہور ہے - یعنی سوکھ رانیوں کے لئے ہست ناتھی - اس نے بیلگول میں ایک بستی بسائی اور اوس کا نام سوتی گندھ ورن رکھا - یہہ خوفناک اور عجیب نام اب تک چلا آتا ہے - اگرچہ یہہ بیتہ ایشور (صبر کا مالک) سے منسوب ہے دیکھو کتبہ نمبر ۶۲ - اس نے وشنو وردہن کی اجازت سے مختلف زمین عطا کیں - یہہ زمین اوس نے اپنے گرو سبھا چندر کی معرفت عطا کی تہیں - اور پربھو چندر کے چیلے سہر کیرتی نے ۱۳۲ پیتل کے برتن بنائے۔
کتبہ نمبر ۶۲ وسطی تصویر کا ہے وہ سنسکرت نظم میں ہے اور اوس میں لکھا ہوا ہے کہ پربھوچندر کی چیلی اور راجہ وشنو کی رانی سنتلا دیوی نے مندر بنایا - اور شانت ناتھ سوامی کی مورتی اس میں استہاپن کے یہہ ترنہنکر شاید اس واسطے پسند کیا تھا کہ اس ترتہنکر کا نام اسکے نام کے مانند تھا - ان نظموں میں سے ایک نظم سے اس کی دلکش اور عمدہ صفات ظاہر ہوتی ہیں - یہہ نظم ہندوان کی نظم میں نہایت ہی عمدہ خیال کی جاتی ہے اس کے بعد کی تاریخ کا کتبہ نمبر ۵۴ اس تمام ذخیرے میں سے نہایت ہی دلچسپ ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ کسی عالم فاضل آدمی کا بنایا ہوا ہے اس میں لکھا ہوا ہے کہ ساکہا سمت ۱۰۵۰ سال کلا کا - ۱۱۲۸ع میں شین منی نے وفات پائی - لیکن گروؤں کے سلسلہ کا مفصل اور واضح طور پر بیان ہے - وہ خود بھی اسی سلسلہ سے متعلق تھا - یہہ تمام کتبہ سنسکرت نظم میں ہے - اور اس میں کہیں کہیں جینی یا دیگر کتابوں سے نقل کی ہوئی تحریریں اس بات کی ثبوت میں موجود ہیں - شروع میں وردھہ مان سوامی اور اس کے چیلے گوتم سوامی کی تعریف ہے اور سرت کیولی تک کی تعریف ہے - بہدر باہو اور اس کے چیلے چندر گپت کا خاص طور پر ذکر کیا ہے اسکے گرو کی صفات کی وجہ سے بن کے دیوتاؤں نے بڑی مدت تک اس کی پوجا کی - اس کے بعد کوندا کند کا ذکر ہے - اس نے جین

مذہب بھارت (ہندوستان) میں پھیلایا - اور اس کے بعد سمنت بھدر کا
حال ہے جس نے اپنے کلام کے جادو سے چندر پربھو کو بلایا - اس امر کی تشریح
راجاولی کتھا میں یوں لکھی ہے کہ جسطرح پہلے پدم منڈی یعنی کونڈا کنڈا اور پوجیہ پاد
تھر تھہ میں شک کرکے بڑی کوشش سے مشرقی ودیہا یعنی ترہت یا بہار میں پہنچے
اور تیرتھنکر اور اون کے گرنتھ کو دیکھکر تمام شکوک رفع کرکے واپس آئے تھے - اسی
طرح سمنت بھدر سوامی سا سن دیوی کو سمبھی کے شہر میں آئے - (کوسمبھی دریائے
جمنا پر الہ آباد کے پاس ہے اور اوس کو چندر گپت کی طلائی مورتی دکھلائی جس سے
دنیا کو تعجب ہوتا تھا - اس نے آسان سنسکرت میں مختلف سدھانت اور چھہ قسم کے
آگم شاستر کی تشریح لکھی ہے -

سمنت بھدر سوامی کا ذکر

پہلی چرنی میں سمنت بھدر کی زندگی اور سفر کا مفصل اور دلچسپ بیان ہے - وہ یوں
بیان کرتا ہے کہ اس نے پاٹلی پتر میں ڈھول بجایا اور لوگوں کو مباحثہ کے واسطے
بلایا - پاٹلی پتر چندر گپت کی راجدھانی تھی - اس کو یونانیوں نے پالی بہوترا لکھا ہے
اور اب اس کو پٹنہ کہتے ہیں اور یہ دریائے گنگ پر واقع ہے - پھر وہ مالوا -
سندھ - ٹہکا واقع ملک پنجاب - اور کانچی واقع ملک کانچی ورم گیا - لیکن کوئی شخص
اس کو ایسا نہ ملا - جو اس کے ساتھ بحث کر سکے - آخر کار وہ کرناٹکا یعنی کولاپور
واقع ملک جنوبی مرہٹہ میں پہنچا - اور راجہ کو سخت سست کہا - راجہ کا نام نہیں لکھا
ہے - اس کے دربار میں سے کوئی شخص اس سے بحث نکر سکا - راجاولی کتھا
میں یوں لکھا ہے کہ کرناٹکا کے سامنے آیا - (یہ بیان لفظ بہ لفظ ہے) اس
کے بعد چند اشلوک ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ کانچی - لمبوسا - دساپور اور
بنارس میں گیا - بمپارامائن کی دفعہ ۷ - ۳۵ لین لکھا ہے کہ دساپور اجین کے قریب
تھا - جینیوں کی بڑی بڑی کتابیں جو پہل کناڈا حروف میں ہیں ان کے شروع
میں سمنت بھدر - کوئی پدی نیشٹی اور پوجیہ پاد کی تعریفیں ہیں - اگر فرض کریں کہ
سمنت بھدر اس گروہ سے جس کا ذکر آئندہ ہوگا - کچھ عرصہ پہلے یا پیچھے ہوا -

تو اس سے قدرتی طور پر یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ مندرجہ ذیل بیانات کے مطابق اس کو پہلی یا دوسری صدی میں رکھنا چاہئے۔ بیشک جین شاشتروں کی روسے وہ ساکھا سنہ ۱۲۸ء میں ہوا ہے۔ سمنت بہدر کی کئی عجیب باتیں کتبہ نمبر ۱۰۵ میں بیان کی جاویں گی۔

پہر سہانندی کا ذکر ہے جس نے اس تلوار سے جو بہگوت ارہت نے اس کے واسطے مہوظ رکھی تھی۔ مہاپاپ کو کاٹ کر ٹکرے ٹکرے کر دیا۔ پہر اس نے وہ تلوار اپنے چیلے کو دیدی۔ اور اس نے اس تلوار کے ذریعہ اوس تپھر کے ستون کو کاٹ ڈالا جو پٹی کے مانند سلطنت کی دیوی کے سد راہ تھا۔

یہہ عجیب عجیب باتیں ہیں۔ لیکن ان سے بڑا مطلب حاصل ہوتا ہے۔ اگر میں غلطی پر نہیں ہوں تو تپھر کے ستون کے کاٹنے سے مراد گونگنی دریا سے ہے۔ جو گنگ نسل کا پہلا راجہ تھا۔ ہر ایک گنگ کتبہ اس سے منسوب ہے۔ اور ہر جگہہ یہی لکھا ہے کہ اپنی تلوار کے ایک صدمہ سے پتھر کے بڑے ستون کو کاٹ ڈالا اور بڑی شہرت حاصل کی۔ تعجب یہہ ہے کہ یہہ کام جو موجودہ کتبے میں سہانندی سے منسوب کیا جاتا ہے وہ بنا کتبے میں دونوں مانو سے منسوب کیا ہے۔ بنا کتبے کو ریورنڈ۔ ٹی۔ فاکس صاحب نے شایع کیا تھا۔ مختلف بیانات پر نظر ڈالنے سے ذرا سا بہی شک باقی نہیں رہتا کہ سہانندی اور گونگنی دریا میں کیا رشتہ تھا۔ جو غالباً سہو سے مسٹر فاکس صاحب کے کتبہ میں نہیں دکھلایا گیا۔

اس کا بانی بڑا امنی کنوا پالکہ امنی کے لئے مشہور تھا۔ اور کاسیپا کے مشہور گھرانے میں پیدا ہوا تھا۔ راجہ سہانندی سے بہی ترقی کر گیا۔ پرمیشور کرے کہ گنگ بنسی نتاحوں کا سردار پہلے پہولے۔ کولالہ کا شہر کو اگر دولت کا مسکن بنا دیں تو بجا ہوگا اس شہر کولالہ میں ایک راجہ تھا۔ کنوا بنی۔ گنگ نسل کا پہلا راجہ۔ کونگنی اس کا نام تھا۔ جو باتمام ملک کی فتح کرنے کے واسطے پیدا ہوا تھا۔ وہ بچہ ہی سا تھا اور بڑے بڑے لڑکوں کے کھیل کھیلا کرتا تھا۔ اس نے ایک بڑا پتھر کا ستون اپنی لچکدار تلوار کے

ایک صدمہ سے کاٹ ڈالا۔

معلوم ہوتا ہے کہ اگر سردن بیلگول کے کتبوں کے موافق سبھانندی مہی پا کو سبھانندی منی پا میں بدل دیں تو درست ہوگا۔ اور کوئی راجہ ایسا مشہور نہیں ہوا۔ اگر یہہ درست ہے تو نتیجہ یہہ نکلتا ہے کہ گنگ خاندان کا عروج کسی طرح پر سبھانندی سنی کی وجہ سے ہوا جس کی مدد سے اس کا چیلہ کونگنی ورما پتھر کے بڑے ستون کے کاٹ ڈالنے میں کامیاب ہوا جو کسی وجہ سے سلطنت کے دیوتا اور سلطنت کی بنیاد کا سد راہ تہا۔

اب یہہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ پتھر کے ستون کے کیا معنے ہیں۔ میرا خیال یہہ ہے کہ یہہ لفظ سِل ستمبہ ذہبکی کے ستون کا بگاڑ ہے اور راجہ اشوک نے ان ستونوں کو سِل ستمبہ لکھا ہے جن پر اوس نے اپنے فرمان کندہ کئے۔ کولار کے جنوب میں کوئی ستون نہیں ملتا۔ لیکن اس بات کی کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی کہ وہاں کیوں نہیں ہیں۔ کیونکہ اشوک کی سلطنت جنوب میں لنکا تک تھی۔ جہاں پر اوس کا بیٹا خود لبودہ مت کا اوپدیشک بنکر گیا تہا۔ اسیوقت ایک اوپدیشک بنارس اور میسور بہی گیا تہا۔ لیکن اگر ہم اس بات کو مان لیں تو یہ بہی معلوم نہیں ہوتا کہ سلطنت کے قیام کا سد راہ یہہ ستون کیونکر ہو سکتا تھا اور اگر اس ستون کو کاٹ دیا جاتا تو اوس سے سلطنت کو فروغ ہوجاتا۔ بہرکیف اس سے یہہ مراد ہے کہ جینیوں نے کسی اور مذہب کو روکا۔

سبھانندی کب ہوا۔ ظاہرا اسیوقت جبکہ کونگنی ورما ہوا۔ جو گنگ خاندان کا پہلا راجہ تھا۔ اس کا حال تامل زبان کی کتاب کونگا دیس کل سے ہمارے ہاتہہ لگا ہے مسٹر ڈاسن صاحب یوں فرماتے ہیں کہ سبھانندی ساکھا سمت ۱۱۱ سال پر مطابق ۱۸۹ء میں تخت پر بیٹھا۔ اور ۵۱ سال تک حکمران رہا۔ | سبھانندی کب ہوا

کتبوں سے اس تاریخ کی تصدیق ہوتی ہے۔ اس سلسلہ کا چھٹا یا ساتواں راجہ ۴۲۵ء میں تخت پر بیٹھا۔ اور اس امر سے اس کی تائید ہوتی ہے کہ اوس کی ماں کدمب راجہ کرشن ورما کی بہن تھی۔ راجہ کرشن ورما اسی زمانہ میں ہوا۔ اس کا بیٹا دِردَہ نت ۴۷۶ء

میں تخت پر بیٹھا - دردنت کا اتالیق مشہور پوجیہ پاد تھا - جو پانچویں صدی سے منسوب کیا جاتا ہے - اب اگر چھٹے راجہ نے ۴۲۵ء میں حکومت کرنی شروع کی - اور پہلے راجہ نے ۱۸۰ء میں اس خاندان کی بنیاد ڈالی - تو اس سے صاف ظاہر ہے کہ پانچ راجاؤں نے ۲۳۷ برس حکومت کی یا یہہ کہہ سکتے ہیں کہ ہر ایک راجہ بحساب اوسط ۴۵ برس تک حکمران رہا - اگر چھ راجہ ہوئے تو اوسط ۳۹ سال کی ہوتی ہے - لیکن کہتے ہیں کہ پہلا راجہ ۵۱ سال تک حکمران رہا - اور چوتھے راجہ وشنوگوپا کی نسبت یہہ کہتے ہیں کہ اس کی دماغی قوت مرتے وقت تک قایم رہی پس معلوم ہوتا ہے کہ وہ عرصہ دراز تک زندہ رہا - پس ۴۵ سال کے اوسط قرین قیاس ہے - اس سے وہ تاریخ غلط ہے جس سے ہم اب واقف ہیں - پس کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی کہ سہبانندی دوسری صدی کے آخر میں کیوں نہ رکھا جاوے -

بانا راجاؤں کا ایک کتبہ ساکھا سمت ۲۶۱ مطابق ۳۳۹ء کا ہے - یہہ بانا راجہ کے عہد حکومت کا ۲۳ سال تھا - اور اس کتبہ میں تین خاندانوں کا ذکر ہے اس سے ہم تیسری صدی کے آغاز میں پہونچ جاتے ہیں -

اب ہم کرگریو کا ذکر کرتے ہیں جس سے ساسن دیوتا کی مدد سے چھہ ماہ میں ایک کتاب بنائی - اور اس کا نام نواشبد واکیہ رکھا -- اس کتاب سے بعزت والی بہت شرمندہ ہوئے - ہر ایک ترتہنکر کے ایک ساسن دیوی تھی - لیکن نہ معلوم اس سے کون شخص مراد ہے - اور نہ خود اس کتاب کا کچھہ حال معلوم ہے -

اس کے بعد وجرنندی کا ذکر ہے جس نے نوستوترہ بنایا - نوستوترہ میں تمام جین مسئلہ درج ہیں - اسکے بعد پاترکیسری کا ذکر ہے - جس نے تیئسویں ترتہنکر پارسناتہہ کی ساسن دیوی پدماوتی کی مدد سے تہری لکشن کو نکما کر دیا - مگر اس کا کسی جگہہ پتا نہیں ملتا - یہی حال سوماتی دیو کا ہے جس کا ذکر آگے آئے گا - اور جس نے سوماتی سپت کا م بنایا -

اس کے بعد کمارسین کا ذکر ہے جس نے شمال سے کوچ کیا اور ہندوستان کے

جنوب میں وفات پائی - اسکے بعد چنتامن منی ہوا - چوچنتامنی کتاب کا مصنف تھا ساکاٹاین کی جین دیاکرن وگیرہ اس نام کی تشریح ہے - ترجموں سے نوٹ میں اسی نام کی مشہور تامل زبان کی کتاب کا بیان ہے -

اس کے بعد سری وردھہ دیو کا حال ہے کہتے ہیں کہ وہ چوڑامنی نظم کا مصنف تہا لیکن سب سے بڑی بات یہ ہے کہ مشہور سنسکرت شاعر ڈنڈی نے ایک بیت میں اس کی تعریف لکھی ہے - ڈنڈی چھٹی صدی میں ہوا - اس سے یہہ نتیجہ نکلتا ہے کہ سری وردھہ سوامی اسی زمانہ میں ہوا - یا اس سے پیشتر ہوا - اور مندرجہ بالا مصنف اوس سے پہلے ہوئے ہیں بہٹ اکلنک نے کرناٹک شبد انوساسن میں لکہا ہے کہ چوڑامنی ہیل کناڈا زبان کا نہایت ہی عمدہ نظم ہے - وہ تتورتہہ سوتر کی ٹیکا ہے اور اس میں ۹۶ ہزار اشلوک ہیں - لیکن اسکے مصنف کا نام نہیں دیا ہے -

راجاولی کتہا میں اس کتاب کا ذکر ہے اور وہ تمبولر اچاریہ سے منسوب ہے اوس میں ۸۴ ہزار اشلوک ہیں - بارہ ہزار اشلوک انڈکس میں ہیں - تمبولر کا پتہ نہیں لگتا - لیکن میرا خیال یہہ ہے کہ وہ میسور کی شمال مغرب میں تنگ بہدرا کے پاس ہے -

ڈال ہوس صاحب انڈین انٹی کویری جلد پنجم صفحہ ۳۶ میں کارکلا کی پرتما کا حسب ذیل حال لکہتے ہیں -

کارکلا کی پرتما ایک چار سو فٹ گول پہاڑی پر کہڑے جوگ براجمان ہے - یہہ بڑی پہاڑی کی مغربی ڈہلان پر جس میں جہاڑ جہنکاڑ اُگے ہوئے ہیں بنائی گئی تہی پہاڑی کی چوٹی اور اس جگہہ میں بہت غار اور اونچی نیچی جگہہ ہے پہاڑی کی سطح ہموار کی گئی تھی - اور اوس کے اوپر ہزار نا ناریل اور ہزار دوں من ردی بچھائی گئی تھی جب پرتما بن چکی تو پرتما کو بیل لوہے کی گاڑیوں میں جن کے فولاد کے پہیے تہے براجمان کیا گیا - اور کچھ دنوں میں ہزار ناجینی اس پرتما کو نیچے سے پہاڑی پر لے گئے اور وہاں جاکر کھڑے جوگ براجمان کردی جہاں اب تک براجمان ہے

سنہ ۱۸۸۶ء کے نہون کا حال

اس پرتما کا نہون اکثر ہوتا رہتا ہے اور ۱۸۸۷ء میں کولہاپور کے بہٹارک سے تیس ۳۰
ہزار روپیہ خرچ کرکے نہون کرایا تہا - ۱۴ - مارچ گومٹ سوامی کے نہون کا دن
تھا بیس ۲۰ ہزار جاتری ہندوستان کے ہر ایک حصہ سے وہاں آکر جمع ہو گئے بنگالی
گجراتی تامل وغیرہ قوم کے لوگ تہے - بعضے بعضے مہورت سے ایک مہینے پہلے آ گئے تہے
اور نہون کے دن تک آتے رہے مہینے بہر تک گومٹ سوامی مہاراج کے چرنوں کی
اور بستی کے کل مندروں کی نہایت دہوم دہام سے پوجا ہوتی رہی - ۱۴ - مارچ
کے دن - دن نکلنے سے پہلے لوگ پہاڑی پر چلنے لگے تاکہ ایسی جگہہ جا کر بیٹھ جاویں
جہاں سے کل اتسب دکھلائی دے قیمتی قیمتی پوشاک پہنے ہزاروں خوبصورت
عورتیں اور لڑکیاں تہیں - دس بجے مندر کے صحن میں تل رکھنے کو جگہہ نہ رہی -
پرتما کے سامنے چالیس مربع فٹ میں زرد چاولوں کا مانڈلہ رچا گیا - اوس کے اوپر
ایک ہزار کلش جل سے بھرے ہوے رکھے گئے اور کلشوں کے اوپر ناریل ڈھکے ہوے
تہے - پرتما کے اوپر پاڑ بندہی ہوئی تھی جسکے اوپر چہولک اور سراوک ہاتھہ میں گھی
دودھ اور ایسی ایسی اور چیزوں کے کلش لئے کھڑے تہے - کولہاپور کے بہٹارک
کے اشارے پر یہ سب چیزیں پرتما کے اوپر چڑہائی گئیں - یہ اول نہون ہوا - اور
بڑا نہون اتسب دو بجے دوپہر کے وقت ہوا - باجے بج رہے تہے ہزاروں کلش
ایک چشم زدن میں پرتما کے مستک پر ڈہالے گئے - اور منتر پڑہے جاتے رہے اور
جے جے کا شبد ہوتا رہا - آخری نہون میں پندرہ چیزیں - دودھ - دہی - جل
چندن وغیرہ سے نہون کیا گیا - اور ہزاروں روپے خیرات کئے گئے -

اکلنک دیو کا جیون چترتر

نند ۶ کے قریب کہیٹ نام شہر میں شبھ تنگ راجہ تھا - اور اوس کا وزیر اعظم
پرشوتم تہا - پرشوتم کی بیوی کا نام پدماوتی تھا - پرسوتم راج کا کام نہایت عقلمندی

اور مدبری کے ساتہہ انجام دیتا تھا - پرشوتم نہایت ہی باقبال اور عقلمند وزیر تھا اور اپنے دہرم کرم میں نہایت ہوشیار تھا - اکلنک اور نکلنک اوسکی دو لڑکے پیدا ہوئے یہہ لڑکے نہایت ہونہار اور عقلمند تھے جب یہ لڑکے اٹھہ برس کے ہوگئے تو پرشوتم مع اپنی بیوی اور لڑکوں کے پوترا ٹھائیوں کے اسٹمی کو جین مندر میں چترگپت منی مہاراج کے پاس گئے - اور آٹھہ دن کا برہم چرج برت لیا اور نندی شردہان کے اُتسو میں مشغول ہوگیا - اور پرشوتم نے اپنے لڑکے اکلنک اور نکلنک کو بہی آٹھہ دن کا منی مہاراج سے برہم چریہ برت دیلوایا - آٹھہ دن بڑی انند سے پوجا پاٹھہ میں گذری -

— چند سال بعد اکلنک اور نکلنک دونو بہائی شادی کے قابل جوان ہوئے پرشوتم اور اوس کی بیوی نے ایک دن لڑکوں سے شادی کا ذکر کیا ہر دو لڑکے اس بات کو سنکر متعجب ہوئے - چند یوم کے بعد موقع پاکر ان لڑکوں نے اپنے باپ پرشوتم سے کہا - کہ پتاجی ہم دونو کو تو اپنے منی مہاراج سے برہم چریہ برت دلوادیا تھا - اب ہماری شادی کا آپ کیوں انتظام کرتے ہیں پرشوتم نے کہا کہ تمکو اٹھہ دن کا برہم چریہ مذاق میں دلوادیا تھا - یہہ سنکر اکلنک اور نکلنک دونوں بھائیوں نے کہا کہ دہرم کرنے اور برت لینے میں مذاق کیا اور جب ہم برہم چریہ لیچکے - تو ہم مرنے تک پالیں گے - آپنے برہم چریہ دیتے وقت ہم سے یہہ تشریح نہیں کی تھی - کہ یہہ صرف اٹھہ دن کے لئے ہے - ہمنے تو مرنے تک کا برہم چریہ سوچ سمجہہ کر لیا تہا - اور ہم اس دنیا ناپائدار میں دنیاوی خواہشات کی آرزو بہی نہیں رکھتے - نہ چند روزہ زندگی میں عیش وعشرت کرنا چاہتے ہیں آپ ہماری شادی کا انتظام نہ کریں - اون کے باپ نے اون کی ایسی ہونہار باتیں سنکر اون کی شادی کا ارادہ ترک کیا - اور بڑے بڑے فاضل پنڈتوں کو اپنے پاس رکھکر جین دہرم اور سنسکرت پراکرت بیاکرن وغیرہ اون کو بخوبی پڑہا دیا - تھوڑے دنوں میں یہہ دونو بھائی بڑے پنڈت ہوگئے - اسوقت ہندوستان میں بودہ دہرم ترقی پر تہا - اور یہی تقریباً راج دہرم تھا

[illegible]

(بودھ دھرم اسوقت ترقی پر تھا)

ایسے بہت کم پنڈت تھے جو بودھ پنڈتوں سے مباحثہ میں جیت سکیں - اکثر راجہ بودھ دہرم کے پیرو تھے - عام قاعدہ ہے کہ جو راجہ کا دہرم ہوتا ہے اکثر وہی رعیت کا بھی ہوتا ہے - اس لئے ہندوستان کے بہت سے حصہ میں بودھ دہرم رائج تھا - اور اوسکا ڈنکہ بج رہا تھا - اِن دونوں بھائیوں نے ارادہ کیا کہ ہم بودھ دہرم کے شاشتروں کو پڑھکر بودھ دہرم سے واقف ہوکر بودھ دہرم کے پنڈتوں کو جیتکر بودھ دہرم کی جہالت کو اوٹھا کر سناتن جین دہرم کا پربہاو ہر شخص کو دکھلاکر ہندوستان میں جین مذہب پہیلاویں - تو ہمارا جنم سپھل ہے -

یہہ خیال کرکے دونو بہائی بودھ متیوں کا بھیس کرکے بودھ مت کا علم حاصل کرنے کے لئے گیاجی میں بھگوت درس بودھ گرو کے پاس پڑہنے لگے - بہگوت درس کے اور بہی پانچسو چیلے تھے - اکلنک دیوجی ایسے ذہن رسا تھے کہ مشکل سے مشکل مضمون بھی ایک دفعہ سُنتے سے دلمیں جمانے اور حفظ یاد کرتے تھے -

نکلنک دو دفعہ سُننے سے حفظ یاد کرلیتے تھے - یہہ دونوں بھائی تھوڑے عرصہ میں بڑے پنڈت ہوگئے - مسٹر ولسن صاحب کی رائے ہے کہ بھگوت درس بودھ گو دیو مالک میں رہتا تہا - مگر واقعات سے ثابت ہے کہ وہ گیاجی میں رہتا تہا - ایکدفعہ وہ گورو جین شاشتروں میں سے سپت بھنگی جین بانی کا ذکر کرتا تہا - مگر پوتھی غلط تحریر تہی اس لئے اوس کا مطلب ٹھیک نہیں بیٹھتا تہا - اوس مطالعہ کو بند کرکے تھوڑی دیر کے لئے بودھ گرو باہر چلا گیا - اکلنک دیو نے اوس پستک کا غلط پاٹھ نہایت ہوشیاری سے کہ برابر کے بیٹھے ہوئے طالب علموں کو بھی معلوم نہ ہوا درست کردیا جب کچھہ دیر کے بعد بودھ گرو نے پستک کو دیکھا - تو اوسے معلوم ہوا کہ کسی شخص نے پاٹھ درست کیا ہے - اور وہ کوئی جینی ہے جو بودھ مذہب کے بھیس میں اس پاٹھ شالہ میں علم حاصل کر رہا ہے - بودھ گورو نے یہہ پتہ لگانے کے لئے کہ کون شخص جینی ہے - کئی کارروائی کی مگر اِن دونو بہائیوں کی عقلمندی سے اوسکو پتہ نہ چلا کہ کون طالب علم جینی ہے - ایکروز بودھ گورو نے ایک جین پرتما لاکر رکھدی

اور سب طالب علموں کو حکم دیا کہ باری باری میرے سامنے اس پرتما کے اوپر سے لنگہ جاؤ - تمام بودھ طالب علم بڑی خوشی کے ساتھ اوس پرتما کے اوپر سے چلے گئے - اکلنک دیو نے اپنی کپڑوں میں سے سوت کا ایک تار توڑ کر پوشیدہ طور پر پرتما جی پر ڈالدیا اور سمجھا کہ اب یہ پرتما جی کپڑے سے ڈہکے ہوئے ہیں - اور جھٹ پرتما کو اولنگ گئے - اس ہوشیاری کو چھوٹے بھائی نکلنک نے بہی تاڑ لیا - اور وہ بہی اوس پرتما پر سے نکل گیا - یہ بات بودھ گورو یا اوس کی کسی چیلے کو معلوم نہ ہوئی -

ایک رات کے وقت جب سب طالب علم سوئے ہوئے تہے تو بودھ گرو نے ایک بڑی کانسی کی تھالی اوپر سے پھینکی جس سے بجلی گرنے کی سی خوفناک آواز ہوئی اور کل طالب علم ڈر کر بودھ دیو کا نام لینے لگے مگر اکلنک دیو اور نکلنک دیو کے منہ سے نمو کار منتر کا شدھ اچارن ہوا جس سے بودھ گورو نے معلوم کر لیا کہ یہی دونوں جینی ہیں -

اور اوس نے اون دونوں کو گرفتار کر کے راجہ کو خبر کر دی کہ یہ شخص بودھ دہرم کے مخالف ہیں اور دہوکہ دیکر ہمارے دہرم پڑہنے کو آئے ہیں - راجہ بودھ دہرم کا معتقد تھا - اوس نے اوسی وقت حکم دیا کہ ان دونوں کو حفاظت سے حوالات میں رکھو اور صبح ہی ان کا سر کاٹ ڈالو - راجہ کے اہلکاروں نے بموجب حکم اون کو سخت پہرہ میں حوالات میں دیدیا - جب آدہی رات ہوئی - تو پہرہ دار سو گئے - اوس وقت نکلنک نے اکلنک دیو سے کہا صبح ہی ہم مارے جائیں گے - مجھے مرنے کا تو خوف نہیں مگر اس بات کا نہایت رنج ہے کہ جس کام کے لئے ہمنے نہایت محنت سے ودیا پڑہی تھی - وہ کام ہم نہیں کر سکے - اور جن شاشن کا کچھہ بہی اودہار نہیں کر سکے یہ سنکر اکلنک دیو نے اوس کو تسلی دیکر کہا کہ کچھہ خوف کی بات نہیں ہے ہمنے منتر کے زور سے سب سور جہت کر دئے - چہتری تانکر چہپ چہپا کر یہاں سے نکل چلو چنانچہ دونوں نے ایسا ہی کیا - وہ دونوں بھائی وہاں سے نکل کر بھاگ گئے

تھوڑی دیر کے بعد جب پہرہ تبدیل ہوا - تو وہاں پر وہ نہ ملے - اوسیوقت افسران کے پاس رپورٹ ہوئی - اور کوتوال نے چاروں طرف گھوڑوں کی دوڑ دوڑا دی اور حکم دیدیا کہ جب پکڑے جائیں تو فوراً قتل کر دیے جائیں - یہہ دونوں بھائی پکڑے جانے کے خوف سے پیچھے پہر کر دیکھتے جاتے تہے - جب اُفق کا وقت تھا اور تہوڑا سا اندہیرا تہا - تو گھوڑوں کے پانوں کی آواز سنکر اور ڈر کر نکلنک نے کہا کہ بہائی اب دوڑ آتی ہے اب کیطرح نہیں بچیں گے - تو نہایت فاضل ہے اور جین مذہب کو بہت فائدہ پہونچا سکے گا - میری رائے میں تو تالاب میں غوطہ مار کر بیٹھہ جا جہانتک ممکن ہوگا - میں بہی اپنے بچنے کی تدبیر کروں گا - یہہ سنکر اکلنک دیو نے فوراً تالاب میں غوطہ لگایا اور کنول پتیروں سے اپنا منہ ڈہنک کر تالاب میں بیٹھہ گیا - اوس تالاب پر ایک دہوبی کا لڑکا کھڑا تھا - اوس نے یہ حال دیکھکر نکلنک سے خوف کی وجہ پوچھی تو نکلنک نے کہا کہ گھوڑوں پر دشمن کے سوار آتے ہیں - اور جو ملتا ہے اوسے قتل کر ڈالتے ہیں - اگر تجہہ کو جان بچانی ہے تو میرے ساتہہ بہاگ - اتفاق سے اوس لڑکے کی عمر اکلنک دیو سے ملتی تھی - نکلنک کے ساتہہ دہوبی کا لڑکا بہی بھاگ پڑا گھوڑے کے سواروں نے اونکو اکلنک نکلنک سمجہہ کر اون کے سر اوڑا دے اور چنڈال کو حکم دیا کہ انکو گاڑ دو صبح ہی کوتوال نے راجہ کو کل حال سنا دیا -

اس آفت کے ٹلنے کے بعد اکلنک دیو مہاراج تالاب سے نکلے - بہت دیشوں میں دہرم اپدیش کرتے پہرے اور اپنے دیش میں نہ گئے -

پہرتے پہرتے کانچی دیش میں پہونچے اور شہر کے قریب بن میں ٹہرے - اوس شہر کے راجہ کا نام ہم سیتل تہا وہ راجہ بودھ دہرم کا پیرو تھا - مگر اوس کی پٹ رانی رام سندری جین دہرم کی معتقد تہی - جس روز اکلنک دیو مہاراج اوس شہر کے قریب آئے - اوس دن پہاگن سدی اشٹمی کو اشٹاہیوں کا برت شروع تھا - اور مہارانی پدم سندری پوجا میں مصروف تہی اور رتہہ جاترا کا سرانجام ہو رہا تہا - مگر راجہ کے بودھ گورو سنگہہ سری نے راجہ سے کہکر رتھ جاترا کو رکوا دیا - اور پدم سندری سے مہاراج نے

کھلا بھیجا کہ جب تک سنگ سری کو کوئی شخص بحث میں نہیں جیت لیگا - رتھہ جاترا نہیں ہو سکیگی - یہہ سنکر مدم سندری کو نہایت فکر ہوا اور وہ ہر ایک جین مندر میں ایسی پنڈت کے تلاش گئے - جو بودہ گرو کو جیت سکے - مگر اوس کو ایسا کوئی پنڈت نہیں ملا لاچار ہو کر اوس نے مندر میں آکھڑی لی کہ جبتک رتھ جاترا نہ ہو لے تب تک میری کھانی پینے کا تیاگ ہے اور مندر میں بیٹھکر مہا منتر کا جاپ کرنے لگے - اور دہیان میں لولین ہو گئے -

جکرلشیری دیوی نے اوس سے کہا کہ ہے مدم سندری فکر مت کر صبح ہی اس شہر کے قریب اکلنک دیو مہاراج مع اپنے چیلوں کے آوینگے اور تیرا کام سدہ کرینگے یہہ سنکر رانی نے صبح ہی پوجن کیا اور اکلنک دیو کا پتہ لگانے کے لیے آدمی بہیجے - جو لوگ پورب کی طرف گئے تہے - اونہوں نے اکلنک دیو مہاراج کے درشن کئے - اور رانی کو اونکو آنے کی خبر دی - رانی اون کو شہر کے جین مندر میں لے آئی - اور رتھہ جاترا کے اٹکانے کا کارن انکی بیان کیا - اونہوں نے اوسی دن مہاراج ہم سنتہل کے سبہا میں سنگہہ سری بودہ گورو کو بحث میں جیت لیا - اور اوس کے غرور کو ڈہیلا کر دیا - مگر بحث کے وقت بہت سے بودہ پنڈتوں نے ہٹ دہرمی سے کہا کہ ابھی بحث ختم نہیں ہوئی ہے کل پہر ہوگی اکلنک دیو نے بہی اسی کو منظور کر لیا - سنگہہ سری بودہ گورو کو اکلنک کی لیاقت معلوم ہو گئی تہی - اور وہ اپنی ہار کو جانتا تہا - اس لئے اوسکو نہایت فکر ہوا - اور اوس نے تارا دیوی کی ارادہنا کی - تارا دیوی آئی اور اوس نے کہا کہ میں پردہ کے اندر گھڑے میں بیٹھہ جاونگی - اور ہر ایک بحث کرنے والے کو جیت سکتی ہوں اگلے دن سنگہہ سری نے راج سبہا میں کہا کہ میں پردہ کے اندر بیٹھہ کر بحث کروں گا - یہہ کہکر پہلے سے طیار کئے ہوئے پردہ میں چلا گیا - اور دبا ہوئی کے گھڑے میں تارا دیوی کی استہاپنا کردی - جب اکلنک دیو نے پرشن کرنے کو کہا - تب گھڑے میں سے تارا دیوی نے سنگہہ سری کی آواز میں طرح طرح کے سوال اور بحث مباحثہ کرنا شروع کیا اور یہہ بحث ٦ ماہ تک ہوتی رہی - مگر کسی کو ہار جیت نہیں ہوئی ہے جو جو پردہ

سے پرشن ہوتے تھے اون سب کا جواب اودے دیدا اکلنک دیو مہاراج کرتے رہے
مگر سوالات کسی طرح بند نہیں ہوئے - یہہ حالت دیکھ کر اکلنک دیو مہاراج کو بڑا تعجب ہوا
اور اونہوں نے کھا کہ سنگھ سری میرے سامنے ایک منٹ بحث نہیں کر سکتا تھا - وہ چھہ
ماہ سے برابر سوال کر رہا ہے یہہ کیا بھید ہے اسی رات کو چکریشری دیوی نے اکلنک دیو سے
کھا کہ سنگھہ سری آپسے برشن نہیں کرتا ہے - بلکہ اوس کی سدھ کی ہوئی تارا نام دیوی پردہ
کے اندر گھڑی میں بیٹھی ہوئی برشن اور بحث کرتی تہی کل جب وہ آپسے سوال کرے
تو اوسے سوال کو مکرر دریافت کرنا - تو وہ دوبارہ سوال نہیں کر سکیں گے - کیونکہ ایک
دفعہ کہے ہوئے بچن کو بولنے اور پرشن کرنے کی اوس میں طاقت نہیں ہے وہ چپ
ہو جائیں گے اور آپکی جیت ہو جائیگی -

یہہ بھید معلوم کر کے اکلنک دیو نے صبح ہی راج سبہا میں بڑی زور سے راجہ اور
سب پنڈتوں سے کھا کہ چھہ مہینے سے جو میں بحث کرتا تھا اس سے میری مراد جینی شاستر
کی طاقت دکھلانے کی تہی آج میں بحث ختم کر دونگا - یہہ کہکر پردہ کی طرف جب اوس
نے دیکھا - تو پردہ سے فوراً سوال ہوا - اوس کو سنکر اکلنک دیو مہاراج نے کھا کہ
سوال پہر کرو - تارا دیوی سے بولا نہیں گیا اکلنک دیو نے پردہ کے اندر جاکر اس گہڑی
پر ایک لات ماری جس سے گہڑا ٹوٹ گیا اور تارا دیوی بہاگ گئی بعد میں اکلنگ دیو نے سنگھہ سری
سے کھا - کہ بولتا کیوں نہیں سنگھہ سری نے راجہ کی بھری سبہا میں ہاتہہ جوڑکر کھا کہ مہاراج
میری کیا طاقت ہے جو آپسے بحث کروں - چھہ مہینہ تک جو بحث ہوئی - وہ گھڑی کے
اندر بیٹھے ہوئے - تارا دیوی کے ساتہہ ہوئی ہے - یہہ سنکر تمام بودھ دہرم چھوڑکر جینی ہوگئے
اور راجہ ہیم سیتل بہی پکا جینی ہو گیا - اور جین رتہہ جاترا بڑی دہوم دھام سے ہوئی -
بعضے مورخ یہ بہی کہتے ہیں کہ یہہ بحث کانچی میں ہوئی تہی اور جینی اور بودھوں میں یہہ شرط
ٹھہری تہی کہ جو ہار جائے اوس کے تمام فرقہ والے کولہو میں پلوائے جائیں - بودھوں
نے اس بحث کے لئے بڑی بڑی طیاریاں کیں تہیں - اور جب جینی جیت گئے تو شرط کے
مطابق مہاراج ہیم سیتل نے کل بودھوں کو کولہو میں پلوانا چاہا - مگر اکلنک دیو نے راجہ

کو اس سے منع کیا اور جو بودھ جینی نہیں ہوئے تھے وہ جلا وطن کر کے کانڈی ملک لنکا میں بھیجے گئے جہاں ابتک لاکھوں بودھ ہیں۔

ایک ہاتھی اتفاق سے کھل گیا تھا اوس نے بودھ مت کی کتابوں کو پیروں میں روندا مگر جین مت کے شاستروں کو سر پر اوٹھایا۔

اکلنک مہاراج ملکوں میں بودھوں کے ساتھ بحث کرتے پھرے۔ بودھ لوگ بنارس گیا کی طرف سے کانچی دیش مین تیسری صدی مسیح میں آئے تھے اور پانسو برس تک بودھ دہرم کا وہاں خوب ڈنکا بجا۔ سنہ ۸۵۵ء کے قریب اکلنک دیو نے بحث کے ذریعہ سے بودھوں کا نشٹ کر کے سب جگہہ جین مذہب پھیلایا۔ اکلنک دیو کو بہت کی پدویں ملی ہوئی تہی۔ نیای شاستر میں ان کو نہایت مہارت تہی۔ بڑ دھ تری گہہ تری بہار چولکا پر تیہ کمل مارتنڈ وغیرہ اونہوں نے بنائے اور راج بارتک النکار بارہ ہزار اشلوکوں کی تت وارتہ سوتر کے ٹیکا اونہوں نے بنائے۔ اکلنک اسطوتر وغیرہ بہت سے شاستر اونہوں نے بنائے ہیں۔

اس کے بعد پشپ سین کا ومال چندر کا حال دیا ہوا ہے بغیر مذہب والے اوس کی ایک تحریر سے جو اوس نے اپنے گہر کے دروازہ پر لکہہ کر لگا دی تہی سخت ناراض ہو گئے تہے۔ اس تحریر میں اوسنے شو۔ وشنو۔ بودھ کے پیروکار۔ کپالک اور کپلا کی جہالت ظاہر کی تہی۔ اس کے بعد اندر نندی اور پروادی مال کا حال ہے۔ ایک فقرہ لکہا ہے جس سے اس نام کی وجہ تسمیہ معلوم ہوتی ہے۔ اس کے معنے ہیں مخالف بولنے والوں کا شکست دینے والا۔ یہہ معنے راجہ کرشن کو سنائے گئے تہے۔ کرشن راجہ راشٹر کوٹ یارت خاندان کا راجہ تھا۔ اسی نام کا ایک شخص تھا جس کو اکال ورش کہتے تہے۔ جسنے ساکہا سمت ۷۹۷ سے سمت ۸۳۳ (یعنی ۸۷۵ء سے ۹۱۱ء تک حکومت کی۔

اس کے بعد آریا دیو ہوا۔ وہ جین مت کا نہت پابند تھا۔ جب وہ تپسیا کر رہا تھا تو شریر آدمیوں نے اسکے کانوں کو گہاس سے چہید ڈالا یا یہہ کہو کہ اس کو گہری

نیند سے جگادیا - اس بات سے اس نے کچھ رنج ظاہر کیا اور تپشیا کے گیا - بلا امر
کو ایک کیڑا سمجھ کر آہستہ سے جھاڑ دیا اور دوسری طرف کروٹ بدل لی تاکہ وہ فرضی کیڑا
بچ کر نکل جاوے - اس کے بعد چندر کیرتی - کرم پر کیرتی - سری پال اور رمنی ساگر
کا حال ہے -

پھر ہیم سین ہوا - جو راجہ کی سبھا میں داخل تھا - اس راجہ کا نام نہیں لکھا ہے - جو
شخص اس کے ساتھ بحث کرتا تھا وہ اس کی بحث کو رد کرتا تھا پھر دیا پال ہوا -
جو سنی ساگر کا چیلہ تھا - اور وادی راجہ کا سدھرم تھا - وادی راجہ کے متعلق کئی نظم
مختلف شاعروں کے اشلوکوں سے نقل کئے گئے ہیں لیکن کسی شاعر کا نام درج نہیں ہے -
ان سے معلوم ہوتا ہے کہ چالوکیہ مہاراجہ کے شہر میں (یعنی تبلا یا سیتارا ہے ہیں) لاثانی
اور بے نظیر تھا - اسکے بعد سری وجیہ - کمل بھدر اور دیا پال کا ذکر ہے - اس کے بعد
ستنا دیو کا ذکر ہے جو لیپالہ خاندان کے دینہ دت کا گرو تھا - پس وہ ۱۰۴۰ء میں
ہوا - پانڈیہ دلیش کے فاضل راجہ نے اوس کو سوامی کا خطاب عطا کیا (شاید گنجا یا
سندر پانڈیہ جو تامل زبان میں کنا پانڈین مشہور ہے اور جو کسی وقت میں جینی ہو گیا تھا)
اور شبد چکشر لکھ کا خطاب اس کو راجہ ارنالا یا چالوکیہ راجہ سومیشور یا ترئی لوکیہ مل
کے دربار سے عطا ہوا تھا - راجہ سومیشور نے ۱۰۴۰ء سے ۱۰۶۹ء تک حکومت کی -
اس کے بعد گن سین کا ذکر ہے جو ملورو کے گرد و نواح کے ملک کا زیور تھا اور پھر
اجیت سین کے چیلے شانتی ناتھ جس کو کوئی تاکانت کہتے تھے اور پدم ناتھ تھے جس کو
وادی کولاہل کہتے تھے - بعد میں کمار سین ہوا - اور سب کے آخر میں ملی سین مل دھاری
ہوا جو اجیت سین کا چیلہ تھا اول اول اسکی استوتی کے کئے اشلوک ہیں - آخر میں
دھولاسر دور میں اسکی وفات کا حال مندرج ہے -
اب نمبر ۶۸ شروع ہوتا ہے - یہ ایک ستون ہے جس کو چٹڑی گپتی نے اپنے خاوند کی
یادگار میں بنایا تھا چٹڑی گپتی کا خاوند ایک سوداگر تھا - اس کا نام ہوسل سیٹی تھا - ہوسل
سیٹی نے ساکہا سمت ۱۰۳۵ سال سومیا میں وفات پائی اس تاریخ میں کچھ غلطی ہوئی ہے

کیوں سال سومیا ساکہا سمت ۱۰۵۱ یا ۱۱۲۹ء سے مطابق ہے - معلوم ہوتا ہے کہ ہوسل سیٹی ایک مشہور آدمی تھا - اس کو تری بہون اور چلا ڈنکار راؤ بھی کہتے تھے - چلا ڈنکار آئے کا خطاب اس نے ایک سوداگر کے لڑکے کو دیا تھا - جو اکو ولی میں چونگی کا مہتم تھا اور جس کو اس نے تبنّیٰ کر لیا تھا - اکو ولی جس کو اب اُسے ہول کہتے ہیں ضلع کلادگی میں دریائے مل پر بھا پر واقع ہے - زمانہ قدیم کے کتبوں میں اس کا ذکر کئی دفعہ آیا ہے - مگوتی کے مندر میں ساکھا سمت ۵۵۶ کا ایک مشہور چالوکیہ کتبہ ہے

سنگہت رماں کی کتابوں میں اس کا اکثر ذکر آیا ہے - ہوسل سیٹی کی وفات کا حال نہایت سیدھے سادے الفاظ میں دے رکھا ہے اور بہت اچھا ہے اسکی بیوی کے ایک لڑکا کا مُنہ پوچھا ہوا - پوچھا کے مرنے کا ہی حال ہے اس کی بیوی پدر و منس کی تھی - شاید وہ لڑکا اوائل عمر میں مرگیا اور پس اوس کو تبنّیٰ کرنے کی ضرورت ہوئی -

اب ہم کتبہ نمبر ۱۴۳ پر آتے ہیں - اس پر کوئی تاریخ نہیں دی ہوئی ہے لیکن اس میں لکھا ہے کہ بیر گنگ پوسل وشنو وردہن - بڑے ڈونڈنایک گنگ راجہ کے عہد میں چلادنکا راؤ اور دیگر سوداگروں نے گومتیشور کی پوجا کے واسطے عطیہ عطا کئے -

اگلا کتبہ نمبر ۵۳ بہت دلچسپ اور مشہور ہے - یہہ ایک مربع ستون کے چاروں پہلوؤں پر کندہ ہے - اور اس میں لکھا ہوا ہے کہ ساکھا سمت ۱۰۵۳ سال وردودہی کرت ۱۱۳۱ء میں شوگنگ کے مقام پر ہوسل راجہ وشنو وردہن کی رانی سنتلا دیوی نے وفات پائی اور یہہ بھی لکھا ہوا ہے کہ سنتلا دیوی کی ماں سلیکھنا کر کے مر گئی - اس کتبہ کا مضمون سوکی مایانے بنایا تھا جو چاروکیرتی دیو کا شاگرد تھا -

شروع کے اشلوک میں پوسل یا ہوسل راجاؤں کا بیان ہے - کہتے ہیں کہ دنیا دیتہ کو تالاب - مندر - اور دیگر جینی مکانات بنانے کا بہت شوق تھا اس نے گنجان قصبے اور مندر بنائے - اس نے جین مت کو اتنے بڑے بڑے مندر بنوائے کہ اینٹوں کے واسطے جو گڑھے کھودے گئے تھے - وہ تالاب بن گئے - بڑے بڑے پہاڑ جن میں سے پتھر نکالے گئے تھے - وہ سطح زمین کے برابر ہموار ہو گئے - راستے جن میں چونے کے چھکڑے

چلتے تہے نالوں میں تبدیل ہو گئے - اس بیان سے ہمارا خیال (قدرتی طور پر) خود بخود ہیل بید میں یعنی قدیم ہوسل راجاؤں کی راجدہانی کے شاندار اور منقش مندر کرار ایشور اور ہوسل ایشور کی طرف جاتا ہے - لیکن جب تک کہ وشنو وردہن نے راج دہرم کو بدلا ہوسل پکے جینی ہو گئے تھے - اور کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی کہ شہر کے مندر دنبا دیتہ کی عہد حکومت میں بنے ہوں - سوائے اس کے ہوسل ایشور دتیا دیتہ کے بزرگوں کی یادگار ہے جو اس خاندان کا مورث تھا - مگر ان کے علاوہ ہیل بید میں دیگر بڑی بڑی جین بستیاں ہیں اگرچہ ان پر نقش و نگار نہیں ہیں - اور یہہ بہی روایت ہے کہ کئی اور بستیاں موجود تہیں جو بڑے تالاب کا پشتہ بنانے کی غرض سے ڈہا دی گئی تھیں -

اس کے بعد ایری انگا کا ذکر ہے - اور اس سے زیادہ مشہور اس کا بیٹا بتی دیو یا وشنو وردہن ہوا - بتی دیو کے القاب بیشمار تھے - ایک شخص یوں لکھتا ہے کہ وہ آئندہ کی بات تبلانے والا تہا - اس کو تلاکدؤ کا گرفتار کرنے والا بہی کہتے ہیں - اور کتبے میں لکھا ہوا ہے کہ وہ پرومال کی سلطنت کو فروغ دینے میں کوشش کرنیوالا تھا - مگر یہہ بات سمجھ میں نہیں آتی - دیگر کتبوں میں اسکی تعریف اسطرح کی گئی ہے -

چکر گوٹ اور ٹوٹڈا بندل سردار کے ملک کے واسطے بن کی اگنی - تولمبوادی کا گرفتار کرنیوالا - آدی یم کے دل میں گہسنے والا - بانگی رائے کی تجویزوں کو غارت کرنے والا نرسنگہ ورما کو جڑھ سے اکہاڑنے والا - ہنوگال کا پکڑنے والا - نیلگہری کا اٹہانے والا کونگا کے واسطے مانند ماری - تری نیرد کا ڈرانے والا - کویاتر دکے سر کو کچلنے والا ہین جار و کو تخت سے اوتارنے والا - پانڈیہ کا تعقب کرنیوالا - اچانگی کا گرفتار کرنیوالا بوم بوچا کا فتح کرنیوالا - سوامی مال کا پامال کرنے والا سکہاٹ کا ویران کرنے والا تلوڈ کا کہینچنے والا - گوبندادوی کا خوف - رائے رائے پور کا لوٹنے والا -

ان میں سے بعض بیانات دیگر کتبوں میں موجود ہیں - اور بعض نئے ہیں - اس نے گنگاودی ۹۶۰۰۰ ہزار کولوکی کندہی (لکوندی واقع دیرداد تک) اپنے حکم کے تابع کیا تہا -

اسکی رانی سنتلا دیوی کا حال ہے - اور شروع میں یہہ فقرہ دیا ہوا ہے - " اس کی کنول جیسی چرنوں میں رہنے والا " یہہ فقرہ ہمیشہ ماتحتیکے واسطے کام آتا ہے - چونکہ وہ پٹ رانی تھی اسلئے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ الفاظ عاجزی کے طور پر لکھے گئے ہیں - اسکی تعریف بہت کی ہے - مثلاً " سوتھن رانیوں کے لئے ہاتھی " معلوم ہوتا ہے کہ اسکے خاص معنی ہیں یعنی اس کا کوئی ہمسر نہ تھا - اس کے خاندان کا بھی حال دیا ہوا ہے - اس کا باپ پہرگڈہی مارا سنگہ تھا جو ایک شو تھا - اسکی ماں ماچی کبی پکی جینی تھی - وہ خود جینی تھی اور اس کا خاوند راجہ وشنو وردہن ویشنو تھا - بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ چندرا دیو اس کا پیارا تھا اور وشنو اوسکا دیو تھا - خود وہ - اس کے خاوند - اسکے باپ اور اس کی ماں کے مذہب علیحدہ علیحدہ تھے -

کہتے ہیں کہ اس نے شوگنگ کے تیرتہہ میں وفات پائی - شوگنگ ایک مشہور مخروطی پہاڑی ہے - جو بنگلور سے شمال مشرق کی جانب ۳۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے اس میں شو کے مندر اور شوالے ہیں - اور اس کی شکل سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ جینی تیرتہہ نہیں - کیونکہ گنبد کا ہونا ضروری تھا - اس رانی کی وفات کا کچھہ حال نہیں ہے - اور نہ یہ لکھا ہے کہ وہ اسوقت اس جگہہ کیوں کر آئی - پس شاید اسکی موت ناگہانی اور اچانک تہی - جبکہ وہ اپنے باپ سے ملنے جاتی تہی -

اس کے بعد اس کی وفات کا حال ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنی بیٹی کی وفات کے بعد سلیکہنا کر کے مرگیا - ماچی کبی صرف باقی رہی اور اس نے فوراً اپنی بیٹی کے مرنے پر جان دینے کا ارادہ کیا - چنانچہ وہ بیل گولہ میں واپس آئے - اور سنیاس کے نیم کر کے ایک مہینے تک برت رکھا اور پہر دیولوک کو چلی گئی - اسطرح سلیکہن کرتے میں جو بیماری اور سختیاں برداشت کیں - اونکے کئی اشلوک مندرج ہیں - اس کے بعد ماچی کبی اور سنتلا دیوی کا شجرہ نسب دیا ہوا ہے - اور آخر میں پہر اس عطیہ کا ذکر ہے کہ سنتلا دیوی نے اپنے مرنے سے اٹھہ برس پیشتر ساکہا سمت ۱۰۴۵ سال سوبہاکرت سنہ ۱۱۲۳ء میں سوتی گندہ ورن بستی کے واسطے جو اوس نے بیلگولہ میں تعمیر کرائی تہی - ایک

گانو اور کچھ زمین دی - اور یہہ عطیہ اس نے اپنے گرو پربہوچندر کی معرفت دیا -
پربہوچندر سِنگہہ چندر کا چیلہ تھا - جہانتک ہم کو معلوم ہے - وشنو وردہن اپنی رانی
سنتلا دیوی کے مرنے کے بعد دس برس یا کچھ زیادہ عرصہ تک زندہ رہا - اور یہ
ظاہر ہے کہ اس کے ہاں کوئی وارث تخت وتاج پیدا نہیں ہوا - اس وجہ سے راجہ
نے دوسری رانی کرنے کا ارادہ کیا - اور اسی وجہ سے سنتلا دیوی نے سوتی گندہ
ورن کا خطاب عطا کیا تھا - علاوہ ازیں ہری ہر میں ایک دوسرا کتبہ ہے اس سے
معلوم ہوتا ہے کہ وشنو وردہن اور لکہما دیوی سے راجہ ہرسنگ پیدا ہوا - اور بیل بید
کے کتبے سے واضح ہے کہ یہہ ماجرا ۱۱۳۶ء میں ہوا - یا یہہ کہو کہ سنتلا دیوی کی وفات
کے پانچ سال بعد پس صاف ظاہر ہے کہ اس راجہ نے دوسری شادی کی تہی -
اب ہم کتبہ نمبر ۱۴۴ کو لیتے ہیں - اسپر کوئی تاریخ نہیں ہے - لیکن ظاہرا ۱۱۳۵ء سے
متعلق ہے - اس کا مدعا اس امر کا جتلانا ہے کہ بوپا دیو دمدماگ پسر گنگ راجہ نے
اپنے بہائی اچی راجہ کی یادگار میں ایک سادہہ بنائی - اور اچی راجہ دمدماگ کے مندر
کے واسطے زمین عطا کی - یہہ کتبہ جن ناتہہ پور میں ایک کہنڈر مندر کے دروازہ پاس بنا
ہوا ہے - لیکن معلوم ہوتا ہے کہ وہ چمنڈا رائے کی بستی ہے چونکہ کتبے میں لکہا ہوا ہے
کہ وہ بیل گول میں واقع ہے اور اسپر نقش ونگار ہو رہا ہے اسی کتبہ میں یہہ بہی لکہا ہوا
ہے کہ ہرسل نے چالوکیہ کی اطاعت قبول کی یہہ کتبہ چالوکیہ نسل کے تری بہون مال کی
عہد حکومت سے متعلق ہے - جس نے ۱۰۷۶ء سے ۱۱۲۷ء تک حکومت کی -
اس کے بعد نمبر ۶۶ ہے - اس میں لکہا ہوا ہے کہ گنگ راجہ کے بیٹے اچیا نے چمنڈارائے
بستی بنائی - ایک دوسرے اشلوک میں یہی بیان دوبارہ لکہا ہوا ہے اور اسی اشلوک
میں یہہ بہی لکہا ہوا ہے کہ اچیا کا دوسرا نام بوپا تہا لیکن نمبر ۱۴۴ سے یہ معلوم ہوتا ہے
کہ اچیا یا اچی راجہ گنگ راجہ کے بڑے بہائی کا بیٹا اور بس بوپا کا تایا زاد بہائی - اگرچہ
ہندوں کے دستور کے موافق اُس کو اپنا بڑا بہائی کہتا ہے - اور شجرہ نسب سے
اس امر کی تصدیق ہوتی ہے - کہ بوپا گنگ راجہ کا بڑا بیٹا تہا - علاوہ ازیں بیل بید

میں ایک کتبہ سے یہ تحقیق ہوا ہے کہ بوپا گنگ رائے اور ناگل دیوی کا بیٹا تھا - پس گنگ راجہ نے ۱۱۲۲ء میں اپنی رانی لچھمی کی وفات کے بعد دوسری شادی کی (دیکھو نمبر ۴۸) - گنگ راجہ ساکھا سمت ۱۰۵۵ یا ۱۱۳۳ء میں مرگیا - اور بوپا نے دہرم سالہ ہیل بید میں ایک مندر اس کی یادگار کے طور پہ بنایا - پس نمبر ۶۶ سے ہم یہ خیال کرتے ہیں کہ گنگ راجہ کے بیٹے بوپا نے چمنڈا رائے بستی کی تعمیر ایک بڑے پیمانہ پر کرائی جو دراصل چمنڈا رائے کے بیٹے نے تعمیر کرائی تھی - (دیکھو نمبر ۶۷) علاوہ ازیں اپنے اور اپنے تایازاد بھائی کے مشترک دادا اچی راجہ کا نام قایم رکھنے کے واسطے اس نے اپنا نام اچپا رکھا - اچپا اسکے پہلے تایازاد بھائی کا نام تھا - جو بڑی شاخ میں تھا اور اس وقت مرچکا تھا - اس کتبے پر کوئی تاریخ نہیں ہے - لیکن مذکورہ بالا بیانات سے وہ ۱۱۳۵ء سے متعلق ہے اس پہاڑی پر یہ بستی سب سے زیادہ خوبصورت بنی ہوئی ہے - وہ دو منزلہ ہے اور اس کے اوپر ایک برج ہے - اور بیرونی دیوار کے کنارے کے گرد بیشمار تصویریں ہیں - اور نقش و نگار کئے ہوئے ہیں - بیرونی طرف سے وہ مستطیل ہے ۸۵ فٹ لمبا - ۳۷ فٹ چوڑا - بیرونی دیوار اور پشت پر گربھہ گرہم کی درمیانی جگہہ میں (یعنی تقریباً ½ ۱۲ فٹ) مٹی اور پتھر کوٹ کوٹ کر بھرا ہے چونکہ وہ اوپر کی منزل اور برج کی بنیاد ہے اسلئے اسکو مضبوط بنایا تھا -

سرون بیل گول میں جین مندر کا نہایت ہی عمدہ نمونہ ہے - اور مرگس صاحب اس سے بہت محفوظ ہوئے تھے چنانچہ مرگس صاحب کی کتاب میں سے ذیل کا بیان بطور خلاصہ کے لکھتا ہوں - چندر گری پہاڑی کی پہلو پہ پندرہ بستیاں بنی ہوئی ہیں - وہ سب ڈریوڈین طرز کی ہے اور مخروطی شکل کی ہیں - انمیں سے ہر ایک میں چھوٹی کوٹھریوں کے نشان بنے ہوئے ہیں - اور ان میں سکھر نہیں ہے - جو شمالی جینی مکانات میں عام ہے - اور اسکے سوائے باہر کی طرف شمالی جینی مندروں سے زیادہ منقش ہیں - شمالی مندروں کی بیرونی دیواریں بالکل صاف ہیں - جنوبی مندروں میں عموماً پلاستر ہورہا ہے اور اوس میں نقش و نگار

کی کوٹھریوں کی ایک قطار ہے - اندر کی جانب ایک مربع چوک ہے اور اس کے چاروں طرف مکانات ہیں - اس کی پشت پر کوٹھریاں ہیں - اِن میں بیدیاں ہیں - اور اوس میں تر تھنکر کی بڑی مورتی ہے اور اس کے اوپر ایک کلس چڑھا ہوا ہے -
کتبہ نمبر ۱۱۵ اسکے بعد ہے - اگرچہ اس پر کوئی تاریخ نہیں ہے مگر معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس زمانہ سے متعلق ہے - وہ چٹان پر پتھر کے ڈہلوان پہلو پر کندہ ہے - اور اس میں سے اوس احاطہ میں راستہ جاتا ہے جو بڑی مورتی کے گرد بنا ہوا ہے - اور اس میں بھرت اور باہوبلی یا گوتم سوامی کے مندروں کی تعمیر کا حال مندرج ہے - جو ڈہلان کے دامن میں ہر طرف کو بنے ہوئے ہیں اور نیز اس میں اون بڑے بڑے زینوں کی تعمیر کا حال ہے جو بھرت نے بنائے تھے - بھارت ماری نی ڈنڈنایک کا چھوٹا بھائی تھا - سندگری کے ایک کتبے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس خاندان اور ہوسل خاندان کے درمیان یگانگت تھا - دہنا دیتہ کی رانی نے ۱۰۳۹ء میں اپنی بہن کی شادی ماری میں سے کی تھی - اور اس کو سندگری کا حاکم بنایا تھا - وشنو وردہن کے بڑے بھائی بلال نے ایک دن ماری نی کی تین بیٹیوں کے ساتھ شادی کی - اور وہ اور اوس کا بھائی بھارت وشنو وردہن کے ماتحت اعلیٰ اعلیٰ عہدوں پر سرفراز تھے - اور کہتے ہیں کہ ۱۱۳۸ء میں وہ جج - خزانچی اور بڑے بڑے مشیر کار تھے - بیل گول کے چند مکانات کے نام جنکا ذکر اس کتبے میں ہے سمجھ میں نہیں آتے - اور نہ میں اسکی تشریح کر سکتا ہوں - علاوہ ازیں اس نے ۸۰ نئی بستیاں گنگاودی میں بنوائیں - اور ۲۰۰ بستیوں کی مرمت کرائی جو کھنڈر پڑے ہوئے تھے -
کتبہ نمبر ۵۲ میں لکھا ہوا ہے کہ بلدیو اور ماچی کبی کے بیٹے سنگی مایا نے ساکھا سمت ۱۰۶۱ سال سدھارتی سنہ ۱۱۳۹ء میں وفات پائی - کتبہ نمبر ۵۳ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ وشنو وردہن کی رانی سنتلا دیوی کا چاچا تھا - اوسکی لڑکی اور اسکی رانی پربھو چندر کی چیلیاں تھیں - انھوں نے اسکی یادگار میں سمادہ بنائی -
کتبہ نمبر ۵۶ ایسا ہی ہے اور اس میں لکھا ہوا ہے کہ اسی سال ایک ماہ بعد ناگ دیو

کے بیٹے اور بلدیو کے پوتے بالا دیو نے پکا جبین سنیاسی ہنکر دان گری کے تیرتھ میں وفات پائی - اس کی ماں اور اس کی بہن نے اسکی یادگار میں پڈی سال بنائی - اور اس کے واسطے ایک تالاب اور زمین اپنے گرو پربہوچندر کی معرفت عطا کی - یہہ بالا دیو ضرور سنتلا دیوی کا چچازاد بھائی ہوگا -

اب ہم نمبر ۴۶ پر آتے ہیں - جو ایک مربع ستون کے چاروں طرف کہدا ہوا ہے اور اوس کو گنگن نے بنایا تہا - اس میں لکھا ہوا ہے کہ ساکہا سمت ۱۰۶۸ سال گرودتہا ۱۱۴۶ء میں پربہوچندر نے وفات پائی پربہوچندر رانی سنتلا دیوی اور اس کی ماں کا گرو تھا - اس کتبے کا پہلا حصہ مندرجہ بالا نمبر ۴۷ سے مطابق ہے - اور اوسمیں میگہہ چندر تک گروؤں کا سلسلہ مندرج ہے - اوس کا ساتہی بالاچندر کا بیٹا سبہاکیرتی تھا - میگہہ چندر کا چیلہ پربہوچندر تھا - پربہوچندر کا ساتہی ورانندی تھا اور ورانندی میگہہ چندر کا بیٹا تہا - اس بات کا کچہہ ذکر نہیں ہے کہ یہہ سمادہہ کس نے بنائی -

اب ہم نمبر ۱۳۸ کا ذکر کرتے ہیں - یہہ ایک مشہور کتبہ ہے جس پر ساکہا سمت ۱۰۸۸ سال پرودہی (۱۱۶۶ء) کی تاریخ ہے اس میں لکھا ہوا ہے کہ ہوسل راجہ نرسنگہ کے بہنڈاری اور سردادہی کاری ہلانے بیل گول میں بہنڈاری بستی بنوائی جس کو اب عموماً بہنڈارا کے بستی کہتے ہیں -

ہوسل راجاؤں کے ابتدائی بیان میں ایرہی انگا کا حال ہے - ایرہی انگا کا حال اور کسی جگہہ نہیں دیکہا - عموماً صرف اوس کا نام اور چند تعریفیں لکھی ہیں - اس کا بیان یوں لکھا ہے کہ اس نے مالوا کے حاکم کے شہر دہارا کو جلایا - چولا راجہ لڑائی کے بہت مشتاق تھے - اسکے کیمپ میں خوف برپا کر دیا - چکرگوت کو ویران کیا - (یہہ نام وشنو وردہن کے ذکر میں پہلے آچکا ہے) - اس نے کلنکا کے راجہ کو شکست دی - ان بیانات سے بیشمار فتوحات اور حملوں سے مراد ہے جو ہوسل راجہ کی سلطنت کے قایم کرنیکی ابتدا میں کئے گئے تہے - باقی بیانات کے واسطے - (دیکھو نمبر ۳۷)

اس کے بیٹے وشنو کا مفصل حال لکھا ہوا ہے کہ اس نے کئی جگہہ فتح پائی - ان میں بعض

حالات دیگر کتبوں میں ملتے ہیں - اوس نے لوپاتر کے ٹکڑے ٹکڑے کر دئے کونگار ائے
رائے پور کو جلا دیا - گھاٹ کے دروازہ بند کر دئے کانجی کو ڈرایا - ورا ٹیعنی نہو نگل
کے راجہ کے قلعے کو خاک میں ملا دیا - دنواسی کو ویران کیا - وسور میں ہل چل مچا دے اور
اپنی فوج کے گرد سے دریائے مہا پارنی یعنی ملپا ہاری یا ہل پربھا کو ڈھانپ دیا دریاے
مل پربھا دریائے کرشنا کا معاون ہے اور بلگام اور کلادگی کے اضلاع میں سے بہتا ہے
اسنے نیز نرسنگہ ورما کو کاٹ ڈالا - آدی یم کی بہادری کا خاتمہ کیا - وین گرہی میں تلوار
بہائی - تلوناپور میں لوٹ مار مچائی - اور دشمن کو شکست دی - اس نے مالوا کے راجہ
جگد یو کی فوج اور دیگر فوجوں کو شکست دی - جو مہاراجہ وکرم چالوکیہ نے اسکے برخلاف
بھیجی تھیں یہہ وہی چالوکیہ مہاراجہ ہے کہ جس کے ہوسل راجہ اول اول در اصل یا برائے
نام مطیع تھے - اس کے بعد اوس نے مشرق سے مغرب تک کرشن دیپ تک تمام ملک کو مطیع
کیا - اور رفندہیا کے غدر کے پہاڑ خنکو خاک میں ملا دیا - اوس نے راجہ ارنگولہ اور کدمب راجاؤں
کو بھی زیر قلم کیا - اس کی رانی لچھمی دیوی تھی - جس سے نرسنگہ پیدا ہوا - پس وہ مذکورہ صدر
ہری ہر کے کتبے میں اوسکی دوسری رانی لچھمی کے مشابہ تھی -
نرسنگہ نے تخت پر بیٹھکر - بربرا - چولا - چیرا - اور گونڈا حاکموں کا مقابلہ کیا - اس کا منتری
اور بہنڈاری جگی رائے کا بیٹا ہلاپا - اور ہل دہاری کے چیلے لوکمبکی واجی بنس نے فتوحات
سے واپس آنے پر سہ ہنر تہنکروں کے واسطے یہہ بستی بنوائی - اس کا نام بہاواچوڑامنی
تھا اور اوس نے یہی نام شبہ مہورت میں اوس بستی کا رکھا جو اوس نے تعمیر کرائی -
اور اس بستی کے لئے راجہ نرسنگہ نے نذرانے دئے -
اب ہم نمبر ۱۳۷ کا حال بیان کرتے ہیں جن میں تین مختلف نذرانے ہیں - جو علیحدہ علیحدہ
سالکمسن ۱۲۰۰ سال بہاتو سنہ ۱۱۶۰ء اور سنہ ۱۲۷۸ء اور سال دُرمکہی سنہ ۱۲۹۶ء کے ہیں
پہلے میں یہ لکھا ہے کہ نرسنگہ دیو کے منتری ہلانے بیل گولہ میں مندر بنوایا - دیگر کتبوں
میں بھی اس کا حال مندرج ہے -
شروع میں ہوسل راجاؤں کا بیان ہے - ان میں سے حسب ذیل بیانات قابل ذکر

ہیں - ایری انگا کو چالوکیہ راجہ کا دایاں ہاتھ لکھا ہے - اوس سے یا تو شوشنو مراد ہے جسکو بھوانکا مال کہتے تھے یا وکرم مراد ہے جس کو تری بھون مال کہتے ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایری انگا باجگذار تھا اور چالوکیہ فوج کا سپہ کمانیر تھا - اس کے تین لڑکوں کا ذکر ہے - اور یہہ بہی لکھا ہے کہ منجھلا بیٹا وشنو تمام روئے زمین پر پھیل گیا اور مشرق اور مغرب کے سمندروں کو ہلا دیا - صرف اپنی ہی قوت بازوں سے سردار بن گیا - کوبانہ یا کونمبتور - تلاون پورہ یا تلاکڈ - اور رائے پور یا ملنگی کے قلعے نہایت مشہور ہے مگر انکی شہرت بہی اسکی شان وشوکت کے سامنے ہیچ ہو گئی - اس نے بیشمار قلعے فتح کئے اور بیشمار راجاؤں کو مغلوب کیا - اور اکثر آدمیوں کو جو اس کے مطیع ہو گئے تہے اعلی عہدان پر سرفراز کیا - اون کی تعداد کا شمار کرنا برہما کی طاقت سے باہر ہے - اسکی رانی لچھمی دیوی تہی جو راجہ نرسنگہ کی ماں تہی - راجہ نرسنگہ کے خطاب حسب ذیل ہیں - کہ اس نے تلادا فوجوں کو غارت کیا وہ ہمسر دارثان تخت وتاج کے واسطے بن کی آگ تھا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تخت کے اور بہی دعویدار تھے - شاید سنتلا دیوی وشنو وردہن کی پہلی رانی کے رشتہ دار ہونگے - اس نے چولا کی راجدہانی کو لوٹا - اس کے باپ کے القاب اور فتوحات بہی اسی سے منسوب کی گئی ہیں -

اس کا منتری ہلا تھا - جس کو پلپا یا ہلایا کہتے ہیں - کہتے ہیں کہ اوس نے اوس کے باپ وشنو کے ماتحت کام کیا - اس کتاب کے پہلے حصہ میں ایک اشلوک درج ہے - اگر یہ سوال کیا جاوے کہ شروع سے جین دہرم کا ترقی دینے والا کون تھا - تو جواب یہ ہوگا کہ اول راجہ رچمل کا منتری راے اور اسکے بعد راجہ وشنو کا منتری گنگا اور اسکے بعد راجہ نرسنگہ دیو کا منتری ہلا ہوا - اس کے بعد ہلا کے کارہائے نمایاں کا بیان ہے - ہلا کا گورو کوکت سین مل دہاری ہوا - اس نے بانکاپور میں دو جین مندر تعمیر کرائے جو اب کہنڈر پڑے ہیں ایک تو وہ جس کو اپنے تت لے بنایا تہا اور دوسرا وہ جس کو کالی دت نے بنایا تہا - کوپنیا کے بڑے تیرتہہ میں زمین عطا کی کلن گری کے مشہور اصلی تیرتہہ کو بنایا جس کو پہلے گنگ راجاؤں نے بنایا تہا اور جس کا صرف نام ہی نام رہ گیا تہا - اور وہاں پانچ بڑی

بستیاں اور پانچ تالاب بنائے - اوس نے بیلگولہ میں ۲۴ ترتہنکروں کے واسطے ایک مندر بنایا - اور ایک دوسرا مندر اور بنایا جو گومٹ دیو کے مانند گومٹ پور کے لئے زیور تھا - شاید یہ بہنڈاری بستی ہے جس کا ذکر نمبر ۱۳۸ میں آیا ہے -

چوبیس (۲۴) ترتہنکروں کے مندر کے واسطے اور نیز گومت دیو اور پارسناتہہ سوامی کے واسطے راجہ نرسنگہ نے سونیر کا گانو دیا - اور نیاکیرتی اس مندر کا پوجاری مقرر کیا جن کاموں میں یہہ عطیہ کام میں لایا جاویگا - انکا بہی ذکر ہے -

کبتہ نمبر ۸۰ چٹان پر گونتیشور کی بڑی مورتی کے دائیں ہاتہہ کو کہدا ہوا ہے - اوسمیں خلاصہ طور پر لکہا ہوا ہے کہ ہوسل راجہ نرسنگہ کے منتری ہل مایانے گوتیشور - پارسناتہہ جی اور ۲۴ ترتہنکروں کی پوجا کیواسطے زمین عطا کیں یہہ بستیاں اس نے خود بنائی نہیں دیکہو نمبر ۱۳۸

اس سے آگے نمبر ۳۹ ہے جس میں لکہا ہوا ہے کہ ساکہا سمت ۱۰۸۵ سال سوبہانو (سنہ ۱۱۶۳ع) میں دیوکیرتی نے وفات پائی - اور اس کے تین چیلوں کے نام بہی درج ہیں جنہوں نے اس کی سمادیہہ بنائی - وہ اس مربع ستون کے مشرقی حصہ میں ہے اور اس کی تین طرف کتبہ نمبر (۴۰) کہدا ہوا ہے -

کتبہ نمبر (۴۰) میں لکہا ہوا ہے کہ ہلّا راجہ نے دیوکیرتی کے واسطے سمادیہہ بنائی - اور اس کے تین چیلے سمیان لیکہہ نندی - مادہو - اور تری بہون دیو نے اس کی پرتشٹا کی اس کتبے کے پہلے حصے میں مشہور گرووں کے سلسلہ کا بیان ہے - جو کسی قدر نمبر ۴۰ سے ملتا ہے - لیکن چند نئی اور مفید باتیں بہی لکہی ہیں -

اوّل مہابیر سوامی - گوتم سوامی - سرت کیولی بہدر باہو اور اس کے چیلے چندر گپت کی استوتی ہے - اوس کے بعد پدم نندی کا ذکر ہے - اور لکہا ہوا ہے کہ اوس کا دوسرا نام کونڈاکنڈ تہا - پہر اسکے بعد اما سوامی کا ذکر ہے جس کو گردہر پنچہا بہی کہتے ہیں - گردہر پنچہا اپنے زمانہ کا فاضل اجل جین شاشتری تہا - اس کے بعد اس کے چیلے بالک پنچہا کا ذکر ہے سمنتا بہدر بہی اوسی کل میں ہوا تہا - اس کے بعد دیو نندی کا ذکر ہے جو مشہور پیجہ پاد

کے سوائے اور کوئی نہ تہا - پوجیہ پاد اوس کو لیوں کہتے تہے کہ دیوتا اس کے چرنوں کی پوجا کرتے تہے لیکن وہ اپنی علمیت کی وجہ سے جینیدر بدہی بھی مشہور ہوا - کہتے ہیں کہ وہ جینیدر دیاکرن سروارتہہ سدّہی اور سمادہی شتک کا مصنف تھا - انکے علاوہ اس نے بیشمار دیگر گرنتہہ بھی بنائے جس سے اس کی شہرت ظاہر ہوتی ہے اس کتبے میں پہلے اکلنک کا ذکر ہے - (تفصیل کے واسطے دیکہو نمبر ۵) اور پہر گولاچاریہ کا - گولاچاریہ ملک گولا کا حاکم تھا - جس نے کسی وجہ سے دکشالی - اس کا چیلہ تری کال جوگی تھا - تری کال جوگی کا چیلہ اودہاکرن پدم نندی تھا - جس کو کمار دیو بہی کہتے تھے - اودہاکرن کے معنے ہیں کانوں کو نہ چھیدنا یہ ایک عجیب بات ہے کیونکہ کانوں کا چھیدنا تمام ہندؤں کے واسطے ضروری سمجہا گیا ہے یہاں تک اودہاکرن کا لقب مسلمانوں کے واسطے استعمال کیا جاتا ہے کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی کہ اس سدہانتی کا نے اس رواج کی پیروی کیوں نہیں کی - اوس کا چیلہ کل بہوشن تھا - جس کا ساتہی پربہو چندر ہوا - پربہو چندر منطق کا مشہور مصنف بیان کیا جاتا ہے - کل بہوشن کا چیلہ کل چندر تھا جس کا چیلہ میگہہ نندی ہوا - میگہہ نندی نے کولا پور میں ایک تیرتہہ بنوایا اسکے ایک چیلہ تہا جس کا نام معلوم نہیں - نمبا دیو اور کام دیو اس کے دو چیلے تہے پہر گنڈ ادی مکت کا حال ہے جس کا گرو میگہہ نندی تہا - جو جنبل بہارت کا استاد تہا - بہانو کیرتی کو دو چیلے تہے - اس کا ساتہی سرت کیولی تہا جو راگہو پانڈوےہ کا مصنف تھا - یہہ ایسی کتاب ہے کہ اگر ایک طرح سے پڑہی جاوے تو رام چندر کی سوانح عمری معلوم ہوتی ہے - اور دوسری طرح پڑہی جاوے تو پانڈو کی معلوم ہوتی ہے اس کے بڑے بہائی گنگا نندی اور دیوچندر تہے - جنکے ساتہی یہہ تہے - میگہہ نندی دیوکیرتی کا چیلہ سبہاچندر - اور گنڈادی مکٹ وادی چتر مکہہ رام چندر اور نیز اکلنک جسکے چیلے بہنڈاری ماری یاں - منتری بہارت مایا - اور سردار بوچی مایا تہے - اسکے بعد ہلا راجہ کے کتبے کا حال ہے - اس کا باپ یکش راجہ واجی بنسی تہا - (دیکہو نمبر ۱۳۸) اس کی ماں لوکمبکی تہی - وہ راجہ نرسنگہ کا منتری تہا - اور سرو ادہی کاری اور بہنڈاری بہی تہا - اور اوس کو نیا گنگ راجہ یعنی منتری اور جین کے کاموں کا ترقی دینیوالا لکہا ہے

اوس نے کیلن گری کا قصبہ بسایا - جو اسکے گرو روپ نرائن کولاپور کی بستی سے متعلق تہا - اور جنانا تہہ پور میں پتھر کا دان سال بنوایا اور دیوکیرتی کے واسطے سمادہہ بنائی -

کتبہ نمبر ۱۸ سال کہارا (۱۱۷۱ء) یاہوسل راجہ نرسنگہ دیو کی عہد سلطنت کا ہے اور اس میں لکھا ہوا ہے کہ ایک سوداگر مسمی گومسٹ سیٹی نے گوتیشور اور ۲۴ ترتہنکروں کے واسطے زمین عطا کی -

کتبہ نمبر ۴۲ میں لکھا ہوا ہے کہ ساکہا سمت ۱۰۹۹ سال ورمکہی ۱۱۷۷ء میں نیاکیرتی نے وفات پائی اور اس کے چیلے ناگ دیو نے اوس کی یادگار میں ایک سمادہہ بنائی -

پہلے حصے میں مہابیر سوامی سے لیکر گروؤں کا سلسلہ ہے - یہہ اوسی سلسلہ کے مطابق ہے جو کتبہ نمبر ۴۷ میں کلادتہا تک دیا ہوا ہے - اس کا چیلہ سمپورن چندر ہوا - جو ردی - چندر سدہانت ودہار یعنی آفتاب اور چاند کے نجوم میں ماہر تہا - اس کے بعد گروؤں کی فہرست ہے آخر میں نیاکیرتی کا حال ہے جو گن چندر کا بیٹا اور چیلہ تہا - اور ارنگولہ کا گرو تہا - اس راجہ کا نام ان کتبوں میں آیا ہے جن میں وشنو وردہن کا حال مرقوم ہے وشنو وردہن کو اس نے مغلوب کیا - اسکے بعد نیاکیرتی کے چیلوں کا ذکر ہے - اور اوس کے چیلے سیر مہانتری اور جہوانجی ہلا اور محاسب ناگ دیو تہے بام دیو اور جو گمایا کا بیٹا ناگ دیو تہا اس کی بیوی چندامبکا تھی - اور اس کے صرف ایک بیٹا تہا جس کا نام ملی ناتہ تہا - اور جو کمالتا شٹ پور کا سردار تہا - اس کے بعد کتبہ نمبر ۱۱۳ ہے - وہ بڑے زینہ کے دروازے کے پہلو پر ایک چٹان پر کہدا ہوا ہے - اس زینہ کو بہارت نے بنوایا تھا اور وہ کتبہ وہاں کندہ نہوتا اگر وہ زینہ بنوایا نہ جاتا - اسپر سال ہولبی ۱۱۷۷ء کی تاریخ ہے - اس کتبہ کا مضمون یہہ ہے کہ گروؤں کی ایک بڑی جماعت معہ اد جبکا اور بہت سی چیلوں کے گومسٹا دیو کے میلے میں آئیں مگر نہ معلوم کہ کہاں سے آئیں - اگرچہ بڑے بڑے آدمیوں کے نام دئے ہوئے ہیں - دو باتوں کا ذکر کتبہ نمبر ۱۱۲ میں بہی آیا ہے اس کتبہ میں زیادہ تر جینیوں کی استوتی درج ہے - کتبہ نمبر ۸۵ پر کوئی تاریخ نہیں ہے - لیکن اسی زمانہ کا معلوم ہوتا ہے - یہہ ایک شاعر سوجانوتم کی تصنیف ہے جس کا

اصلی نام بوپا تھا - اور اس شاعر کا نام کناڈا کوی بوپا ہی تہا - اس کے معنے ہیں کناڈی شاعروں کا زیور - وہ ایک معزز اور مشہور شاعر تہا کیونکہ شبد منی درپن کے شروع میں کیشی راجہ نے بوپنا بہپا اور دیگر مشہور کناڈا شاعروں کے ذکر میں اس کا ذکر کیا ہے یہہ کتبہ کناڈا اشلوک میں ہے - اور اس سے صاف صاف معلوم ہوتا ہے کہ گومٹ سوامی کون تھے - اور کیونکر اور کس نے اس کی مورتی بیل گول میں بنوائی - چونکہ اس کا حال پہلے لکہا جا چکا ہے اس لئے اوس کا بار بار لکہنا فضول ہے - ماسوائے اس کے بہت سے اشلوک اس مورتی کی خوبصورتی اور بلندی کے باب میں ہیں - اور تماشائیوں پر اوس کا یہہ اثر ہوا کہ اونہوں نے جین مت کو قبول کر لیا - اس کے آگے نمبر ۱۰۴ ہے - یہہ ایک زنانی مورتی کے دامن پر کہدا ہوا ہے اس کے پاس ایک گلا کای ہے جو بڑی مورتی کے گرد اندرونی احاطے کے دروازہ کے سامنے واقع ہے - اس مورتی کو کشمندنی کہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ اوسی عورت کی مورتی ہے کہ جسکا ہمیں بناکر دیوی پدماوتی بڑی مورتی کی پرتشٹا کرنے کے واسطے آئی - اور جسکے سیدے سادے چڑہاوے کے قبول ہونے پر چمنڈ اراے کا غرور جاتا رہا - اس کتبے میں یکش دیوی کی مورتی ہے یہہ دیوتا خود جینی مہاتما کی سیوا میں حاضر رہتے تہے - ان کی مورتیاں دروازہ میں ہیں اور اوس کے آس پاس - اور چندر گپت کی بستی میں ہیں - سبالا چندر کے چیلے باماسیٹی سوداگر نے اسکو بنوایا تہا اور یہہ مورتی زمین سے ۴ فٹ - ۹ انچہ اونچی تہی اس کا ارادہ تھا کہ ایک پورے قد کی عورت کی تصویر بنائی جاوے - یہ بڑی صنعت کا کام ہے -

اس کے بعد کتبہ نمبر ۱۰۱ ہے اور اسپر ایک یکش بنا ہوا ہے اور اس کا نام نیا گدا برہم ستون کا یکش ہے اس کی تاریخ کا کوئی پتہ نہیں ملتا - جو ستون جو اوپر سے اسطرح سہارا دیا گیا ہے کہ ایک چھوٹا سا رومال اسکے نیچے سے گزر سکتا ہے - بڑی صنعت کا کام ہے - اور نمبر ۱۰۹ میں اس کی تشریح دی ہوئی ہے - موجودہ کتبہ جنوبی دامن میں ہے - اور حرف ۲ سطر کا ہے - لیکن سردار کنا خواہ وہ کوئی ہو اور جس نے اسکو کہودا تہا مذمت کے قابل ہے کیونکہ صاف ظاہر ہے کہ اس نے اپنا مختصر سا حال لکہنے کے واسطے

اوس کتبہ کو جو اس مورتی کے دامن کے نیچیں جانب تھا بالکل مٹا دیا - اور اس طرح دنیا کو اس بڑی مورتی کے متعلق نہایت دلچسپ واقفیت سے محروم کر دیا جیسا کہ باقی ماندہ نمبر ۱۰۹ سے معلوم ہوتا ہے -

بکشن دیوی کی مورتی بھی اسینے بنائی تھی - اور نہایت خوبصورت اور نقش و نگار کیئے ہوئے ستون کی چوٹی پر بنی ہوئی ہے - یہہ مورتی ایک چھوٹے سادے مکان کے اندر بند ہے اور اس کی چاروں دیواریں اینٹ کی بنی ہوئی ہیں - اور اب کھنڈر پڑی ہوئی ہے - تیاگدا کھمبہ جگہہ ہے جہاں پرشاد بٹا کرتا تھا - یکشن سے مراد دولت کے دیوتا کوبیر سے ہے -

اس کے بعد کتبہ نمبر ۱۲۲ ہے جو ۱۱۷۸ء سے متعلق ہے - اس میں لکھا ہوا ہے کہ باما دیو کے بیٹے ناگ دیو نے ایک تالاب ناگ سمندر نامی بنوایا - اور وہ تالاب معہ ایک باغ اور دیگر تحائف کے کئی گروؤں کی موجودگی میں جنکا نام دیا ہوا ہے اور جن میں بالاچندر بھی حاضر تھا - گومٹ دیو کی پوجا کے واسطے دیدیا -

اب ہم نمبر ۹۰ پر آتے ہیں جس پر کوئی تاریخ نہیں ہے مگر یہہ ادسی زمانہ کا ہے اس کتبہ میں لکھا ہوا ہے کہ بیر بلال نے ہلا منتری کے کہنے سے کئی نذرانے منظور کیئے - جو وشنو وردھن سوامی نے اور راجہ نرسنگہ نے گومٹ دیو - پارس دیو اور ۲۴ تیرتھنکروں کے واسطے دیئے قبول کیئے تھے - اس میں یہہ بھی لکھا ہوا ہے کہ ہلا کا گرو نیاکیرتی اسوقت سرگ لوگ میں چلا گیا تھا اور اوس کے چیلے بالاچندر نے اس کی یادگار میں ایک سمادھ اور کئی تالاب بنائے -

اس کتبے میں گنگ راجہ کی فتوحات کا حال ہے - گنگ راجہ وشنو وردھن کا منتری تھا - یہہ پہلا شخص تھا جس نے گومٹ کے واسطے نذرانہ دے - گنگ راجہ کے ماں اور باپ کا حال دیا ہوا ہے اور لکھا ہوا ہے کہ وہ خود ایک بڑا لائق منتری تھا - اور وہ تلاکرد میں پہونچا جو گھاٹ کے اوپر دریائے گوداوری کے کنارہ پر واقع ہے - اور آدی یم چولاؤں کے ماجگزار راجہ کو اطاعت قبول کرنے کے لئے لکھا - آدی یم نے اپنا ملک دینے سے انکار کیا اور لکھا کہ لڑو اور لے لو اگر تم لے سکتے ہو - دونوں فوجیں صف آرا ہوئیں - اور گنگ راجہ نے فتح پائی - آدی یم کو شکست ہوئی - اور تگولہ یا تامل سردار تو اپنی جان بچا کر بھاگا - گنگ راجہ کا

ارادہ کانچی یا چولاؤں کی راجدھانی میں جانیکا تھا۔ اور گنگ راجہ کو اس بات کی ایسی دہن لگی کہ اس نے صرف تلاکد ہی کو فتح نہیں کیا۔ جو اس کے خاندان کا قدیم دارالخلافہ تھا بلکہ نرسنگہ ورما اور چولا راجاؤں کے دیگر باجگذار حاکموں کو جو گھاٹ سے اوپر تھے نکال دیا۔ اس کا حال وشنو وردہن کے کتبوں میں بھی آیا ہے۔ تلاکد کے متعلق یہہ بھی لکھا ہے کہ اس نے اس سردار کا پتہ لگایا جس کا نام دامودر تھا اور جو شوجوگی کے بھیس میں تھا۔ ایک ٹوکرے میں کچھہ کھانا لیکر جسکو کتا بھی نہ کھاوے اس کے پاس اکیلا پہونچا اور اوسکو بھگا دیا۔ "تلاکد اور اس کے گردنواح کے ممالک جو چولاؤں کے قبضہ میں تھے گنگ راجہ نے اون کو فتح کرکے اپنے راجہ وشنو وردہن کے سپرد کیں۔ گنگ راجہ کے القاب میں لکھا ہوا ہے اوس نے وشنو وردہن کو سیدھا کھڑا کیا" "کہ وہ وشنو وردہن کی تخت نشینی کا پورا اپرا تھن تھا"۔ اس کا مطلب یہہ ہے کہ وشنو وردہن کو خود مختار بنانے اور چولا کی جنوبی سلطنت کے فتح کرنے میں وہ ایک رکن اعظم تھا۔ نتیجہ یہہ ہوا کہ وہ شمالی چالوکیہ راجہ کی اطاعت چھوڑنے کے قابل ہو گیا۔ گنگ راجہ کی اس فتح کا حال پتھر کے ایک کتبہ میں اسیطرح لکھا ہوا ہے۔ راجہ اپنے جرنیل کی بہادری اور کامیابی سے بہت خوش ہوا اور اسکو انعام عطا کئے مگر گنگ راجہ نے یہہ دیکھکر کہ یہہ سب انعام بے فائدہ ہیں اس نے راجہ وشنو وردہن سے گنگا ودی کا گانو مانگا۔ اور گنگ راجہ کا منشاء یہہ تہا کہ وہ یہہ گانو گومٹے دیو کی پوجا کے واسطے دیدیوے۔ کوکٹ سین مل دہاری کے چیلے سبہا چندر کی تعریف میں جو اس کا گرو تھا ایک اشلوک ہے۔ (دیکھو نمبر ۴۵) اوس میں لکھا ہوا ہے کہ اس نے گنگا ودی کی بیشمار بستیوں کی مرمت کی۔ اور گومٹ دیو کے چاروں طرف حجرے بنائے۔ اور نگولاؤں کو بھگا دیا۔ جو گنگا ودی میں رہتے تھے۔ اور سبیر گنگ یعنی وشنو وردہن کو سیدھا کھڑا کیا۔ یعنی اس کی حکومت کو تقویت دی۔ پس اس نے گنگ راجہ کو پہلے گنگ بنسی راجاؤں سے سیکڑوں گنا خوش قسمت کر دیا۔ کیونکہ زمانہ قدیم گنگ راجگان خاندان چولا کے زیر تحت تھا۔

اس کے بعد گن چندر کے بیٹے نیا کیرتی کا حال ہے اور یہہ لکھا ہے کہ اسے نرسنگہ نے گومٹ نا تھہ

پارس ناتہہ اور سہ ہتر نہنکروں کے واسطے کئی گانو عطا کئے۔

اس کے بعد نرسنگہ کے بیٹے بیر بلال - اوس کی فتوحات - اور قلعہ اچانگی کے فتح کرنے کا حال ہے - (دیکہو نمبر ۱۲۴) نیاکیرتی کے چیلے اور بڑے منتری ہلا نے بیر بلال سے ان عطیہ کے منظور کرنے کی درخواست کی جو اوس نے دینے قبول کئے تہے - پس کہہ سکتے ہیں کہ ہلا تین راجاؤں کے عہد میں زندہ رہا - نیاکیرتی کے بعد نیاکیرتی کا چیلہ بالاچندر گدّی پر بیٹہا - گویا کہ بالاچندر ان عطیات کا امانت دار تہا - اس نے اپنے گرو کی یادگار میں ایک سمادہہ بنائی اور کئی تالاب کہدوائے - اور ایک بڑا اساسن قایم کیا جو شاید اب تک موجود ہے - کتبہ نمبر ۹۱ و ۹۲ غالباً اسی زمانہ کے ہیں - کتبہ نمبر ۹۱ میں لکہا ہوا ہے کہ ہیل گول میں وہاں کے باشندوں نے گومٹ دیو اور پارس دیو پر پہولوں کا چڑہاوا چڑہانے کے واسطے مونگے اور زمرد دئے - کئی سوداگروں نے اسی مطلب کے واسطے زمین خریدکیں - اور ملی گرا کے سپرد کر دیں - ملی گرا مندر کا منتظم تھا - جس کو اب عمل دار کہتے ہیں -

اب ہم کتبہ نمبر ۱۲۴ کا ذکر کرتے ہیں - جس پر ساکہا سمست ۱۱۰۵ سال پلاوا ۱۱۸۲ء کی تاریخ ہے - وہ بیر بلال کی عہد سلطنت سے متعلق ہے اور اسکے منتری چندر بالی تہا - اس کتبہ کا مطلب یہہ ہے کہ ہیل گولہ میں چندر مولی کی بیوی اچلا دیوی نے پارس ناتہہ بستی بنائی جس کو اب اکنا بستی کہتے ہیں -

پہلے حصہ میں ہوسل راجاؤں کا حال ہے - اور بیر بلال تک نمبر ۶۳ تک مطابق ہے اس کی تخت نشینی پر لالہ - پلو - گولا - اور چولا سب خوف زدہ ہو گئے - اس راجہ کی بڑی مہم قلعہ اچانگی کا فتح کرنا تہا - مدت تک راجاؤں نے اچانگی کے قلعہ کو ناقابل تسخیر خیال کر رکھا تھا - اور قلعہ اچانگی کے راجہ کو جس کو پانڈیہ اور کام دیو کہتے تہے - اور راجہ اوتھے رس اوس کے باپ کو معہ بیوی بچوں کے قید کر لیا - اور خزانہ اور گھوڑوں پر قابض ہو گیا - اور اس مقام پر لوٹا -

بیر بلال کے خطاب وہی ہیں جو راجہ نرسنگہ کے تہے (دیکہو نمبر ۱۳۷) ماسوائے سنی در ستری اور گری درگامل کے خطاب کے جنکا ذکر دیگر کتبوں میں بھی آیا ہے -

چندر معلی خاص اچل برہمن تہا۔ وہ ہر (شو) کا پجاری تھا۔ اس کا باپ شمبہو دیو تھا۔ اور اسکی ماں اکادی اور وہ ہیر بلال کا منتری بن گیا تھا۔ اس کی بیوی اچی بکا تھی۔ اور سادو ناو کی جینی خاندان سے تھی۔ اس کا شجرہ نسب دیا ہوا ہے۔ سوہا نکا بیٹا تہا۔ نیا کیرتی کا چیلہ بالاچندر اوس کا گرو تہا۔ اوسکے باپ اور چیلوں کا حال بہی بیان کیا گیا ہے۔ اس نے ہلگول میں (الکنا بستی میں) پارس دیو کا مندر بنوایا۔

چندر معلی نے مندر کے نذرانہ کے واسطے راجہ سے درخواست کی جس پہ ہیر بلال نے اوسکو بامی مایا ہلی کا گانوئ دیدیا۔ اس جگہہ کے رئیس اور سوداگروں نے بہی خاص خاص رقم پوجا کے واسطے دینی قبول کی۔

کتبہ نمبر ۱۰۷ کے بعد جو کتبہ ہے اوس میں صرف دو اشلوک ہیں۔ اون کا مطلب یہہ ہے کہ چندر معلی کی بیوی اچلا دیوی نے بیل گولہ کے گومٹ ناتہہ کیواسطے کچھہ نذرانہ مانگا۔ اور اس پر ہیر بلال نے بکا کا گانوں دیدیا۔ اس سے آگے جو دو کتبے ہیں وہ یہہ ہیں کتبہ نمبر ۱۰۵ جس پر ۱۳۹۸ء کی تاریخ ہے اور کتبہ نمبر ۱۰۶ جس پر ۱۴۰۹ء کی تاریخ ہے اسکی وجہ کچھہ نہیں معلوم ہوتی صرف یہہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ کسی دوسرے کتبہ سے نقل کئے گئے ہیں۔ جواب کالعدم ہو گیا ہے۔

کتبہ نمبر ۹۱ و ۹۶ پتہر کے دو ٹکڑے ہیں۔ اور سالم کتبے نہیں ہیں۔ انمیں نیاکیرتی کے چیلے ادہیاتمی بالاچندر کی استوتی ہے پس وہ بہی اسی زمانہ کا ہے۔

اس سے اگلا کتبہ نمبر ۱۳۰ ہے جس پر ساکہا سمت ۱۱۱۸ سال راکہشش ۱۱۹۶ء کی تاریخ ہے۔ اس میں لکہا ہوا ہے کہ ناگ دیو نے پارس دیو بستی یا الکنا بستی میں نیاکیرتی کی سمادہہ اور نگرجنالیہ بنوایا۔ پہر نیاکیرتی اور اوسکے چیلے اور ناگ دیو کا شجرہ نسب ہے۔

اس کے بعد کتبہ نمبر ۸۰ ہے۔ وہ بڑی مورتی کے بائیں ہاتہہ کو ایک چٹان پر کندہ ہے۔ اور اگرچہ اسپر کوئی تاریخ نہیں ہے مگر ۱۱۹۶ء سے متعلق ہے۔ کیونکہ اس میں لکہا ہوا ہے کہ بساوی سٹہی جس نے چہرے اور ۲۴ تیرتہنکروں کے گرد دیوار بنائے نیاکیرتی کا چیلہ تہا۔ اور نمبر ۱۲۲ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ۱۱۷۷ء میں مرگیا۔ اب بساوی سیٹی کے بیٹوں نے ان مورتیوں کے

واسطے پردہ دار کھڑکیاں بنائیں۔ ذیل کے کتبے نمبر ۸۶ و ۸۷ میں بہت سے نذرانوں کا ذکر ملتا ہے۔ نمبر ۸۶ سے معلوم ہوتا ہے کہ بساوی سیٹی موصل کا دوبا بیوہاری تھا۔ اکثر پرانے کتبوں میں دوبا بیوہاری کا لقب بڑے سوداگروں کے واسطے استعمال کیا جاتا ہے۔ لیکن اس لفظ کے معنے صاف نہیں ہیں۔ اس کے معنے فوجی ٹھیکہ دار کے ہیں۔

اس کے بعد چار چٹانی کتبے ہیں جن میں لکھا ہوا ہے کہ کئی مشہور آدمی اس جگہہ تشریف لائے۔ ان چاروں کتبوں پر نمبر ۱۲۰ و ۲۲ و ۲۳ و ۲۷ و لم ۷ لگا ہوا ہے۔ ان کی تاریخ کا پتہ نہیں لگتا۔ مگر طرز عبارت سے اور سال الیشور اور پربھاوا سے جو پچھلے دو کتبوں میں دئے ہوئے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ وہ ۱۲۱۷ء اور ۱۲۴۶ء کے ہیں۔ نمبر ۱۲۰ میں ہیرچاوارا ئے کے بیٹے کا حال ہے نمبر ۲۲ میں ابھے ننندی کے چیلے کوٹایا کا ذکر ہے اور نمبر ۲۳ میں مالایال شنکر کا حال دیا ہوا ہے اور نمبر ۲۷ میں ماری یال پرماوی نایک کا ذکر ہے۔

اس کے بعد نمبر ۸۸ و ۸۹ ہیں۔ جن میں لکھا ہوا ہے کہ گومٹ ناتھہ کے پوجا کے واسطے سال الی اور کالا بچی میں چندہ اکٹھا کیا گیا۔ چونکہ یہہ نذرانے نیائے کیرتی کے چیلے چندر پربھو کو دئے گئے تھے جن کو نمبر ۶۶ کے نذرانے بھی دئے گئے تھے۔ اور چونکہ پچھلے کتبہ پر ساکھا سمت ۱۱۹۵ کی تاریخ ہے۔

پس کتبہ نمبر ۸۸ و ۸۹ کی تاریخ ساکھا سمت ۱۱۷۸ و ۱۱۸۰ یا ۱۲۵۶ء اور ۱۲۵۸ ہیں۔ اس سے آگے کتبہ نمبر ۱۲۸ ہے۔ جو سال انگش ۱۲۶۶ء سے متعلق ہے۔ اور ہوسل راجہ سومیشور کے عہد کا ہے۔ لکھا ہوا ہے کہ سومیشور ہیر بالال کا بیٹا تھا۔ لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سومیشور دراصل ہیر بالال کا پوتہ تھا۔ جین مت کو زوال آنا شروع ہو گیا تھا۔ اور سوداگر اور رئیس جنہوں نے پچھلے مذہب کے پابند ہو کر چند رقوم کا دینا اپنا فرض سمجھہ رکھا تھا۔ اب اوس کی ادائیگی سے گریز کرنے لگے۔ رام دیو نایک ظاہرا جین نہ تھا۔ اور وہ راجہ سومیشور کا بھنڈاری تھا۔ رام دیو نایک سے اس امر متنازعہ فیہ کے فیصلہ کیواسطے کہا گیا۔ چنانچہ اس کے حضور میں نیمی چندر کے چیلہ نیائے کیرتی نے باشندوں کے واسطے شاسن لکھا اور اس سے آیندہ کے واسطے رقوم کی ادائیگی باقاعدہ طور پر ہونے لگی۔ چند امور کی تفصیل

صاف طور پہ نہیں دی ہوئی ہے ۔لیکن اس عہد نامہ کا منشا یہہ تہا کہ راضی نامہ ہو جاوے اسکے بعد کتبہ نمبر ۹۶ ہے اسپر ساکھا سمت ۱۱۹۱ سال سرجی مکھہ ۱۲۷۳ء کی تاریخ ہے سمت ۱۱۹۱ غلطی سے سمت ۱۱۹۵ کی بجائے لکھا گیا ہے ۔ اس میں لکھا ہوا ہے کہ نرسنگہ سوم کے عہد میں بہودیو اور دیگر سوداگروں نے نیا کیرتی دوم کے چیلے چندر پربھو کو گومٹ ناتھ اور ۲۴ ترتہنکروں کے واسطے نذرانے عطا کئے ۔

کتبہ نمبر ۹۳ سے لیکر نمبر ۹۵ تک اور کتبہ نمبر ۹۷ میں گومٹ کی پوجا کیواسطے سوداگروں کے نذرانہ کا ذکر ہے ۔سب کے سب سوائے نمبر ۹۵ کے سال بھاوا سے متعلق ہیں ۔نمبر ۹۵ پر کوئی تاریخ درج نہیں ہے ۔

اسکے بعد کتبہ نمبر ۱۳۷ کا دوسرا حصہ ہے جس پر ساکھا سمت ۱۲۰۰ سال باہودھان ۱۲۷۸ء کی تاریخ ہے ۔جس میں لکھا ہوا ہے کہ دیگر اشخاص نے اور چندر پربھو کے بیٹے نے بھنڈاری لبتی کے دیوتا مہری بلب دیو کی پوجا کے واسطے نذرانہ عطا کئے ۔

اس کے بعد نمبر ۱۳۱ ہے جسمیں دو نذرانوں کا ذکر ہے ۔جو مختلف اوقات میں کئے گئے تہے ۔ ایک ساکھا سمت ۱۲۱۳ سال پرماوی ۱۲۹۰ء میں اور دوسرا سال سرودہاری ۱۲۸۸ء میں دونوں نذرانے نگر جنالیہ کے دیوتا آدی دیو کے واسطے کئے گئے ۔پہلا نذرانہ یا عطیہ بیل گول کے باشندوں نے دیا تھا اور دوسرا جنا ناتہہ پور کے باشندوں نے ۔جنا ناتھ پور کے باشندوں نے مندر کی مرمت کے واسطے بہی چندہ کیا ۔

اس کے بعد نمبر ۱۲۹ ہے اس پر ساکھا سمت ۱۲۰۵ سال چترباہو ۱۲۸۳ء کی تاریخ ہے اس میں بہی نگر جنالیہ کے مندروں کے واسطے ادن باشندگان کے عطیہ کا ذکر ہے جو میگہہ نندی سدہانت دیو چکروتی کے چیلے تھے ۔ اور جس کو ہوسل راجہ کا گرو بنایا ہے ۔ وہ ہوسل راجہ اس وقت نرسنگہ سوم تھا ۔

کتبہ نمبر ۱۳۷ کے پچھلے حصے کا یہاں ذکر کیا جاتا ہے جس پر سال درمکھی ۱۲۹۶ء کی تاریخ ہے ۔ اس میں لکھا ہوا ہے کہ راجائی گرو اور بڑے بڑے رئیسوں نے لوگوں کی حیرانگی کو دور کر دیا جو ان کو مہری بلب دیو اور دیگر دیوتاؤں کے عطیہ کے منشائی زیادتی سے ہوتی جاتی تہی ۔

اسکے بعد کتبہ نمبر ۸۱ ہے جپر ساکہا سمت ۱۲۳۵ سال پر مادی سنہ ۱۳۱۳ء کی تاریخ ہے۔ (پر مادی چا کے بجائے غلطی سے پر ماوی لکھا گیا ہے) اس کتبہ میں سبہا چندر کی وفات کا حال ہے جو لد ماری رامچندر کی چوتھی نسل میں ایک چیلہ تھا۔ وہ دراصل ایک سردار تھا جس کو بوگا راجہ کہتے تھے یا یہہ کھو کہ بگار یعنی بیتیل میں کام کرنے والوں کا سردار تھا۔ بکولری کے سردار گوست رائے نے اس کی سمادہہ بنائی اور اوس کے چیلے پدم نندی اور مادہو چندر نے اوس کی پرتشٹا کی اسکے بعد کتبہ نمبر ۸۲ ہے۔ وہ بجے نگر کی سلطنت سے متعلق ہے جو ہوسل کی سلطنت کے بجاے قایم ہوئی تہی۔ اسپر سال سوبہا کرت سنہ ۱۳۶۲ء کی تاریخ ہے۔ اور بکا رائے کی عہد حکومت کا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کے منتری جپ چا کے پوتے اُرگیا نے گومتیشور کی پوجا کے واسطے ازسر نو نذرانے عطا کئے۔ یہہ کتبہ سرے سے آخر تک سنسکرت میں ہے اور نیا اور جدید بنا ہوا ہے۔ اب ہم نمبر ۱۲۶ پر آتے ہیں۔ یہہ کتبہ رامانوم آچاری کے کتبہ کے نام سے مشہور ہے۔ اس کو دراصل سنہ ۱۸۰۹ء میں کرنیل ہیکنزی صاحب نے شایع کیا تھا۔ اور اس کتبہ میں ترجمہ کی غلطی سے جین مذہب اور وشنو دہرم ایک خیال کئے گئے تہے۔ اس پر ساکہا سمت ۱۲۹۰ سال کلکا سنہ ۱۳۶۸ء کی تاریخ ہے اور اوس میں لکہا ہوا ہے کہ بکا رائے والی بجے نگر نے وشنو اور جینیوں کے درمیان عہد نامہ کرایا۔ وشنو جینیوں کو ستایا کرتے تہے۔ اس عہد نامہ سے جینیوں کا ستانا بند ہو گیا۔ وہ عہد نامہ کنا ٹک زبان میں ہے۔ اور نثر میں ہے۔ اوس میں بہتسی دلچسپ باتیں ہیں۔ بکا رائے نے اس موقعہ پر مختلف وشنو فرقوں کے وکیل بلوائے اور یہہ فیصلہ کیا کہ جینیوں کو ان کی رسم و رواج کرنے کی اجازت دی جاوے۔ اور ان کو تیرتھ جاترا کے موقعہ پر پانچ بڑے ڈہول بجانے کی اجازت دی جاوے جیسی کہ وشنوون کو اجازت ہے دونو مت ایک ہی ہیں۔ ایک مت کو دوسرے مت کی مدد کرنی چاہئے یہہ عہد نامہ تحریر کیا گیا اور جینیوں کا ہاتہہ وشنوؤں کے ہاتہہ میں دیا گیا۔ اور حکم دیا کہ یہہ عہد نامہ پتھر پر کندہ کیا جاوے۔ اور سلطنت کی تمام بستیوں پر کندہ کیا جاوے۔

علاوہ بریں جینیوں نے ہر ایک گہر سے کچھ رقم دینے کا اقرار کیا اور رکھا کہ تر تالی کے

وشنوتات اور بیں گولہ کے دیوتا گومتیشور کی بڑی مورتی کی حفاظت کے واسطے بیس آدمیوں کا باڈی گارڈ رکھنے اور جینی کھنڈر عمارات کی مرمت کرنے میں استعمال کئے جادیں۔ اس کتبہ میں جینیوں کو بہاوجن یعنی پاک آدمی لکھا ہے اور وشنووں کو بھگت یعنی وفادار لکھا ہے۔ یہہ نہیں معلوم کہ اس عہدنامہ کے پچھلے حصہ پہ کب عمل درآمد ہوا۔ مگر یہہ معلوم ہے کہ بیل گول میں جینیوں کو پھر نہیں ستایا گیا۔ لیکن تیرتھہ جاترا کے بارہ میں دشمنی کے خیالات صرف جنوبی ہندوستان سے محدود نہیں ہے۔ اور اس کے ثبوت میں ذیل کا بیان ایک سپیچ سے نقل کیا جاتا ہے۔ یہہ سپیچ کرنیل سر ولیم دلیوس صاحب بہادر نے رائل ایشیاٹک سوسائٹی کے جلسہ میں دیا تھا۔

غدر سے اگلے سال جبکہ دہلی ملک پنجاب میں شامل ہوا۔ وشنو دہرم کے سربرآوردہ اشخاص (وشنووں کا فرقہ جینیوں یا سراوگیوں کے فرقہ سے تعداد میں بہت زیادہ ہے اور بہت زیادہ طاقتور ہے) کمشنر وقت کرنیل ہملٹن صاحب بہادر کے پاس آئے اور انکو یقین دلایا کہ اگر سراوگیوں کو رتھہ جاترا نکالنے کی اجازت دی جاوے گی۔ تو امن عامہ میں خلل آنے کا اندیشہ ہے۔ چنانچہ کمشنر صاحب نے اجازت دینے سے انکار کر دیا اور اپیل کرنے پر لوکل گورنمنٹ نے اس کو نامنظور کر دیا۔ میں خیال کرتا ہوں کہ یہہ وقوعہ ۱۸۶۳ء میں ہوا ہوگا۔ سراوگی اس فیصلہ سے بہت ناراض ہوئے۔ اور اس حکم کے منسوخ کرانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ انہوں نے گورنمنٹ ہند اور سکرٹری آف سٹیٹ کے پاس میموریل بھیجے مگر کچھہ فائدہ نہوا۔ جب ۱۸۶۶ء میں میں خود کمشنر بنکر دہلی گیا۔ انہوں نے حسب دستور میری عدالت میں بھی درخواست دی کہ رتھہ جاترا نکالنے کی اجازت ملجاوے۔ اور رتھہ جاترا نکالنے کی ممانعت کے حکم پر نظر ثانی کی جاوے۔ جب میں نے اس معاملہ کو خوب سوچا تو یہہ نتیجہ نکالا کہ جب وشنووں کو رام لیلا کی اجازت دی جاتی ہے تو سراوگیوں کو رتھہ جاترا کی اجازت کیوں نہ دی جاوے۔ اور مجھے یہہ مناسب معلوم ہوا کہ ہمارے جیسے مضبوط اور مہذب گورنمنٹ کا فرض ہے کہ سراوگیوں کی رتھہ جاترا نکالنے کے باب میں وشنووں کو رضامند کیا جاوے۔ چنانچہ میں نے لوکل گورنمنٹ کو لکھا۔ سر ڈیپل گرفن صاحب بہادر گورنمنٹ سکرٹری نے میری درخواست

کی تائید کی - اور اونہوں نے رتہہ جاترا کی ممانعت کی حکم کی منسوخی کے لئے سر رابرٹ اجرٹن صاحب بہادر لفٹنٹ گورنر پنجاب کو رضامند کر لیا - اسکے بعد ۲۰ - جولائی ۱۸۷۷ء کو چودہ سال کے بعد رتہہ جاترا ہوئے - اور اس بات کی کمال احتیاط رکھی گئی کہ ویشنووں کیطرف سے دنگا فساد نہ ہونے پائے - ہر ایک کام امن و امان کے ساتہہ بخوبی پورا ہو گیا - اور اسوقت سے سراوگی ہر سال اپنی رتہہ جاترا نکالتے ہیں -

ان دونوں فرقوں میں کبہی اتفاق نہیں ہوا - بلکہ ایک عرصہ تک سراوگیوں کے رتہہ جاترا بند ہونے سے بدظنی زیادہ ہوگئی تہی - اور ان میں برادرانہ آمد و رفت بند ہوگئی تھی - مگر جب یہہ فساد رفع ہو گیا - تو رفتہ رفتہ یہہ تفرقہ جاتا رہا - ڈریوس صاحب فرماتے ہیں کہ میں نے ایک دفعہ سراوگیوں کو اس امر کی ترغیب دلائی کہ وشنودں کے لڑکوں کے ساتہہ جو تم کو اپنی لڑکیوں کی شادی میں عذر ہے وہ نہ کیا کریں - اور شادی وغیرہ کے موقع پر انکی ضیافت میں شریک ہوا کریں - رفتہ رفتہ پرانی سوشیل آمد و رفت قایم ہو گئی - میں سنتا ہوں کہ پہلے خیالات فاسد کا اب نام و نشان تک باقی نہیں رہا ہے -

اس کے بعد کتبہ نمبر ۱۱۱ ہے جس پہ ساکہا سمت ۱۲۹۵ سال پر می دہادی (سنہ عیسوی ۱۳۷۲) کی تاریخ ہے - وہ اوس زینہ کے پہلو میں - جو ڈیری پر تاکو جاتا ہے - ایک بڑے پتھر پر موٹے موٹے حروف میں کندہ ہے - اور اس کے اوپر سیڑہیوں کی قطاریں ہیں - کتبہ میں لکہا ہوا ہے کہ اس کو وردہمان سوامی نے کندہ کرایا تہا - اور وردہمان سوامی کے چیلوں کی بڑی لمبی فہرست دی ہوئی ہے - لیکن بعض حصے پڑہے نہیں جاتے -

نمبر ۱۱۲ اوپر کے کتبے کے عین نیچے ہے اور اسی زمانہ کا ہے یہہ کتبہ ہیم چندر کیرتی دیو کی یادگار ہے -

نمبر ۱۱۲ کے عین سامنے نمبر ۱۱۳ کا کتبہ ہے - جس پر جل کا سال دیا ہوا ہے جو بلا شبہ ۱۳۷۳ء کے مطابق ہے اوس میں تری دید دیو کے چیلے پدم نندی دیو کی وفات کا حال ہے -

اسکے بعد کتبہ نمبر ۱۳۲ ہے چونکہ وہ نمبر ۱۰۵ سے ملا ہوا ہے پس وہ ۱۳۹۰ء کا ہے اس میں مانگی بستی کی تعمیر کا حال ہے - لیکن کتبہ میں تری بہون چوڑامنی چینالیہ کا نام بہی دیا ہوا ہے

خانگی بیلگولہ ایک عورت تھی - جو اُنہوں نے چارو کیرتی پنڈت کی چیلی تھی - سراون بیلگول کے جین گرووں نے یہہ لقب ہوسل راجاؤں کے عہد میں حاصل کیا تہا - کہتے ہیں کہ وہ ہمیشہ نگن رہا کرتی تھی - اور راجاؤں کی بہت خاطر کیا کرتا تھا -

کتبہ نمبر ۱۳۳ میں لکھا ہوا ہے کہ پنڈت دیو کے گوڑ چیلوں نے مانگی بستی کے واسطے نذرانے دئے -

اس سے اگلا کتبہ نمبر (۱۰۵) ہے - یہہ ایک مشہور کتبہ ہے اور اس کو اربدداس نے بنایا تھا - اس پر ساکا سمت ۱۳۲۰ سال الیشور (۱۳۹۸ء) کی تاریخ ہے - اس میں پنڈت کی وفات کا حال لکھا ہوا ہے - شاید وہ پنڈت چارو کیرتی پنڈت ہوگا - پنڈت کا خطاب سراون بیل گولہ کے تمام گرووں نے زمانہ قدیم میں حاصل کیا تھا - کتبہ نمبر ۴۰ و ۵۰ وغیرہ کی طرح اس کتبہ میں گرووں کے سلسلہ کا مفصل حال لکھا ہوا ہے -

تہ تہنکہ گندھر - کیولی - سرت کیولی - دس پورؤ دہاری - ایکادس انگ دہاری اچارنگ اور سوری کے اسنت (تعریف) کرنے کے بعد کوند اکنڈ کا حال ہے - (کتبہ نمبر ۴۰ میں اسکو پھلا منیشور لکھا ہے -) وہ زمین سے چار انچہ اوپر چلا کرتا تھا - اس کا مطلب یہہ ہے کہ وہ پکا جوگی تھا - جوگ کا بڑا منشا یہہ ہے کہ جوگ کرنے سے آدمی امر (لافانی) ہوجاوے - لیکن خیال کیا جاتا ہے کہ جوگ کرنے سے ایسی طاقت پیدا ہوجاتی ہے - کہ جس سے جسم جب چاہئے جب دنیاوی بندشوں سے آزاد ہوجاتا ہے - چمنڈرائے پران میں پوجیہ پاد کی نسبت بھی ایسا ہی لکھا ہے کہ وہ ہوا میں اُڑتا پہرتا تھا - جوگ ودیا ایک قدیم ودیا ہے - اور پتجلی سے منسوب کی جاتی ہے - مسٹر لیس صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ پتجلی ۲۰۰ برس قبل از مسیح ہوا - لیکن ہندوستان میں تمام زمانوں میں جوگ ماننے والے چلے آئے ہیں - اور اب بھی اس کے بہت سے معتقد موجود ہیں -

اس کے بعد راماسوامی ہے جس نے تتورتہہ سوتر شایع کیا - اس کے بعد گردھر پنچہا ہوا - اور پھر بالک پنچہا ہوا - انکے بعد سمنتا بھدر اور اسکے چیلے شوکوٹی سوری ہیں جنہوں نے تتورتہہ سوتر کی ٹیکا بنائی -

سمنت بھدر کا جین ہونا

راجاولی کتھا میں لکھا ہوا ہے کہ سمنت بھدر اُٹکلکا میں پیدا ہوا - اور منو کاہلی میں تپشیا کرتا تھا - کہ اس کو ایک بیماری لاحق ہوگئی - جس کو بھسکا کہتے ہیں - اس بیماری میں اسکو نہایت اشتہا لگی رہتی تھی - اور ہمیشہ کھانا مانگتا رہتا تھا - اور بدن ڈبلا ہوتا جاتا تھا - جب وہ اس بیماری کا علاج نہ کر سکا تو اس نے اپنے پران تجنے کا ارادہ کیا - اور اپنے گرو سے سلیکھنا کرنے کی اجازت مانگی - لیکن اس کے گرو نے یہہ معلوم کر کے کہ یہہ مذہب کو ترقی دینے والا بنے گا - سلیکھنا کرنے کی اجازت نہ دی - بلکہ اس سے کہا کہ تیرا جی چاہے جہاں چلا جا - جہاں تجھ کو کھانا مل سکتا ہے - اور جب تیری اشتہا فرو ہو جاوے تو دکشا لے لینا - چنانچہ وہ کانجی چلا گیا اور اپنے آپ کو شوکوٹی مہاراج کے حضور میں پیش کیا - شوکوٹی نے ایک کروڑ (لنگ) مہادیو بنا رکھے تھے - اور ہر روز بھیم لنگ کے مندر میں بارہ کھنڈو کا چاول تقسیم کیا کرتا تھا راجہ اوسکی شکل سے متعجب ہوا - اور اس کی اس طرح سیوا کری جیسے کہ شوکی - اور جب اس نے راجہ سے پوچھا کہ تم نے کیا دہرم کا کام کیا ہے تو اوس نے ان تمام مندروں کا ذکر کیا جو اس نے بنوائے تھے - اور اس بھوجن کا ذکر کیا جو وہ روزانہ تقسیم کیا کرتا تھا - اس پر سمنت بھدر نے کہا کہ میں تمہارے اس دہرم کے کام اور نذرانہ کو شوجی سے منظور کرا دونگا - چنانچہ وہ بارہ ۱۲ کھنڈو کا پکے ہوئے چاول اور دیگر ضروری چیزیں لیکر مندر میں گیا - اور دروازہ بند کر کے سب کو حکم دیا کہ چلے جاؤ - اکیلا ہوتے ہی وہ چاول کھانے لگا اور سب کو اکیلا ہڑپ کر گیا - اور ایک دانہ تک نہ چھوڑا - راجہ نے جب دروازہ کھولا اور چاول نہ پائے تو وہ بہت متعجب ہوا - دوسرے دن سمنت بھدر نے نصف چاول چھوڑے - اور تیسرے دن چوتھائی چاول - اور کہا کہ دیوتاؤں نے پرشاد قبول کر لیا - اور بقایا بطور پرشاد کے چھوڑ دیا ہے - راجہ کو شک ہوا اور اس نے پانچویں دن مندر کو فوج سے گھیر لیا - اور دروازہ کھونے کا حکم دیا - سمنتا بھدر اس خطرہ سے واقف ہو کر ارہت سدہ اور ۲۴ تیرتھنکروں سے وہ زور سے پرارتھنا کرنے لگا - جب وہ آٹھویں تیرتھنکر کی چندر پربھو کی استوتی کرنے لگا - تو شیو لنگ پھٹ گیا اور ۲۸ قد آدم اونچی چندر پربھو کے نہایت متبرک پرتمازمین سے نمودار ہوئے اور انکی دیوی ساتھ تھی - سمنتا بھدر نے فوراً دروازہ کھول دیا راجہ متعجب ہو کر اس کے چرنوں پر گر پڑا - اور التجا

کی کہ مجھہ کو جین مت کی تعلیم دو - آخر کار سلطنت اپنے بیٹے سری گنتہ کو دیکر راجہ شو کوٹی نے دگمبر جین دکشا لی - اور شو کوٹی اچاریہ بنکر اس نے رتن مال وغیرہ کتابیں لکہیں - جن کو پڑھ کر بہت سے اشخاص نے جین مت قبول کر لیا -

سمنتا بہدر نے دوبارہ دکشا لیکر رتن کرنڈکا اور جین پران تصنیف کئے اور سیادواد کا پروفیسر ہوا -

چند اشلوک دے رکھے ہیں جو کتبے نمبر ۵۴ میں بھی دئے ہوئے ہیں - اون میں لکھا ہوا ہے کہ سمنتا بہدر مباحثہ اپنی غرض سے ہندوستان میں پہرتا رہا - یہہ بھی واضح ہووے کہ ایک دفعہ اور چندر پر بہو کو ممبی میں اسکا شک دور کرنے کے واسطے نمودار ہوے - سمنتا بہدر کی بابت بہت کچھہ لکھا جاسکتا ہے - کتبہ نمبر ۱۰۸ میں اوسے جین ساسن کا بانی لکھا ہے -

نندیں اس کتبہ میں دیو نندی کا ذکر ہے جس کو پوجیہ پاد کہتے تھے - اپجیہ پاد اس کو اسلئے کہتے تھے کہ بن کے دیوتا اس کے دونوں چرنوں کی پوجا کیا کرتے تھے -

اکلنک یا بہٹ اکلنک - جن سین - اور گن بہدر کا ذکر ہے اور ایک اور شخص کا ذکر ہے جس کا نام اب مٹ گیا ہے مگر جیلے چیلے سمپ دنت اور بہرت بلی تھے - اسکے بعد ایک مشہور روایت ہے کہ کوندا کند کے چیلوں کو بچا جتہ کرنے کو ارہہ بلی نے چار سنگ بنائے - سین - نندی - دیو اور سبہ - اور اون کو ستمبریوں سے بالکل علیحدہ کر دیا - ان واقعات کا مجمل احوال نمبر ۱۰۸ میں دیا ہوا ہے -

اب اس کتبے میں انگلیشور خاندان کے کئی مشہور معروف گروہوں کے نام درج ہیں - جو نندی سنگ دلیس گن اور بہنگا نیا سے تعلق ہے - پھر اس کے بعد نیمی چندر - میگہ نندی - ابہے چندر اور بمرت منی کا حال ہے - مرنے سے کے چیلوں کے سپرد ائی میں انہوں کا سرت منی ہوا جو گریہیں پوجیہ پاد کا نیا سے ہیں سمنتا بہدر یا اکلنک دیو کا سرنانت میں گوتم کا اور ادہیا تما پر ورد ہمان کا ہم پتہ تھا - اسکے بعد ابہی چندر سرت کیرتی اور سرت کیرتی کے بیٹے چاروکیرتی کا حال ہے -

اس کے بعد سبہ ناریہ کا ذکر ہے - کہتے ہیں کہ زبردست راجہ بلال کو ایسی سخت بیماری لاحق ہوگئی

تھی - کہ وہ قریب مرگ ہوگیا تھا - سنبار یہ نے راجہ بلال کو شفا دی - اور ابھے سوری کو خطرناک بیماری سے نجات دی - یہہ راجہ بلال ہوئسل راجہ ایری انگا کا سب سے بڑا بیٹا تھا - اور وشنو وردھن کا بڑا بھائی تھا - جہاں تک ہم کو معلوم ہے وہ تخت پر نہیں بیٹھا - اور شاید اس کی وجہ وہ مہلک مرض ہے جس میں وہ مبتلا تھا - اور کچھہ دنوں تک اس بیماری کا علاج کیا - سنبار یہ کا چیلا چارو کیرتی پنڈت تھا - جو بیل گولہ میں رہتا تھا - مناسب معلوم ہوتا ہے کہ بیل گولہ کی اس بڑی مورتی کا ذکر کیا جاوے - جو چمنڈا رائے نے بنائی تھی - اور ان مکانات کا بھی ذکر کیا جاوے جنکو بھارت مایا نے بنایا تھا - راجہ ہریایا اور نانک دیو پوُرد پنڈت کے چیلے تھے - پوُرد پنڈت ساکھا سمت ۱۲۳۲ سال ایشور (۱۳۱۰ء) میں مرگیا - اس کے چیلے ابھنوا پنڈت دیو سوری اور دیگر چیلوں نے اس کی سمادہ بنائی اور اریہ داس نے یہہ کتبہ تصنیف کیا -

اس کے بعد کتبہ نمبر ۱۲۶ ہے اس میں صرف دو سطریں ہیں - جن میں لکھا ہوا ہے کہ ہری ہر رائے بیجے نگر کا دوسرا راجہ سال تارن میں مرگیا - یہہ کتبہ سنہ ۱۴۰۲ء کا ہے - لیکن بموجب بیانات بھولہ کے ہری ہر دوم نے سنہ ۱۴۰۴ء تک حکومت کی - اسی واسطے یہہ کتبہ خاص کر مشہور ہے -

اس کے بعد نمبر ۱۰۶ ہے جس پر ساکھا سمت ۱۳۳۱ سال ورودی (سنہ ۱۴۰۹ء) کی تاریخ ہے - اس میں لکھا ہوا ہے کہ مانیا نے گومٹے کی پوجا کیواسطے نذرانہ دیا - مانیا گنگا وتی کا رہنے والا تھا - جو جنتی پدریان داسی واقع ملک کرناٹک میں ایک جگہہ ہے -

اس کے بعد نمبر ۱۰۸ ہے جس پر ساکھا سمت ۱۳۵۵ سال پرمادی (۱۴۳۳ء) کی تاریخ ہے اوس میں سُرت منی کی وفات اور سمادہ کی تعمیر کا حال ہے - لیکن اوس میں گرووں کا حال زیادہ تر مرقوم ہے - اس کو شاعر مانگا راجہ نے تصنیف کیا تھا - وہ اپنی کتاب مانگا راجہ نگھنٹ کے سبب مشہور ہے جو ۱۳۹۸ء میں تحریر ہوئی - اور مانگا راجہ جس نے ہری بنس وغیرہ خاشتر دو صدی پیشتر تصنیف کی تھیں ابھنوا مانگا راجہ کے نام سے مشہور ہے -

ایک اشلوک ہے جس میں ست کو ایک جہاز سے مقابلہ کیا گیا ہے - اور اوس میں اوس کے پانی سلگوہری منقش پہلو - کنوئیں اور تالاب کا ذکر ہے - یہہ اوس سے بھی قدیم زمانہ کا ہے - جس کی نسبت

ایسے امور کے جاننے کی امید نہیں ہو سکتی۔ پوجیہ پاد کی نسبت چند نئی نئی باتیں لکھی ہوئی ہیں اور یہہ بھی لکھا ہوا ہے کہ وہ نہایت اعلیٰ درجہ کا دید تھا اور پانی جس سے اس کے پانوں دہوے جاتے تھے لوہے کو بدل کر سونا بنا سکتا تھا۔ یہہ بھی لکھا ہے کہ وہ ودیہہ یعنی ترہت میں بھی گیا۔

چاروں سنگوں کی ابتدا ارہد بلی سے ہی منسوب نہیں ہے (دیکھو نمبر ۱۰۵) بلکہ کہتے ہیں کہ ہن یوں کی ایک جماعت نے اوس کو بنایا تھا۔ جو اکلنک کی چیلی تھی۔ چاروکیرتی نے جو سمالیہ راجہ بلال کا کیا تھا اس کا ہی ذکر ہے لیکن یہہ ہی لکھا ہوا ہے کہ اسکی بیماریوں کا علاج ہوا سے کیا گیا تھا۔ جس نے صرف اوس کے جسم سے مس کیا تھا۔ یہہ پنڈت صرف بیلگولہ میں رہتا ہی نہ تھا بلکہ خاصکر نگر جبالیہ سے متعلق تھا۔

اس سے آگے نمبر ۱۲۷ و ۱۲۵ کے کتبوں کا ذکر ہے دونوں کا مضمون یکساں ہے کتبہ نمبر ۱۲۷ مکمل نہیں ہے۔ نمبر ۱۲۵ سے ہم معلوم کرتے ہیں کہ دیوراٹ یعنی دیورائے والی بجے نگر سال کشایا میں مرگیا۔ جو ۱۴۴۶ء سے مطابق ہے۔ لیکن بیانات موصولہ کے بموجب دیورائے نے ۱۴۵۱ء تک حکومت کی۔ اس کتبہ میں بہی بڑے مفید مضمون مندرج ہیں۔

اس سے آگے کتبہ نمبر ۱۰۳ ہے جسپر ساکہا سمت ۱۴۳۲ سال شکلا (سنہ ۱۵۱۰ء) کی تاریخ ہے۔ اس میں لکھا ہوا ہے کہ چتابوبرس نے بہاوجن یعنی نجرے پٹن کے جینیوں کا مددگار تھا اور راجہ چنگال دیو کے منتری کا بھائی تھا اس نے گومٹ سوامی کے مندر کی اوپر کی منزل کی مرمت کی۔

نمبر ۱۴۳ پر سال نندن تحریر ہے یعنی ۱۵۳۲ء کی تاریخ ہے۔ اس میں لکھا ہوا ہے کہ گوتما نے جو ہری آریہ ساکن گراسوپی کا چیلہ تھا۔ پانچ بستیوں کی مرمت کی یعنی ایک چنگلا بستی جو چھوٹی پہاڑی پر ہے اور تین بدگوامل کی بستی اور ایک ماگئی بستی کی مرمت کی۔

نمبر ۹۹ لغایتہ ۱۰۲ چھوٹے چھوٹے کتبے ہیں ان پر ساکہا سمت ۱۴۵۹ سال و ۱۵۳۷ء کی تاریخ ہے ان میں اون نذرانوں کا ذکر ہے جو مختلف ساہوکاروں نے رہن کے عوض دئے تھے۔ ان گراسوپہ کے مہاجنی ساہوکار جونڈالٹی نے اپنے پاس سے روپیہ دیکر جو عمارات وغیرہ رہن میں انکو فک الرہن کراکر گومٹ سوامی کے نام کرادیں۔

نمبر ۱۳۵ میں لکھا ہے کہ سال بکاری ۱۵۳۹ع میں گراسوپی سے چندرا جکا گومٹ سوامی کے درشن کو آئیں -

نمبر (۱۴۸) اور نمبر (۱۴۰) یکساں ہیں - پہلا کتبہ تپھر پر کندہ ہے اور دوسرا تانبے پر یہہ کتبہ میسور کے راجہ کے عہد کے ہیں - اون پر ساکہا سمت ۱۵۵۶ سال بہاو (۱۶۳۴ع) کی تاریخ ہے چام راجہ ودیور والے میسور نے معلوم کیا کہ بیلگولہ کے مندر کی زمینیں کئی جینی سوداگروں کے پاس رہن ہیں اوس نے ان سوداگروں کو بلایا - اور زرر ہن دینے کا اقرار کیا - اگر سوداگر راجہ سے روپیہ لیتے یہہ زمینیں ریاست کی ہوجاتی - مگر سوداگروں نے باتفاق رائے اس زر رہن سے ہاتہہ اوٹھالیا اور زمینیں مندروں کے واسطے پن کردی - یہہ تمام ماجرا مفصل طور پر کتبے نمبر ۱۴۰ میں لکھا ہوا ہے اور اس بات کی سخت تاکید کی گئی کہ کوئی بہٹارک آئندہ مندر کی زمین رہن نہ کرے اور نہ کوئی شخص اوس کو رہن رکھے اور راجہ اس معاملہ میں مداخلت کرینگے اگر وہ رہن کریں گے -

کتبہ نمبر ۱۴۲ مردہ گردوں کے جلانے کی جگہہ کے پاس ایک چٹان پر کندہ ہوا ہے - اسپر ساکہا سمت ۱۵۶۵ سال سوبہانو (۱۶۴۳ع) کی تاریخ ہے اور اس میں چارو کیرتی پنڈت جتی یا تہی دیدچکر یشور کی وفات کا حال مندرج ہے -

کتبہ نمبر ۱۱۸ ناگری حروف میں ہے اور اسپر ساکہا سمت ۱۵۷۰ سال سرودہاری (۱۶۴۸ع) کی تاریخ ہے - زبان مرہٹی یا گجراتی ہے - اس کتبہ میں ہم تہ تہنکروں کی بستی کی تعمیر کا حال مندرج ہے جس کو ہوسا بستی یا نئی بستی کہتے ہیں - یہہ ایک چھوٹی سی عمارت ہے - اور بڑی پہاڑی پر واقع ہے -

کتبہ نمبر ۱۱۷ میں چند سطریں ہیں - اور چٹان پر کندہ ہے اس کا مضمون یہہ ہے کہ سال سوبہا ۱۶۶۹ع میں کئی جاتری آئے -

کتبہ نمبر ۱۱۶ بہی اسی قسم کا ہے اور اوسپر ساکہا سمت ۱۶۴۵ سال سوبہاکہرت ۱۷۲۳ع کی تاریخ ہے اور اوس میں لکھا ہوا ہے کہ دودا کرشن راجہ ودیور دائی میسور بیلگولہ میں گئے - اور گومٹ دیو کی مورتی کے درشن کرکے بہت خوش ہوئے اور اس کے واسطے بیلگولہ اور کئی اور

گانوں دان کئے -

کتبہ نمبر ۱۲۱ میں لکھا ہوا ہے کہ سال سدہارتی ۱۷۳۹ء میں ایک چھوٹا سا منڈپ جس کو ہم دیو منڈپ کہتے ہیں تعمیر ہوا - یہہ منڈپ بڑی پہاڑی کے اوپر چڑھنے کے رستہ کے پاس واقع ہے اوس کو ہری سری کے ایک گوڑ نے بنوایا تھا - جو سراون بیلگول کے شمال مشرق میں چند میل کے فاصلہ پہ ہے - کتبہ نمبر ۲۷ بھدر باہو کے گپھا کے سامنے تھوڑے فاصلہ پر ہے اور ایک چٹان پر کندہ ہے - اس پر ساکھا سمت ۱۷۳۱ اسال شکلا (۱۸۰۹ء) کی تاریخ ہے - اور اس میں لکھا ہوا ہے کہ اجیت کیرتی ایک مہینے تک برت رکھکر اس جگہہ مر گیا تھا - یہہ آخری مثال ہے کہ سراون بیلگول میں سلیکھنا کی رسم ادا ہوئی -

کتبہ نمبر ۱۲۳ میں لکھا ہوا ہے کہ ایک سوداگر کے بیٹے مسمی چنّا نے ایک منڈپ اور تیبر نہر کا تالاب بنایا - اس کتبہ کی طرز عبارت اچھی نہیں ہے - اور اس جگہہ رکھنے کے لائق نہیں ہے جہاں عمدہ عمدہ مضمون کے کتبے کھدے ہوئے ہیں - اس پہ سنہ ۱۸۱۰ء کی تاریخ ہے -

کتبہ نمبر ۹۸ پر ساکھا سمت ۱۷۴۸ اسال دیایا سنہ ۱۸۲۶ء کی تاریخ ہے - اور اس میں اس نذرانہ کا حال ہے جو کرشن راجہ وڈیور دائی میسور کی عہد حکومت میں چنّا دیوراج پسر دیوراجہ کے (جو باڈی گارڈ کا بخشی تھا کنڈاچار اور سوار کچہری تھا) - اپنے باپ کی یادگار میں عطا کیا تہا اس کے باپ کی وفات اسی دن ہوئی جس روز گومتیشور پہ دودھ چڑھایا گیا -

آخر کار ہم کتبہ نمبر ۱۴۱ پہ آتے ہیں - جو ان دلچسپ کتبوں میں سے سب سے پچھلا کتبہ ہے - اور اوس پہ ساکھا سمت ۱۷۵۲ اسال موکرتی (سنہ ۱۸۳۰ء) کی تاریخ ہے وہ کتبہ وردھمان سوامی کی وفات کے ۲۳۹۳ سال بعد اور وکرمارک کے ۱۸۸۸ اسال میں تحریر ہوا - روایت ہے کہ وردھمان سوامی نے ۶۶۳ قبل از مسیح وفات پائی -

یہہ وہ نذرانہ ہے جو کرشن راجہ وڈیور دائی میسور نے کیا تہا اور اوس نے گومتیشور اور مختلف جین مندروں اور گرد کے مٹھہ کے واسطے چار گاؤں دینے منظور کئے - یہی چار گاؤں اس کی پچھ میں دیوان پورنیا نے دئے تھے کہتے ہیں کہ چارو کیرتی پنڈت - دلّی - ہمادری - سودھا - سنگیت - سوبٹ پور - کشیم وینو - اور بیل گولہ کے تخت کا مالک تھا - گرو کے فرمان

گنگ بنسی جین راجاؤں کی فہرست

۱- کونگنی ورما- دہرم مہاراجہ ادہراج سنہ ع

اس کا کنوا گوتر تھا- اسکے گرو سنہا نندی نے اسکی سلطنت کے قایم کرنے میں اسکی مدد کی- اپنے تلوار کی ایک صدمہ سے پتھر کے ستون کو کاٹ ڈالا- کولار میں رہتا تھا- مورچہل رکھا کرتا تھا- بانامنڈل کو فتح کیا- بہت سے ملک فتح کئے اور لڑائی میں زخم کئی لگے-

۲- مادہو . . . .

سونا (یعنے فاضل اور شاعروں) کے جانچنے کے لئے کسوٹی-

لایق مدبر- دتاک سوتریا تبنیت قانون پر

ایک ٹیکا (شرح) لکھی-

۳- ہری ورما- . . . . سنہ ۲۴۷ء ۲۶۶ عیسوی تک حکومت کی

لڑائی میں ہاتھیوں سے کام لیتا تھا- کمان کے وسیلہ سے بڑی دولت کمائی-

۴- وشنو گوپا . . . .

اور اسکی دماغی قوت یعنے عقل مرتے وقت تک خراب نہ ہوئی- دیو- گرو- وبرہم کی سیوا کرتا تہا-

۵- مادہو . . . . سنہ ۴۲۵ ع

کدمب راجہ کرشن ورما کی بہن سے شادی کی- اسکے دونو بازو ورزش جسمانی سے سخت اور مضبوط ہوگئے- کلجگ کی کیچڑ سے گیان کے بل کے نکالنے کا مشتاق- دیوتاؤں کے تیوہار اور مندروں کے واسطے چندہ دئے-

۶- اونت کونگنی . . . . سنہ ۴۲۵ سال ۴۷۸ ع تک حکومت کی

بچہ ہی سے کو تاج پہنایا گیا- سکنڈ مہاراجہ پوناڈ کی بیٹی سے شادی کی- جوب میں ذات اور مذہب کے قایم رکھنے میں دیوبس ست منو کی مانند-

۷- دُرونت کونگنی وردہ . . . . سنہ ۴۷۸ سال ۵۱۳ ع

مصنف شبد اوتار یعنی پوجیہ یادنے اُسکو تعلیم دی- کرات ارجنی کے ۱۵ سرگ پر تشریح لکھی- اندری

التور - پورالار - پناگرا پر قبضہ کرنے کے واسطے لڑائیاں لڑا - پانڈو اور پناڈو پر حکومت کی - جنوب میں ذات اور مذہب کے قایم رکھنے میں دیو سوت منو کی مانند -

۸ - مشکر مو کہر کونگنی وردہ -

ہندہو راجہ کی لڑکی سے شادی کی ہن کے آدمیوں کے گروہ نے اسکے چرنوں کی سیوا کی -

۹ - سری وکرم کونگنی ردہ -

نہایت ہوشیار اور عقلمند مدبر -

۱۰ - بھووکرم سری بلب بہوری وکرم -

ولند کی لڑائی میں پلّور راجہ کو شکست دی - اسکی مستورات کو لے گیا اور اسکے تمام ملک پر قبضہ کرلیا -

اسکی چھاتی پر ہاتھیوں کے دانت کے زخم تھے -

۱۱ - شومار - نوکام - نوچوک - نولوک کمبیہ -

بُھووکرم کا چھوٹا بھائی -

۱۲ - مارا سنگھ - . . . . سنہ ۷۲۶ء تک

ڈنڈی کوج اریگا اور ناگ ڈنڈ کی حفاظت کی - انمیں سے ایک امو گہہ ورش سے بچتا پہرتا تھا - دین بُل گلی کی لڑائی میں زخم لگنے سے اپنے جسم کی ایک ہڈی کاٹ کر دریائے گنگا میں بھیجدی - سری پورندی کی بڑی لڑائی میں پانڈیہ راجہ وراگن کو شکست دی - لیکن اپنے دوست اپراجیت کے بچانے میں اپنی جان کھو بیٹھا -

۱۳ - سری پوردشا - پرتھوی کونگنی کیسری ست رس — **سنہ ۷۷۶ء سال عیسوی**

اسکی رانی سرجانتی - منیا پور میں رہتا تھا - ہستی مل بانا راجہ کو تخت نشین کرایا چولا راجہ بیر نارائن کا ہمعصر تہا - اسکے بیٹے شومارا - وگ مارا - ایری اپا - یاماری اپّا - اور لوکا دنتیہ اسکے ماتحت گورنر تھے

۱۴ - شومار - کونگنی مہاراجہ ادہراج پرمیشور - **سنہ ۸۰۴-۸۱۴ء عیسوی**

راشٹرکوٹ راجہ نروپم یا دہارا ورش نے گنگ کو شکست دی اور اسکو قید کرلیا . . سنہ ۸۰۶ء

پرہبوت ورش یا گوبند لیسر نروپم اسکو رہائی دیتا ہے لیکن بوجہ دشمنی کے اسکو پہر قید کرتا ہے سنہ ۸۰۶ء

چاکی راجہ راشٹرکٹ کا وایسرائے گنگ منڈل پر حکومت کرتا تہا . . . . سنہ ۸۱۳ء

شوبارپچ کمر راشٹرکٹ - چالوکیہ اور ہے ھیا کی فوجوں کو شکست دی - بلب یا گوبند کے ماتحت مودو گنندورمیں ڈیرہ ڈالے راشٹرکٹ بنس کا گوبند (جسکی عہد سلطنت ۹۱۴ئہ میں ختم ہوگئی) اور پلو بنس کا نندی ورما شومار کی تخت نشینی پر جمع ہوتے ہیں اور اپنے ہاتھ سے اسکے سر پہ تاج رکھتے ہیں۔

مشرقی چالوکیہ اور گنگ اور رت خاندان کے درمیان لڑائی ہوئی - جہاں بارہ برس میں ۱۰۸ لڑائیاں ہوئیں۔

۱۵ - وجیادتیہ . . . . سنہ ۸۶۹ء

شومار کا بھائی -

۱۶ - راجہ مل ستیہ واکیہ دھرم مہاراجہ ادھراج - - سنہ ۸۶۹-۸۹۳ء

پرما نندی -

کولالا کے شہر کے حاکم - نندا گری کا حاکم - اس نے راشٹرکٹ سے اپنا ملک چھین لیا اور مدت تک اپنے پاس رکھا - بوتارس ۸۷۰ئہ میں یوورا ج تھا - شاید یہ راناوکرمایا ہی تھا -

۱۷ - نیتی مارگ - ستیہ واکیہ رچمل - ننیا گنگ . . . سنہ ۸۹۳-۹۱۶ء

پلو نسل کا نولمبادی راجہ اسکے ماتحت گورنر تھا -

۱۸ - ایری اپا - راجہ مل - رچ مل - . . . . . . سنہ ۹۱۶-۹۲۱ء

۱۹ - ستیہ واکیہ رچ مل - ننیا گنگ - جیاداترانگ - گنگ گنگی سنہ ۹۲۱-۹۶۳ء

اسکی لڑکی راسرکسٹ راجہ کرشن راجہ باکنارادیو سے بیاہی گئی - کرشن راجہ کی کرپا سے گنگ سلطنت شمال کی طرف بن واسی بیولہ پر پھیلا گئی تھی - کرشن راجہ کے گورنر بوناگا نے سرکشی کی اور قتل ہوا -

۲۰ - مار اسنگھ - ستیہ واکیہ - نولپ کلنٹک دیو . . . سنہ ۹۶۳-۹۷۴ء

چولانتک راجہ کرشن راجہ راشٹرکٹ کی درخواست پر گرجر راجہ کے برخلاف مہم چڑھا کر لے گیا - چالوکیہ راجہ راجدتیہ کو اس سے خوف معلوم ہوتا تھا -

۲۱ - راجہ مل - رچ مل - ستیہ واکیہ . . . سنہ ۹۷۴-۹۸۴ء

اسکا چھوٹا بھائی رکش اسکے ماتحت گورنر تھا - اسکی منتری چنداراجی نے سراون بیل گول میں گومتیشور کی بڑی مورتی بنوائی -

۲۲ - گنگ رکش رچیل . . . . سنہ ۹۸۴ - ۹۹۹ع

۲۳ - نیتی مارگ - چیاد انک کار - کونگنی ویدنگ - کاویری بلب - سنہ ۹۹۹ع

۲۴ - گنگ رس - ستیہ واکیہ -

گنگ کنیا میلا لادیوی چالوکیہ مہاراج سومیشور کی پٹ رانی تھی جس نے سنہ ۱۰۴۲ء سے سنہ ۱۰۶۳ع تک حکومت کی اور اسکے دو بیٹوں نے گنگ راجاؤں کا تمام لقب اختیار کئے -

---

راجیندر چولا کی فتوحات سے گنگ راج کا خاتمہ ہو گیا - راجیندر چولا کی فوج نے سنہ ۱۰۰۴ء کے قریب تلاکڈ کے دار الخلافہ پر قبضہ کر لیا -

گنگ رس - ہوسل راجاؤں کے ماتحت گورنر تھا . . . . . سنہ ۱۰۶۵ع

اودے دتیہ - گنگ پرم نندی - بہونایک ممبیر - دو چالوکیہ راجاؤں کے ماتحت مشہور جرنیل اور گورنر تھا - اسکی ماں گنگ راج کنیا تھی - ان دونوں چالوکیہ راجاؤں کے نام بہونایک مل اور وکرم دتیہ تری بہون مال تھے - . . . . سنہ ۱۰۰۰ سے ۱۱۰۲ع

گنگ راجہ - ہوسل راجہ وشنو وردہن کے ماتحت منتری اور جرنیل تھا - چولا گورنر آدی یم پر حملہ کر کے اسکو شکست دی اور تلاگڈ چھین لیا - اور وشنو وردہن کو دیدیا - اس نے پھر گنگ کا لقب اختیار کیا -

اس نے گنی گال میں شبخوں مار کر چالوکیہ تری بہون مال کی فوج کو بھی شکست دی اور ہوسل راجہ کو خود مختار بنایا - . . . . سنہ ۱۱۱۳ - ۱۱۳۴ع

ایکل رس - گنگ خاندان کا چاند -

کلاچوریہ بجل کے ماتحت تھا - . . . . سنہ ۱۱۵۸ء

تیلا ہادیو رس - اسکے بیٹے کا بھی لقب تھا -

کلاچوریہ راجہ سم کم دیو اور اہواہل کے ماتحت تھا - . . . . . . سنہ ۱۱۵۶ - ۱۱۸۱ع

اوتم چولاگنگ - کادیری بلب - گنگ بردمال - بیرگنگ کولالا کے شہر کا حاکم - نندگیری کا حاکم
میسور کے مشرق میں حکومت کی اس کے بیٹے دگرم گنگ اور ماریا تھے - ۱۲۱۷ - ۱۲۲۵ء
اس اثنار میں چولاگنگ نے کلنگا میں گنگ راجاؤں کے نسل کی ۱۰۷۷ء یا ۱۱۳۲ء میں بنیاد
ڈالی - اور ۱۳۴۵ء تک حکومت کرتے رہے - کلنگا کا چولاگنگ ۱۱۹۶ء میں لنکا میں حکومت
کرتا تھا -

گنگ راجہ نے شوسمدرم کی سلطنت کی بنیاد ۱۰۵۰ء میں ڈالی اس کے بعد نندی راجہ تخت پر
بیٹھا اور نندی راجہ کے بعد گنگ راجہ تخت نشین ہوا -

راسٹرکٹ یارت خاندان کے جین راجاؤں کی فہرست

کرشن اکال ورش ۴۵۰ء
اس کے پہلے منتری نے گنگ ریاست میں گنگ راجہ اونت کی منظوری سے ۴۶۶ء میں
نذرانہ دیا -
اندر - کرشن کا بیٹا .... ۴۵۰ لغایت ۴۶۰ء
اس کو چالوکیہ راجہ جے سنگہ نے شکست دی -

گوبند - اپاٹنگ گوبند ۶۱۰ء
شمال کی طرف سے آیا - اور چالوکیہ پر حملہ کیا لیکن پولی کیسی نے اس کو واپس ہٹا دیا -
(۱) ونت ورما -
(۲) - اندر -
(۳) - گوبند -
(۴) کرکا - ککا -

(۵)- اندر
" چالوکیہ راج کنیا سے شادی کی۔

(۶)- دنتی درگا - دنت درما - کہڑگا ولوک - پرتھوی بلب - ویراسنگھہ - ۷۵۳ء اس کے فاتح ہاتھیوں نے ریوا یا نربدا کے کناروں کو روندا - بلب کے فتح کرنے سے بڑا ہو گیا - کرناٹک (چالوکیہ راجہ کیرتی ورما) کی فوج کو شکست دی - جس نے کانچی کے راجہ - چولا - پانڈیہ - سری ہرش اور وجرات کو تتر بتر کر دیا -

(۷)- کرشن - اکال ورش - بلب - سبہاتنگ - ۷۵۳ - ۷۵ء کنارانے چالوکیہ کو نکالدیا - راہپا کو فتح کیا - اور راجہ ادہراج پرمیشور کے لقب حاصل کئے - ایلاپور میں نہایت خوبصورت مندر بنایا -

(۸)- گوبند - پربہوت ورش - بلب -
اس کے چھوٹے بھائی نے اس کو تخت سے اوتار دیا -

(۹)- دہرو دہورا دہاراورش - سرونم - کالی بلب اڈہ تیج -
گنگ کو شکست دی اور قید کر لیا - پہلے کسی نے گنگ کو فتح نہیں کیا تھا -

(۱۰)- گوبند - پربہوت ورش - جگت انگ - بلب نرہیندر - سری بلب - پرتھوی بلب اتیا دہاول - کیرتی نارائین - ۸۰۳ - ۸۱۴ء کرالہ - مالو - سوتا - گرجر اور ہند ۲ کھٹہ کر راجاؤں کو فتح کیا - اپنے دشمن چالوکیہ سے گنگا اور جمنا کے ... فتح کئے اور گنگ کو قید سے چھوڑایا لیکن اپنی دشمنی کے سبب اس کو پھر گرفتار کیا - ونتگ حاکم کانچی سے خراج لیا - ونگا - انگا - مگدہہ - مالوا - اور دینگی کے حاکم اسکی سیوا کرتے تھے دینگی کا حاکم غالباً وجیہ دتیہ نرہیندر راجہ کو اپنے شہر اور قلعہ کی فصیل بنانے کو مجبور کیا - سوبہ لتا اپنے چھوٹے بھائی اندر کو دیدیا - پلو راجہ نندی ورما کے ساتھ مل کر گنگ راجہ شوما کو تخت پر ٹہہایا - سورکہنڈ میں رہتا تھا - جو ناسک میں ہے -

(۱۱)- سروا - (لکرکا) اموکہہ ورش - نرپ تنگ - ۸۱۴ - ۸۷۷ء چالوکیہ کو شکست دی جس نے دنگو ولی میں صلح کر لی - اس کا دارالخلافہ مانیہ کہیت تھا - (ریاست نظام میں مالکھیڑ ہے)

سلہارا بنس کے کپاردی کو کونکن دیدیا - اپنی خوشی سے تخت چھوڑ دیا - کوی راج مارگ النکار وغیرہ کتابیں بنائیں -

(۱۲) - کرشن - اکال ورش - کنارا - ۸۷۵ - ۹۱۱ء کندر بلّب - کرشن بلّب -
کوکلا راجہ چیدی - جو تیور کا کلاچوری بنسی تھا - کی بیٹی سے شادی کی -
مشرقی چالوکیہ راجاؤں سے لڑتا رہا -

(۱۳) - گوبند - جلت انگ - پربھوت ورش - ۹۲۹ء
پہلے کوکلا کے بیٹے راناوگرہ کی بیٹی لچھمی سے شادی کی -
اور پھر شنکرانگ کی لڑکی گوبندامبی سے شادی کی -

(۱۴) - اندر نتیہ ورش ۹۱۶ء
امناکی بیٹی - ارجن کی پوتی اور کوکلا کی پڑپوتی دوج اپنے سے شادی کی -

(۱۵) - گوبند - سورن برش - بلّب نریندر - گوجیگا نربنگا - بیر نارائن - رت کندرپ ۹۳۰ - ۹۳۴ء
(۱۶) کرشن
(۱۷) اموگھہ ورش
تری پورا کے کلاچوری خاندان کے یودراج کی بیٹی کندکا دیوی سے شادی کی -

(۱۸) - کھوٹگا - کوتگا - نیتہ ورش ۹۷۱ء
(۱۹) - کرشن کنارا - اکال ورش - نردپم - ۹۴۵ - ۹۵۶ء گنگ راجہ مارا سنگھ کے ماتحت
گرجرا کے برخلاف فوج کشی کی اور چولا کنور راجہ دتیہ کو شکست دی -

(۲۰) - ککا - کرکا - اموگھہ ورش - کاکلا - کرکرا - بلب نریندر - ۹۷۳ء نرپ تنگ -
گنگ راجہ رچمل کی لڑکی سے شادی کی - گرجر - ہنا - چولا اور پانڈیہ راجاؤں کو فتح کیا -
مغربی چالوکیہ راجہ تیلا سے شکست کھائی اور قتل ہوا - اس کی بیٹی جکالا دیوی تیلا سے بیاہی
گئی - اس کا بیٹا اندر رت کندرپ - راج فرتندا - کیرتی نارائن سراون بیلگولہ میں ۹۸۲ء
میں مر گیا -

تاریخ کی ترتیب سے کتبوں کی فہرست

تاریخ	مضمون	نمبر کتبہ
قبل از مسیح	بھدر باہو کی وفات	۱
سنہ عیسوی	سلیکھنا کے ذریعہ مختلف گرو وغیرہ کی وفات	۲ و ۲۱ [۲۳ و ۲۶ و ۲۵]
۶۷۰	گنگ راجہ سری پرش کی بیٹی کا عطیہ	۲۴
۹۷۳	گنگ راجہ مارا سنگھ کی فتوحات	۳۸
۹۷۴	گنتی زوجہ لوک ودیادھر کی وفات	۶۱
۹۷۵	بایگ محافظ و سرپرست گنگ کنور رکش	۶۰
۹۸۰	ایریتیو نمبی نے مورتی بنوائی	۲۵
۹۸۲	رت یارا شیر لت کنور اندر راجہ کی وفات	۵۷
۹۸۲	پلا راجہ چوڑامنی کی وفات	۵۸
۹۸۳	چمنڈارائے نے گومت کی مورتی بنائی	۷۵ و ۷۶
۹۸۳	جین دھرم کی تعریف	۷۷
۹۸۳	امرت کی استوتی	۷۹
۹۸۳	چمنڈارائے کی فتوحات	۱۰۹
۹۹۵	چمنڈارائے کے بیٹے نے چمنڈارائے بستی بنائی	۶۷
۱۰۶۲	کاشٹ سنگھ کے آدمیوں کا حال	۱۱۹
	گرو ڈاکیبری راجہ وغیرہ کی تعریف	۳۶ و ۳۷
۱۰۹۰	جن چندر بھدر باہو کے گفا میں تپشیا کرتا ہے	۷۱
۱۱۱۴	بوچی راجہ کی وفات	۴۶
۱۱۱۵	میگھ چندر ترئی ودیہ دیو کی وفات	۴۷

تاریخ	مضمون	نمبر کتبہ
۱۱۱۵	بالا چندر منی تک گروؤں کا سلسلہ	۵۵
۱۱۱۶	گنگ راجہ گومٹ کے گرد حجرہ بناتا ہے	۷۵ و ۷۶
۱۱۱۶	ایضاً ساسن بستی بناتا ہے	۶۵
۱۱۱۶	ایضاً کتیلی بستی اپنی ماں کے واسطے بناتا ہے	۶۴
۱۱۱۶	گنگ راجہ کی بیوی اٹربڈو بستی بناتا ہے	۶۳
۱۱۱۷	گنگ راجہ کا عطیہ	۴۵
۱۱۱۷	ایضاً	۵۹
۱۱۱۹	ماں کبی گتی کی وفات	۱۳۹
۱۱۲۰	بوچی راجہ کی بہن دیمی یک کی وفات	۴۹
۱۱۲۱	گنگ راجہ کی ماں بوچی کبی کی وفات	۴۴
۱۱۲۲	گنگ راجہ کی رانی لچھمی کی وفات	۴۸
۱۱۲۴	گنگ راجہ کے گرو سبھا چندر کی وفات	۴۳
۱۱۲۳	سنتلا دیوی نے گندھ ورن بستی بنائی	۵۶
۱۱۲۳	ایضاً ایضاً	۶۲
۱۱۲۸	ملی شین منی کی وفات اور جین گروؤں کا مفصل حال	۵۴
۱۱۲۴	ہوسل سیٹھی کی وفات	۶۸
۱۱۳۰	گومٹ دیو کے واسطے سوداگروں کا نذرانہ	۱۲۳
۱۱۳۱	سنتلا دیوی رانی ہوسل راجہ وشنو وردھن کی وفات	۶۳
۱۱۳۵	گنگ راجہ کے چچیرے اچی راجہ کی وفات	۱۴۴
۱۱۳۵	گنگ راجہ کے بیٹے نے چندر راے بستی بنائی	۶۶
۱۱۳۸	بھرمایا نے گومٹ شوامی کے دروازے اور زینہ بنائے	۱۱۵

تاریخ	مضمون	نمبر کتبہ
۱۱۳۹	پرگڈی سنگی بابا کی وفات	۵۲
۱۱۳۹	بالا دیو ونڈ بایک کی وفات	۵۱
۱۱۴۶	پربھوچند سدانت دیو کی وفات۔ سنت لا دیوی کا گرو	۵۰
۱۱۶۰	ہلّا راجہ بھنڈ رالیتی بناتا ہے	۱۳۸
۱۱۶۰	ہلّا راجہ گومٹ دیو کے واسطے ہوسل راجہ نرسنگ سے عطیہ منظور کراتا ہے۔	۱۳۷-الف
۱۱۶۰	ایضاً .. ایضاً .. ایضاً	۸۰
۱۱۶۳	دیوکیرتی پنڈت دیو کی وفات	۳۹
۱۱۶۳	ہلّا راجہ نے دیوکیرتی کے سمادہ بنائی	۴۰
۱۱۷۱	گومت سیٹی گومت کے واسطے نذرانہ دیتا ہے	۸۱
۱۱۷۷	ناگ دیو نے نیا کیرتی منی کی سمادہ بنائی	۴۲
۱۱۷۷	گومت میں بہت سے گروؤں کی آمد	۱۱۳
۱۱۸۰	شاعر سوجنوتم سم گرمت کی تعریف کرتا ہے	۸۵
۱۱۸۰	بابا سیٹی نے یکش دیوتی بنائی	۱۰۴
۱۱۸۰	ہگڈی کتا نے یکش بنایا	۱۱۰
۱۱۸۰	ناگ دیو نے ناگ سمدر تالاب بنایا	۱۲۲
۱۱۸۱	ہلّا راجہ نے گومت کے واسطے ہوسل راجہ بیر بلال سے نذرانہ منظور کرایا۔	۹۰
۱۱۸۱	گومت دیو کے واسطے سوداگروں کا نذرانہ	۹۱ و ۹۲
۱۱۸۲	چندرمعلی کی بیوی کے کہنے سے ہوسل راجہ بیر بلال نے نذرانہ دیا	۱۲۴
۱۱۸۲	ایضاً .. ایضاً	۱۰۷
۱۱۸۵	بالاچندر دیو کی تعریف	۶۹ و ۷۰
۱۱۹۶	ناگ دیو نگر جنالیہ بناتا ہے	۱۳۰

تاریخ	مضمون	نمبر کتبہ
۱۱۹۶	بساواسیٹی ۴۲ تر تہنکر کی پرتشٹا کرتا ہے اور اسکے بیٹے انکے واسطے مندر بناتے ہیں	۷۸
۱۱۹۶	مندرجہ بالا تہنکروں کے واسطے سوداگروں کا نذرانہ	۸۶ و ۸۷
۱۲۱۴	بیر بلال کا بیٹا گومت آتا ہے	۱۲۰
—	ابیے ننندی کی آمد	۲۲
۱۲۱۷	ملیال تہنکر کی آمد	۷۳
۱۲۴۶	مری پال پرمادی نایک کی آمد	۷۴
۱۲۵۶	گومت کے واسطے نذرانہ	۸۸
۱۲۵۸	ایضاً	۸۹
۱۲۶۶	ہوسل راجہ سومیشور کے عہد میں معاملہ کا تقرر	۱۲۸
۱۲۷۳	ہوسل راجہ نرسنگہ سوم کے عہد میں گومت کے واسطے سوداگرونکا نذرانہ	۹۶
۱۲۷۴	ایضاً .. .. .. ایضاً	۹۳-۹۵-۹۷
۱۲۷۸	پہنڈرابستی کے واسطے مختلف اشخاص کے نذرانہ	۱۳۷-ب
۱۲۸۰	نگرجبالیہ کے واسطے بیلگولہ کے باشندوں کا نذرانہ	۱۳۱-الف
۱۲۸۳	ایضاً .. .. .. ایضاً	۱۲۹
۱۲۸۸	ایضاً .. .. .. خبالیہ نور کے ایضاً	۱۳۱-ب
۱۲۹۶	ایضاً .. .. .. بھنڈرابستی کے واسطے	۱۳۷-ج
۱۳۱۳	سبھاچندر منی کی وفات	۴۱
۱۳۶۲	اردگیا گومت کے واسطے نذرانہ منظور کرتا ہے وہ بجی نگر راجہ بکا رائے کی ماتحت تھا	۸۲
۱۳۶۸	بکارائے جینی اور وشنوؤں کو رضامند کرتا ہے	۱۳۶
۱۳۷۳	وردہرمن سوامی سمایا مال دیو کی سمادہ بناتا ہے	۱۱۱
۱۳۷۵	ہیم چندر کیرتی دیو کی وفات	۱۱۲

تاریخ	مضمون	نمبر کتبہ
۱۳۷۶	پدم نندی دیوی کی وفات	۱۱۴
۱۳۹۰	مانگی مانگی بستی بناتا ہے	۱۳۲
۱۳۹۰	مانگی بستی کے واسطے گوڑوں کا نذرانہ	۱۳۳
۱۳۹۸	بوروپنڈت کی وفات اور جین گروؤں کا مفصل حال	۱۰۵
۱۴۰۴	بجے نگر راجہ ہری ہر رائے	۱۲۶
۱۴۰۹	گومت کے واسطے گوڑوں کا نذرانہ	۱۰۶
۱۴۳۳	سرت منی کی وفات - کتبہ کو مانگی راجہ نے بنایا	۱۰۸
۱۴۴۶	بجے نگر راجہ دیورائے کی وفات	۱۲۵و۱۲۷
۱۵۱۰	چنگلا دیو کے منتری کا بیٹا گومت کی عمارات کی مرمت کرتا ہے	۱۰۳
۱۵۳۲	گوتنا مانگی اور دیگر بستیوں کی مرمت کرتا ہے	۱۳۴
۱۵۳۷	چاوڈی سیٹی ساکن گراسوپی کے رہن نامہ کے واسطے چندہ	۹۹و۱۰۲
۱۵۳۹	گراسوپی سے ستورات کی آمد	۱۳۵
۱۶۳۴	چام راجہ ودیور والے میسور بستی کی زمینوں کو فک الرہن کرتا ہے	۸۴و۱۴۰
۱۶۴۳	چارو کیرتی پنڈت جتی کی وفات	۱۴۲
۱۶۴۸	چاورساتر تھنکر بستی کی تعمیر	۱۱۸
۱۶۶۹	گومٹ میں آمد	۱۱۷
۱۶۸۰	گومت میں مستورات کی آمد	۱۱۶
۱۷۲۳	دودا کرشن راجہ ودیور والے میسور گومت کے واسطے نذرانہ دیتا ہے	۸۳
۱۷۳۹	رنگا با برہم دیو مٹھ بناتا ہے	۱۲۱
۱۸۰۹	ادتیہ کیرتی دیوی کی وفات	۵۶
۱۸۲۰	چتنا نایا کا تالاب بنایا	۱۲۳
۱۸۲۶	کرشن راجہ ودیور کا باڈی گارڈ بختی کا نذرانہ	۹۸
۱۸۳۰	کرشن راجہ ودیور والے میسور بورینہ کی نذرانہ منظور کرتا ہے	۱۴۱

حصّہ سوم

نقل ترجمہ کتبہ ہائے چندرگری واقعہ ریاست میسور

योविश्वं वेद वेद्यं जननजलनिधेर्भङ्गिनः पारदृश्वापौर्वापर्या
विरुद्धं वचनमनुपमं निष्कलङ्कं यदीयम् ॥ तं वन्दे साधुव
न्द्यं सकलगुणनिधिं ध्वस्तदोषद्विषन्तं । बुद्धं वा वर्द्धमानम्
शतदलनिलयं केशवं वा शिवं वा ॥

نمبر(۱) تعداد ۲۵ کتبہ پارسناتھ بستی کے جنوب میں پہاڑ پر کندہ ہیں۔
کتبہ نمبر ایک۔ یہ شلوک دو بہا منڈلوں کے بیچ میں لکھے ہوئے ہیں جن پر نہایت خوبصورت
بیل بوٹی بنی ہوئی ہے۔

(۱) طول و عرض۔ ۱۵ ار ۳" × ۴ و ۷"

کامیابی سری مد ودھمان سوامی کے ذریعہ سے ہے جو گیان کا پیدا کرنے والا ہے
اور ستیوں کے امرت کا مالک ہے۔ دونوں آسمان و زمین کا سہارا ہے تمام اشیاء
منقولہ اسکی ذات میں ہیں۔ روح اور دل کے دیکھنے کی طاقت سے سب پر غالب ہے
دنیا میں اس نے بڑی عزت اور عظمت حاصل کی ہے۔ اور لائق ترتیم کرنے ہے اور ارہنت ہے
اس کے کلام میں کوئی شخص چون وچرا نہیں کر سکتا بحث کر کے سب فرقوں کے
مسئلوں کو رد کر دیا۔ سری بشالیہ میں (یعنی اجین میں) بڑا ہے۔ دنیا کا نجات
دینے والا ہے۔

جبکہ بڑا آفتاب مہابیر سوامی چھپ گیا۔ جو شاندار صفتوں کا مسکن ہے۔ جس نے تمام
دنیا کو روشن کر رکھا ہے۔ اور جو ہزارہا چمکدار کرنوں کی بڑی قوس ہے۔ جس نے

تاریکی کو پھاڑ کر سرشیٹ پُرشوں کے کنول کو کھلا دیا۔ (ایسے سرشیٹ پُرش بڑے جین مت کی جھیل میں بکثرت ہیں) تو یہاں پوجنیک (قابل پرستش) رشی۔ گوتم گندہر۔ اوس کا چیلہ پورتاریا۔ جمبو۔ وشنودیو۔ اپراجیت۔ گوردہن۔ بہدرباہو۔ وساکھا۔ پرشٹہل۔ کشتری کاریہ۔ جیانم۔ سدہارتہہ۔ دہرت شین۔ بودہیلا۔ وغیرہ گرو پیدا ہوئے۔ ان بڑے رشیوں میں سے بہدرباہو سوامی نے تپشیا کر کے کل ودیا حاصل کی تھی۔ اور وہ ماضی۔ حال اور مستقبل کا حال دریافت کر سکتے تھے انہوں نے پیشین گوئی کی تھی کہ اجین میں بارہ سال کا قحط پڑے گا۔ اور لوگ سخت مصیبت اوٹھائینگے۔ اس لئے سارا سنگ شمال سے جنوب کی طرف روانہ ہوا۔ اور منیوں کا سنگ ایسے ملک میں پہنچا جہاں سینکڑوں گانوئں تھے اور جہاں۔ آبادی۔ روپیہ سونا۔ آناج۔ گائے بیل۔ بھینس اور بکری بکثرت تھیں۔

کٹوپر پہاڑ پر جسکی چوٹیاں بہت اونچی اونچی تہیں۔ اور جو زمین کے لئے جواہر تھا۔ اور جس کے اردگرد کی زمین خوشنما پھولوں کے رنگ سے چمک رہی تہی جس کی چٹانیں ایسی تاریک تھیں جیسے پانی سے بھرے ہوئے مینھہ کے بادل ہوتے ہیں۔ جہاں جنگلی۔ سور۔ چیتے بھیگر ریچھہ۔ چرخ۔ سانپ اور ہرن بکثرت پھرتے تہے۔ اور جہاں بیشمار غار۔ گڑھے بڑے بڑے نالے اور بن تھے۔ وہاں پر آچاریہ بہدرباہو سوامی معہ پربہوچندر (مہاراج چندرگپت کا نام ہے) کے پہونچے۔ اچاریہ جی نے معلوم کیا کہ میرا انت سما آن پہونچا ہے آگے چلنے سے انکار کیا اور تپشیا کرنے کا ارادہ کیا۔ اور تمام سنگ سے علیحدہ ہو کر صرف ایک چیلا اپنے پاس رکھا۔ اور اون سرد پتھر دانچ جنپر گھاس جمی ہوئی تھی۔ تپشیا کرتے ہوئے سرگ کو پراپت ہو گئے۔ اور ۰۰ ۷ رشیوں میں جا ملے۔ جین ساسن کی جے رہے۔

کتبہ نمبر (۲)

ناگ ستی گنتی ارجکا جو چتوڑ کے ایتہاد خاندان کے مون دہاری گرو کی چیلی تہی۔ تین ماہ تک تپشیا کر کے سُرگ باشی ہو گئی۔

کتبہ نمبر (۳)

شرارت کا گہرا بادل چاروں طرف پھیل گیا اور اس نے تمام میدان کو جہالت کے پہاڑ کی طرح گھیر لیا۔ وہ بیوقوف جو گرہست کے جنجال میں پھنسا رہتا ہے اور راجہ کے ماتحت رہتا ہے۔ تباہ ہوجاتا ہے۔ بڑا عقلمند چرت سری منی جس کی سُرگ کی منی بھی استعتی (تعریف) کرتے تھے۔ تپشیاکر کے سُرگ کو پراپت ہوگیا۔

کتبہ نمبر (۴)

.. .. تپشیا کرکے سرگ باش ہوئے۔

کتبہ نمبر (۵)

خوش قسمت جمبو نائیگی ایک ماہ تک تپشیا کرکے سرگ سدہارا۔

کتبہ نمبر (۶)

خوش قسمت مون دہارن مُنی بھٹارا ساکن ندو بودھری تپشیا کرکے سُرگ کو پراپت ہوگیا

کتبہ نمبر (۷)

بالاچندر گرو چیلہ . . . . ساکن کنارا دہرم سین گرو تپشیا کرکے سُرگ باش ہوا

کتبہ نمبر (۸)

اگر سین گرو جو پدمنی گرو ساکن مالینرو کا چیلہ تھا ایک ماہ تک سنیاس کے طور پر تپشیا کرکے سُرگ کو پراپت ہوگیا۔

کتبہ نمبر (۹)

گن سین گرو ساکن کتارا جو گرداگری کا چیلہ تھا تپشیا کرکے سرگ کو سدہارا۔

کتبہ نمبر (۱۰)

اجی ارجکا ساکن کتارا جو پیرو مل گرو کی چیلی تھی۔ . . . . . . سُرگ سدہاری

کتبہ نمبر (۱۱)

اُنت لنگل گرو تپشیا کرکے سرگ کو پراپت ہوگیا۔

کتبہ نمبر (۱۲)

پوترتیر تھہ کا گرو

کتبہ نمبر ۱۳

تلا کٹو کا گرو جنکے چھوٹے چھوٹے بال تھے اور جو مور کے پروں کی پیچی رکھا کرتا تھا اور جو کا پی گرو کا چیلہ تھا۔ اکیس۲۱ دن تک سنیاس کی تپشیا کر کے سرگ کو پراپت ہوگیا۔

کتبہ نمبر ۱۴

۳ و ۸″ × ۱ و ۹″

ناگ سین گرو جو رشبھ سین گرو کا چیلہ تھا۔ سنیاسی کی طرح تپشیا کر کے سرگ کو پراپت ہوگیا۔ ناگ سین عیب سے پاک۔ متقی اور پرہیزگار تھا۔ اور اوس نے تمام دشمنوں کو فتح کیا۔ راجہ اس کی سیوا میں حاضر رہتے تھے۔ نہایت خوش قسمت تھا۔ لوگوں کی مرادیں پوری کرتا تھا۔ اور انکے غرور کو دور کرنے والا تھا۔ ایسے ناگ سین کو میں بندنا کرتا ہوں۔

کتبہ نمبر ۱۵

اس جگہہ جہاں درخت کثرت سے اُگے ہوئے ہیں گُل لالہ کھلے ہوئے ہیں۔ اور شہد کی مکھیاں بھن بھنا رہی ہیں۔ اور جو استھان (اندر گھر کنج) نندن سے بھی اچھا ہے جس کے چاروں طرف چانول کے کھیت لہلہا رہے ہیں۔ وہاں بالادیو منی بھگوت کی استوتی سب کو سکھلاتے تھے۔ اور پہاڑی کی چوٹی پر تپشیا کر رہے تھے۔ انہوں نے نیک گنگا سین کے ہاں جنم لیا تھا بڑے نیک تھے۔ معزز بالادیو منی تپشیا کرتے ہوئے سدھ لوک کو چلے گئے۔

کتبہ نمبر ۱۶

وہ خوش قسمت مُنی تپشیا کر کے سرگ کو پراپت ہوگیا۔

کتبہ نمبر ۱۷

۴ و ۷″ × ۲ و ۱۰″

(نوٹ)۔ کتبہ نمبر ۱۷ و ۱۸ کا ایک جگہہ کتبہ نمبر (۱۷) میں ترجمہ ہوا ہے۔

یہ کھکر سری بھدر باہو اور بڑے منی چندر گپت کے قدم بہ قدم چلنا ۹علی دہرم ہے۔

شانتی سین منی کی بیوی اپگل گوردی اس پہاڑ کی چوٹی پر آئی۔ اور کھانا پینا چھوڑدیا اور سرگ کو پراپت ہو گئی۔

کتبہ نمبر (۱۹)

پہاڑی گرو کا بیٹا سنگہ نندی تپشیا کر کے سرگ کو پراپت ہو گیا۔

کتبہ نمبر (۲۰)

. . . . میں اس تخت و تاج کو چھوڑ کر . . . . وہ نچی کوری کی بیٹی .
. . . سرگ کی دولت کو پراپت ہو گئے۔

کتبہ نمبر (۲۱)

نیک اوصاف رکھتا تھا۔ اونچے زینہ سے وہ سدھ بن گیا۔ نیک گرو کے چیلوں میں سے تھا۔ سدوگن کا بیٹا تھا۔ پہاڑی کی چوٹی پر رہتا تھا۔ نیچے میدان میں نہیں اترا . . . .

کتبہ نمبر (۲۲)

کوٹا پہ ابہ نندی پنڈت کے چیلے نے (یہاں) اگر . . . . . ہزار

کتبہ نمبر (۲۳)

مبارک ہو . . . انگور و کے گرو نے . . . . . کلبپ پہاڑ پہ پران دیدے۔

کتبہ نمبر (۲۴)

تاریخ سنہ ۷۶۷ء ۱۴×۱۴ ے

جب جلوی ریاستوں کے حاکم سری بلب مہاراج کا بیٹا لولوک سری لکھا ین زمین پر راج کرتا تھا۔ اور وہ پانچ بڑی نوبت اپنے آگے رکھ سکتا تھا اور پہ منیٹر اور مہاراج کا ان کو خطاب تھا۔

. . گن آراسی کی درخواست پر اس مہاراج نے اس پہاڑی کے مندروں کے نام زمین عطا کی (زمین کی حدود درج ہیں مگر پڑہی نہیں جاتیں)

کتبہ نمبر (۲۵)

. . . . کے چیلے اراتی نیمی نے سدا بنوائی -

نمبر ۲۶ لغایت ۳۵ کتبہ ساسن بستی کے مشرق میں پہاڑ پہ کندہ ہیں -

کتبہ نمبر (۲۶)

۷ وئے × ۲ و ۱۱

قوس وقزح یا بجلی کے چمکارے یا شبنم دار بادل کے مانند جلدی سے غایب ہوگیا اور جسکے واسطے خوبصورتی - خوشی دولت اور طاقت کے خزائن محفوظ ہیں - یہہ کہہ کر اور سنیاس دہارن کرکے بڑا طاقتور نند سین منی دیولوک کو چلا گیا -

کتبہ نمبر (۲۷)

نولور سنگ کا خوش قسمت . . . . کٹوپر کے پہاڑ میں . . . کاری پور گانوءمیں میور کے سنگ کا اور اس دنیا کا حاکم کٹوپہ پہاڑ پہ سے سُرگ گیا اور اس جگہہ اوس کی سمادہ بنی

کتبہ نمبر (۲۸)

نولور سنگ کے . . . . بڑے اننت متی گنتی نے کٹوپہ پہاڑ پہ تپشیا کی - اور دیولوک کو چلا گیا - میں اسکی بندنا کرتا ہوں -

کتبہ نمبر (۲۹)

میور گرام سنگ کا . . . . سوندریا آریا کٹوپہ پہاڑ پہ سے سُرگ گیا اور اس جگہہ اس کی سمادہ بنی -

کتبہ نمبر (۳۰)

انگلی بہت سے نیک اوصاف کے لئے مشہور تہا - جبکہ . . . . پہاڑ پہ تپشیا کر رہا تہا -

کتبہ نمبر (۳۱)

نولورسنگ میں گرونندی مذہب کا بڑا پابند تھا۔ اوسکی چیلی رشبھہ نندی منی تہی۔ اس کی دادی سرگ کو چلی گئی۔

کتبہ نمبر (۳۲)

یہہ معلوم کرکے کہ انت سما آگیا ہے اور موکش کا طلبگار ہوکر بہت سے نیک اوصاف حاصل کرکے پوجنیک بڑا منی دیوسین تپشیا کرکے سرگ لوک کو چلے گئے۔

کتبہ نمبر (۳۳)

تپشیا کے واسطے ایک اچھا مقام تلاش کیا۔ کیلاتر سنگ کا ادری دین نگیندو ۲۰۰ ندی گری پر حکومت کررہا تھا۔ اور اسکے حقوق غیر محدود تہے۔

کتبہ نمبر ۳۴

جے ہو۔ عیب سے پاک۔ ایسا سفید جیسا کہ دودھ ۔ ۔ ۔ فرمانبردار تپشیا کی وجہ سے اس کی بہت عزت ہوتی تھی مشہور کلتوپو میں رشی گری پر چڑھکر وہ عیب سے پاک منی رشی سرگ لوک کو چلا گیا۔

کتبہ نمبر ۳۵

بہت نیک۔ عمدہ اوصاف رکھنے والا بڑا گیان وان۔ تعریف کے لائق۔ سہسر متی گنتی کلپرا میں آئے اور اس پہاڑ میں تپشیا کرکے سرگ لوک میں چلے گئے۔

(نمبر ۳۶ و ۳۷ کتبہ کچپا دون کے راستہ پر پہاڑ پر کندہ ہیں)

کتبہ نمبر ۳۶

نیک ایری گوکوٹا میں ۔ ۔

کتبہ نمبر ۳۷

پرمیشور کرے کہ نیک گرو ڈاکیسری راجہ کا راج قائم رہے۔

نمبر ۳۸ کا کتبہ کیوگ برہم دیو کہہ یہ کہدا ہوا ہے۔

کتبہ نمبر ۴۸

تاریخ ۱۲۰۵ء ۱۴×۱۰ ۱/۲ ۱/۲ گز

جنوبی جانب

. . . حاصل کر کے . . . . زمین کو . . . . تلوار کے
زور سے تمام دولت حاصل کر کے . . . . . گنگ خاندان کا راجہ . . .
وہ جو کنول کے پھول یعنی گنگ کل کے کھلانے میں چاند کی روشنی کا کام دیتا ہے۔
وہ جو تمام دنیا میں مشہور تھا۔ سیتہ دلکیہ کونگنی ورما دھرم مہاراجہ ادہیراج
جو کرشن راجہ کی شمالی فتوحات کے باعث گرجا ادہیراج مشہور ہوا۔ دلّی کے غرور
کے دور کرنے میں اپنی بہادری کے سبب مشہور طاقت میں بڑے جنگل ہاتھی کے
مانند بہادروں کا آفتاب۔ بزوریاز داس کے تخت کو سنبھال رہا تھا۔ کراٹ کے
گروہ کا مارنیوالا۔ وندھیا بن کے دامن میں رہتا تھا۔ اپنی طاقت سے مانیہ کھیت کے
مہاراجہ کی فوج کو ہٹا دیا۔ اندر راجہ کی گدی نشینی پہ خوشیاں مناتا تھا . . . ان
اشخاص کو خوش کر نیوالا جو لڑائی کے لئے تیار تھے۔ . . . مارے خوف کے
بن ورسی ولیش کے راجہ اوس کی سیوا کرتے تھے۔ . . . کی راگوں میں
مشہور۔ اس کے جواہرات۔ مست ہاتھی اور اس کے تمام ذخیرہ پر قابض ہوا۔
نولمباؤں کے راجہ کی طاقت کو ضایع کیا۔ نولمباؤں کے راجہ نے ماتور بنس کے . . .
کے بیٹے سے اطاعت قبول کرائی تھی۔ ہاتھیوں کے غول کے مانند غرور سے بھرا ہوا
آیا۔ چھوٹے چھوٹے راجاؤں کو جڑ سے اکھاڑ ڈالا۔ اچانگی درگا کو خاک سیاہ کر دیا۔
سبار امنتری نرگ نامی کو مار ڈالا اس کی طاقت کے باعث چیرا۔ چولا۔ پانڈیہ
اور پلو اس کی عزت کرتے تھے۔ جین ساسن کو ترقی دی۔ . . . کا جھنڈا اونچا تھا
زبردست راجاؤں کے لوٹنے سے بڑی دولت کمائی تھی۔ اپنی نیکی سے تمام دنیا کو
سہارے ہوئے تھا۔ وہ راجہ نولمب کل کے واسطے یم کے مانند تھا۔ اسکی طاقت

اور اس کی لیاقت کی شہرت تمام دنیا میں پھیلی ہوئی تھی - یہ مشہور کرے وہ ہمیشہ قایم رہیں

مغربی حصّہ

ذیل کے نام اوپر کے حصے میں ہیں جو مٹ گیا ہے -

گنگ چوڑامنی - راجہ گنتیا گنگ . . . . نولمبا کایم . . . پلو . . .

سری مارا سنگھ . . . بہادروں کے ساتھہ لڑائی کرنے میں ایسا مشہور جیسا کہ راجہ - راجہ تیہ کے واسطے جنگل کی آگ - چالوکیہ کا جواہر - یہہ گنگ کا سب سے اچھا جواہر تھا - چونکہ دیتندر - مادہو - کیتپ وغیرہ کو مورنے غارت کر دیا اب اور کون سے تکلیف دینے والے ہیں جنکو میں مغلوب کرونگا - وہ نراگ سور پہ غالب آیا - اور دنیا کو اس کی سختیوں سے نجات دی - اور عوام الناس اس سے خوش ہوئے -

شمالی حصّہ

بالکل مٹ گیا ہے - صرف گنگ چوڑامنی کا نام موجود ہے -

مشرقی حصّہ

کیا میں اس طاقت کو کام میں لاؤں گا - جس سے اوس نے زبردست دلا کو زیر کیا جو کہا کرتا تھا کہ خوف دور کرو - اس کو مغلوب کیا - کیا میں تمام دنیا میں مشہور . . . . کرونگا - کیا میں وہ بہادری دکھاؤنگا جس سے اوس نے پلو راجہ کے . . . . کو قتل کیا - چلاد آترا نگ کے اپنے کام میں کیونکر لگ گیا - پلو کی تمام ٹھیریوں کو اور لوٹ کو پھینک دینے کے بجائے جمع کیا - کپالک کی صورت بنائی - گویا کہ وہ غیر سرداروں کو جتلانا چاہتا تھا کہ اگر تم اپنے سر بچانے چاہتے ہو اور میری آگ میں پڑنا نہیں چاہتے - تو دوستی کر لو اور اکھٹے ہو کر بچ نکلو - اسطرح سندھ البھک تری تیتر نے خراج جاری کیا -

راجہ گنتیا گنگ کی بہادری بہت عرصہ تک قایم رہی - اچانگی کے قلعہ کا پہلے محاصرہ کیا تھا - لیکن اس کے فتح کرنے کے ناقابل ہو کر محاصرہ اوٹھا لیا تھا - اب اس کو

فتح کیا۔ دنیا کو ڈرایا اور ان باتوں سے تینوں لوک اسکی استوتی کرنے لگے۔
نرالک کی شہرت ایسی ہوگئی تھی کہ وہ یم یا رادن یا سپال گنا جاتا تھا۔ وہ اس کا چاکر
بن گیا اور . . . بغیر کوشش کے گنگ چوڑامنی کے لبس میں آگیا۔
گنگ چوڑامنی بحث کرنے میں نہیں شکست کھاویگا۔
اس طرح لڑائی کرکے اور وندھیا بن کے گرد و نواح کو فتح کرکے مانیہ کھیت
گونورد۔ اچانگی۔ بن واسی۔ قلعہ پارسی اور دیگر مقامات کو فتح کیا۔
ولش دلیشانتر میں بہت مشہور ہوگیا۔ بہت سی تختیں کیں۔ مشہور گنگ ودیادھر
گنگ خاندان کا بہادر۔ گنگ خاندان کا شیر۔ گنگوں کا جواہر۔ گنگوں کا ہیرا۔ چلاوڑ جگ
گتیاگنگ۔ نیکیوں کا اوتار۔ دنیا کا بہادر۔ اپنی بات کا سچا۔ اپنے دشمنوں کے جانی
کے واسطے آفتاب۔ غارت گری کی تلوار۔ منڈالیک کے واسطے تری نیتر۔ لو مبال
کایم۔ اس نے بہت سے مقامات میں بستیاں اور رمان ستمبہ بنوائے۔
صاف ظاہر ہے کہ ذیل کا بیان مابعد لکھا گیا ہے۔
ہمارے درمیان گیان کے کام پھیلا کر ایک سال راج کیا۔ اور پھر اجیت سین بھٹارک
کے چرنوں میں با اعتقاد چیلہ کے طور پر . . . سمادہت ہوگیا۔
اشلوک۔ اے چولا راجہ۔ تمہارا اکال تم کو یا تمہارے خزانہ کو بغیر فتح کئے بغیر چلا گیا
ہے۔ اے پانڈیہ چپ ہوجاؤ۔ خوف کے مارے اپنے راج سے مت
بھاگو۔ . . . گنگ راجہ دیولوک ہوگیا ہے۔
کتبہ نمبر ۳۹ و ۴۰ و ۴۱ بھی نوی منڈپ میں کھدی ہوئی ہیں۔

کتبہ نمبر ۳۹

تاریخ ۱۱۶۳ء ہم وگ ۵ × ا و ۸

خلاصہ۔ مہا منڈلاچاریہ دیوکیرتی پنڈت دیو۔
ساکھا ست ۱۰۸۵ سال سبھانو اساڑھ سدی ۹ بدھ وار کو دن نکلتے ہی نہایت

ہی پیارا دیو کیرتی سرگ لوگ کو چلا گیا۔
سری سوتی اور لچھمی افسوس کرتی ہیں۔

کتبہ نمبر ۴

تاریخ ۱۱۶۳ ء

جنوبی حصہ

خلاصہ۔ آدناتھ اور دیگر تیرتھنکر جنکے آخر میں مہابیر کا لفظ آتا ہے انکی استوتی گوتم کی استوتی جس کے بنس میں سرت کیولی بھدر باہو پیدا ہوا۔ جس کا چیلہ چندر گپت تھا۔ اس کی شان و شوکت ایسی تھی کہ اس کے منیوں نے گن کی بن کے دیوتا پوجا کرتے تھے۔ اس کے خاندان میں پدم نندی ہوا۔ جو پیچھے کونڈ اکنڈ نام سے مشہور ہوا اور جو پہلا منیشور تھا۔ پھر سوامی ہوا جس کا نام گردھر پچھا اچاریہ تھا۔ اسکے چیلوں میں پدارتھ کے دیکھنے میں کوئی دوسرا شخص اس کا ثانی نہیں ہوا۔ اس کا چیلہ بالک پنچھا ہوا۔ جسکے سلسلہ میں سمنت بھدر ہوئے۔ جو بڑے مباحثہ کرنے والے تھے۔

اس کے بعد دیو نند ہوئے۔ جو بعد ازاں اپنے (ودّیا) علم کے سبب جنیندر ہی کہلاتا تھا اور چونکہ دیوتا اس کے چرنوں کی پوجا کرتے تھے اسواسطے پوجیہ پادبھی کہلاتا تھا اس نے جنیندر گریمر۔ سروارتھ سدھی اور سمادھی شتک بنائے۔ سدھانت میں بہت ہوشیار تھا۔ بڑا شاعر تھا۔ اس نے جین مت کا سرتاج پنڈت کہنا بجا ہے یہہ سب کام پوجیہ پادمنی کی شہرت پکار پکار کر بیان کرتے ہیں۔ منی گن اس کی پوجا کرتے تھے۔

مغربی حصہ

اس کے بعد اکلنک دیو ہوئے۔ اور اس منی جن کے سلسلہ میں سری مول سنگ اور دیسی گن کے نندی گن میں شہور منی گولاچاریہ ہوا۔ جو گولا ولیش کا راجہ تھا جس نے

کسی وجہ سے پہلے دلشالی - اوس کا چیلہ ترکال جوگی تہا - اور اوس کا چیلہ اود ہاکر پدم نندی سدہانتی کا ہوا - جو کمار دیو کے نام سے مشہور ہوا - اس کے چیلے کا نام کل بھوشن تھا - جس کا سدہرم پربہو چندر منی راج پنڈت ہوا جس نے نیاسے کا گرنتھ بنایا - کل بہوشن منی کا چیلہ کل چند دیو منی ہوا - اوس کا چیلہ ماگہہ نندی منی ہوا جس نے کولاپور میں تیرتہہ بنایا - اور کونڈا کنڈا نویہ کو بہت مشہور کیا -

اوس کے چیلوں میں سے سامنت بھدا دیو اور کام دیو تہے -

شمالی حصہ

گنڈاوی مکت دیو سے بڑا اور کون تھا - جسکے گرو سدہانتی کا ماگہہ نندی تہے جن کا نیل بہت اس کا طالب علم - فاضل اجل بہالو کیرتی اور دیو کیرتی اس کے چیلے تہو اس کا سدہرم سرت کیملی تری ویدورتی ہوا - اس نے بڑی ہوشیاری سے راگھو پنڈویم کو تصنیف کیا - گذشتہ و آئندہ کا حال لکھتا تہا - اس کے بڑے بہای کنک نندی جوگی اور دیو چندر منی تہے - انکے سدہرم ماگہہ نندی تری وید دیو - دیو کیرتی پنڈت دیو کا چیلہ سبہا چندر تری وید دیو - اور گنڈوی مکٹ - وادی - جنبرکہہ رامچندر تری وید دیو تہے - اور نیبرا کالنکا تری وید دیو جسکے چیلے سری آنی بہنڈاری ہیراتی مایا منتری بلچتی اور کوریا تہے -

اس کا باپ داجی ہنس کا یکش راجہ - اس کی ماں لوکمبکی - اس کا دیو ارہنتا اس کا سسرا یادو بنسی راجہ نرسنگہ - بڑا پاکیا خوش قسمت تھا -

بڑا منتری - سردادہی کاری - جبرا ہنڈاری - نہاگنگ ڈنڈنایک - سری ہلا راجہ نے کلنگری کے قصبہ کو بسایا جو اس کے گرو سری روپ نارائن کولاپور کی بستی سے متعلق تھا - جو کونڈاکنڈانویہ - سری محل سنگ - دیسی گن اور پستگا گچا میں سے تھا - جن ناتھہ پور میں دان سالہ بنائی - اور مہا منڈلاچاریہ دیو کیرتی پنڈت دیو کی یادگار میں ایک سمادہ بنائی - جسکے چیلے لکہہ نندی - مادہو - اور تری بنون دیو تھے اوس دیو

دخوشیوں، اور نہوں اور دہوم دہام سے اس کی پرتشٹا کی۔

کتبہ نمبر (۸۱)

تاریخ ۱۳۱۳ء ۲ وگے ×۱ اُو ۸

خلاصہ۔ سری مول سنگ۔ دیسی گن۔ بستگا گچا اور کونڈا کند الویہ کے گرووں کا مختصر سا حال کیونکر لکہا جا سکتا ہے۔
میگہہ چندر تری وید کی استوتی ہے جس کا چیلہ بیر نندی تھا۔ اوس کا چیلہ بڑا ہاری رام چندر جتی ہوا۔ جسکو گرونچک سرتی کا بہت شوق تھا۔
اس کے چیلے کے چیلے بڑے جتی سبہا چندر کی کئی اشلوکوں میں استوتی ہے۔ وساکھ سمت ۱۲۳۵ سال پر ماد ہی ساون بدی چودس منگل وار کو سرگ باش ہوا۔
موکہہ نگری کے دیکھنے۔ اور دیوتاؤں کے مسکن اور جین مندروں کے دیکھنے کے خواہش سے اس نے جان دیدی اور اس دنیا کے جنجال سے چھوٹ گیا۔ اوس کا چیلہ پدم نندی پنڈت دیو تھا۔
گرو رام چندر جتی کے چیلے راے راجگرو گومت حاکم بوکری نے سبہند ومنی کی سمادہ بنائی۔ بوگرا راجہ۔ سری پارس ناتھ بھگوان کے چرنوں کی پوجا کرتا تھا۔
بوگرا راجہ کو بعد ازاں سبہا چندر کہنے لگے۔
کل بھوشن کا چیلہ میگہہ نندی برتی تھا۔ جس کا چیلہ سبہا چندر تھا۔
اس کا چیلہ چارو کیرتی پنڈت تھا۔ جس کا چیلہ میگہہ نندی برتی تھا۔ میگہہ نندی برتی کا چیلہ ابہے ساسی تھا جس کا چیلہ بالیندو پنڈت ہوا جسکے چرنوں کی رام چندر تعریف کرتے تھے۔
سبہا چندر دیو کے گرہتی چیلے پدم نندی پنڈت دیو کی کئی اشلوک میں تعریف کی گئی ہے۔ اس نے اور مادہو چندر دیو نے اس کی یادگار میں ایک سمادہ بنائی۔

کتبہ نمبر (۴۲) ایک ستمبھ پر کھدا ہوا ہے جو مہر نوی منڈپ کے جنوب میں ہے۔

کتبہ نمبر (۴۲)

تاریخ ۱۱۶۳ عیسوی ۴ و گے ۲ او ۹

مشرقی حصہ

خلاصہ - آدناتھ کی استوتی اور دیگر ترتھنکروں کی استوتی جنکے آخر میں مہا بیر سوامی آتے ہیں - گوتم سوامی کی استوتی جنکے چیلوں میں پدم نندی ہوا ہے - جو نندی گن میں تھے اور جن کا دوسرا نام کونڈ اکنڈ اچاریہ تھا - پھر اما سواتی مشہور ہوا - جس کا نام گردھر پنچھا اچاریہ تھا - اس سمپردایہ میں کوئی شخص پدارتھ کے سمجھنے میں اسکو برابر نہیں ہوا - انکا چیلہ بالک پنچھا تھا - جسکا چیلہ گن نندی پنڈت جتی ہوا - نیائے اور گرامر اور شاعری میں ہوشیار تھا -

۳۰۰ منی اس کے چیلے تھے - جو علم کے سمندر کے کنارے پر پہنچے ہوئے تھے - اور گیان کی کان تھی انمیں سے ۷۲ مشہور تھے - جو سدہانت کے معنے سمجھتے تھے - اور بڑی عمدگی سے درشٹانٹ دیکر شاستر جانچ سکتے تھے اور شاستروں کی تشریح کرنے میں ہوشیار تھے ان میں سب سے ہوشیار دیویندر سدہانتک تھا - اوس کا چیلہ کل دھوت نندی منی تھا - جس کا چیلہ سمپورن چندر سدہانتی تھا جو جوتش میں چاند اور سورج کی حرکات سے واقف تھا - اس کا چیلہ دم نندی منی تھا - اور اس کا سب سے بڑا بیٹا سردھر دیو تھا - اوس کے چیلوں میں مل دہاری دیو اور سردھر دیو مشہور ہوئے - سردھر دیو کا چیلہ ماگھہ نندی ہوا - جس کا چیلہ گن چندر دیو منی ہوا - اس کا سدھرم میگھہ چندر تھا - جو جین شاستر کا تتی دینے والا تھا - اس کا سدھرم چندر کیرتی تھا - چندر کیرتی کا سدھرم ادے چندر پنڈت تھا -

گن چندر برتی کا چیلہ نیا کیرتی منی تھا - جو کہ کونڈ اکنڈ انویہ - دیسی گن اور پستک گچھہ

متعلق تھا۔ اس کا سدہرم گن چندر دیو کا بیٹا نانک نندی منی تھا۔
ساکھا سمت ۱۰۹۹ سال درگھی بیساکھ سدی چودس سنیچر کو ڈیڑھ گھڑی دن چڑھے
نیاکیرتی دیو منی سرگ باشی ہو گئے۔

مغربی حصہ

نیاکیرتی کی استوتی۔ نیاکیرتی گن چندر کا بیٹا تھا۔ اور ارنگولا گرو تھا۔ اس کا چیلہ میگھ چندر برتی ہوا جس کا سدہرم بل دھاری سوامی ہوئے۔ اپنے تمغہ کا رہنے والا اس کا سدہرم سردہر دیو تھا۔ جو منتر اور علم طب میں ہوشیار تھا۔ سردہر دیو کا سدہرم دم نندی تری وید منی تھا۔ اس کا سدہرم بھانو کیرتی منی ہوا جو نیاکیرتی کے چرنوں کی سیوا کرتا تھا۔ اس کا سدہرم بال چندر منی تھا۔

شمالی حصہ

میگھ چندر۔ میگھ نندی منی اور پربھو چندر منی کی تعریف۔ پربھو چندر کا سدہرم پدم نندی منی ہوا۔ اور پدم نندی منی کا سدہرم نیمی چندر منی ہوا۔ بڑا ابھنڈاری بڑا استری۔ سری ہلّا دنیا میں نیاکیرتی دیو کے چرنوں کا دوست مشہور ہوا۔ اور نیل بڑا محاسب۔ بڑا استری۔ اور فاضل اجل تھا اور چاروں برن کو دان دیا کرتا تھا۔
ناگ دیو کا دیو چندر بھگوان اس کا گرو نیاکیرتی جوگی۔ اس کی ماں جو کما۔ اس کا باپ باما دیو۔ اس کا بیٹا ملی ناتھ تھا۔ ناگ دیو کملا ستپور کا سردار تھا اس کی بیوی چندمیکا تھی۔
اس اچھے ستری ناگ دیو نے مشہور جوگی نیاکیرتی کی یادگار میں ہمیشہ کے لئے ایک سمادھ بنوائی۔
کتبہ نمبر ۴۲ و ۴۳ ایک منڈپ پہ کھدے ہوئے ہیں جو جنڈرائے بستی کے جنوب میں واقع ہے۔

تاریخ سنہ ۱۱۲۳ع ۶ء ۶ × او ۵

مشرقی حصہ

نابہ ناتھ اور دیگر ترتہنکروں کی تعریف جنکے آخر میں منی سر آتا ہے - گوتم کی استوتی جس کے سلسلہ میں پدم نندی ہوا جو نندی گن میں تہا جس کا دوسرا نام کونڈا کند اچاریہ تھا - پہر وہ سوامی منی سر ہوا - جس کا نام گردہر پچھا اچاریہ تھا - اسکے زمانہ میں اوسکی خاندان میں کوئی دوسرا شخص پدارتہہ کے سمجھنے میں اس کے برابر نہیں ہوا - اس کا چیلہ بالک پچھا تھا - جس کا چیلہ گن نندی پنڈت جتی تھا - جو نیائے - گریمر اور شاعری میں ہوشیار تھا -

۰۰ ۳ منی اس کے چیلے تہے جو علم کے سمندر کے کنارے پر پہونچ گئے تہے - اون میں ۷۲ مشہور ہوئے - جو سدہانت کے معنے سمجھتے تہے - اور تشریح کرنے میں ہوشیار تہے - ان سب میں فاضل دیو نندر سدہانتی کا تھا -

جنوبی حصہ

اس کا چیلہ کل دہوت نندی تہا - جس کا چیلہ سمپورن چندر سدہانت منی ہوا - جو چاند اور سورج کی حرکات سے بخوبی واقف تھا - اوس کا چیلہ دم نندی منی ہوا جو کا سب سے بڑا بیٹا سیر دہر تھا - پہلے مل دہاری دیو نے جینیدر ساسن کو ترقی ہوئی تہی اب چندر کیرتی بہٹارک نے اس کو عروج دیا - اس کا چیلہ دواکر نندی تھا - (کئی اشلوک میں دواکر نندی کی تعریف کی گئی ہے) -

مغربی حصہ

اس کا چیلہ گنڈا دی مکٹ دیو مل دہاری منیندر تھا - (اسکی تعریفیں) اور اس کا چیلہ سبہا چندر دیو تھا - (اسکی تعریفین)

شمالی حصہ

افسوس۔ صد افسوس کہ مشہور مل دہاری دیو بڑا چیلہ جتی سبہا چندر دیو سرگ باشی ہوگیا۔
ساکھا سمت ۱۰۴۵ میں (جو تیر۔ سمندر۔ آسمان اور چاند کے مانند شمار کیا جاتا تھا) سال سوبھاکرت دوسرے ساون شدی اٹھمی جمعہ کو سبہا چندر سرگ باشی ہوگیا۔
بڑے منتری اور ڈنڈ نایک گنگ راجہ نے جس نے پوسل مہاراجہ وشنو وردہن کی سلطنت کو عروج دیا اور جو سبہا چندر کا چیلہ تھا۔ اور جو سری مول سنگہ۔ دیسی گن۔ اور پستکا گچہا سے متعلق تھا۔ اپنے گرو سبہا چندر کی یادگار میں سمادہ بنائی۔ اور اس کی بڑی دہوم دہام سے پرتشٹا کی۔
اس کی سالی سبہا چندر سدہانت دیو کی چیلی تھی۔ اس کا نام جکبنی تھا جو رات دن جنندر بہگوان کی پوجا میں مصروف رہتی تھی۔ اور کوئی دوسرا اس کا ثانی نہ تھا۔
یہ مہا چندر سدہانت دیو کے چیلے ہکبیڈ پردی میا نے اس کو لکہا اور وردہمن آچاری نے اوس کو کندہ کیا۔

کتبہ نمبر ۴۴

تاریخ سنہ ۱۱۲۱ء ؁ ۶ و ۶ × ۱ و ۷

شمالی حصہ۔ ایچم کا باپ مارا تہا۔ اوس کی ماں ماکامبے۔ ایچم برہمن کونڈ گوتر کا کیسا خوش نصیب تہا۔
اس کا دیو جنیندر۔ اس کا گرو کنک نندی منی تہا۔ اس کا محافظ راجہ پوس تہا اس کی تعریف کون کرسکتا ہے۔؟
اس کی بیوی بوچی کبی تہی۔ بوچی کبی گنگ راجہ کی ماں تہی۔
اس مشہور بوچی کبی نے بیلگولہ اور دیگر تیرتہوں میں بہت سی چینیالیہ بنوائے

اور بیشمار نذرانے دیئے - گرہست کو چھوڑ دیا - اور نمو بیت - اگیہ کا دھیان دھر کے اور سیلیکھنا کر کے دنیا کے جنجال سے چھوٹ گیا اور آرام سے دیولوک کو چلی گئی -

سا کہا سمت ۱۰۴۲ سال سردری اساڑہ سدی پنچمی سو سوار کو سنیاس ورت دہارن کرکے اور ایک کروٹ لیٹ کر پانچ نقطوں (نوکار منتر کو اچارن کرتے ہوئے دیولوک کو چلی گئی - گنگ راجہ پانچ بڑی نوبتوں کا مستحق ہے - بڑے بڑے باجگزاروں کا حاکم تھا - دشمنوں کے خوف کو دور کرنے والا تھا - اپنی گوتر کو پاک کرنے والا عقلمندوں کا دوست - نیک جین دہرم کے سمندر کے پانی کے اوبھارنے میں چاند - نیک اوصاف کی کان - بہوجن - پناہ - دوا اور علم کے دان کرنے میں خوش ہونے والا - پاک آدمیوں کے دلوں کو خوش کرنے والا - پوسل راجہ وشنو وردھن کے تخت نشین کرانے میں بڑا ساعی - گیان کے محل کا بنیادی ستون - اون کو سزا دینے والا جو اپنے اقرار سے پہر جاتے ہیں - دشمن کو ہٹانے والا - باغیوں کو پیسنے کے لیے چکی کی مانند تھا یہہ القاب مندرجہ بالا گنگ راجہ کے تھے -

نیک اور بڑی منتری گنگ راجہ نے اپنی ماں پوچل دیوی کے سرگ میں چلے جانے کے بعد اس کی یادگار میں ایک سادہ بنائی اور بڑی دہوم دہام سے اسکی پرتشٹا کی پرتشٹا سدہانت دیو کے چیلے بادو راجہ نے اس کا مضمون بنایا اور ہوسل اچاری کے بیٹے ورد ہمن آچاری نے اس کو کندہ کیا -

کتبہ نمبر ۴۵ ار دکیت بستی کے مشرق میں واقع ہے -

کتبہ نمبر ۴۵

تاریخ ۱۱۱۷ء ۶ × ۲ ، ۲ ، ۲

جن سامن کی استوتی کے بعد یہہ لکہا ہوا ہے -

جبکہ پانچ نوبتوں کا مستحق مہامنڈ لیشور دوارادتی کے شہر کے حاکم یادوکل کے آسمان کا سورج - جواہر - ملیاون کا حریف - ان اور بہت سے دیگر القاب سے مزین مہامنڈ

تری بہون مال تلا کرڑ کا گرفتار کرنیوالا - مضبوط بازو والا - بیر گنگ وشنو وردہن ہوسل دیو کی ظفریاب سلطنت کو ترقی دے رہا تہا - تاکہ وہ سلطنت ہمیشہ کے واسطے قایم رہے -

اچیم اندر اوس کی بیوی پوچی کبی کے ایک بیٹا تہا - جیسے کہ اندر کیواسطے گرج - جیسے بلرام کے واسطے ہل - جیسے وشنو کے واسطے چکر - جیسے رُدر کے واسطے ساکتی اور جیسے ارجن کے واسطے گانڈیو دہنش - اسیطرح وہ راجہ وشنو کے کاموں میں جاذ دیتا تھا - اس کی شہرت دریائے گنگ کی لہروں کے مانند بڑہتی جاتی تہی - ہم جیسا اس کی تعریف کیونکر کرسکتا ہے - جبکہ چالوکیہ راجہ تری بہون مال پر مادی دیو کی فوج جس میں بارہ باجگزار سردار تھے - کنی گال میں ڈیرہ ڈالی پڑی تھی - تو یہہ نیک منتری اور ڈنڈ نایک گنگ راجہ جو باغیوں کے لئے مانند چکّی کے تھا - یہہ کہہ کرکہ چھوڑدو اور گھوڑے پر سوار ہوکر رات کے وقت لڑائی کرنے سے خوف نہ کرکے جلدی جلدی چلا - اور تلوار ہاتھ میں لیکر خوف زدہ فوج کے اندر گہس گیا -

گویا یہہ ایک کہیل تھا - گنگ راجہ تمام باجگزار راجاؤں کو شکست دیکہ اُن کے توشہ و سامان و چہکڑے لوٹ لایا اور اپنے سردار کے سامنے پیش کئے - جس نے کہا کہ میں تیری زور بازو سے بہت خوش ہوا - اور کہا کہ مانگ - کیا مانگتا ہے - اگرچہ اوس پر بڑی نظر عنایت تھی - اس نے راج یا دولت نہیں مانگی - بلکہ اوس کا دل سری ارہنت کے چرنوں پر لگا ہوا تھا - اسلئے اوس نے پرآم مانگا - اور وہ گانو اون جنالیہ کی پوجا کے واسطے دیدیا جو اس کی ماں پوچلا دیوی اور اس کی بیوی لچھمی دیوی نے بنائی تھیں -

ارہنت سے میں جو مول سنگ کونڈ کنڈ انویہ میں سے تھا اور دیسی گن اور پستک گچہا میں گوکنت سین مل دہاری دیو ہوا - جس کا سب سے مشہور چیلا سبہا چندر سدہانت دیو تھا - اور اس کا چیلا گنگ چمو پتی تھا -

گنگا دوی کی بستیوں کی اس نے مرمت کی - گومٹ دیو کے چاروں طرف مکان

یہ مثال کسی سے لاکر سرداروں کو بیکل
یہ مثال شتر وغیرہ میں زیادہ ہوئی ہے

بنائے تلگولاؤں کو نکال دیا۔ اور سیسر گنگ کو سیدھا کھڑا کیا۔
یہ گنگ راجہ پہلے گنگ راجاؤں سے سینکڑوں گنا زیادہ خوش قسمت تھا۔
کتبہ نمبر ۴۶ لغایت ۴۹ ایک ستمب پر کھدے ہوئے ہیں جو اردگیت
بستی کے مغرب میں واقع ہے۔

کتبہ نمبر ۴۶

سنہ ۱۱۱۳ء ۵ فٹ ۹ انچ × ا فٹ ۹ انچ

جین ساسن جی ونت رہو

سری سیہند وبرتی گناہ سے پاک ہے اور اس کی شہرت ایسی تھی جیسی کہ دودھ
کا سمندر یا موتیوں کی مالا۔ نیک اوصاف کے جواہروں کا سمندر ہے اور نیکوں کا
مددگار ہے وہ عقلمندوں کے واسطے ایسا تھا جیسے شہد کی مکھی کے واسطے پھول۔ اور
منمتہ کی تکلیفوں کا دور کرنیوالا تھا۔
جیسے کہ لچھمی کے پیدا ہونے سے چاند کی روشنی کلپ برکچھ اور سمندر کے کنارے نے
عظمت حاصل کی تھی۔ ویسی ہی اس بے عیب۔ ہوشیار۔ نیک چلن۔ خوبصورت۔
گوندنا می کیتی لکّلا دیوی نے بوچی راجہ کے پیدا ہونے سے عظمت حاصل کی۔ اس
رانی کے بیٹے کا حال یوں لکھا ہے کہ۔
بوچینا کا چہرہ ایسا تھا کہ اُسے اس دنیا کے مشہور جگہوں کے لوگوں کو ایسی خوشی ہوتی تھی جیسے
کہ کنول کے پھولوں کو سورج سے ہوتی ہے۔ اس کا جسم مجسم کام دیو کے مانند تھا۔
بھوجن۔ پناہ۔ دوا اور علم کے دینے میں بہت خوش ہوا کرتا تھا۔ تمام دنیا کے
رنج کو دور کرنے والا تھا۔ تمام نیک اوصاف سے مزین تھا۔ جینیوں کے چرنار بند اس کی
پناہ لینے کی جگہ تھے۔
اس کی عظمت۔ اس کی نیکی اور اس کی صفائی و پاکیزگی کی لوگ تعریف کرتے ہیں۔ وہ

عقلمندوں کے خوش کرنے میں ایسا تھا جیسے کنول کے پھولوں کو کھلانے میں چاند۔ فیاضی میں دوسرا وادھوچی تھا۔ بہادر ایسا تھا کہ بہادر سے بہادر کے دل میں خوف پیدا ہو جاتا تھا۔

سانحھا سمت ۱۰۳۵ سال وجایا بیساکھ سدی دسمی اتوار کو بڑا بھائی تمام تعلقات کو چھوڑ کر سرگ لوک کو چلا گیا۔

لائق آدمیوں کے ساتھ فیاض۔ اپنے چھوٹے بھائی کو ہمت دینے والا۔ اور اپنے دوست کو دلیری دینے والا۔ عقلمندوں کا زیور دانائی ہے۔ بوچنا میں یہہ تمام صفت نہیں۔ بوچنا دلیری میں شیر ببر کے مانند تھا۔ فیاضی میں کلپ پرکچھہ تھا۔ اور کثرت میں سمندر کے مانند تھا۔ شان وشوکت میں میرو کے مانند۔ آخری وقت میں نہایت مطمین دل کے ساتھہ سرگ لوک کو چلا گیا۔

بوچا کے اوصاف کی تشہیر کرنے میں وہ مجسم سمتہ تھا۔ نہایت مشہور رہا۔ نہایت خوش قسمت تھا۔ آندرسکی سی طاقت رکھتا تھا۔ نہایت عقلمند تھا۔ جرنیل گنگ کی پیاری بیوی نے جو لچھمی کے سمان تھی۔ ایک پتھر کا ستون بنایا۔ زمین کا بوجھہ جاتا رہا بڑے اور نیک آدمی غیر محفوظ ہو گئے۔ موجودہ دنیا کا مبیچ بدمزہ ہو گیا۔ پاک آدمیوں کا دل بوچنا کے مرنے سے اس طرح افسوس سے بھر گیا۔

سبھاچند رسدھانت دیو کے چیلے بوچنا کی یادگار میں یہہ سمادہ بنائی گئی ہے جو سری مول سنگ۔ دیسی گن۔ پستکا گچا سے متعلق تھا۔

کتبہ نمبر (۷۸)

سنہ ۱۱۱۵ء ۵ و ۱۳ × ۱ و ۲

جنوبی حصہ

پہلا حصہ۔ کل دہوپ نندی منی پاتک نمبر (۴۲) کے مطابق ہے۔ اس

کے بعد یہ لکھا ہوا ہے کہ
خلاصہ - اوس کا بیٹا مدن شنکر تھا - جس کا چیلہ ہیر نندی تھا جو بڑا شاعر اور لکھوار تھا - اس کی مانند گولاچاریہ منی پا پیدا ہوا -
بہادر راجہ نے اس کو لکھا -

مغربی حصہ

مشہور راجہ گولا دیو جو راجہ نتن چندر کے کل کا جواہر تھا کسی وجہ سے ہیر نندی کے خاندان میں ہو گیا - گولاچاریہ کا چیلہ تری کال جوگی تھا - جسکے چیلوں میں سب سے پہلا چیلا ابھے نندی ہوا - جسنے پہری شاہ وزیر کو مغلوب کیا -
اس کے چیلے سری سوم دیو پر بھو کا نام سکلیند ومنی پاپا سکل چندر ہوا جس کا چیلہ میگھہ چندر تھا - میگھہ چندر کا چیلہ پربھو چندر ہوا -

شمالی حصہ

میگھہ چندر کی استوتی جو ہسری مول سنگ اور پستکا گچھ میں سے تھا اور دیسی گن کا سردار تھا - سدہانت میں جن ہیر سین کا ثانی تھا - نیائے کے چہہ شاستروں میں اکلنک کے مانند تھا اور گرہمیر میں پوجیہ پاد کے مانند تھا -
بہادر راجہ نے اس کو لکھا اور سبھا چندر سدہانت دیو کے چیلے گنگ اچاری نے اوس کو کندہ کیا -

مشرقی حصہ

میگھہ چندر کی تعریف کے آخر میں لکھا ہے کہ وہ رشب گن کا چاند تھا -

ساکھا سمت ۱۰۲۳ سال سمبھ نگسر سدی چودس کو چھ گھڑی دن چڑھے ہے - سری میگھہ چندر تری وید دیو یہہ جانکر کہ میرا انت سما آگیا ہے پلیہان کا سن میں دھیان لگا کر دیو لوک کو چلا گیا -

اس کی پرشسیا کا حال یوں لکھا ہے - ابدی صداقت اور تتو پہ دل جما کر اس شریر کو چھوڑ دیا - تری وید منی میگھہ چندر جو علم کی کان تھا سرگ لوک کو چلا گیا -

اس کے بڑے چیلے پربھو چندر سدہانت دیو کے چیلے نے اپنے گرو کے مرنے کی یادگار میں کبپہ تیرتھ میں - لچھمی متی و نڈنائکیتی - میں کتبہ کندہ کرایا -

وشنو وردہن ہوسل مہاراجہ کی سلطنت کے قایم کرنے والے - بڑے منتری اور ڈنڈنایک گنگ راجہ کی بیوی نے مالدار آدمیوں سے بڑی شان و شوکت کے ساتھ سماد بنائی اور نیک ساعت میں اوس کی پرتشٹا کی -

گنگ ڈنڈ ناتھ کی استوتی - جس نے کھنڈر جین مندروں کی مرمت کرائی اور اس سے ۹۶ ہزار گنگا وادی کوپن بن گیا - لچھمی متی کی استوتی کہ وہ بھوجن - پناہ - دوا اور گیان دیتی تھی - پربھا چندر مہاراج جو بڑی من واچاریہ تھی نا کی ریاضت و علم کے حالات بطور یادگار

کتبہ نمبر (۴۸)

سنہ ۱۱۲۲ع ۱'۱۱" × ۳'۶"

خلاصہ - سبھا چندر برتی سا کی استوتی - جس کا چیلہ لکش میل تھا - گنگ راجہ کی رانی لکش میم بکی کے برابر دوسری کوئی عورت نہ تھی اس کی استوتی -

ساکھا سمت ۱۰۴۳ سال ہوا - . . . کی سدی اکادشی جمعہ کو سبھا چندر سدہانت دیو کی چیلی ڈنڈنائکیتی لکوی نے جو سری مول سنگ - دیسی گن اور پستک گچھہ میں سے تھی - سنیاس برت دھارن کیا اور دیو لوک کو چلی گئی -

اس کی یادگار میں ڈنڈ نایک گنگ راجہ نے ایک یادگار بنائی اور بڑی دھوم دھام سے اسکی

پر تشاطی کی

کتبہ نمبر (۴۹)

سطر ۱۲۰ ۵ و ۶ × ۱ و ۲

خلاصہ - سبہد و برتی سالی استوتی - لکل دیوتی کی استوتی - جس نے بوچی راجہ کی پیدائش سے بہت شہرت حاصل کی تہی - اس کی بیٹی دی یکا چمنڈا سیٹی کی بیوی تھی جس نے سوداگروں کو کلجگ سے بچایا -

بہوجن - پناہ - دوا اور علم کے دان سے ارہنت دیو پر دل لگانے سے وہ دیوی کی سمان بن گئی وہ سوداگر چمنڈا کی سب سے بڑی بیوی تھی - اور بہت سے راجہ اس سے محبت کرتے تھے - دنیا میں جینیالیہ مندروں کی پوجا پھیلانے کی غرض سے وہ سُرگ سے اوتری تھی - اور بھوجن - پناہ - دوا اور علم کا دان کر کے وہ واپس سُرگ کو چلی گئی -

گیان کے دشمن کلجگ کے راجہ پر فتح پانیکی یادگار میں لچھمی نے ایک ستون بنایا یعنی ہما چندر سدہانت دیو کا چیلہ دیمی یکا تھا جو سری مول سنگھ - دیسی گن اور پستکا گچہ میں سے تھا - اور جو ساکھا سمت ۱۰۴۲ سال بکاری پہاگن سدی ۱۱ کا دشمی کو سنجم پاتا اور تپشا کرتا ہوا سرگ لوک کو چلا گیا -

کتبہ نمبر ۵۰ جنوبی سنمٹب میں کندا ہوا ہے جو پارس تیرتہنکروں کے مغرب میں واقع ہے

کتبہ نمبر (۵۰)

سطر ۱۲۶ ۶ و ۸ × ۱ و ۳

(مشرقی جنوبی اور مغربی حصے)

اس حصہ میں میگھہ چندر کی تعریفیں ہیں - اور مغربی حصہ کے ساتویں اشلوک تک نمبر ۴۷

سے مطابق ہے سوائے اس کے کہ جنوبی حصہ کے ساتویں اشلوک کے بعد دو اشلوک اور مغربی حصہ کے پہلے اشلوک کے بعد ایک اشلوک زاید ہے۔ ہر ایک حصہ کے آخر میں مصنف کا نام لکھنے کے بجائے مشرقی حصہ کے آخر میں صرف یہہ لکھا ہے کہ گنگن نے اس کو لکھا ۔۔ اور جنوبی حصہ کے آخر میں یہہ لکھا ہوا ہے۔ گنگن نے اس کو لکھا جو لکھنے میں ہوشیار تھا اور پیہ استری کو بہن سمان جانتا تھا۔

خلاصہ - میگھہ چندر برتی کی استوتی۔ اس کے بعد اس کے سدہرم بالاچندر منی کے بیٹے سبھاکیرتی دیو کی استوتی۔ گنگن نے لکھا۔ راجما کے بیٹے واسوجا نے اسکو کندہ کیا۔

شمالی حصہ

میگھہ چندر جوگی کا چیلہ پربھو چندر تھا جس کا سدہرم میگھہ نندی کا بیٹا بیر نندی منی تھا۔ پربھو چندر سدہانت دیو کی چیلی دشنو وردھن بیر گنگ تی دیو کی پٹ رانی **سنتلا دیوی** تھی۔ اس کی ماں ماچی کبی تھی جو تمام قسم کے دان پن کر کے اور اپنے دل میں جنیندر دیو کی تعریف کرتی ہوئی سرگ سدہاری۔

ساکھا سمت ۱۰۶۸ سال کرودہن اسوج سدی دسمی جمعرات کو چھہ گھڑی دن چڑھے میگھہ چندر تری دید دیو کا بڑا چیلا پربھو چندر سدہانت دیو جو **سری مول سنگ** - کوند اکند انویہ۔ دیسی گن اور پستک گچھ میں سے تھا سرگ لوک کو چلا گیا۔

کتبہ نمبر ۵۱ لغایت ۵۳ شمالی منڈپ میں کھڑے ہوئے ہیں جو پارسناتھ بستی کے مغرب میں واقعہ ہے۔

کتبہ نمبر (۵۱)

۵۵ء ۵۵ x ۱۰ء ۱۱۲۹ء

خلاصہ - پربھو چندر دیو کی استوتی - اوس کا چیلہ بالا دیو ڈنڈ نایک تھا جس کی بیوی بوچی کبی تہی -
اون کے بیٹے ناگ دیو اور سنگن تہے - ان میں سے ناگ دیو بہت مشہور ہوا اس کی بیوی ناگی یکا تہی - انکا لڑکا بلال تہا - اور اوس کی بہن اچی یکا تہی -
یہہ بالا دیو پانچ لفظوں کو (نوکار منتر) اچارن کرتا ہوا - بغیر تکلیف کے اور مرتے دم تک برت رکھہ کے راجای گرو کے سامنے امرلوک میں چلا گیا - ساکھا سمت ۱۰۶۱ سال سدہارتی منگر بدی پنچم سوموار کو مورنگی تیرتہہ میں سنیاسی کے طور پر تپسیا کر کے سرگ باشی ہو گیا - اس کی ماں ناگی یکا اور اوس کی بہن اچی یکا نے اوس کی یادگار میں مالی کھیل واقع کبپونادو میں ایک بڑی بسال بنائی - اور اپنے گرو پربھو چندر دیو کے چیلوں کو دہو کر ایری کا تالاب سعہ ایک کھنڈر گا کھیت کے جو اس کے مشرق میں ہے سنکلپ کر دیا -

کتبہ نمبر ۵۲

سمہ ۱۱۳۹   ۵ و ۱۰ / × / و ۵

خلاصہ - بالا دیو ڈنڈ نایک کی استوتی - جسکی بیوی بوچی کبی تہی - اون کا بیٹا ستاگ ملیا تھا - اوس کی بیوی سرما دیوی تھی -
اپنے مرنے کے وقت جینتر دیو کے چرنوں میں پکا اعتقاد کر کے پانچ لفظوں کو - (نوکار منتر) اچارن کرتے ہوئے - بری خواہشات کو دور کر کے سمادہی لگا کر ستاگ ملیا امر لوک کو چلا گیا -
پربھو چندر سدہانت دیو کے چیلے یکا اور سری یوی نے ساکھا سمت ۱۰۶۱ سال سدہارتی کاتک سدی دوادشی کو بروز سوموار بڑی دہوم دہام سے اس کی سمادہ بنای

کتبہ نمبر ۵۳

سنہ ۱۱۳۱ء ۸ × ۲

یا دو کُل کا جواہر - راجاوں کا محافظ - لچھمی کے ہار کا محافظ - راجاوں کا جواہر
نیکی کے راستہ کا عکس ڈالنے والا شیشہ - دنیا کا بڑا جواہر - نیک اور خوش قسمت وفتوح
بڑا معزز - نیک اوصاف کا جواہر - دنیا ریتہ سائل کے واسطے کندت کا بہشتی درخت
یا کلپ برکش - پناہ مانگنے والے کے واسطے فولادی پناہ - اور لوگوں کی بیویوں کی دامن
ہونان - اور لڑائی کرنے والے کے ساتھ موت تھا -

راجہ دنیا دتیہ نے بہت سے تالاب جین مندر بہت سے جین دہرم شالا بہت سے
ناد - شہر اور قصبے خوشی سے بنائے - صرف پوسل ہی بلند رہے زیادہ مشہور ہوا - ایسی
بڑے اور زبردست بہادر کی کون تعریف کر سکتا ہے - پوسل راجہ نے جین مکانات اتنے
بنائے - کہ

اینٹوں کے واسطے جو گڑھے کھودے گئے وہ تالاب بن گئے - بڑے بڑے پہاڑ زمین کے
برابر ہموار ہو گئے - راستہ جن میں چونہ گچ کی گاڑیاں چلتی تھیں نالوں میں تبدیل ہو گئے -
مالی راجاوں سے زیادہ اس راجہ کی استوتی کون کر سکتا ہے - اس راجہ پوسل کے ہاں
جو راج کنواروں کا جواہر تھا - دولت کا مالک اور اِس زمین کا مالک تھا جو اس نے خود
اپنی بازو کی طاقت سے فتح کی تھی - راجہ ایری انگا پیدا ہوا - راجہ دنیا دتیہ کا بیٹا
راجہ ایری انگا - دنیا کے واسطے کلپ برکچھ تھا اور منو کے راستہ میں چلنے والا تھا
اُس سے بھی زیادہ بڑا اوس کا بیٹا راجہ وشنو وردہن ہوا جو مخالف راجاوں کے
غرور کو دور کرنے والا تھا - اور دنیا میں ایسا مشہور تھا جیسے کہ شیر ببر -

اوس مشہور راجہ ایری انگا کے ہاں وشنو راجہ لڑکا پیدا ہوا - جو اپنے دشمنوں کو غارت
کرنے والا تھا - اور تمام دنیا کا مالک تھا - اور محتاجوں کا کرن تھا - راجہ بتی دیو
دشمن اور مخالف راجاوں کے سر پر خنجر چلانے والا - تیغی مار نیوالے مخالف سرداروں

کے غرور کو دور کرنے والا - اور اپنی قوم کا جواہر تھا - بڑا خوش قسمت تھا - پانچ
بڑی نوبتوں کا مستحق - مہا نند ہیشور دراوتی کے شہر کا حاکم یادوکل کے آسمان کا سورج
مکمل جواہر - ملیاؤں کا حریف - آئندہ کی بات بتلانے والا - بہادری دکھلانے والا -
تلاکڈو کا فتح کرنے والا - بڑا بہادر - پٹی بروملا کی سلطنت کو عروج دینے میں مددگار
بے ادب راجاؤں کو سزا دینے والا - چکر گوٹ کے لئے بن کی آگ - مخالف سرداروں
کے لئے آگ - کونگو منڈل کے سردار کے ملک کے لئے بن کی آگ - دشمن کی طاقتور فوجوں
کو غارت کرنیوالا - مغرور راجاؤں کے غرور کو دور کرنے والا - نولمبوادی کا فتح کرنے
والا - مخالف راجاؤں کی زوال ہونے والی دولت پر قبضہ کرنے والا - دہوکہ بازوں
کو دہوکہ دینیوالا - بیگم فتح کا بوسہ لینے والا - بہادری کی مثال بننے والا - اس کا بڑا
دایاں بازو بہادروں کی استریوں سے لدا ہوا تھا - اڈگی یم کے دل کا چھیدنے والا
لیٹدی بہادری سے بغل گیر ہونیکا مشتاق - دشمن کے لئے مغرور ہاتھی - پناہ مانگنے والوں
کے لئے فولادی پنجرہ - اپنے ہمراہیوں کے لئے شہرت کا جھنڈا - لڑائی میں فتح کا جھنڈا
بنگی رائے کے ارادہ کا فتح کرنے والا - نرسنگ درما کو جڑ سے اوکھاڑ ڈالنے والا -
جھگڑا کرنے والوں کے واسطے قیامت کی آگ - ہنگلو کا پکڑنے والا - برہما کا ساتھی عقلمند
برہما - لڑائی میں سنمکھ - سرستی کے کان کی بالی - زبردست دشمنوں کا ایک حصہ - آگ
کا نہ مارنے والا جو اس کے دل کے تیروں سے گذرتے ہیں - دان پن کرنے کا مشتاق
چمپک کے مانند خوشی دینے والا - چت سمیہ کا رکھنے والا - بہادروں کا زیور - عقل میں نارایڑ
یکتا بہادر - علم میں دریائے دہر - لڑائی میں تند - پوسل کل کا سورج - شاعروں
کے لئے کثرت کی گائے - کلجگ کا راجہ - بدوں کو سزا دینے والا - لڑائی میں مانند رام -
بہادری میں مانند بھیم - گھوڑوں کے لئے راجہ ونس - عورتوں کے لئے منمتھ - مست
ہاتھیوں کے لئے بھگ دت - نیا چارودت - نیل گری کا سنبھالنے والا گونگا کے واسطے
ماری - راجاؤں کے سر پہ تلوار چلانے والا - تیری برو کا ڈالنے والا - کوپاترو
کا روند دینے والا - بنجاروں کا ہٹانے والا - لڑائی میں مستقل مزاج - پانڈیہ کا تعقب کرنیوالا

ع۱ اضلاع چتلدرگ اور بلاری

ع۲ چولا خاندان کا باجگذار راجہ تلاکڈو کا گورنر تھا

ع۳ نرسنگ ورما چولا خاندان کا ایک باجگذار راجہ تھا -

ع۴ ہنگلو ریاست دہاروار میں واقع ہے -

ع۵ ضلع سلیم کے باشندے کونگو کہلاتے تھے

ع۶ کوپیتور

اچانگی کا فتح کرنے والا۔ بلا شبہ بہادر۔ لڑائی کا پتی۔ پوم بوچا کا فتح کرنے والا۔ سادی مال پر پہرنے والا۔ دشمنوں کے لئے قیامت کی اگنی۔ دشمنوں کے لئے بن کی اگنی مخالف راجاؤں کو تخت سے اوتارنے والا۔ رفیق راجاؤں کو تاج دینے والا گھاٹ کا ویران کرنے والا۔ گوبند وادی کے واسطے خوف۔ مخالف فوجوں کا شنکر۔ مخالفوں کو پامال کرنے والا۔ زنا کاروں کو پکڑنے والا۔ رائے رائچور کا لوٹنے والا۔ دشمن کا سر کوٹنے والا۔ بہادری میں نارائن یکتا بہادر۔ پاک دیو کیشو کے چرنوں کا پوجنے والا۔ مخالف سرداروں کا مغلوب کرنیوالا۔ ان سے اور بہت سے دیگر القاب سے مزین۔ بغیر تکلیف کے پہاڑی قلعہ۔ جنگلی قلعہ۔ سمندری قلعہ اور بہت سے دیگر قلعوں کو فتح کرکے نہایت بہادری کے ساتھ ۹۶ ہزار گنگاوادی کو گنگی گو ندی تک اپنے زیر قلم کیا۔

علاقہ پوم بوچا کا شموگا ضلع میں ہمچا کا نام ہے ۔ حاکم گرد و بلگی تالکہ بیجاپور سے گرد و نواح میں دریا ہے دوسری جانب وقعہ ہے ۔ کی گنگوندی دریا در وہ میں واقع ہے ۔

بد اور مخالف راجاؤں کے ملک میں گھس کر ان کو باہر نکالدیا۔ اور اپنے زور بازو سے تمام علاقہ کو مطیع کیا اور اس کو گنگ منڈل میں شامل کیا۔ تاکہ اس کا حکم ہر جگہہ پانا جاوے۔ دشنو پوسل امن وامان سے راج کرتا تھا اور نہایت خوش تھا۔

جہاں کہیں اس نے حملہ کیا۔ وہاں مخالف راجہ اسکے دیکھتے ہی خوف سے کانپ اوٹھے۔ اور تمام مقبوضات چھوڑ بیٹھے۔ اور اپنا راج اس سے دوبارہ لیکر اس کی آگیا میں چلتے رہے۔ اس کے پہلے کسی راجہ کو ایسی شان وشوکت نصیب نہ ہوئی تھی۔ راجہ دشنو کی استوتی کون کرسکتا ہے۔ اس طرح جیسر نری بہون مال تلاکاڈ کے فتح کرنیوالے۔ اور مضبوط بازو والے۔ بیر گنگ دشنو وردہن پوسل دیو کی سلطنت ہمیشہ بڑہتی جاتی تھی۔ تاکہ ہمیشہ تک قایم رہے اس کی پٹ رانی سنتلا دیوی تھی۔

جنوبی حصہ

ہزاروں خوشیوں میں خوش ہونیوالی تھی۔ جو بڑی بھاری خوش قسمتی سے حاصل ہوتی ہیں خوبصورتی میں دوسری لچھمی۔ تمام نیک اوصاف کا مخزن۔ نئی رنگتی دیوی۔ اپنے خاوند کے ساتھ محبت کرنے میں ستیہ بہاما۔ رائے دینے میں برہستی نیا واچس پتی۔ منی جنوں پر حلیم دشترلفیہ چاروں برن

امن - ارجکا - سرادک - سرادکا -) کے ماننے والی - نیک چلن - دنیا کے لئے تعریف کی چیز - اپنے خاوند کے ساتھ محبت کرنے میں ایسی مشہور جیسے سیتا - ان اشخاص کا باعث فخر جو اس کی عزت کرتے ہیں - سنر در استریوں کے لئے بدست ہاتھی - علم کی ترقی دینے والی - راجہ سنتھا کے لئے فتح کا ہند راگ اور باجے کی بیگم - جین مت کے لئے محفوظ قلعہ - جین کی کہانیوں کی سننے سے خوش ہونیوالی بھوجن - پناہ - دیا اور علم کے دان کرنے میں محبت کرنے والی - پاک آدمیوں کی دوست اوس کا سر جین کے پاک پانی سے پاک صاف ہو گیا - (اسنو جین مت پالن کیا)

سنتلا دیوی - مشہور راجہ **وشنو** کے دل اور آنکھ کی خواہش - اوس کے حلقہ ایسے کالے تھے - جیسے چمکنے والی شہد کی مکھی - اس کا چہرہ چاند کے مانند تھا - جیسے کام کے واسطے رتی ہوتی ہے - لڑائی میں راجہ وشنو کے لئے فتح کی لچھمی - سرب ہیا پک - اوس کا دل محبت سے بھرا ہوا تھا - اس کی شہرت تمام دنیا میں پھیلی ہوئی تھی - دنیا کے لوگ سنگیت گلستوتی کرتے ہیں -

سنتلا دیوی ایسی خوبصورت تھی گویا کہ کلجگ کے وشنو کے سینہ پر کلجگ کی لچھمی آرام کر رہی ہو - جو شخص اس کی استوتی کر سکتا ہے کرے -

چونکہ نیک - خوبصورت - اور خوش قسمت سنتلا دیوی سرسوتی - پاربتی - اور لچھمی کے برابر ہے کوئی اور عورت اس کی برابری نہیں کر سکتی -

اس کا گرو پربھوچند رسد ہانت دیو تھا - اس کی ماچی کپی - جو نیک اوصاف کی کان تھی - اس کا باپ مارا سنگہ - اس کا چاچا سنگی مایا - اس کا راجہ وشنو وردہن - اس کا پیارا جن ناتھ - اس کا دیو وشنو - ساکا سمت ۱۰۵۰ سال ورد ہی کرت چیت سدی پنچمی سوموار کو شوگنگ کے پاک استھان میں اس نے جان دیدی اور سرگ لوک کو چلی گئی -

دنیا اس طرح مارا سنگہ کی استوتی کرتی ہے - کہ کلجگ میں منی جنوں کے واسطے مانند بہشتی تھا - اور شاعروں کے لئے پناہ کی جگہ تھا - کثرت کی گائے تھا - بڑا معزز - بڑا حاکم - عالموں کا دوست نیک اوصاف کا مخزن - دنیا میں اکیلا داتار - بے فکر منتری - تمام لوگ جو اس کو دیکھتے ہیں اس کی تعریف کرتے ہیں -

انسانی خواہشوں میں - فیاضی میں - دھرم کے کاموں میں - ہر (شو) کی پوجا میں - سچائی میں

نیکی میں مارا سنگھ سے بڑھ کر اور کوئی نہ تھا۔ تپشیا کرتا ہوا یہہ راجہ سرگ لوک کو چلا گیا اور تمام دنیا نے اس کی تعریف کی۔ خوشی خوشی سنتلا دیوی۔ اوسکا باپ مارا سنگھ۔ اس کی ماں ماچی کبی ایکھی جاکر مر کر سرگ لوک کو چلے گئے۔

بوگی ماپا نے اس کو لکھا۔

مغربی حصّہ

رانی دیولوک کو چلی گئی اور میری تقدیر میں زندہ رہنا لکھا ہے یہہ کہکر ماچی کبی بیلگولہ میں آگئی اور تپشیا کر کے موکش کو پراپت ہو گئی۔

نصف آنکھیں بند کئے ہوئے پانچ لفظوں کو اچارن کرتے ہوئے (نوکار منتر۔ جپتی ہوئی) جیندر کا خیال کرتے ہوئے رشتہ داروں سے علیحدہ ہونے میں خوش سنیاس برت دہارن کر کے ایک ماہ تک برت رکھ کر ماچی کبی تمام نیک آدمیوں کے سامنے تپشیا کرتی ہوئی دیولوک کو چلی گئی۔ اس مارا سنگھ کی استری جنشبر دیو کے چرنوں میں لولین۔ تمام نیک اوصاف کا مخزن پتنی بھرتا استری۔ اس طرح تمام دنیا نے اس کی تعریف کی۔

جنشبر دیو کے چرنوں میں لولین۔ اس کے تمام دوست اس کی تعریف کرتے تھے۔ کام کی استری کے سمان۔ نیک اوصاف والی۔ دان پن کرنیوالی۔ منی جنوں کے چرنوں میں قربان مارا سنگھ کی استری ایسی تھی۔ دنیا اسکی اسطرح تعریف کرتی ہے۔

جنشبر دیو اسکا پیارا تھا۔ بالا دیو اس کا باپ۔ استریوں کی سردار ماچی کبی اس کی ماں۔ سنگا اس کا چھوٹا بھائی تھا۔ بڑی سمندر ماچی کبی دیولوک کو چلی گئی جبکہ تمام دنیا اس کی تعریف کرتی تھی۔ اس کی اصلی تعریف کون کر سکتا ہے۔

ان عورتوں میں سے جنہوں نے بطور سنیاسی کے تپشیا کی۔ کسی نے زیادہ تکلیف نہیں اٹھائی۔ اور سب یہ کہتے تھے کہ اوس نے خوشی سے اس سخت تپشیا کو منظور کیا۔ اس کا دل گیان سے بھرا ہوا تھا۔ جنشبر دیو کے کنول جیسے چرنوں کی استوتی کرتی تھی۔ اور ماچی کبی دیولوک کو چلی گئی اور

تمام لوگ اس کی تعریف کرتے رہے۔

اس سے زیادہ مالدار کون ہے جس نے بیشمار دان کئے اور جنیشور دیو کی استوتی اپنی دلمیں رکھی وہ دیولوک کو چلی گئی۔ اور میں ناچی کبی کی اس بڑی اور عجیب عظمت کی بابت اور کچھ نہیں کہہ سکتا۔

اس طرح اپنے گرو پربھوچندر رسدہانت دیو۔ وردہمان دیو۔ ردی چندر دیو اور تمام پاک آدمیوں کے سامنے اس نے سنیاس کی تپسیا لی اور اون کے احکام کی تعمیلیں کرتی ہوئی وہ دیو لوک کو چلی گئی۔

مسلسل اور سخت تپسیا کرنے سے کسی پنڈت نے ایسی شان وشوکت حاصل نہیں کی جیسی کہ ناچی کبی نے۔

اس خاندان کا شجرہ نسب یہہ ہے۔

جین دہرم کا معتقد۔ نیکوں کا سہائی۔ نیک اوصاف کا مخزن۔ مفو جیسی فضیلت والا منی چنون کے کنول جیسے چرنوں کی شہد کی مکھی۔ ناگ ورما ڈنڈا دھیش تھا۔

خلاصہ۔ اس کی بیوی جھنڈی کبی تہی۔ اور انکا بالا دیو بیٹا تھا۔

ترجمہ۔ چارو کیرتی دیو کے معتقد بوکی مایا نے اوس کو لکھا۔ گنگا چاری لکچرار کے چہوٹے بہائی کموا چاری نے اوسکو کندہ کیا۔

شمالی حصہ

خلاصہ۔ بل دیو ڈنڈنایک کی استوتی۔ اس کی بیوی ناچی کبی تھی۔ اونکا بیٹا سنگی مایا۔ اور سنگی مایا کی بیوی سریا دیوی تھی۔ لکھو کھا خوشیوں میں حصہ لینے والی جو بڑے بھاری بھاگ سے ملتے ہیں۔ دوسری لچھمی کے سمان۔ تمام نیک اوصاف کی مخزن۔ عقل کی برہسپتی۔ سنی جنوں کے ساتھ شرافت سے پیش آنے والی۔ اپنے پتی کے ساتھ محبت کرنے میں سیتا۔ مغرور سوکہنوں کے لئے مست ہاتھی۔ بھوجن۔ پناہ۔ دوا اور علم کے دینے کی مشتاق۔ نیک وشنو وردہن پوسل دیو کی پٹ رانی سنتلا دیوی نے بیلاولہ کے پاک تیرتھ میں سوتی گندھ وارن جنالیہ بنایا۔

اس جنالیہ کیواسطے - دیوتاؤں کی پوجا کے واسطے - رشیوں کی سنگہ کو بھوجن کہلانے کی غرض سے اور مرمت کے واسطے نتھانویں کا گانوں (واقعہ کلکتی ناد) اور گنگا سمندر کے وسطی میدان میں ۵۰ کلو گا کا ایک باغ دیا اور چالیس گدّہ سونا رکھ کر اسنے اس خیرات کے بانٹنے کیچے واسطے ایک مکان بنایا - اور وشنو وردہن پوسل کی اجازت لیکر ساکھا سمت ۱۰۴۵ سال سوبہالا بیسیت سدی پڑوا جمعرات کو اپنے گرو پربھوچندر سدہانت دیو کے چرن دہوکر یہہ دان دیدئے - پربھوچندر سدہانت دیو - میگھہ چندر تری وید دیو کا چیلہ تھا جو سری مول سنگ دیسی گن اور پستکا گچا میں سے تھا -

وہ شخص جو محبت سے اس کو قایم رکھے عمر دراز پاے اور نہایت خوش قسمت ہو - اور وہ شخص جو کچہہ پرواہ نہ کر کے اس کو ضایع کرے اس کو کڑ در وید پاٹھی منی اور گاے کی مارنے کا پاپ ہوگا - " یہہ امر سچ ہے " یہہ لفظ پتھر پر کندہ ہیں - جو شخص کہ اپنا کیا ہوا یا دوسرے کا کیا ہوا دان اولٹا لیتا ہے وہ ساٹھہ ہزار برس تک کیڑے بنتا رہتا ہے - کتبہ نمبر ۵۴ پارسناتھ بستی میں کہدا ہوا ہے -

کتبہ نمبر ۵۴

سنہ ۱۱۳۸ع ۸×۱و۹

پونتر ناتھہ کے خاندان کا چاند - اندر کی سبہا میں معزز - اور نہایت روشن اپنے مسئلہ کے امرت سے دنیا کی تاریکی کو دور کرتا ہے - گیان کی سمندر کی شان وشوکت ہے - نیکوں کا مالک ہے - پاک وردہمن جن پربھو رکہرے کہ وہ پاک آدمیوں کی حفاظت کرتا رہے -

ارہنت کرے کہ گوتم سوامی جی دنت رہیں جو اچاریہ گن میں ارتھہ بوت اربھوت کے نام سے مشہور ہے - رسات مہر دھیش کے ذریعہ سے تینوں لوک کو اپنے چرنوں میں بلالیا (سینت ہنگی بانی سے تین لوک میں اپدیش کیا) جس کے مسلہ کے گنگا ندی مہابیر نامی ہمالیہ پہاڑ سے اوتر کر اور اس کی تعلیم کے سمندر میں داخل ہوکر لایق فایق آدمیوں نے جذب کر لی - اور دنیا ان کی

اتبک صاف و پاک ہوتی ہے۔ تعلیم دیتے تھے۔ یعنی سرت کیولی اندر جنکی دیوتا اور خاص پوجا کرتے تھے اور جو اپنے پیچ دار کہانیوں سے بڑے مذہبوں کے پہاڑ کو پچھاڑ ڈالتے تھے۔ بھدر باہو کی عظمت بیان کرنے کے قابل ہے۔ جہالت کے غرور کے دور کرنے میں مضبوط بارڈ والا تھا۔ اور جنکا شاگرد ہونے کے سبب سے چندر گپت کی بن کے دیوتاؤں نے مدت تک پوجا کی۔

اس جہان میں کوند کند اچاریہ کی عزت کون نہیں کرتا۔ تمام جہان چنبلی کی خوشبو کے مانند اس کی شہرت سے بھرا ہوا ہے کنول کے پھول یعنی خوبصورت فرشتوں کے ہاتھوں کے واسطے شہد کی مکھی۔ اس نے بھارت میں جین مسئلہ پھیلایا۔
سمنت بھدر اچاریہ تعظیم کے قابل ہے۔ خواہشات بد کے مغلوب کرنے میں ہوشیار ایسے رتبہ والا جو دیوی پدماوتی نے اس کو دیا تھا۔ جسنے اپنے لفظوں کے جادو سے چندر پربھ کو بلایا۔ وہ خوش قسمت سمنتا بھدر جس کی وجہ سے اس کلجگ میں جین کا مارگ سمنتا بھدر یعنی خوش قسمت بن گیا۔ یعنی تمام اطراف میں لوگ اوس کو اچھا ماننے لگے۔
ذیل کے بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ بحث کرنے کا بہت شوقین تھا۔ اوّل پٹنہ میں میں نے ڈھول بجایا۔ پھر مالوا میں۔ سندھ میں اور ٹکا میں۔ کانچی میں اور کرہاٹکا میں پہونچا۔ بڑا جنگجو۔ اور بڑا عالم۔ اے راجہ میں شیر کے مانند ادہر اودہر شکار کی تلاش میں پھرتا ہوں۔ دھورجٹی یعنی شیو کی صاف اور تیز زبان بھی بند ہو جاتی ہے جبکہ سمنتا بھدر تیری سبھا میں موجود ہوتا ہے۔ اے راجہ یہہ کیسی سبھا ہے۔ بھگوت ارہت کی تعریف سے اس نے پاپ کو دور کر دیا۔ اگر وہ سنبانندی گرو سے یہہ باتیں نہ سیکھتا۔ تو یہہ پاپ کیونکر دور کر سکتا تھا۔

ہزار زبان والا اہندر (ادی شیش) دکر گر یومنی کی تعریف کرتے ہیں۔ کیونکہ اوس نے اپنی فصاحت زبان سے مخالف بولنے والوں کے گروہ کو تتر بتر کر دیا۔ اس پر سرسوتی دیوتا کی نظر عنایت تھی۔ مخالف بولنے والوں نے شرم سے گردن جھکائی۔ دکر گر یومنی نے چھ ماہ کے اندر اندر نو شبد واکیہ تصنیف کی۔

اے شاعرو - ہر طرح سے وجہ نندی منی کی اطاعت کرو جبکی روز بروز لوگ نئی نئی تعریفیں کرتے ہیں - اور جس نے نوستوتر بنایا - نوستوتر ہیں جین کی تعلیم بھری پڑی ہے

پاتر کیسری گرو بہت بڑا تھا جس نے تریہی لکشن کے بنانے میں پدماوتی سے مدد لی -

اس سوستی دیو کی تعریف کرو جس نے سوستی سپت کام بنایا - اس کتاب میں ان لوگوں کے واسطے جو مکتی کے خواہشمند ہیں لکھو کھا نصیحتیں بھری پڑی ہیں -

جنوب کی طرف اکر لنکا رسین منی دیر لوک ہو گیا مگر وہ دنیا میں ابتک مشہور ہے اس کی شان و شوکت ایسی تھی - اس حالی نژاد چنتامنی مینوں کے سردار نے چنتامنی بنائی تھی - جو گھر گھر میں موجود ہے - اور جس میں گیان دولت محبت اور مکتی کی بابت خوب تشریح دی ہوئی ہے ایسی منی کی لوگ کیوں نہ تعریف کریں جس کی وجہ سے وہ خوشی حاصل کرتے ہیں -

نیز شاعروں کا چوڑ منی - بڑے نظم چوڑامنی کا مصنف سری وردھ دیو تھا - جس نے اپنے علم سے شہرت حاصل کی -

ڈنڈی نے اسطرح کس کی تعریف کی تھی -

گنگا کی لڑکی - اوس کے سر پر مشہور رہتا ہے - اے سری وردھ دیو تمہاری زبان پر سرستی ہے -

منتہیہ کو فتح کرنیوالا - گن کا مددگار - پہاڑ یعنی راجاؤں کے سر کا کچلنے والا - اگرچہ ان باتوں سے ممتاز تھا - مہیشور (شو) اس کے ساتھ مقابلہ نہیں کر سکتا تھا - جو بہت عالم تھا - اور جس کی شہرت تمام دنیا میں پھیلی ہوئی تھی - اس مہیشور منی کی ہر شخص تعریف کریگا -

وہ مہیشور منی تعظیم کے لائق ہے - وہ ستر مباحثوں میں کامیاب ہوا - اور برہما کی سبھا میں اوس کی عزت ہوتی تھی -

دیو کلنک پنڈت نے تارا دیوی کو جو مٹی کی ہانڈی میں پیدا ہوئی تھی - معبودوں کے شکست دی - اور جو چھوٹے مذہب والوں کو تکلیف دیتا تھا - اور صرف دیوتاؤں کی پوجا کرتا تھا - اسنے سُگت کو اپنے چرنوں کے پانی سے گناہوں کے پراشچت کرنے کے واسطے مجبور کیا -

بودھ گرو کا نام تھا

وہ خود اپنے علم کا حال یوں بیان کرتا ہے کہ -
اے راجہ ساہس ٹنک - سفید چھتر رکھنے والے راجہ بہت ہیں - لیکن تمہارے مانند لڑائی میں فاتح اور فیاض پانا مشکل ہے - عقلمند آدمی بہت ہیں - لیکن میرے مانند شاعر لایق فایق - فاضل اور فصاح - اور تجربہ کار نہیں ہیں -

مشرقی حصہ

اے راجہ - جیسے کہ تم اپنے تمام دشمنوں کی تیغی کے دور کرنے میں مشہور ہو - ویسی ہی میں تمام پنڈتوں کے غرور کے دور کرنے میں مشہور ہوں - اگر اوس میں کچھہ شک ہے - تو میں ہوں اور تمہاری سبہا کے بڑے بڑے آدمی ہیں - تمہاری سبہا میں جو شخص میرے ساتھہ بحث کر سکتا ہے وہ تمام علوم سے پہلے واقف ہوکر میرے ساتھہ بحث کرے -
کچھہ اپنے غرور کو تسلی دینے کی خواہش سے نہیں - دشمنی سے نہیں بلکہ ان لوگوں پر رحم کی نگاہ سے جنکا یہہ خیال ہے کہ کوئی آتما نہیں ہے - اے راجہ میں ہم ستیں کے سبہا میں فاضل مغرور بودہ مت والوں پر غالب آیا اور سگت کو زیر کیا -
اے اکلنک دیو پشپ سین منی آپکا سدہرم تھا اور بڑا خوش قسمت تھا وہ کنول کے پھول کے لیے سورج تہا -
ومل چندر گرو نے معلوم کیا کہ اس کے چرنوں کی برکت سے بحث کرنے والے دشمنوں کا غرور جاتا رہا - تو کیا پنڈتوں کو اوس کی ہدایات پر عمل نکرنا چاہیے -
یعنی وہ اشلوک جو "پتر" سے شروع ہوتا ہے - مخالف بولنے والوں کے واسطے رنج کا باعث ہے - کیونکہ اوس سے اونکی شکست ہوتی ہے - دگمبر ومل چندر نے یہہ کہہ کر اپنے گھر کے دروازے پر لگا دیا جہاں سے بہت سے راجہ - ہاتھی اور گھوڑے گذرا کرتے تھے - اور اوس میں شیو - پشوپات نت گت کے بیٹے (بودہ) کپالیک اور کیلاؤں کا ذکر کیا -
اے پاک آدمیو - تم سب جنکو گناہیں پڑنے کا اندیشہ ہے - پاک منی اندر نندی کی سیوا کرو جس کی بڑے بڑے راجہ پوجا کرتے تھے -

اگر یہہ خیال کریں کہ بیشمار سبھاؤں میں مباحثہ کرنیوالوں کا کسطرح مقابلہ کر سکتے ہیں۔ تو کہہ سکتے ہیں کہ پرواد ی مال دیو بحث مباحثہ میں بڑا فاضل تھا۔

پرآوادی مال نے کرشن راجہ کی حضور میں اپنے نام کی تشریح اس طرح کی ہے پرآ کے معنی ہیں مسئلہ کے برخلاف ہونا۔ اور پرآوادی کے معنے ہیں وہ شخص جو اس کی بحث کریں پراوادی مال کے معنے ہیں ایسے مسئلوں کا رد کرنیوالا۔ اور پراوادی مال میرا نام ہے جیساکہ فاضل کہتے ہیں جنتی آریادیو۔ بڑا لائق۔ سدہانت کا بانی جس نے سرگ لوک میں جانیکی خواہش میں تپتیا کی اور سرگ لوک کو سدہار گیا۔

جب لوگوں نے گھاس کے تنکے سے اس کی کان کو چھید آتا کہ اس کی تپتیا کا امتحان کریں تو وہ گہری نیند سے اوٹھا اور آہستہ سے موچھیں سے کان کو پنکھا کیا۔ اور دوسری طرف کروٹ لی تاکہ وہ فرضی کیڑا اینچ کر نکل جاوے اور پھر سوگیا۔

جین مذہب کے مسلوں کو گندہر دیوتاؤں نے بیان کیا ہے اور وہ مسئلا ایسے ہیں کہ کبھی رد نہیں ہو سکتے۔ چندر کیرتی نے براہ مہربانی و نوازش ان چیلوں کو جنہیں اس نیچ کال میں بہت تہوڑا علم تھا اس مذہب کی تھوڑی سی باتیں بتلائیں۔ بڑا لکھوار چندر کیرتی گن کا سردار شان و شوکت میں چاند کے مانند تھا۔ اے فاضلو تم اس کی تعریف کرو۔

کرم پرکھیرتی بھٹارک جس کی تابعداری سے آدمی کرم سے چھوٹ جاتا ہے اور جو بڑا لائق اور عالم تھا اس کی ہم سب عزت کریں۔

سری پال دیو تمام علوم سے واقف تہا۔ اس کو تری ویدیہ کہتے تہے۔ اور وہ تتو کی تشریح اور مطلب بیان کرنے میں بہت ہوشیار تھا۔

سری متس گرا نے تمام جہان کو پاک تیرتھ بنایا۔ اپنی شان و شوکت سے جہالت کی تاریکی کو دور کر دیا۔ بڑا لائق شخص تہا۔ دولت کا بڑھانے والا تہا۔ اس کی عنایت ہی دنیا کے راجاؤ کے سرکا زیور تھی۔

مہامتی ہیم سین۔ چاند جیسا خوبصورت۔ خوش قسمت۔ بڑا عالم۔ فاتح اور صاف دل تھا۔

جس کے مفصلہ ذیل اشلوک سے جو راجہ کی سبھا میں اس نے پیش کیا۔

مخالف بولنے والوں نے اونچے پہاڑ میں پناہ لی۔ چونکہ ان کو زمین پر گر پڑنے کا اندیشہ تھا۔ اے راجہ۔ سمجھ ہیم سین کا مت ایسا ہے کہ جو شخص بنائے اور گرہ میں خوب واقفیت حاصل کرے اور تجربہ کار ہو کر ہیرے اس سوال کا جواب دیتا ہے۔ اس فاضل شخص کی بحث کو میں رد کرتا ہوں۔

وہ دیاپال منی جس نے موزوں الفاظ میں اپنے دوستوں کو سدّہی کا یقین دلایا۔ اور جو اپنی عظمت کے باعث نہایت آدمیوں کے پاس موجود رہتا تھا۔ اس کی ہم تعریف کریں۔

وہ دیاپال برتی جسکا گرو سری متس گرا تھا۔ جس کی شہرت چاندنی کی مانند پھیلی ہوئی تھی۔ اور جسکا ہم جماعت (ستہ برہمچاری) وادی راجہ گن کا سردار تھا۔ وہ دیاپال بڑا خوش قسمت تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ اوروں کو اپنے مانند تربیت دیوے۔

اس کا مسئلہ دنیا کے واسطے چراغ ہدایت تھا۔ اس مسئلہ کو صرف جینندر دیو نے ظاہر کیا تھا۔ وادی راجہ اس طرح مشہور ہوا۔

فاضل وادی راجہ ایسا تھا کہ اس کی شہرت آسمان تک پہنچی ہوئی تھی اور چاندنی کی کرنوں سے بڑھی ہوئی تھی۔ اس کا پیچ و داگھیان، کان کو ایسا بھلا معلوم ہوتا ہے جیسے کہ چنور کا ہلنا۔ سب اگرانے کا مستحق تھا۔ مخالف بولنے والوں پر فتح پاتا تھا۔ اس کے اوصاف کے بارہ میں شاعروں نے یوں کہا ہے۔

چالوکیہ مہاراج ادہراج کی راجدھانی میں (یعنی دیوی گویا ای کی جنم بھومی میں) وادی راجہ کا نشند ڈھول بجتا ہے۔ اور اس کی آواز بھلی معلوم ہوتی ہے۔ اے مغرور بولنے والو۔ مت بولو۔ اے فاضلو اپنا غرور دور کرو۔ اے مباحثہ کرنے کے واسطے مشتاقو۔ مباحثہ بند کرو۔ اے شیریں کلام شاعرو چپ ہو جاؤ۔ پاتال میں دیال راجہ (آدی شیش) ہے جو ہزار زبان والا مشہور ہے۔ اور سرگ کے باہر آنے کے ناقابل دہشن (برسپتی) ہے۔ جس کا چیلہ وجیہ بھرت (اندر) ہے۔ وہ امر ہیں۔ دیگر لیچراروں نے اپنا غرور چھوڑ دیا ہے اور ظفر مند وادی راجہ کی سبھا میں اطاعت قبول کر لی ہے۔ پُران منی کہتے ہیں کہ گویا ای دیوی

محبت سے وادی راجہ کو میری طرف لاتی ہے۔ او ہو۔ او ہو۔ دیکھو۔ دیکھو۔ کیا یہ بات جتی کے واسطے درست نہیں ہے پرمیشر کرے وہ تمہاری حفاظت کریں۔

اس کے چرن کے ناخنوں کے چاند ایسے روشن ہیں جیسے کہ گنگ راجہ کے تاج کے جواہرات سے شام کا رنگ شرماتا ہے۔ اس کا نام سری وجیہ ہے۔ بڑا لایق۔ دیوتاؤں کی خصلت والا اور جہالت کا دور کرنیوالا ہے۔

وادی راجہ دیو نے اس کی تعریف یوں ہی کی ہے۔ کہ بڑی مشق سے اور تجربہ سے جو علم اور تپشیا ہیم سین نے حاصل کی تھی وہ اب جوں کی توں سری وجیہ میں متبدل ہو گئے۔ جو اس کی جگہ تخت پر بیٹھا۔

وہ بڑا عالم تھا۔ مگر غرور نہ تھا۔ وہ بڑا تپسوی تھا۔ مگر بے رحم نہ تھا۔ وہ دولت مند تھا مگر گستاخ نہ تھا۔ جس کی بدولت کمل بھدر اس لوک میں ان صفات کے باعث مشہور ہوا جن سے پاپ دور ہو جاتا ہے۔

جسکا صرف دھیان دھرنے سے میرا دل نیکوں کا تیرتھ بن جاتا ہے۔ ایسے کمل بھدر کی اپنے دل کی صفائی کی غرض سے سیوا کرتا ہوں۔

نہایت ہی خوش قسمت دپاپال جس سے بھارتی (سرسوتی) بغلگیر ہوا تھا۔ جو اپنے نیک اوصاف کے لئے مشہور تھا۔ جوگیوں کا سردار تھا۔ اس بڑے سوامی وپاپال کو پنڈت کا لقب ملا ہوا تھا۔ اے زبردست فاضل نیک آدمیوں اس کی تعریف کرو۔ سننے کے غرور کا فتح کرنیوالا۔ پاک وپاپال۔ تمام علوم میں ہوشیار۔ تمام مباحثہ کرنیوالوں کو جیتنے والا اس کی شہرت تمام دنیا میں پھیلی ہوئی تھی اور اس کی چرن راجاؤں کے تاج کے جواہروں سے سرخ ہو رہے تھے۔

جسکے کنول جیسے چرنوں کی سیوا کرنے سے پوسل راجہ دنیا دیتہ اقبالمند ہو گیا۔ اور اس کا حکم دور دور تک پھیل گیا۔ وہ شانتی دیو لیاقت کے لحاظ سے کمیاب شخصوں میں سے ہے جو ہر ایک بات کی تشریح کر سکتا ہے۔ جس نے پانڈیہ ملک کے راجہ سے جو بڑا عالم مشہور تھا سوامی کا خطاب حاصل کیا تھا۔ بہت خوش قسمت تھا۔ اور اہرمال کی دربار میں

شبد چنتر مکھ کے نام سے مشہور ہوا۔
ملورا کے بڑے شہر کے گرد و نواح کا جواہر۔ بے نظیر اوصاف رکھنے والا۔ جسکی راجہ عزت کرتے تھے۔ وہ گن سین پنڈت پوجنیک ہے۔ جس کی تعلیم سے لوگ مکتی کو پراپت ہو جاتے ہیں۔
جو اشخاص کہ شاد یا د بانی سے بخوبی واقف ہیں۔ وہ اس کی تعظیم کرتے ہیں۔ وہ اس جہان کے واسطے دوسرا سورج ہے۔ اپنی شان و شوکت سے جہالت کی تاریکی کو دور کرتا ہے۔
اوس کی میں روزمرہ محبت سے پوجا کرتا ہوں۔ وہ جو اعتقاد سے اوس کی سیوا کرتے ہیں اور اس کی عزت کرتے ہیں اون کے دلوں کا پژمردہ کنول کا پھول اوس ملاقات سے کھل جاتا ہے۔
جھوٹ بولنا چھوڑ دو۔ شاد باد بانی کا بار بار سمرن کرو۔ عاجزی سے مخالف بولنے والے ہاتھیوں کے شیر کی عزت کرو۔ ورنہ تم اس کی صفات کو سنکر خوف زدہ ہو جاؤ گے اور مخالف بولنے والے ہاتھیوں کے مانند کسی پرانے کھنڈر کنوئیں میں گر پڑو گے۔
اجیت سین۔ اس کے اوصاف خوبصورت لہرانے والے پھول کے مشابہ ہیں۔ اس کی محبت سے بھری ہوئی پیچ (دیاکھیان) کی شہرت ایسی ہے۔ جیسے کہ امرت کے سمندر کے واسطے کشتی۔ اس کے چرنوں کے ناخن ایسے چمکدار ہیں جیسے کہ چاند۔ راجاؤں کی خوشی کا باعث اس کی جو کچھ تعریف کی جاوے بجا ہے۔
اوس کے کنول جیسے چرنوں میں راجاؤں کے تاج جواہر نگار ہیں۔ اور بڑے بڑے مست ہاتھیوں (یعنی مخالف بولنے والوں) کے غرور کا مٹانے والا ہے۔ اجیت سین مخالف بولنے والوں کے لئے ایسا مشہور ہے جیسے ہاتھی کے واسطے شیر ببر ہوتا ہے۔
اجیت سین گرہست آشرم کے چھوڑنے کے بارہ میں یوں لکھتا ہے۔ کہ
پاک جیندر بھگوان کا مسئلہ جسکو تین لوک کے انسان حاصل نہیں کر سکتے تم کو حاصل ہے وہ اس مددگار ہاتھ کے مانند ہے جو اون آدمیوں کے لئے پھیلایا گیا ہے۔ جو گرہست کے سمندر میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ اس مسئلہ کی باریکی تم جانتے ہو جسکی اور لوگ خواہش رکھتے ہیں

کرتے - پس تم کو کچھہ تکلیف نہیں - کچھہ خوف نہیں - اور کچھہ خواہش نہیں ہے -
ابدی تعلیم کی اس عجیب طرز کی بابت تم کچھہ نہیں جانتے - اس تعلیم کے حاصل کرنے کا ارادہ کرو
اندر اور وشنو کی خوشیوں کی خواہش چھوڑ دو - ایسے امور کی بابت جنکی انتہا نا معلوم ہے
جو آنکھوں سے نہیں دیکھے اور جنکی بابت صرف ذرا ذکار سنا ہے اتنا ہی کہنا کافی ہے -
بلکہ بہت کافی ہے - ممکن ہے کہ ایک جاہل آدمی حسد اور عناد سے اپنے دل کو خراب کرکے
شاید جینندر کی بھگتی میں خطا کر جاوے - جس سے ہمیشہ کا امن حاصل ہوتا ہے لیکن عقلمند
آدمی ایک لمحہ بہر کے واسطے بھی کسی دوسری چیز کے لئے کوشش نہیں کرے گا -

مغربی حصہ

اس کے دو چیلوں کے علم اور اوصاف کی بابت یوں لکھا ہے - اون کے نام شانتی ناتھہ اور
پدم نابہہ تھے - جنکو دنیا کا نت اور وادی کولاہل بھی کہتے ہیں -
اے بڑے منی - ہوشیار - عالم اور لائق آدمیوں نے تیرے ماتحت ہو کر تمام ودیا حاصل کرلی
اے شانتی - تیری شہرت دنیا میں چاروں طرف پہیلی ہوئی ہے - بڑی سرسوتی بھی اسکو
ظاہر نہیں کرسکتی - پہر ہماری طاقت کہاں ہے کہ اس کو بیان کریں -
ناتھی (مخالف بولنے والے) نے اپنا غرور چھوڑ دیا - اور اپنے حسد و بغض سے ہاتھہ دہو بیٹھے اور
خوف زدہ ہیں - جب وہ پدم نابہہ کی آمد کا حال سنتے ہیں تو بہاگنے لگتے ہیں -
ایسا کمار سین جس نے جین تپشیا کی اور جس سے جینیوں نے ودّیا اور سکھہ پالی - پرمیشور
کرے وہ ہماری حفاظت کرے اور اس کی پاک خصلت مدامی خوشی کے حاصل کرنے کے
لئے ایک نمونہ ہے -
مست ہاتہی سسم جو دنیا کی طاقت کے ہڑپ کر جانے کا مشتاق ہے اس کو پہاڑ کر
دو ٹکڑے کر ڈالنے میں شیر ببر کی مانند ہے - اور اس کے چرنوں کی راجہ سیوا کرتے تھے
بارہ اوصاف رکھتا تھا - تپشیا کرنے میں اُگنے والے آفتاب کے مانند تھا - گرو ملی تیین ملدہاری

منی ہمارے اوپر نظر عنایت رکھے - اوس ہل دھاری منی پاکی ہیں عزت کرتا ہوں - جو جہالت کو دور کرتا ہے - اور جو بڑا تپشیوری ہے - اور جس کے جسم کی کیچڑ معتقدوں کے دلوں کی بُرائی کی خاک کو صاف کر دیتا ہے -

ملی شین سنی رت - تاریکی کے دور کرنے میں جنگل کی آگ کے سمان ہے - بڑا تپشیوری - جس کے چرنوں میں پاک آدمی تو اس کرتے ہیں - کاش کہ وہ میرے ہردے (دل) میں نواس کرے -

جس نے دنیا کو پاک کرنے کے واسطے اپنے جسم کو کیچڑ سے بھرا - تینوں لوک کے ملادار بنانے کے واسطے خود غریب اور مفلس بن گیا - گرہست کے تفکرات کے دور کرنے کے واسطے .... ملی شین گرو پوجنے کے لائق ہے اس نے اپنی چال چلن کی مثال سے دنیا کو پاک کر دیا -

بڑا صابر - بڑا مہربان - بے لاگ - جس کو کسی چیز کی خواہش (اچھا) نہیں - مکتی کا متلاشی - اگرچہ اپنی دانست میں حقیر ہے مگرچہ گنیوں کا سردار ہے آچاری - سری ملی شین گرو کی ہم تعظیم کریں -

جو دنیا میں پوجا کرتا ہے - اور جس کی نیک آدمی محبت سے تعریف کرتے ہیں - جس نے منتہہ کی کمان کو توڑ ڈالا - جسکی تمام منی عزت کرتے ہیں - جس نے آگم قایم کیا - جس کی مہربانی سے زندگی بسر ہوتی ہے - جس میں ہل دھاری برتی پتی ..... اسکی تم تعظیم کرو -

بیل گول تیرتہہ میں یہہ بڑا سنیاسی خوشی سے مگن تپشیا کرتا تہا اور منتہا کی پیدائش کو روکتا تہا - منتہا کے جسم نہیں ہے - مول سنگ اوس کی پوجا کرتا تہا - وہ اجیت سین پنڈت دیو کے کنول جیسے چرنوں کی مکہی تہا - اور سلیکہن کرکے سرگ کو پراپت ہوگیا اور تمام سنگ اس کی تپشیا کو دیکھ کر خوش ہوا - ذیل کا اشلوک اس کے استقلال طبع کو ظاہر کرتا ہے

اون تینوں جواہرات کی پوجا کر کے جنکا آگم میں بیان آیا ہے اور اس طرح زندگی بسر کر کے کہ تمام زندہ مخلوق کو ایذا نہ پہونچی - اور صابر بن کر ہم اپنا شریر جنیندر بہگوان کے چرنوں میں

چھوڑتے ہیں اور سرگ میں داخل ہوتے ہیں۔
ساکہا سمت ۱۰۵۰ سال کلکا پھاگن بدی پنچ اتوار کو سوتی چندر ما میں وہ بڑا جتی سری ملی شین منی دوپہر کے وقت تین دن تک برت رکھکر دیولوک کو چلا گیا۔
کتبہ نمبر ۵۵ بہ ماوتی بستی میں ہے۔

کتبہ نمبر ۵۵

تاریخ ۱۱۱۵ع **۶ و ۳ x ۱ و ۲ طول و عرض**

خلاصہ - جین دہرم کی تعریف مہابیر سوامی کے اصولوں کو کونڈ اکنڈ امل سنگھہ نایک نے پہیلایا۔ اس کے چیلہ دیسی گن سنگہ میں دیویندر سدہانت دیو پیدا ہوا۔ جس کی دیویند بہی تعظیم کرتا تہا۔
اس کا چیلہ چترمکہہ دیو تہا۔ ہر ایک سمت (دشا) میں آٹہہ آٹہہ دن تک برت رکھکر اور بزور تپشیا سے اپنے جسم کو گھٹا کر وہ ممتاز ہو گیا۔ اور مہینگدز نے کے بعد اوسنے چترمکہہ کا نام رکھا اور تمام لوگ اس کی تعریف کے راگ گانے لگے۔ اوس کے چوراسی چیلے تہے جن میں گوپانندی وگر گچ میں مشہور ہوا اور دیسی گن سنگہ کا سنگہ نایک تہا۔ اس نے وہ بات حاصل کی جسکا حاصل کرنا کسی غیر کے واسطے ناممکن تہا۔ کیونکہ اس نے جین دہرم کو جو مدت سی ترقی پذیر نہ تہا۔ گنگ راجہ کے بدولت ترقی دی۔ وہ سانکہہ۔ بھوٹیکا۔ بودہ۔ ویشنو اور چاروک دہرم والوں کے واسطے غضبناک ہاتہی کے مانند تہا۔

جنوبی حصہ

جبکہ جینی نے اپنے آپ کو بند کر لیا۔ ویتشنک بہاگ نکلا۔ سگت نے بہاگ جانے کے بجائے اپنی چہاتی پٹی۔ اکش پاد پیار سے نزدیک آیا۔ لوکایت نے بہاگنے کا ارادہ کیا۔ سانکہہ

کود گیا - گوپا نندی نیاے کے چھہ مدرسوں میں ایسا پھرتا تھا جیسے کہ مست ہاتھی آزاد پھرتا ہے -

اس کا سدہرم پربھوچندر تھا جو چیتر مکھہ دیو کا چیلہ تھا اور جیسے چرنوں کی دہارا کا راجہ بھوج پوجا کرتا تھا - اس کا سدہرم دم نندی تھا - جو وشنو بھٹ پر غالب آیا - اس کا سدہرم ل دہاری منی تھا - جس کو گن چندر بھی کہتے تھے - بالی پور میں سانت ناتھہ کے چرنوں کی پوجا کرتا تھا - اس کا سدہرم میگھہ نندی سدہانت دیو تھا جو وکرہ گچھ کا سردار تھا - اوس کا سدہرم جن چندر تھا جو جینیدر میں مانند پوجیہ پاد - نیاے میں بھٹ اکلنک اور شاعری میں بھاروی کے مانند تھا -

مغربی حصّہ

اس کا سدہرم دیو یندر تھا جو نبک پورنیندر تھا - اس کا سدہرم وسو چندر منیندر تھا - جو چالوکیہ راجدھانی میں بالا سرسوتی کے نام سے مشہور تھا - اس کا بھائی اور سدہرم یش کیرتی تھا - جسکے چرنوں کی لنکا کے راجہ سیوا کرتے تھے -

اس کا سدہرم تری بھشی میندر ہوا - جو گوپا نندی جتی کا چیلہ تھا اور جو صرف نین مٹھی کھانا کھایا کرتا تھا - اس کا سدہرم ل دہاری - ہیم چندر - گنڈوی مکت اور گولاناسی تھے - جو گوپا نندی جتی کا چیلہ تھا - اس کا سدہرم سبھا کیرتی تھا - جو مول سنگ - دیسی گن اور وکرہ گچھ سے متعلق تھا - اس کا سدہرم میگھہ نندی تھا - جس کا بیٹا میگھہ چندر تھا - میگھہ چندر کے ایک بیٹی تھی جو دنیا میں اہبہ چندریکا کے نام سے مشہور ہوئی -

اس کا سدہرم کلیان کیرتی تھا جو ساکنی وغیرہ کے جادو کے دور کرنے میں ہوشیار تھا -

اس کا سدہرم بالا چندر منی تھا - جو وکرہ گچھہ کا سردار تھا - نثر بیت

[منددجہ بالا بیان نظم میں ہے - اس کے آگے لکھا ہوا ہے -]

شمالی حصہ

سری مول سنگ - دیسی گن - دکہہ گچہ اور کونڈا کنڈا نویہ کے
خاندان میں وڈا دیو کے چیلے دیونندر سدہانت دیو تہا - اس کا چیلہ جنر مکہہ دیو ہوا جسکو
شبہہ نندی آچاریہ بہی کہتے تہے - اس کا چیلہ گوپانندی پنڈت دیو ہوا - اسکے سدہرم مہیندر
چند پنڈت دیو - دیو بندر سدہانت دیو - سبہا کیرتی پنڈت دیو میگہہ نندی سدہانت دیو -
جن چندر پنڈت دیو - اور گن چندر پل دہاری ہیلو ہوئے -
اون میں میگہہ نندی سدہانت دیو کا چیلہ رتن نندی بہٹارک - جسکے سدہرم کلیان کیرتی بہٹارک دیو
میگہہ چندر پنڈت دیو - بالا چندر سدہانت دیو ہوئے -
گوپانندی پنڈت دیو کے چیلے سبہا کیرتی پنڈت دیو - واسو چندر پنڈت دیو - چندنندی
پنڈت دیو - گولا دیو جس کو ہیم چندر پل دہاری گنڈوی مکت بہی کہتے تہے - اور تری بہشتی دیو
تہے -

کتبہ نمبر ۵۶ گندہ ورن بستی کے مشرق میں واقع ہے -

کتبہ نمبر ۵۶

سنہ ۱۱۲۳ء ۲ وگہ × ۱۱ وگہ

تپ روپی - امرت کے سمندر یعنی میگہہ چندیہ تری وید سے پیدا ہو (اس کا چیلہ تہا) متواتر ریاضت کرنے سے اس کا جسم پوتر ہو گیا - اور وہ فاضلوں کی خوشی کا باعث تہا - اوس کی شہرت تینوں لوک میں پہیل گئی - وہ تمام عیب سے مبرا ہے سدہانت کے سمندر کو ترقی دینے والا ہے - اس کا نام پربہو چندر ہے -
وشنو کی کنول جیسی نابہی کے بیٹے برہما سے اتری ہوا - اتری سے چاند پیدا ہوا - چاند کا

بیٹا بدھ تہا۔ بدھ کا بیٹا پورورو۔ پورورو کا بیٹا آیو۔ آیو کا بیٹا نہوشا۔ نہوشا کا بیٹا بیاتی۔ اس کا بیٹا یادو اور یادو کل میں بہت سے ہوئے۔

یادو کل میں ایک راجہ مشہور ہوا۔ اور اس کی نسبت یہہ لکھا ہے کہ ایک دفعہ کسی منی نے جو جنگل میں تپسیا کر رہا تہا۔ ایک تند شیر کی طرف اشارہ کرکے اس سے کہا کہ پوسل یعنی اس شیر کو مارو۔ اسوقت سے اس راجہ کا نام پوسل ہو گیا۔

اسی وجہ سے دوارادتی کے حاکم پوسل کہلاتے ہیں۔ اور شیر کی پوستین پہنتے تہے۔ انہیں سے راجہ دنیادیتہ ساس پور میں پیدا ہوا وہ خوش قسمت راجہ دنیا کے لوگوں کا بہت عزیز بن گیا۔ اس نے ہزار پتے والے کنول کے پہول یعنی اپنے سفید چہتر لچہمی کا گہونسلا اور بہادری کی لچہمی کو اپنے بازو میں جگہہ دی تاکہ راجاؤں کے مغلوب کرنے میں اس کی مدد کرے۔ اس لئے اپنی شہرت تمام اطراف میں پہیلائی۔ راجاؤں کو شکست دی اور بڑا نام پایا یادوبنس کا چمکدار جواہر۔ راجاؤں کے واسطے طلسماتی جواہر۔ لچہمی کی گردن کا جواہر شاہوں کے سر کے تاج کا چمکدار جواہر۔ نیکی کے راستہ کا آئینہ۔ دنیا کا سب سے اچہا جوہر ایسے اوصاف کا جواہر۔ کہ اس کے ساتہی بطور وشنو کے اصلی پوجا کرتے تہے۔ تاج کا جواہر۔ دنیادیتہ سالی کیواسطے کثرت کا درخت (یعنی سائلاں کو اوسیوقت دیدیتا تہا) پناہ مانگنے والے کے واسطے فولادی پنجرہ عزیزوں کے واسطے مانند ہنومان۔ دشمن کے واسطے موت ہے۔

دنیادیتہ ان ملپاؤں (یعنی پہاڑی سردار) کے سر پر جو مغرور ہو کر اس کا مقابلہ کرنے میں تلوار مارتا ہے۔ اور ان ملپاؤں کے سر پر جو خوف زدہ ہیں عزور نہیں کرتے اور اس کا مقابلہ نہیں کرتے وہ اپنا ہاتہہ رکہتا ہے۔

اس پوسل راجہ کے ہاں دولت کا پتی۔ راج کنوروں کا جواہر۔ بہادر راجہ ایری انگا پیدا ہوا جس نے اپنی قوت بازو سے کئی راجاؤں کو مطیع کیا۔

ایری انگا دیو کی برابری کون کرسکتا ہے جو شہرت میں لاثانی تہا۔ تیسرا ماروتی۔ چوتہا شعلہ پانچواں سمندر۔ چہٹا پہولوں کا تیر۔ ساتواں مہاراجہ۔ آٹہواں سلسلہ کوہ۔ نواں ہاتہی دسواں خزانہ کی کان۔ اس مشہور راجہ ایری انگا کا بیٹا وشنو وردہن تہا۔ جنے زبردست

دشمنوں کو مغلوب کیا - اور تمام زمین کا مالک ہو ۔ اور سائل کے واسطے کرن تہا - تعجب انگیز راجہ وشنو وردہن کے پیدا ہوتے ہی تمام راجاؤں کی طاقت زیادہ ہوگئی اور مغرور اور مخالف راجاؤں کی طاقت کو زوال ہوا - فتحیاب وشنو راجہ نے کئی راجاؤں کو جڑ سے اوکھاڑ ڈالا - اور کئی راجاؤں کے سر اس نے لڑائی میں قلم کر ڈالے کئی راجاؤں کے سر پر چلا - اور اونکو روندا - جنہوں نے اس کا مقابلہ کیا اور مغرور ہو گئے - اونکو اوس نے مطیع کیا اور اونکی جان بخشی کی - اپنے زور بازو سے اس نے سلطنت کو تمام تکلیفوں سے آزاد کر دیا -

راجہ وشنو مخالف راجاؤں کے واسطے مانند چکر تہا - اس کی آواز سنتے ہی وہ پیٹھ موڑتے ہیں - اور بھاگ جاتے ہیں - خوف سے ادہر ادہر بہاگتے پہرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ایلو وہ آیا - یہہ آیا - تمام دنیا کے لوگ راجاؤں کے سامنے اسکا حال اسی طرح بیان کرتے ہیں - تمام دنیا ایسی تہی گویا اوسپر وشنو چہایا ہوا ہے پانچ بڑے ڈہول کا مستحق - مہا منڈلیشور - دوارونتی کے شہر کا مالک یا دو کل کے آسمان کا سورج - چوڑامنی ملیاؤں کا حریف وغیرہ وغیرہ اسکے لقب تہے - علاوہ بریں اس نے بغیر تکلیف کے چکر گوتی - تلاکڈو - نیل گرہی - کونگو - ناگلی - کولالا - تریمیرو - کویاتورو - کونگلی اچانگی - نیلی برد - پومبہر چا - ونت سرچوک - بلیاپٹن - وغیرہ قلعوں کو فتح کرکے اور بڑی شان و شوکت سے ۹۶ ہزار گنگا ودی کو اپنے زیر حکم کرکے وہ امن و امان سے حکومت کر رہا تہا - اور خوش قسمت مہا منڈلیشور تری بہون مال تلاکڈو کا فتح کرنیوالا زبردست بازو والے بیر گنگ وشنو وردہن پوسل دیو کی سلطنت کو ترقی دے رہا تہا تاکہ وہ اتنے عرصہ تک قایم رہے جب تک کہ سورج - چاند اور ستارے قایم ہیں -

سنتلا دیوی مشہور راجہ وشنو کے دل اور آنکہہ کی روشنی - اس کی سیاہ زلف ایسی چمکتی تہیں - جیسے کہ شہد کی مکہی - اس کا چہرہ ایسا تہا جیسا کہ چاند - سنتلا دیوی راجہ وشنو کے واسطے ایسی تہی جیسے کہ کام کے واسطے رتی -

وہ بینظیر مارا سنگہ کی پیاری استری ماچی کبی کے مشابہ تہی - اس لئے بڑی شہرت حاصل کی

مارانگہ اور ماچی کبی کی سب سے بڑی لڑکی تہی - اور وشنو وردہن کی پیاری رانی تھی - لچھمی کی مانند کوئی اس کا ہمسر نہ تہا - سنتلا دیوی بڑی خوش نصیب تہی - اسکی تعریف کون کر سکتا ہے -

لڑائی میں راجہ وشنو کے لئے فتح کی لچھمی کے مانند تہی - خوشی سے ملگن اور راجہ وشنو پر قربان ہمیشہ اوس کے پاس موجود رہتی تہی - اور اس کی شان و شوکت کو بڑہانے والی تہی - شہرت کی لچھمی کے مانند تمام دنیا میں مشہور تہی - اس دنیا میں جو شخص سنتلا دیوی کی تعریف کر سکتا ہے - وہ اس کی تعریف کرے - سنتلا دیوی کے اوصاف - سنتلا دیوی کی فیاضی - سنتلا دیوی کی نیکیوں نے اس کو دنیا کا خواہشمند جواہر بنا دیا -

ہزاروں وشنو فیں حصہ لینے والی جو متواتر خوش قسمتی سے حاصل ہوتی ہیں - دوسری لچھمی کے مانند - تمام علوم میں ہوشیار - نئی رکمنی دیوی - اپنے خاوند کے ساتھ محبت کرنے میں سیتہ بہاما - عقل میں برہسپتی - لایق واچس پتی - مینوں کے ساتھ شریف - اپنے خاندان پر جان دینے میں سیتا - اپنے تمام دوستوں کے واسطے جواہر - چوڑمنی سوکہنوں کیواسطے مست ہاتہی - چاروں برن کے واسطے اقبالمندی کا باعث - عشق کے دیوتا کے واسطے فتح کا جہنڈا - اپنے خاندان کا چراغ - گانے بجانے اور ناچنے میں ہوشیار - جین دہرم کی مددگار - بہوجن - پناہ - دوا اور علم کے دان کرنے میں خوش ہونیوالی - وشنو وردہن پوسل دیو کی پٹ رانی سنتلا دیوی نے ساکہا سمت ۱۰۴۵ سال سوبہا کرت چیت سدی یکم کو جمرات کے دن سری بیلگولہ تیرتہہ میں سوتی گند ہہ ورن جین سندر بنایا - اور پوجا کے رشیوں منیوں کی جماعت کو بہوجن دینے کے واسطے منانو بل کا گانوں جو کلکنی ناڈ میں واقع ہے اپنے گرو پربہو چندر سدہانت دیو کی چرن دہو کر دیدیا - پربہو چندر سدہانت دیو میگہہ چندر تری وید دیو کا چیلہ تہا جو سری معل سنگ دیشی گن اور پستک گچہہ سے متعلق تہا - وہ شخص جو اس نذرانہ کو قایم رکہے گا عمر دراز پاوے گا اور خوش قسمت اور دولتمند ہوگا - اوس پاپی کو جو اس نذرانہ کو قایم نہ رکہے گا - گہ گنتر اور بنارس میں سات کروڑ وید پاٹہی منی اور گائے کے مارنے کا پاپ ہوگا -

پس یہہ نذرانہ پتھر پہ کندہ کرایا جاتا ہے۔
وہ جو اپنا کیا ہوا اور دوسرے کا دیا ہوا۔ دان اوٹھا لیتا ہے وہ ساٹھہ ہزار سال تک کیچڑ کا کیڑا بنتا رہیگا۔
یہہ اسن کٹی تالاب بناکر رانی نے سوتی گندہہ ورن لبتی کو دیدیا۔ پٹ رانی سنتلا دیوی نے وشنو ور دہن پوسل دیو کی اجازت لیکر اور پربہو چندر سدہانت دیو کے چرن دہوکر سوتی گندہہ ورن لبتی کے لئے گنگا سمندر کے نیچے کے میدان میں ۵۰ کولا گا (نام پیمانہ) وہاں کا کہیت سنکلپ کر دیا۔ جو شخص کہ اس نذرانہ کو قایم نہ رکہے اوسکو دریاے گنگا کے کنارے پر اٹھارہ کڑوڑ گائے مارنیکا پاپ ہوگا۔
بڑے کتبہ کرم کا اوسے تہا کہ ایسا نیک کام کیا۔ سمہر کیرتی دیو چیلہ پربہو چندر سدہانت دیو کے نے ۳۱۳ پیتل کے برتن بنوائے۔ اور سنتلا دیوی کی بسادی کے نذر کر دئے۔
منگل ہو ؛ ؛ خوشی ہو
کتبہ نمبر ۷۵ ایک ستون پر ہے جو گندہ ورن لبتی کے شمال میں ہے۔

کتبہ نمبر ۷۵

سنہ ۱۱۸۲ع   ۲x ۹ و ۸

شمالی حصہ

ان آدمیوں کو جو گرہست کے جنجال میں پہنسے ہوئے ہیں یم کھاتی چہانٹ چہانٹ کر کاٹ ڈالتا ہے۔
سری رت کندرپ دیو۔ مشہور کرشن راجیندر کا پوتا تہا۔ نہایت نیک اور پاک دامن تہا گنگ گنگے کا نواسہ تہا۔ فتح کی لچھمی کا مسکن تہا۔ راجہ چوڑامنی کا داماد تہا۔ بڑا شان شوکت والا تہا۔ بہت مشہور تہا۔ تمام دنیا نے اس کی اس طرح تعریف کی ہے۔ سری راجہ منڈا سے مخالف راجا خوف کرتے تہے۔ وہ راجہ جو اس کے مقابلہ پر آتے تہے۔ اون کو مارتا تہا

ان راجاؤں کے ہمراہیوں کو جو اس کے دشمن تھے غارت کرتا تھا۔ لڑائی میں ظفر مند تھا۔ دشمن راجاؤں کے جلانے میں آگ کے مانند تھا۔

ایسے بہت سے شخص ہیں جو دشمن کو شکست دے سکتے ہیں مگر فیاض نہیں ہیں۔ اور ایسے بھی بہت ہیں۔ جو فیاض تو ہیں مگر دشمن کو شکست نہیں دے سکتے مگر اس میں طاقت اور فیاضی دونو چیزیں تھیں۔ وہ بغیر خوف کے دشمن پر حملہ کر سکتا تھا۔ اور بڑی فیاضی ظاہر کر سکتا تھا۔ سری راجہ مرتنڈا کی بہادری اور عالی ہمتی کی تعریف کون کر سکتا ہے۔ چلاڈانک کارن نے بے عیب شان و شوکت حاصل کرنی چاہی خزانہ کو بخشش کرنیکا ارادہ کیا۔ جھوٹ نہ بولنے کا ارادہ کیا۔ بیگانی عورتوں کی خواہش نہ کرنیکا ارادہ کیا اور پناہ مانگنے والوں کو پناہ دینے کا ارادہ کیا اور دشمن کی فوج پر حملہ کر کے اور اسکو مغلوب کر کے اس کے غرور کے ٹھانے کا ارادہ کیا۔

چلاڈانک کارن دان دینے میں کالپ برکچھ سے زیادہ فیاض تھا۔ اس کا کلام میرو پہاڑ سے زیادہ مضبوط تھا۔ اس کی طاقت سورج کی کرنوں سے زیادہ تیز تھی۔ وہ دراصل خود بڑا بہادر تھا۔ اس کی تعریف اسطرح کی گئی ہے۔

مشرقی حصہ

سائل کے واسطے کالپ برکچھ۔ مخالف راجاؤں کے مندروں کے توڑ ڈالنے میں شیر ببر خوبصورت عورتوں کے سینہ کا ہار۔ بڑے شاعروں کے دلوں کی جھیل کا ہنس۔ اسطرح تمام دنیا اندر راجہ کی تعریف کرتی ہے۔

آجکل کے راجہ ایسے ہیں کہ جھوٹ بولتے ہیں۔ قرض لیتے ہیں۔ اور واپس دینے میں تامل کرتے ہیں۔ غیر استریوں کی خواہش کرتے ہیں صرف اپنا ہی فکر و پرواہ کرتے ہیں۔ دوستی کا بہانہ کرتے ہیں اور دہوکا دیتے ہیں۔ بھلا ان راجاؤں کو اندر راجہ سے کیا نسبت۔ تمام راجاؤں نے اوس کے سامنے سر نوایا۔ اور اس کے چرنوں کے چمکدار ناخنوں کی

جبین کے عکس سے اون کے چہرے کنول کے پھول - اونکی آنکھیں گلِ لالہ - ان کی خمدار زلفیں شہد کی مکھی کے مانند ہوگئیں -

چلا دالیل نے کبھی جھوٹ نہیں بولا - خواہ اسکو کتنی ہی تکلیف ہوئی ہو - وہ بڑا دلیر عالی ہمت اور بھروسہ کا آدمی تہا -

کیرتی نارائن ایسا چمکدار تہا جیسے کہ خزاں کا چاند - اس شہرت تمام اطراف میں پہیلی ہوئی تہی - وہ خود الشور کی مورتی تہا - دنیا کے لوگ اس کی تعریف کرتے تہے -

اس کلجگ کے بہادر ایسے ہیں کہ اپنی دلیری کی شیخی مارتے پہرتے ہیں - غرور سے بہرے ہوئے ہیں - ادہر اودہر پہرتے ہیں اگر ان سے کوئی شخص کچھ مانگے تو دانت پیستے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم پوجنے کے قابل ہیں - جب جی چاہے دوسروں کی عورتوں کی خواہش کرتے ہیں - جھوٹ بولتے ہیں - ان بہادروں کا اس بہادر شخص کا کب مقابلہ کیا جاسکتا ہے -

جنوبی حصہ

یہہ بہادر آدمی خوش قسمت تہا - فتح مند تہا - عالم تہا - فیاض تہا - بہادر تہا - شان وشوکت والا تہا - مشہور کتابوں میں اس کی اس طرح تعریف کی ہے -

(ان اشلوکوں کے دو معنی ہیں ایک لڑائی کے دوسرے پتیا کے) اندر راجہ نے بعض کی مدد کے اپنے دشمنوں کے گروہ کو شکست دی جو گول دائرہ میں یا گاڑی کے پہیے کی شکل میں اسکے سامنے کہڑے ہوئے تہے - یا یہہ کہو کہ وہ تن تنہا اپنی اندریوں پر غالب آیا - دنیا میں کوئی دوسرا شخص اسکے برابر نہ تہا - یعنی وہ لاثانی تہا -

لڑائی کے دو طریقہ ہیں بچاؤ - (جس میں ۹ وار کئے جاتے ہیں - اور اگر ۹ وار دائیں طرف اور ۹ وار بائیں طرف کئے جاویں تو ۱۸ ہوتے ہیں)

اور حملہ - دائرہ پر چاروں طرف سے اور اوپر سے حملہ ہوسکتا ہے - یہہ ۵ حملہ اگر ۲۲

۳۲ ہتیاروں سے کیے جاویں تو ۱۶۰ ہوتے ہیں - اور اگر یہہ دائیں اور بائیں طرف کیے جاویں تو ۳۲۰ ہوتے ہیں - یہہ ۳۳۸ قسم کے حملہ کرہ ڑ (؟) طرح سے کئے - (یا یہہ کہو کہ خواہشات دل سے اور ۵ اندریوں سے پیدا ہوتی ہیں پس جس طرح کہ وہ پیدا ہوتی ہیں اور آہستہ اور سستی سے پیدا ہوتی ہیں وہ ۳۳۸ قسم کی ہیں - جن پر وہ غالب آیا -)

اس طرح چکر دہاری کی مانند اس کے چاروں طرف گہوم کر - اپر کود کر - ادہر ادہر پہر کر آر نے چکر پر حملہ کیا اور اس کے زخم نہ لگا - اور پہاڑی پر ہر ایک خطرہ پر غالب آ کر اور یہہ خوف کر کے کہ میرا انت سما آن پہونچا ہے - پہاڑی سے نیچے اوترا جہاں گرہ یگی ہی اپنا انت سما سمجہکر ادہر آئی تہی - (یا یہہ کہو کہ اس نے سیکہہ لیا) - یہہ رت کیو پڑ -

دنیہ کے لوگ اس کیرتی نارائن کی طاقت کو نہیں جانتے تہے - کیونکہ جب گرہ یگی اس پر عاشق ہوگئی اور وہ گرہ یگی پر عاشق ہوگیا - تو کیرتی نارائن نے یہہ معلوم کر کے کہ وہ کلارا کی بیوی ہے - اس کو قبول نہ کیا - اور مفسدوں کو شکست دی جنہوں نے اسی وجہ سے اس پر حملہ کیا - یا یہہ کہو کہ اس نے ظاہر کر دیا کہ میں عورتوں کے قریب میں نہیں آ سکتا آج گرہ یگی سے ملکر کیا فائدہ ہوا - چار دوستوں کا نقصان اور چار دوستوں سے نہ ملنا کچہہ بڑی بات نہیں ہے - مگر غیر لوگوں کی استریوں کے پیچہے پیچہے پہرنا سات خوفناک مہا پاپوں میں سے ایک بڑا پاپ ہے (سات لیشن یا پاپ یہہ ہیں - جوا - گوشت کہانا - شراب پینا - رنڈی بازی کرنا - شکار کرنا - چوری کرنا - پرائی عورت سے زنا کرنا -) اوس سے میں چکرواہم سے لڑنے کے ناقابل ہو جاتا - پہاڑی کے ڈہلان پر بہ نسبت پہاڑی کی چوٹی کے زیادہ خوفناک دشمن ہیں - اور پہاڑی سے نیچے اور بہی زیادہ خوفناک دشمن موجود ہیں - اور پہاڑی سے نیچے اور بہی زیادہ خوفناک دشمن موجود ہیں - یہہ خیال کر کے اس نے اٹہارہ ملکوں کو فتح کیا - اندر اجہ -

جبکہ ہمت کر کے اور خوب بناؤ سنگار کر کے وہ ایسی بہیں میں اوس کے پاس گئی کہ تمام دنیا اس کی خوبصورتی کو دیکہکر حیران ہوگئی - اس نے ایک نگاہ سے اوسپر قابو کرنا چاہا - اور گہاٹ سے اوپر اور نیچے اس زمین پر جو گرہ یگی کے ماتحت تہی اور اوس زمین پر جو خود

اوس کے ماتحت نہیں حکومت کرتا تہا - وہ بغیر کوشش کے چاروا ہم کے جال سے بچ گیا اور تمام دنیا میں اپنی صفائی دل کے واسطے بڑا نام کمایا چونکہ اس نے غیر شخص کی استری کو بغیر پاپ کمانے کے اپنے قابو میں کر لیا - یہہ فیاضی اور دریا دلی کی برکت ہے

مغربی حصّہ

آراگا اوسکی خوبصورتی اور جوانی کو دیکھکر اور یہہ دیکھکر کہ اگرچہ گرہ گی نے اندر راجہ کے ساتہہ محبت کرنے میں کوشش کی مگر ناکامیاب رہی وہ اس کا مشتاق ہوا - لیکن اگرچہ وہ اس کے (گرہ گی) چرنوں پر گر پڑا اور وہ اس سے مہربانی سے بولی اندر راجہ نے اس کے دل کا حال معلوم کر کے اس کی خواہشات کو رد کر دیا - ساکہا سمت ۹۰۴ سال چیتر بہا نو چیت بدی اشٹمی کو خوشی خوشی بتیا کرتے ہوئے اندر راجہ دیولوک کو چلا گیا اور تمام آدمی اس تعریف کرتے رہے -

کتبہ نمبر ۵۸ ایک ستون پر کندہ ہے جو تر بنا بستی کے مغرب میں واقع ہے -

کتبہ نمبر (۵۸)

سمت ۹۸۲

مشرقی اور جنوبی حصّہ

ماون گندہستی کی بہادری اور صفائی کے اشلوک - اگرچہ عورتیں خود راجہ چطرامنی کے پاس آئیں مگر وہ اون کے جال میں نہ پہنسا -

مغربی حصّہ

پہلا - کلجگ کا سوبیر - طاقتور ماون گندہستی بہت مشہور تہا - شاعر اس کی تعریف کرتے

تھے لڑائی میں بہادر - لڑائی میں ہوشیار - سال جنتر باہو جاری تہا - دوسرے اساڑہ
بدی دشمی کو اپنے گرو کے چرنوں میں ٹہکر پاپا اندر لوک کو چلا گیا -

کتبہ نمبر ۵۹ ساسن بستی کے سامنے ہے

کتبہ نمبر ۵۹

سنہ ۱۱۱۶ع ۶ و ۱۰ × ۲ و ۲ ہ

کتبہ نمبر ۵۴ کی ہو بہو نقل ہے - اس کے بعد یہہ لکھا ہوا ہے -

خلاصہ - گنگ راجہ نے چاروں طرف میں شہر لبائے - اور جہاں کہیں نظر کام کرتی تھی اس کے بنائے ہوئے جین مندر نظر آتے تھے -

اس نے کہا کہ مشہور جین سنیاسی مبارسی کی دنیا کیوں تعریف کرتی ہے صرف اس واسطے کہ دریائے گوداوری اس کے واسطے ٹھیر گیا - اب دریائے کاویری نے اوس کو گھیر لیا اور اس کے چرنوں کو چھوا گویا اس نے گنگ ڈنڈناتھ کو ڈنڈوت کی - جو شخص اس کی تعریف کر سکتا ہے اوسکی تعریف کرے -

اس گنگ راجہ سالکہا سمت ۱۰۳۹ سال بہولبی پہاگن سدی پنجمی سوموار کو اپنے گرو سبہاچند سدہانت دیو کے چرن دہو کر پرام کا گانوں دیدیا اور ڈنڈنایک ایچی راجہ نے اپنی اقبالمندی کے واسطے اسکو منظور کیا -

پرام کی حد و د اربعہ - دعائیہ اشلوک -

بڑے للچرار وردہمن آچاری نے اوس کو کندہ کیا -

کتبہ نمبر (۶۰) دیراگل میں واقعہ ہے جو باہوبلی بستی کے مشرق میں ہے -

---

کتبہ نمبر (۶۰)

سنہ ۶۷۵ع ۸ × ۳ طول و عرض

مہا جھنیدر بھگوان کی طرف منہ کئے ہوئے پوجا
میں بیٹھا ہے۔
تین سوار پہیوں سے مسلح آگے بڑھے ہیں۔
ہاتھی بھاگتا ہے۔

جنیدر بھگوان کی بنی ہوئی مورتی ہے
ایک سوار تلوار ہاتھ میں لیکر ایک نعش پر کودتا ہے
پانچ پیادہ ڈھال تلوار لئے ہوئے کوچ کر رہے
ہیں۔

گنگ وجہ پر جو دولت اور شان وشوکت کی مشہور جگہہ ہے۔بہت سے نظم بنائے گئے۔
وہ کیسا اچھا اور خوش قسمت تہا۔اپنے دشمنوں پر سخت۔اپنے بڑے بہائی کا جنگجو
گنگ کی لڑائی میں راکش منی کے سرپرست کو اپنی موت کا یقین ہوگیا۔اس نے راکش منی
کو لڑائی سے بہیجدیا۔اور اپنی فوج اور دشمن کی فوج کے لڑانے کا کام اپنے اوپر لیا دشمن
کے سواروں نے جو لڑائی کے مشتاق تہے اوس کو گہیر لیا۔جبکہ وہ دشمن کی فوج پر اکیلا جا پڑا۔
اور ہتیار چلایا اوس کی فوج بہی پیچہے سے آگئی اور وہ بچ گیا۔پہر دیواجی پہ حملہ کرکے اس کی
فوج کو تتر بتر کیا۔اپنی کمان لی اور اپنی مرضی کے موافق اس کے سامنے تیر چلائے۔اور
گنگ راجہ کو جسے کنڈواؤں نے بہی مدد دی تہی۔کامیاب کرایا۔تیر چلاکر پرے کو پہاڑ ڈالا
اور ایسی دلیری سے لڑا کہ دشمن نے بہی اس کی مردانگی کی تعریف کی۔اپنی جان کو بچانے کے
بغیر وہ گر پڑا۔اس وقت دشمن نے تالیاں بجائیں اور نارہ مارے کہ گیا وہ مر گیا۔نیک
بانگ تیروں سے ڈہکا ہوا۔گنگا بنس کا۔ . . . . . . اپنی ہی کوشش سے شان
وشوکت کا کام کرکے اور اس کام کو پورا کرکے اچانک گر پڑا۔تہک گیا اور اس جگہہ جہاں وہ
پڑا تہا۔وہاں پانچ دن تک وہ برابر لڑتا رہا تہا اور دشمن کی عزت خاک میں ملادی تہی
نیک بانگ سرگ میں پہنچ گیا۔
کتبہ نمبر (۶۱) ویراکل میں واقعہ ہے جو باہو بلی بستی کے شمال میں ہے۔

کتبہ نمبر (۶۱)

سمہ ۶۹۷۴

۳ × ۸

(بہادر عورت ہاتہہ باندہے پوجا میں بیٹھی ہے) ۵ (جینید رہبگوان کی بیٹی، جوگ مورتی ہے-)

(بہادر عورت سمادہی لگائے تپشیا میں بیٹھی ہے)

(بہادر عورت گھوڑے پر سوار تلوار لیکر آگے بڑہتی)- (ہاتہی پر سوار اس کی طرف نشانہ باندہتا ہے ہے- اور اس کی کمر میں ایک ہتیار ہے-

دو مسلح پیدل آدمی آگے بڑہتے ہیں- دو مسلح پیادہ آگے بڑہتے ہیں-

اوس کی فتح (لیڈی) دولت کی لیڈی کی سوکہن بن گئی- جو راجہ لڑائی کے لئے مستعد تھے- اونکے ارادہ کو فتح کیا- اور بایک دنیا میں مشہور ہوگیا خوش قسمتی اور دولت کے مالک بایک اور دنیا میں مشہور جا ہیہ کے والدین پولالا کے مادو ورا اور دے لالا تہے- اور ان کے ہاں گنتی پیدا ہوئی- جو عقل ہندی کا اوتار تھی- اور مذہب میں اسکو بہت واقفیت تھی- یہہ راج کنیا دنیا میں سیتا سے بہی زیادہ مشہور ہوئی- کیا ایسی عورتیں اب یہاں ہیں-

مشہور لوک و دیا دہر ایک بہادر شخص کا بیٹا تہا- اور فیاضی میں دیوتا کے مانند تہا- وہ اس گنتی کا خاوند تہا- شان وشوکت میں گنتی کی ہمسری کون کر سکتا ہے- سرا وک دہرم میں کوئی دوسرا اسکا ثانی نہ تہا- . . . . . وہ ایسے ہی اچھے خاندان کی تہی جیسے کہ سیتا- وہ ایسی ہی خوبصورت تھی جیسی کہ دیوکی- ایسی مشہور تھی جیسے کہ ارہندتی- جنیدر مذہب کی ایسی پابند تہی جیسی کہ سوتی یتی- جیندر کے واسطے شاسن دیوتی تہی-

اودے و دیا دہر کی ماں سوئی یتی سری گنتی- . . . .

کتبہ نمبر (۶۲) گندہ ورن بستی میں سانت ناتہہ سامی کے پرتما کے نیچے کہدا ہوا ہے-

کتبہ نمبر (۶۲)

سنہ ۱۱۲۳ء

سنگلا- پر بہا چندر منی کے کنول جیسے چرنوں کے لئے شہد کی مکہی تہی اس نے شانتی جنید کی یہہ سورتی بنوائی-

تم نے لفظوں میں دو دو معنے بھرے ہیں۔ آنکھوں میں اختلاف۔ آنکھ کی بھوؤں میں تیر اندازی۔ سینوں میں سختی۔ اور رانوں میں گھبراہٹ بھری ہوئی ہے۔ تمام برائیوں کو بھلائی میں بدل دیا ہے اور اپنی خوبصورتی کو اسطرح ظاہر کیا ہے۔ دوسرا کون اسکی تعریف کر سکتا ہے۔

راجہ وشنو وردہن کے شاندار ہنس مشہور سنتلا دیوی نے جینیندر کے اس مندر کو بنایا۔ کتبہ نمبر ۶۳ اردکیت بستی میں آدناتھ سوامی کی پرتما کے نیچے کندہ ہے۔

کتبہ نمبر (۶۳)

سمہ ۶۱۱۱

سبھا چندر منیندر کے چیلے سدھ نندی کے کنول جیسے چرنوں میں لچھمی مانند لچھمی کے چمکتی ہے۔

سیتا جیسی پتی برتا۔ زمین کی مانند صابر۔ سرسوتی کے مانند گویا تھی۔ اور جینیندر کی پوجا کرنے میں وہ چیلینی کے مانند تھی۔ لڑائی میں فتح کی مانند تھی۔ اور اسمیں تمام اچھی صفتیں تھی۔ گنگ سنیاپتی کی بیوی لچھمی نے یہہ نیا جین مندر بنوایا۔ سری مول سنگھ۔ دیسی گن۔ اور پستکانویہ۔

کتبہ نمبر ۶۴ کتل بستی کے اوپر کی منزل میں آدناتھ سوامی کے پرتما کے نیچے کھدا ہوا ہے۔

کتبہ نمبر (۶۴)

سمہ ۶۱۱۱

جے ونتی رہو۔ سری مول سنگ اور دیسی گن کے سبھا چندر سدہانت دیو کے چیلے ڈنڈنایک گنگ نے اپنی ماں پوچوی کے واسطے یہہ بساوی بنائی۔

جے ونتی رہو۔

کتبہ نمبر ۶۵ ساسن بستی میں آدناتھ سوامی کی پرتما کے سنگھاسن پر کھدا ہوا ہے۔

کتبہ نمبر ۶۵

سنہ ۱۱۱۶ع

گنگ سنیاپتی کا گرو سبھا چندر دیو جتی تہا - جو فلسفی کی کان تھا - اس کا باپ بودہ متر تہا - اس کی ماں پوچہبکی تھی - اور وہ خود جین مذہب کے لیے پاکیزگی کا سورج تہا - ایسی گنگ سنیاپتی نے یہہ جینندر مندر لچھمی کا مسکن بنایا -

کتبہ نمبر ۶۶ چمنڈر رائے بستی میں نیم ناتہہ سوامی کی پرتما کے سنگہاسن پر کہدا ہوا ہے -

کتبہ نمبر (۶۶)

سنہ ۱۱۳۵ع

گنگ سنیاپتی کا بیٹا اچپنا تھا جو بڑا تہا - اس نے یہہ جین مندر بنوا ئے جس سے تینوں لوک خوش ہوئے - عقلمندوں کے دوست - نیکوں کے دوست - برہما کے مانند اچپانی جس کا دوسرا نام پوپنا تہا - یہہ جینیالیہ بنوائی -

کتبہ نمبر ۶۷ پارسناتہہ سوامی کے پرتما کے نیچے جو دوسری منزل پر ہے کہدا ہوا ہے -

کتبہ نمبر (۶۷)

سنہ ۹۹۵ع

تاکہ تمام آدمی بہالگرلہ کے جین مندر کی تعریف کریں - اسواسطے سنتری چوڑامنی کے بیٹے نے یہہ جین مندر بنوایا - وہ اجیت سین منی کا چیلہ تہا -

کتبہ نمبر ۶۸ ایک ستون پہ کہدا ہوا ہے جو گنجن دون میں واقعہ ہے -

کتبہ نمبر (۶۸)

سنہ ۱۱۲۹ع

پہلا حصہ

پرماتما کرے کہ معزز - کامل سیاد - واد - تینوں لوگوں کے دیوجنیندر بھگوان کا مسلہ جین بانی قایم رہے -

نیک صفتوں سے موصوف سری مت تری بہون مال چلاڈنک رائے ہوسل سیٹی نے شہر ایاڈل کی چونگی گھر کے دتی سیٹی کے بیٹے مالی سیٹی کا نام چلاڈنک رادہوسل سیٹی رکھا - اور یہ معلوم کرکے کہ میرا انت سما آگیا ہے ساکہا سمت ۱۰۵۹ سال سومیا ماگھہ سُدی میں شنکرام کے وقت اپنے رشتہ داروں سے رخصت ہوا اور دلجمی کے ساتھہ تپشیا کرکے سرگ لوک کو چلا گیا -

[illegible]

دوسرا حصہ

اس کی بیوی کا حال یوں لکھا ہے کہ جادی کبی اسلی بیوی ٹرا اور ما اور سگوی کی بیٹی تھی - اس کا تسنک جنیشر دیو کے گندھودک سے پوتر کیا گیا - اور بھوجن سپاہ - دوا اور علم کا دان کرنیکی بہت مشتاق تھی - چاڈی کبی نے اپنے خاوند چلاڈنکا رادہوسل سیٹی اور اپنے بیٹے بوچنا کی یادگار میں یہہ سمادہ بنائی -

کتبہ نمبر ۶۹ ایک شکستہ پتھر پر کندہ ہے جو کنچن دون کے دروازوں کے پاس پڑا ہے

کتبہ نمبر (۶۹)

۱۱۸۵ء

کتبہ کا ایک ٹکڑا ہے اور اس میں بالاچندر دیو کی استوتی ہے -

کتبہ نمبر (۷۰) ایک شکستہ پتھر کے ٹکڑے پر کندہ ہے جو برہم دیو مندر کے پاس پڑا ہے

کتبہ نمبر ۷۰

۱۱۸۵ء

یہہ بھی ایک ٹکڑا ہے اور اس میں مندرجہ ذیل مضمون لکھا ہوا ہے - کہ گن چندر سدہانت دیو کا بڑا چیلہ نیاکیرتی سدہانت چکرورتی تھا - اور اس کے چیلے دیونندی تری وید دیو - بہانوکیرتی

سدہانت دیو اور ادہیاتمی بالاچندر دیو تھے۔

کتبہ نمبر ۷۱ ناگری حروف میں ایک چٹان پر بہدر باہو کی گپھا کے اندر مشرق میں کندہ ہے۔

کتبہ نمبر ۷۱ سنہ ۱۰۹۰ع

سری بہدر باہو سوامی کے چرنوں میں جن چندر سیس نوتا ہے۔

کتبہ نمبر ۷۲ بہدر باہو کے گپھا کے باہر مشرق میں کندہ ہے۔

کتبہ نمبر ۷۲ سنہ ۱۸۰۹ع

سالباہن سمت ۱۷۳۱ سال شکلا بہادوں بدی چھٹ بدھ وار کو آدتیہ کیرتی دیو ایک مہینہ تک برت کر کے اس گپھا میں سے سرگ کو چلا گیا۔ آدتیہ کیرتی دیو۔ شانت کیرتی دیو کا چیلہ تھا اور شانت کیرتی دیو اجیت کیرتی دیو کا چیلہ تھا۔ اور اجیت کیرتی دیو۔ کونڈ کنڈا نوبہ اور دیسی گن کے چارو کیرتی پنڈت دیو کا چیلہ تھا۔

کتبہ نمبر ۷۳ ایک چٹان پر کندہ ہے جو بہدر باہو سوامی گپھا کو جاتے ہوئے راستہ میں آتا ہے

کتبہ نمبر ۷۳ سنہ ۱۲۱۷ع

سال الشور ملیال کے کدیہ شنکر یہاں آئے اور وہ بہت محظوظ ہوئے اور وہاں کی کھیت کے مغرب کی طرف املی کے درخت ہیں . . . ۳ دئی . . دیا۔

کتبہ نمبر ۷۴ ایک چٹان پر کندہ ہے جو جنوبی احاطہ کی دیوار کے باہر تالاب کے شمال میں واقع ہے

کتبہ نمبر ۷۴ سنہ ۱۲۴۶ع

سال پرابھو سنگر بدی اشٹمی جمعہ کو مری پال کا پدمادی نایک بڑی پہاڑی سے چھوٹی پہاڑی پر آیا اور . . . . .

ختم شد حصہ سوم

چوتھا حصّہ

॥ ओं ॥

ते लोकं श्रीपत्कशम्बुलुठन्नुक्कावदान्तोकते जन्तुनां विजयाति
यापतिलाभयुः सत्कमाभावते। स श्रीमान् गवाम्चिम्चित्रविधिमिदं
वामुरेरन्विनो श्रीतत्रासविलासहासरथसः पाया जिनानां पतिः

وندھیا گری کے کتبے

کتبہ نمبر ۷۵ بائیں طرف گومٹ سوامی کے پرتما کے سر کے پاس واقع ہے۔

کتبہ نمبر ۷۵

۹۸۳ء

ناگری حروف میں
سری چاونڈا راجہ نے اس کو بنایا۔
۱۱۱۶ء
سری گنگ راجہ نے اسکے گرد حجرہ بنایا

کتبہ نمبر ۷۶ دائیں طرف گومٹ سوامی کے پرتما کے سر کے پاس واقع ہے۔

کتبہ نمبر ۷۶

۹۸۳ء

پرواوا ہیل کنادا حرف میں — سری چمنڈا راجہ نے اوس کو بنایا
گرنتھہ اور تامل حروف میں — سری چمنڈا راجہ نے اوس کو بنایا

سنہ ۱۱۱۶ء

ہیں کناڑا حروف میں ؛ ؛ ؛ سری گنگ راجہ نے اسکے گرد حجرہ بنائے۔
کتبہ نمبر (۷۷) کنول جیسے سنگھاسن کے کنارہ پر کندہ ہے۔

کتبہ نمبر (۷۷)

سنہ ۹۸۳ء

جے ونت رہو - دیوتا - دیتہ - کنتر - اور پنگوں کی تعظیم کے لئے جھکے ہوئے سروں کے تاجوں
کے جواہرات کی کرنوں سے روشن اور تاریکی سے آزاد - جین دہرم سماسن ادسو تخت تا قایم رہے
جب تک کہ زمین اور سمندر - سورج اور چاند قایم ہیں۔
کتبہ نمبر ۷۸ دائیں طرف چٹان پر کندہ ہے۔

کتبہ نمبر (۷۸)

سنہ ۱۱۹۶ء

سری نیاکیرتی سدھانت چکرورتی کے چیلے سری بساوی سیٹی نے حجرہ ۲۴ اور ۲۴ تزنہنکروں کے
گرد دیوار بنائی اور سری بساوی سیٹی کے بیٹے نمبا دیو سیٹی - بوکی سیٹی - جنی سیٹی اور باہو بلی سیٹی نے
ان تزنہنکروں کے واسطے حجرہ کے دار کھڑیاں بنائیں۔
کتبہ نمبر ۷۹ اس نالی کے منہ پر کندہ ہے جسمیں سے پرتما کے نہون کا گندھودک باہر نکلتا ہے۔

کتبہ نمبر (۷۹)

پاک خوبصورت جھیل۔
کتبہ نمبر (۸۰) دائیں طرف چٹان پر کندہ ہے۔

کتبہ نمبر (۸۰)

سنہ ۱۱۶۰ء

بڑے منتری بڑے بھنڈاری - ہلا مایا نے مہا منڈلیشور زبردست پوسل نرسنگہ دیو کو سونیر کا گانوں دیا تاکہ اوس سے گومٹ دیو سری پارس دیو اور ۲۴ تیرتھنکروں کی آٹھ قسم کی پوجا اور رشیوں کو بھوجن دینے کے واسطے سامان مہیا کریں۔

کتبہ نمبر ۸۱ سینتالیہ تیرتھکر میں کندہ ہے۔

کتبہ نمبر (۸۱)

سنہ ۱۱۷۱ء

پرمشہور کرے کہ معزز - کال سیاد واد - تینوں لوک کے مالک کا مسئلہ جین شاسن جاری رہے - تمام دنیا کی جائے پناہ - ملک اور دولت کا پیارا - مہاراجہ بڑا حاکم - شہر دوآراوتی کا سردار یادو کل کے آسمان کا سورج - عقلمندوں کا جواہر - مگرا کی سلطنت کو جڑ سے اوکھاڑ ڈالنے والا پھولاؤں کے راج کا بانی - زبردست پوسل سری بیر نرسنگہ دیو حکومت کرتا تھا۔

اوسکے کنول جیسے چرنوں میں رہنے والا - نیا کیرتی سدھانت دیو کے چیلے بالا چندر دیو کا چیلہ تھا - پدم سیٹھی بڑا نیک تھا - اس کا مستک گندھود ک سے پوتر کیا گیا تھا - دہرم کے کام کرنے اور چاروں قسم کے دان کرنے کا بہت مشتاق تھا - اس کے بیٹے گومٹ سیٹھی نے سال کھارا پوہ سدی یکم جمعرات کو سورج کے شمال کیطرف جانیکے وقت گوتم دیو اور ۲۴ تیرتھنکروں کی آٹھوں قسم کی پوجا کے واسطے بارہ گڈیاں دان کے دیدی۔

کبتہ نمبر (۸۲) برہم دیو منڈپ میں کندہ ہے۔

کتبہ نمبر (۸۲)

سنہ ۱۳۶۲ء

۳ و ۴ × ۱ و ۳

خلاصہ - سری بکا رائے کے ایک منتری تھا جس کا نام چیچا ڈنڈنیشور تھا - اس کے تین بیٹے ہیں - اردگیا - بکانا - اور مانگیا جن میں سے مانگیا بہت مشہور ہوا - اس کی بیوی جانکی تھی نئے دو بیٹے تھے - چیچا پا اور اردگیا - اردگپا نے بہت ملک فتح کیا - اور بڑا نام پایا۔

سری پنڈتاریہ جتی کی سب عزت کرتے تھے - شرت منی جتی فاضل اجل مشہور ہوا - اس کے حضور میں اس ارد گیا دھنڈ ناتھ نے بیلگولہ تیرتھ کے سری گومتیشور کے خوش کرنے کے واسطے بیلگولہ کا گانوں منی جنوں کو دان کر دیا - سال سوبھا کرت کاتک سدی اکادشی وشنوتیتی کو منتریوں کے بیٹے نے خوشی خوشی - عمدہ تیرتھ - خوبصورت کنج اور نیا تالاب جو خود اسنے بنایا تھا دان کرکے دیدیا -

کتبہ نمبر ۸۳ و ۸۴ برہم دیو منڈپ کے مغرب میں کندہ ہے -

کتبہ نمبر (۸۴)

۱۷۲۳ء ۲ و ۸ × ۱ و ۲

معنز - کامن سیاد داد - تینوں لوک کے مالک کا مسئلہ جین ساسن جاری رہے -

سما کہا سمت ۱۶۴۵ سال سوبھا کرت کارتک بدی ترودشی جمعرات کو بڑا مہاراجہ دیودا کرشن راجہ و دیو رسلطنت کرناٹک کے تخت پر بیٹھا - بڑا خوش نصیب اور دولتمند تھا - فلسفہ کے چنیدہ مدرسوں کے قایم رکھنے میں ہوشیار تھا - فاضلوں سے گھرا رہتا تھا - شریروں کے غرور کو دور کرتا تھا ملک میسور کا حاکم تھا - اوس کی تعریف میں کئی اشلوک درج ہیں - دیوا کرشن راجہ و دیو ر دیوگت کے پاک چہرہ کو دیکھکر جو بیلگولہ کے پہاڑ پر چاند اور سورج سے زیادہ چمکتا تھا - بہت خوش ہوا اور تھا کہ بیلگولہ کے جنیشر سمان دیو کے واسطے مندرجہ ذیل گانوں اور زمین دیدیں - ارنہاہلی ہوسا ہلی - جنانا تہہ پور - بستی گرام - رچنا ہلی - اوننا ہلی - جنانا ہلی - سعد اون کے دیہات کے اور شہر بیلگولہ کے - یہ گانوں ہمیشہ کے لئے ساتوں لوک کے مالک گومت سوامی کی پوجا کیواسطے اور ودیا پھیلانے کے واسطے دان کئے گئے ہیں اور ان پر محصول معاف کیا گیا ہے - چاند اور سورج اس امر کے گواہ ہیں - علاوہ ازیں بڑے راجہ کرشن راجہ نے چکا دیو راجہ تالاب پر چھترس کے کھانا کھلانے کے واسطے کبالی کا گانوں دیدیا -

میرے خاندان کے راجہ ہمیشہ اس دہرم کے کام کو قایم رکھیں - اور اس کے ہمیشہ ساعی و مددگار رہیں

راجہ کرشن راجہ کا یہ حکم پتھر پر کندہ کیا گیا - جے وِنتے رہیو

کتبہ نمبر (۸۴)

سنہ ۱۶۳۴ء ۳'۶" × ۱'۶"

مشہور مہاراجہ چام راجہ وڈیور والے میسور فلسفہ کے چھہ مدرسوں کا بانی تہا - اور بیلگولہ کے مندر کی زمینیں رہن ہو رہی تھیں - اس چام راجہ نے ساکہا سمت ۱۵۵۶ سال بہاؤ اساڑہ سدی ترودشی ۱۳ کو برہم یوگ میں رہنان زمین سمی ہوسا دلالو کمیاپا کے بیٹے چینا اور بیلگولہ پائی سیٹی کے بیٹے چلکنا اور جگ پائی سیٹی وغیرہ وغیرہ کو بلا کر کہا کہ میں تمہارے رہن کا روپیہ ادا کردوں گا -

پھر چلکنا - چینا اور جگ پائی سیٹی - پانچ بان کوئی - اور ہمنا کوی وغیرہ نے اس غرض سے کہ ہمارے ماں باپ کی سری گومٹ سوامی اور گرو چارو کیرتی پنڈت دیو کے سامنے عزت ہو سنکلپ کرکے تمام رہن نامہ راہناں کو واپس دیدیئے اور یہ پتھر کا کتبہ کندہ کرایا -

کتبہ نمبر ۸۵ دوار پالیک دروازہ کے بائیں طرف ہے -

کتبہ نمبر (۸۵)

سنہ ۱۱۸۰ء ۵'۸" × ۲'۶"

پاک گومٹ جنیشر سمان دیو کی میں تعریف کرتا ہوں - جس کی آدمی - ناگ - دیوتا دینیہ پوجا کرتے ہیں - جسنے اپنی تپشیا سے سمر کو غارت کر دیا - اور جوگی جسکی تعریف کرتے ہیں -

پورو کے لایق بیٹے باہوبلی نے یہہ خیال کرکے کہ یہ میرا جسم یکایک سوکھ نہ جاوے رفتہ رفتہ بولنا بند کر دیا - لیکن اس کی سلطنت بے رونق ہو گئی اور وہ بہت شرمندہ ہوا - اس نے سلطنت بڑے بھائی کو دیدی اور چلدیا اور تپشیا کرکے (دشمن) کرم کو جیتا - کیا کوئی شخص عزت و توقیر میں اس کا ثانی تھا - ؟

پورو دیو کے بیٹے بھرت نے خوش ہو کر باہوبلی کیولی کی مورتی ۵۲۵ کمان اونچی پودناپور کے پاس بنوائی - اوس وقت تمام راجہ جو اوس نے فتح کئے تہے اسکے گرد کھڑے ہوئے تہے -

تھوڑے دنوں کے بعد بیشمار کو کلت سرپ اس پرتما کے اردگرد کی زمین میں نکل آئے - اور اس مورتی کا نام کوکتیشور ہوگیا - بعد ازاں وہ عام لوگوں کو دکھائی نہ دی اور صرف وہ لوگ اس کو دیکھ سکتے تھے جو منتر تنتر میں ہوشیار تھے -

دیوتاؤں کے باجوں کی آواز سنی گئی - دیوتا اس کی پوجا کے لئے اکٹھے ہوتے ہوئے نظر آئے جو لوگ توجہ دیوے اس کے شان و شوکت والے چرنوں کے ناخنوں کے آئینہ میں دیکھتے ہیں وہ اپنے پچھلے جنم کو دیکھ لیتے ہیں - تمام دنیا میں اس دیوتا کی شان و شوکت کا حال اسیطرح سنا گیا ہے -

لوگوں کی زبانی اس پرتما کی شان و شوکت کا حال سنکر اس کے دل میں وہاں جانے اور اس کے درشن کی خواہش پیدا ہوئی - لیکن جب اس کو یہ معلوم ہوا کہ وہ جگہہ بہت دور ہے اور راستہ دشوارگذار ہے - تو اس نے کہا کہ میں خود اس دیوتا کی مورتی بناؤں گا - اور اس نے گوتم دیوی کی یہ مورتی بنوائی -

راجہ رچل نہایت عقلمند - مذہب کا پابند - نیک چلن اور بہادر اور گنگ کل کا چاند تھا وہ دنیا میں مشہور ہوا - اس راجہ سے دوسری درجہ پر مشہور اس کا منتری چمنڈ راے تھا جو سنو کا ثانی تھا - اوسی نے گومت دیوی کی یہ مورتی کوشش کرکے بنوائی -

ممکن ہے کہ کوئی مورتی بڑی ہو لیکن خوبصورت نہو اور ممکن ہے کہ ایک مورتی بڑی بھی ہو خوبصورت بھی ہو مگر اس کی عزت نہو - مگر یہ مورتی بڑی تھی اور خوبصورت بھی تھی اور لوگ اس کی عزت کرتے تھے - گوتمیشور کی مورتی دنیا بھر میں پوجنے کے لائق ہے -

اگر خود مایا اوس کی شبیہ کھینچنے کا عزم کرے ناگ لوک کا سردار اندر اس کو دیکھے اور ناگوں کا سردار آدی شیش اس کی تعریف کرے تو ناممکن ہے پھر کون جنوبی گوتیش کی جو نہایت خوبصورت ہے شبیہ کھینچ سکتا ہے یا اس کی طرف دیکھ سکتا ہے یا اس کی تعریف کرسکتا ہے -

پرندوں کے غول اس کے پہلوؤں سے نکلکر اوس پر مبہوت ہوگئے اور اڑنے کے ناقابل بنگئے اور کاشمیر کے سنہری مائل سرخ رنگ سے چمکتے تھے - تینوں لوک کے آدمیوں نے اس تعجب کو دیکھا - گوتمیشور بھگوان کی پاک صورت کی کون تعریف کرسکتا ہے - اس کی جڑ ناگ لوک -

اوس کی بنیاد زمین - اطراف اس کی دیواریں - آسمان اوس کی چھت - اس کے کنگوروں پر دیوتاؤں کی گاڑیاں چلتی ہیں - پاک گومتیشور کا مسکن ان تینوں لوک کے مانند ہے - جو جنید بھگوان سے منسوب کیے گئے ہیں -

باہوبلی - نہایت خوبصورت - منمتھہ سے بڑا - راجاؤں کا فتح کرنیوالا - بڑا فیاض - بڑا مہربان اور تپشوری تھا - اوس نے تمام دنیا کو فتح کیا اور پھر اوس کو دیدیا - اس کے دونوں چرن زمین پر لگے ہوئے تھے - بڑا عقلمند تھا - اور کرم سے رہت تھا -

وہ دن ہو کہ باہوبلی ہمارے دل میں ایسی محبت پیدا کرے جو کبھی تبدیل نہ ہو بڑی شان و شوکت والا ہے - اور خوش قسمت ہے - منمتھہ کی طاقت اور مہاراجاؤں کے غرور کا دور کرنیوالا ہے -

پاک گومت بھگوان خواہش سے آزاد ہے - بڑا تپشوری - بڑا خوبصورت ہے اور اس کو ابدی خوشی حاصل ہے -

اس کی بے عیب شان و شوکت اور صفائی خلوب دنیا کے چاروں اطراف میں پھیلی ہوئی ہے - اور دیوتا گومتیشور کے سر پر نمیرو کے پھول برساتے ہیں - تمام دنیا نے اس بات کو دیکھا ہے - ایسی دیوتا کی ایسی عزت ہونا کیا کوئی تعجب ہے

میں نے دیکھا - میں نہ دیکھہ سکا - کیا تو نے دیکھا - اس طرح باتیں کرتے ہوئے مرد عورت اور بچے اور گوالیوں نے اس کو دیکھا اور محبت کے مارے ہر روز وہ آتے اور گومت بھگوان کے سر پر دیوتاؤں کو پھولوں کی برکھا (بارش) کرتے ہوئے دیکھتے - اور نہایت خوش ہوتے -

گویا کہ چمکنے والے ستارے اعتقاد سے گومت دیو کے چرنوں کی پوجا کرتے ہیں - اسیطرح پھولوں کی ندیاں زمین پر بھی اور پیلاگولہ کے گومت ناتھہ کے چرنوں میں آکر ٹھہر گئی اور سب لوگ اس سے بہت خوش ہوئے -

جبکہ مہاراجہ بھرت سے کشتی یدھ کر کے ان کو زیر کیا تھا - اور پاپ کی زبردست بندھن کو توڑ کر وہ کیولی ہوگئے - اور دیوتاؤں نے انپر پھول برسائے تھے اسیطرح اب باہوبلی پر خوبصورت پھولوں کی بارش ہوئی -

ملک کے بیشمار مردہ سرداروں کے ساتھہ یہہ محبت کیوں ہے - بیوقوف کہتے ہیں کہ یہہ ہمارے دیوتا ہیں

اے گرہستی لوگو۔ یہ خیال کرو کہ گومت دیو خود ایشور ہے اور اس جنم اور بڑھاپے کے رنج سے چھوٹ جاؤ۔

گومت دیو کہتے ہیں کہ قتل - جھوٹ - چوری - زنا کاری - اور لالچ آدمی کو اس لوک میں اور پر لوک میں تباہ کر دیتی ہیں۔

اے گومت دیو - تم نے ہمارے واسطے موسم بہار - چاند - اور منتھہ کی طاقت کو زایل کیا - اور تپشیا کرنے میں مشغول ہوئے - اس سے زیادہ درجہ اور رتبہ اور کیا آپ مہاراج حاصل کرینگے ؟

اے گومت دیو ہم تیرا کلام نہ سننے سے مدہوش ہو گئے ہیں - آپ ہم پر کرپا کریں - تم نے ہم کو کیوں بھلا دیا۔ یہہ لفظ کہتے ہوئے زمین اور عورتیں روتی ہوئی آئیں اور اوس سے بغل گیر ہوئیں۔ اور دیمک اس کے جسم سے چمٹ گئی اور بیل اس پر چڑھ گئیں - اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس نے اپنے بدن کو خوب سدھا لیا تھا - آدی شیش - اندر اور بڑے بڑے منی جن گومت دیو کی پوجا کرتے ہیں - بھرت مہاراج نے کہا کہ اے میرے چھوٹے بھائی - تمام میرے بھائیوں نے دکشا لی ہے - اگر تم بھی تپشیا کروگے میرا کیا حال ہوگا مجھے اس دولت کی پروا نہیں ہے - تم مت جاؤ - گومت سوامی تم نے اسطرح سمجھانے والے اپنے بڑے بھائی کے کہنے کی پروا نہ کرکے دکشا لی - آگو سے دکھ تپشیا میں تمہارا ثانی کوئی نہیں ہے - یہہ مت کہو کہ تیرے چرن میری سرزمین میں ہیں بلکہ یہ تیری اور میری دونوں کی ہے - وہ تقسیم نہیں ہو سکتی - ایشور کا یہہ حکم ہے کہ بڑا دھرم دویا دان ہے اے گومت دیو - اپنے بھائی کے اس کلام سے تونے شان و شوکت کی خواہش چھوڑ دی۔

اے چھوٹے بھائی - وہ سنیاسی اور جوگی جو تپشیا کرتے ہیں اور گرہستی عورتوں کے ساتھہ میل جول رکھتے ہیں - وہ اپنے اور نیز دوسروں کے دشمن ہیں - مگر اے گومت دیو تیری تپشیا خود تیرے واسطے اور اوروں کے واسطے لازوال خوشی کا باعث ہے - کیونکہ اس سے اور لوگوں کو عبرت ہوتی ہے۔

اے گومت دیو - تونے اپنا دل پرماتما کی بھگتی میں لگا کر محبت اور اندریوں کی خواہشیں دور کردیں - کیول بچی گیان کی خوشی بڑھتی جاتی ہے اور پاپ کو جیت کر آخرت کی خوشی حاصل کی ہے۔

اے گومت دیو۔ وہ بڑے خوش قسمت ہیں۔ جو خوشبودار پھولوں سے تیرے کنول جیسے چرنوں کی پوجا کرتے ہیں۔ تیری پرکرما کرتے ہیں اور تیری تعریف کرتے ہیں اور ان سے بھی زیادہ خوش نصیب وہ ہیں جو تجھکو اندر کے مانند جانکر تیری پوجا کرتے ہیں۔

اے باہوبلی۔ اگرچہ بھرتھ نے خواہشوں کو جیت لیا تھا۔ مگر وہ دنیاوی سلطنت سے متعلق رہا جبکہ بھرت نے چکر ہتھیار (جو سورج کے مشابہ تھا) اس کے دہنے بازو پر چلایا۔ وہ سب کچھ بھول گیا اور ملکی حاصل کرنے کی خواہش سے اس نے دلکشالی۔ عقلمند آدمی سب کچھ چھوڑ بیٹھتے ہیں۔ جب انکو گیان ہوتا ہے کہ یہہ ہمارے ساتھہ نہیں چلیں گے یہ خیال کرنے کہ میسرہ تمام پاپ جاتے رہیں گے جو ہیں تے خیال کرنے سے اور زبان اور جسم سے کئے ہیں۔ سوجنوتم سم نے گومت دیو کی تعریف کی سوجن کے معنی ہیں اچھے آدمی اور اوتمس کے معنی ہیں عقلمندی۔ پس بوپنا سوجنوتم سم کے نام سے مشہور ہے۔

جینندر بھگوان کی استوتی کا یہہ کتبہ۔ یہہ جن ساسن مشہور سوجنوتم سم نے بنایا جنے اپنی عقل سے اپنے پاپ کو جیت لیا۔ اور اچھے شاعر جس کی تعریف کرتے ہیں۔ مشہور سدھانتی مہاراجہ ابھاکیرتی کا چیلا بالاچند منیدر تھا۔ جو آتما اور پرماتما کے گیان سے خوب واقف تھا۔

بوپنا پنڈت نے گومت جینندر کے اوصاف کی تعریف کا ساسن بنانیکی تجویز کو منظور کیا اور اوس کو بنایا۔ اور کوڈاما یادیو کے حکم سے باگاڈگی رودر نے محنت سے اس کو کندہ کرایا۔

"کتبہ نمبر ۸۶ دوارپالک دروازہ کے مغربی رخ پر واقع ہے"

کتبہ نمبر ۸۶

سنہ ۱۱۹۶ع ۵۹–۱۰۱×۱۰

خلاصہ۔ بیلگولہ تیرتھ کے جرہ میں مٹھ کے دوابی بہاری لسادی سیٹی نے بہت تحفہ دیوں کا مندر بنوایا۔ اور اوس کی آٹھوں قسم کی پوجا کے واسطے مٹھ کے باشندوں نے ہرسال منا ذیل رقم دینے کا اقرار کیا۔

کتبہ نمبر ۸۷ و ۸۸ و ۸۹ دوارپالک دروازہ کے مشرقی رخ پر واقع ہے۔

کتبہ نمبر ۸۷

سنہ ۱۱۹۶ع ۲ و ۱۰ و ۱۰

خلاصہ سری بسادی پیٹی کے تر تھنکروں کی آٹھ قسم کی پوجا کے واسطے ٭ٖ کے باشندوں نے مندرجہ ذیل رقم ہر سال دینے کا اقرار کیا۔

کتبہ نمبر ۸۸

سنہ ۱۲۵۶ع ۱ و ۴ × ۱۰

سال نلا میں سورج کے شمال کی طرف جانیکے وقت بڑے اور فیاض وجیانا کے داماد ٭ٖ نے گنگا سمدر میں زمین خرید کر کے سری گومت دیوی کی پوجا کے واسطے پھولوں کے ۲۰ تاج سمیت بھانڈ چاریہ چندر پر بھو دیو کو دیدی۔

کتبہ نمبر ۸۹

سنہ ۱۲۵۸ع ۱ و ۶ × ۱۰

سال کال یکتی کا تک سدی پڑوا کو یگالی کبی بیٹی کے بیٹے سومیا نے گومت دیوی پوجا کے واسطے گنگا سمدر میں چند قطعہ زمین بڑے نیاکیرتی کے چیلے بھامنڈلاچاریہ چندر پر بھو دیو کو دیں۔

کتبہ نمبر ۹۰ لغایت ۹۷ دوار پال دروازہ کے دائیں طرف واقع ہے۔

کتبہ نمبر ۹۰

سنہ ۱۱۸۱ع ۵ و ۳ × ۳

پرماتما کرے کہ سنز کال - سیاد واد - جین ساشن - تینوں لوک کے ٭ٖ کا سلسلہ جاری رہے۔

جین مسلک کی اقبالمندی - مقابلہ کرنے میں زبردست - مخالف بولنے والوں کے سر کا توڑنے والا

دولت کا بخشش کرنے والا۔

تینوں لوک کے ناتھ کی ہم اطاعت کرتے ہیں۔ جو اپنے کلام کی کرن سے انسان کو جنم کرم سے چھڑاتا ہے اور جہالت کی تاریکی کو دور کرکے سچ پھیلاتا ہے ایسے جنیشر دیو کی ہم اطاعت کرتے ہیں۔

مہامنڈلیشور۔ پانچ بڑی نوبت کا مستحق۔ دواراوتی کے اچھے شہر کا حاکم۔ یادو کل کے آسمان کا سورج۔ نیکی کا چوڑامنی۔ ملپاؤں کا حریف۔ خوش قسمت۔ نیک نہاد مہامنڈلیشور تری بھون مال تلاکنڈو کا فتح کرنے والا۔ زبردست بیر گنگ وشنو وردھن ہوسل دیو کی ظفرمند سلطنت کو ترقی دے رہا تھا۔ تاکہ وہ اتنی مدت تک قایم رہے۔ جبتک کہ سورج۔ چاند۔ اور ستارے قایم ہیں اس کے کنول جیسے چرنوں میں رہنے والا۔

ایچم لوگوں کا محافظ تھا۔ فیاض تھا۔ غیر لوگوں کی استریوں سے دور رہتا تھا۔ سرسوتی کے سینہ کا ہار تھا۔ اور لڑائی میں بہادر تھا۔ اس کا باپ مارا تھا۔ اور اس کی ماں پاچی کبی جو دھرم کے کام کرنے کی بڑی مشتاق تھی۔ اور جن کی عقلمند تعریف کرتے تھے اور جو بڑی نیک چلن تھی۔ ایچم بہت خوش قسمت تھا۔

ایچم بدوں کا دشمن تھا۔ فاضلوں کا دوست تھا۔ برہمن کے کل کو پوتر کرنے والا تھا۔ دنیا میں اس کی بہت عزت تھی۔ اپنے دشمنوں کو جڑ سے اکھاڑا نیک چلن تھا۔ اور اس کا گوت کونڈنیا تھا۔

اس کا چال چلن منو کے چال چلن کے مانند تھا۔ ایچی گا کے گھر میں منی جن اور فاضلوں کا انبوہ لگا رہتا تھا۔ اور جنیشر دیو کی پوجا اور جن بانی کا اپدیش ہوتا رہتا تھا۔

بوچی کبی ایسی گیان والی عورت تھی کہ اس کی نسبت یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ تمام نیک اوصاف کا مسکن تھی۔ اور تمام دنیا کی نسبت یہی خیال ہے۔ ایسے معزز ایچی راجہ اور بوچی کبی کا بیٹا بڑا عقلمند تھا۔ اور تمام تیرتھنکروں اور منیوں کی کتھائیں بڑی خوشی سے سنا کرتا تھا۔

اس کی تلوار مخالف راجاؤں کے غرور کو دور کرنے کی مشتاق تھی۔ اور وہ خود لڑائی کرنے کا بہت مشتاق تھا۔ بھوجن۔ پناہ۔ دوا اور علم کا دان دیا کرتا تھا۔ اور تمام دنیا کے رنج کو دور کرتا تھا۔

راجہ وشنو کے کام کرنے میں وہ ایسا تھا۔ جیسے کہ آندر کے واسطے اگر یگا۔ بجر بلرام کے واسطے ہل۔ وشنو کے واسطے چکر کمار سوامی کے واسطے ساکتی۔ ارجن کے واسطے گانڈیو دہنش جسم جیسوں سے گنگا راجہ کی کیونکہ تعریف ہوسکتی ہے جو دریائے گنگا کی شاندار لہروں کے مانند شاندار تھا۔

جبکہ چولا کا باجگذار راجہ آدی یم تلاکڈو کے خیمہ میں فوج لئے پڑا تھا۔ (جو گھاٹ سے اوپر گنگاودی ناڈ کے سرحد پر واقع ہے۔) اور اس نے چولاؤں کے ملک کو واپس دینے سے انکار کیا اور کہا کہ لڑاو اور لیلو۔ تو معزز بڑے منتری ٹنڈ نایک گنگ راجہ نے جو بدمعاشوں کو پیسنے کے لئے چلی تھا۔ فتح کا خواہشمند ہوکر دونوں فوجوں کو ایک دوسرے کے مقابل کیا۔

اے گنگ راجہ ملک کے حصہ میں تمہاری بہادری کی تعریف غیروں سے کیوں منسوب کیجاوے جبکہ فتح کی مشتاق ہوکر تمہاری تیز تلوار کی نوک اس کی کمر کی پیٹی کو اوٹھا رہی تھی۔ وہ بھاگ گیا اور کانچی کی طرف دوڑا گویا اس کو یہ امید تھی کہ میں کانچی پہنچ جاؤں گا۔

اے گنگ راجہ۔ اس کا جسم لڑائی میں تمہاری تلوار کو روکنے میں ناقابل ہوکر پھیں گیا اور عورتوں کے سینہ جنکو اس پر بھروسہ تھا خوف سے کانپ اوٹھے وہ ایک دن اور ایک رات جنگل میں چھپا رہا۔ تگولا دامن خوف زدہ ہرن سے زیادہ خوف زدہ تھا۔

لڑائی کرکے بہت سے بہادروں کو بھگا دیا۔ اور ایسی بہادری ظاہر کی کہ سب نے یا آواز بلند یہہ کہا کہ تلاکڈو میں اب بھی باجگذار دامودر ہے۔ جو گنگ راجہ کے تلوار کے وار سے ڈرتا ہے لڑائی کرنے سے انکار کرتا ہے۔ اور شوجوگی کے بہین بھرے ہوئے ایک ٹوکرے میں ایسی خوراک لے جاتا ہے کہ جس کو کتا بھی نہیں کھاوے گا۔

تن تنہا اس کے پاس جاکر۔ اس کو چھڑا کر اور اس کی بزدلی ظاہر کرکے اوس بھگا دیا علاوہ ازیں نرسنگہ ورما اور تمام دیگر باجگذاران چولا کو جو گھاٹ سے اوپر تھے بھگا کر اور سب کو ایک چھتر کے نیچے کرکے راجہ وشنو بہت خوش ہوا اور اوس سے کہا کہ مانگ کیا مانگتا ہے۔

ذاتی فائدہ کا خیال نکر کے اور معمولی آدمیوں کے مانند یہہ خیال نکر کے کہ راجہ سے جو کچھہ میں مانگونگا دیدیگا۔ بغیر کسی دوسری چیز کے مانگنے کے جنیشور دیو کے پرم بھگت نے گوبند وادی کا

کا گانو مانگا۔ اور تمام جہان سے اس کی تعریف کی گویا کہ منی جنوں نے اس کے کان میں چپکے سے کہا تھا۔ وہ گومت ۱۱ خوش دل ہو کر اس بہادر اور فیاض راجہ گنگ نے گومت دیو کی پوجا کے واسطے گوبند وادی کا گانو دیدیا۔

ع چامراج نگر تعلقہ میں ملیار گانو سے جنوب میں یہ گانو واقع ہے

ارت سمیہ میں سب سے پہلے موتی سنگہ کو نلا اکنڈا تو یہ ہوا جبکی شہرت اور نسل بڑھتی گئی پھر کوکت سین بن ناری ہوا جو دیسی گن اور پستکا گچھ سے متعلق تھا اور جو اپنی تعلیم کیوا سطے مشہور تھا۔ اس کا چیلہ سبھا چندر سدھانت دیو جو بہت عرصہ تک مشہور رہا اور اس کا ساتھی گنگ چمبرپتی تھا۔

گنگا وادی کی بیشمار بستیوں کی مرمت کی۔ گنگا وادی کے گومت دیو کے چاروں طرف مجرے بنائے۔ گنگا وادی کے ٹگولاؤں کو بھگا دیا اس نے بیر گنگ کو سیدھا کھڑا کیا یہ گنگ راجہ گنگ کل کے پہلے راجاؤں سے ہزار گنا زیادہ خوش قسمت تھا۔

دہرم سے دنیا سنبھلی کھڑی ہے۔ دہرم سے دشمن مغلوب ہوتے ہیں۔ دہرم سے تمام اچھی باتیں حاصل ہوتی ہیں۔

جبتک دہرم کی لہر کے اٹھانے میں چاند۔ شاعری اور علم کا پوشیدہ خزانہ۔ ہاتھی (جملہ ار منتھہ) کے سر کے لئے شیر ببر۔ گن چندر کا بیٹا۔ نیکی کی جنم بھومی نیا کیرتی دیو منی زندہ رہے۔ جبکہ فتح پا کر آ رہا تھا راجہ نرسنگہ نے اس کو دیکھا اور خوش ہو کر گومت اور پارس ناتھ اور ۲۴ ترتھنکروں کے واسطے سونیر بکا اور لگیری کے گانوں ہمیشہ کے لئے دے دئے۔

نرسنگہ نے نیا کیرتی منی کے چرنوں میں ندی بہادی جیسے ہمادری نے کیلاس کی چوٹی سے دریائے گنگا بہائی تھی۔

جیسے کہ وشنو اور اوس خوبصورت بیوی سری کے منتھہ پیدا ہوا تھا۔ جو عورتوں کی ساتھ خوشی اڑایا کرتا تھا۔ ایسے ہی راجہ نرسنگہ اور اس کی بیوی ایچلا دیوی کے ہاں بلال بھوپالک ہوا۔ بڑا زبردست بازو تھا۔ اور لوگوں کو گیان دیتا تھا اور زبردست دشمنوں کو مارتا تھا۔

بلال بھوپالک نے اچانگی کے قلعہ کا محاصرہ کیا۔ جس کو مدت تک ناقابل تسخیر خیال کیا تھا

اس نے راجہ کام دیو کو پکڑ لیا - اور راجہ سند ودے - اسکے خزانہ اور اس کے محل سرائے اور گھوڑوں پر قابض ہو گیا -

نیاکیرتی سدہانت دیو چکرورتی کے معتقد - بڑے منتری اور بڑے بھنڈاری ہلایا نی زبردست مہاراجہ نیر بلال دیو سے سوغیرہ - بکا اور لگیری کے گانو مانگے اور گومت دیو - پارس دیو اور ۲۴ تیرتھنکروں کی آٹھ قسم کی پوجا کے واسطے اور رشیوں کو بھوجن کھلانے کے واسطے نذر کر دیئے بودم اگم - (جین مت) کے سمندر کے چاند - سدہانت مہاراجہ نیاکیرتی کا چیلہ ادھیاتمی بالاچندر میندر اپنی صفائی قلب کے واسطے مشہور ہوا -

نیاکیرتی دیو سدہانتی کی یادگار میں اس نے ایک ساسن بنایا جو کلیتو کی نسل کے غارت کرنے میں وہ یم کال کے مانند ہے - اور بہت سی سماوہ تالاب اور جھیل بنائیں -

کتبہ نمبر ۹۱

سنہ ۱۱۸۱ء

پاک بیلگولہ تیرتھ کے جوہریوں نے گومت دیو - پارس دیو پر پھول چڑھانے کے لئے ہر سال عمدہ مونگے کے واسطے ایک آنا فی تولہ اور زمرد کے واسطے ایک دس فی تولہ - جبتک کہ سورج - چاند اور ستارے چمکتے ہیں دینا منظور کیا - سدا جے ہو

کتبہ نمبر ۹۲

سنہ ۱۱۸۱ء

خلاصہ سری بیلگولہ تیرتھ کے چند باشندوں نے انگا سمدر میں زمینیں خریدیں اور وہ گومت پر پھولوں کا چڑھاوا چڑھانے کے واسطے دیدیں -

کتبہ نمبر ۹۳

سنہ ۱۲۷۳ء

خلاصہ۔ سال بہادیں میں جنی سیٹی کے بیٹے چندر کیرتی بھٹارک دیو کے چیلا کولایا نے سری گومت دیو اور ۲۴ تیرتھنکروں پر پھول چڑھانے کے واسطے زمین عطا کی ہے۔

کتبہ نمبر ۹۴

سنہ ۱۲۷۴ء

خلاصہ سال بہادیں میں سری پربھو چندر بھٹارک دیو کے چیلے چارکیرتی نے امید وی سیٹی کی یادگار میں سری گومت دیو پر دودھ چڑھانے اور ہنوں کرنے کے واسطے ساتھ بہنیں رکھنے کے واسطے کچھ رقم عطا کی۔

کتبہ نمبر ۹۵

سنہ ۱۲۷۴ء

خلاصہ ہل سورے سوی سیٹی کے بیٹے کیتی سیٹی نے گومت دیو پلی پرماتما کا روزمرہ دودھ سے ہنون کرنے کی غرض سے چندہ دیا۔

کتبہ نمبر ۹۶

سنہ ۱۲۷۳ء

خلاصہ۔ زبردست مہاراجہ ہوسل سری نرسنگھ دیو سی دوار سمدر کی راجدھانی میں گومت

کررہا تھا۔ ساکھا سمت ۱۱۹۱ سال سری مکھ بین ہونا چاگرتی کے مادیا کے بیٹے سبھا دیو نے اور تین دیگر اشخاص نے مہا منڈلاچاریہ نیا کیرتی دیو کے چیلے چندر پربھو دیو کو چند قطعہ زمین دے۔ تاکہ سری گومت دیو اور ہاتھ تھنکروں پر دودھ چڑھا دیں۔

کتبہ نمبر ۹۷

سنہ ۱۲۷۴ء

خلاصہ۔ سال بھاو میں کرامو پی کے گوبند سیٹی کے پوتے ادیان نے سری گومت دیو پر دودھ چڑھانے اور سات بہنیں رکھنے کے واسطے چندہ دیا۔ ادیان۔ سری پربھو چندر بھٹارک کا چیلہ تھا۔

کتبہ نمبر ۹۸ اشٹادک پالک منڈپ میں ایک ستون کے مشرقی رُخ پر کندہ ہے

کتبہ نمبر ۹۸

سنہ ۱۸۲۶ء ۲و۵گ × ۱و۹گ

خلاصہ ساکھا سمت ۱۷۴۸ سال دیا یا میں دیوراج ارا سا سری گومت سوامی کے دودھ چڑھانے کے دن سرگ لوک کو چلا گیا۔ وہ سری کرشن راجہ ودیور والی میسور کے کنڈاچار اور سوائے کچہری کے محکمے کے باڑی گارڈ کا بخشی تھا۔ اور ستیہ منگل کے چالوی ارا سا کا بیٹا تھا اور ہلوطا دیوراج۔ ارا سا کا پوتا تھا۔ اور بلیکری انت راج۔ ارا سا کا پوتا تھا۔ یہ سری چاوندڑ راجہ کی اولاد میں سے تھا۔ اس کے بیٹے پٹا دیوراج ارا سا نے سری گومتی شور سوامی کی سالانہ پوجا کے واسطے چندہ دیا۔

کتبہ نمبر ۹۹۔ اشٹادک پالک منڈپ میں ایک دوسرے ستون کو مغربی رُخ پر کندہ ہے

کتبہ نمبر (۹۹)

سنہ ۱۵۳۷ء ۲ و ۱ × ۱ و ۸

خلاصہ - سالکھا سمت ۱۴۵۹ سال ولبی میں گراسوپی کے چاونڈا سیٹی نے اگنی بومیا کے بیٹے کبیہہ لی زمین کو فک الرہن کیا اور ایک جماعت کو ہمیشہ بھوجن دینے کے واسطے اور نیا گڈھ برہم الحیت اور پشپ کا چڑہاوا چڑہانے کے واسطے چندہ دیا۔

کتبہ نمبر (۱۰۰) انسٹادک پالک منڈپ میں ایک ستون کے جنوبی رُخ پر کندہ ہے۔

کتبہ نمبر (۱۰۰)

سنہ ۱۵۳۷ء ۲ و ۳ × ۱ و ۹

خلاصہ - اوسی سال گراسوپی کے چاونڈی سیٹی نے دوداد یوپا کے بیٹے چلنا کے تمسک کا روپیہ ادا کیا - اس پر چلنا نے ایک جماعت کو بھوجن دینے کے واسطے چندہ دیا۔

کتبہ نمبر ۱۰۱ و ۱۰۲ - انسٹادک پالک منڈپ میں ایک ستون کے مشرقی رُخ پر کندہ ہے

کتبہ نمبر (۱۰۱)

سنہ ۱۳۵۷ء ۲ و ۳ × ۱ و ۹

خلاصہ - اسی سال گراسوپی کے چاونڈی سیٹی نے کو یگا کے بیٹے بومنا کے تمسک کا روپیہ ادا کیا - اس پر چھ ماہ کے واسطے ہر سال . . . .

کتبہ نمبر ۱۰۲

سنہ ۱۵۳۷ء

خلاصہ - اسی سال گراسوپی کے چاونڈا سیٹھی نے چناما لی کی زمین کو رہن سے چھوڑایا۔
کتبہ منبر (۱۰۳) اشٹادک پالک منڈپ میں تیسرے ستون کے مشرقی رخ پر واقع ہے۔

کتبہ نمبر (۱۰۳)

سنہ ۱۵۱۰ع ۲و۴ × ۱و۹

خلاصہ - ساکھا سمت ۱۳۳۲ سال شکلا میں چینا بومرس نے جو بوسیا کا بھائی تھا - اور کیشونا تھ کا بیٹا تھا اور چانگل مہادیو کا منتری تھا - سری گومت سوامی کی . . . . . مرمت کی جہاں بخراپٹن کے سراوگی ٹہیرا کرتے تھے۔
کتبہ نمبر (۱۰۴) کمندتی دیوی کے سنگھاسن پر کندہ ہے۔

کتبہ نمبر (۱۰۴)

سنہ ۱۱۸۰ع

کیتی سیٹی کے بیٹے باما سیٹی نے یکشی دیوتی بنائی - نیا کیرتی سدہانت چکرورتی کے چیلہ بالا چندر کا چیلہ کیتی سیٹی تہا۔
کتبہ منبر ۱۰۵ و ۱۰۶ و ۱۰۷ اسدار البتی میں شمال کی طرف واقعہ ہے۔

کتبہ نمبر (۱۰۵)

سنہ ۱۳۹۸ع ۳و۱۰ × ۱و۸

پرماتما کرے کہ معزز - کامل سیادواد تینوں لوک کے مالک کا مسئلہ جین ساسن جاری رہے۔

آدناتہہ[1] جی - اجیت[2] ناتہہ - سمبہو[3] ناتہہ جی - ابہی[4] نندن ناتہہ جی - سمت[5] ناتہہ جی پدم[6] پربہو جی - سپارس[7] ناتہہ جی - چندا[8] پربہوجی - پشپ[9] دنت جی - شیتل[10] ناتہہ جی - شریانس[11] ناتہہ جی باس[12] پوجیہ جی - بمل[13] ناتہہ جی - انت[14] ناتہہ جی - دہرم[15] ناتہہ جی - سانت[16] ناتہہ جی - کونتہہ[17] ناتہہ جی - ار[18] ناتہہ جی - مل[19] ناتہہ جی - من[20] سرت ناتہہ - نمی[21] ناتہہ جی - نیم[22] ناتہہ جی - سری[23] پارس ناتہہ جی مہابیر[24] شوامی جی - ان چوبیس ترتہنکروں سے دنیا میں ہم کو اقبالمندی اور خوش قسمتی حاصل ہے - مہابیر شوامی جو سب سے آخری ترتہنکر ہے - اس کی تینوں لوک یوں استوتی کرتے ہیں کہ وہ اپنے بہگت کو ہر ایک چیز دیتا ہے - کرم کا ناش کرتا ہے اور سب جگہہ حاضر و ناظر ہے - وہ ہمارے حفاظت کرتا ہے -

اس بیر جنیشر دیو کے ساتہہ گیارہ گنہ دہر ہیں جو تین جہوٹے خیالات کو چہوڑکر سچے مذہب کی تعلیم دیتے ہیں -

ان کے نام یہ تہے - اندر بہوتی - اگنی بہوتی - رائیو بہوتی - الکپیش - موریا - سدہرم اور بیشر - ماتر یہ - اور مانڈیہ - ان دہول اور پربہاک اپنے پہلے جنم سے واقف تہے - کامل گیان حاصل کئے ہوئے تہے - تمام قسم کے علم جانتے تہے - میں ایسی جتی ادپادہیا دان کی سیوا کیوں نکروں - اگرچہ انہوں نے کمال حاصل کرلیا ہے - اسطرح اگ - (۳) سمندر (۴) اور تین اور - چاند (۱) ایک سو - اور لدہر (۱) کم نلو - اور پہاڑ (۷) ان سمیت سات گن تہے - جب بیر جنیشر کو سدہی حاصل ہوگئی - تو صرف تین باقی رہے - جنکو کیولی کہتے تہے یعنی گوتم - سدہرم اور جمبو - انکی وجہ سے کیولی کا نام دنیا میں مشہور ہوا -

وشنو - اپراجیت - نندی متر - گوردہن گرو - بہدر بہاہو یہ پانچ تمام چیزوں کے علم میں کیولی کے مانند تہا - اور اسی وجہ سے ان کو سرت کیولی کہتے ہیں -

وہ جو ودیا کا دان کرتے ہیں - اور نیک چلن ہیں - جنہوں نے دس پوربہ حاصل کیا ہے ان دس پورب دہاری کی میں تعظیم کرتا ہوں -

ان کے نام - کشتری - پروشتہل - رنگ دیو - جے - سدہرم - دجے - وساکہ - بدہیلا دہرسین - ناگ اور سدہارنگ تہے -

نکشتر- اور پانڈیہ - جے پال اور کنوساچاریہ - پاک دہرت سین اسواسطے مشہور ہوے کہ انکے
گیارہ انگ تہے - یہہ پانچ ایکادس انگادہر میرے ہردے میں بلے رہیں لوہا - سبہدربا - جے بہدر
اور یشو باہو آچارنگ کہلاتے تہے - وہ جینیدر آگم محل کے بنیادی ستون تہے -

معزز کبہ - اونت - ہل دہر - واسودیو - (باسدیو) اچلا - میرو دہر - سرو گیہ - سرو گپت
ہی دہر - دہن پال - مہابیر اور بیر - انہوں نے اور دیگر سوری نے تپشیا کرکے اچہار نبہ پایا
اور جتی کو نڈالکنڈ پیدا ہوا -

اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اندر سے باہر سے اوسپر راجہ حملہ نہیں کر سکتے تہے (راجہ سے مراد غصہ یا خاک
ہے ہے) اور خیال کرتے ہیں کہ وہ جتی زمین سے چار انچ اوپر چلا کرتا تہا -

معزز اوما سواتی جتی نے پرکرتی چکر یا تتوارتہہ سوتر بنایا جو لائق آدمیوں کو مکتی کا راستہ تبلاتا ہے
اوس کے بعد اس کا چیلہ گردہر پنچیا ہوا - اس سے دوم درجہ پر بالک پنچیا تہا - جس کی گفتگو پیڈہی
مکتی کی زیور تہی -

سمنت بہدر مدت تک اقبال مند رہے - اس کے اوپدیش مخالف بولنے والوں کے لئے ایسا
کام دیتا تہا جیسے ہاتہی کے واسطے انکس - اور اس کا اپدیش ایسا تہا کہ اس سے بدزبانی
کا نام و نشان تک دنیا میں نہ رہا -

۲۱ سمنت بہدر کے اوپدیش کا روشن چراغ ان تینوں لوک کے محل کو روشن کرتا ہے - اسکے
چیلے شو کوٹی سوری نے جو بڑا تپشوی تہا تتوارتہہ سوتر کی ٹیکا بنائی - جو کہ ہست کے جنجال کے سمندر
کے لئے ایک کشتی ہے -

۲۲ دیو نندی بڑا بہروسہ مند تہا - اور دانائی میں جنیندر کے برابر تہا - اس کو پاک پوجیہ پاد کہتے تہے
بہٹ اکلنک نے زمین کو جو سگت وغیرہ برے اپدیشوں کی کیچڑ سے ناپاک ہو رہی تہی - ایسا
پاک صاف بنا دیا جیسا اوس کا نام تہا - پس اس کا نام اکلنک ہو گیا - پرماتما کرے کہ جناسین
سوری دنیا میں اقبالمند رہے - جسکی خوش کلامی کے آئینہ سے تمام جہان روشن ہے - اور وفادار
آدمی قدیم اور پرانی باتیں معلوم کرتے ہیں -
گنبہدر کا بڑا بیٹا گن بہدر مذہب پر جان دینے والا - پاک آدمیوں کا دوست - نیک چلن تہا

دنیا کا خوش قسمتی دینے والا تہا - اس کو کسی چیز کی خواہش نہ تہی اور اوس کو نیند نہ آتی تہی -
عقل کا سمندر تہا - ایسے گن بہدر کی تم سیوا کرو - جو دنیوی ٹھگوں کے علم کی وجہ سے - ماضی
حال - مستقبل - خوشی - غم - کامیابی اور ناکامیابی کو دیکھہ سکتا تہا -
وہ اپنے دو چیلے پشپ دنت اور بہوت بلی کے سبب سے مشہور ہوا گویا کہ یہ کلپ برکچہہ کی دو
شاخیں تہی جنکا میوہ دنیا چکھہ گی - اربہد بلی نے کونڈا کنڈا نوے کے سول کے چار سنگ بنائے
تاکہ آپس میں دشمنی اور برائی کا موقع کم ہو جاوے -
سوتیا میر سہا مسر وغیرہ صورت - پوشاک وغیرہ میں مختلف ہیں لیکن سین - نندی -
دیو اور سنگ سنگوں میں سے کوئی شخص ایسا خیال کرے وہ پاپی ہے - نندی سنگ - دیلی گن
اور پستکا گچہہ گن میں انگلیشور ہوا - پرماتما کرے کہ وہ مدت تک پہلے پہولے -
اوس میں ناگ دیو - ادے ردی - جنا - میگہہ پربہو - بالا چندر - مشہور - بہانو چندر -
سرت - نیا - گندہرم وغیرہ مشہور دیو ہے - اور مشہور چندر دہرمیندر - پدم اور مانک نندی
ہوا -
پاپ کو ناس کرنے والے - مخالف بولنے والے ہاتہیوں کے دانت کا توڑنے والے -
چمکدار اور گونا گوں . . . . تمام علم کے کنول کے پہولوں کی ہکنی -
ایسے جسم والے کہ منتہہ کی خواہشات پر غالب آئے - انکے چرن . . . .
. گرہست کے تفکرات کے چہوڑنے میں مشہور -
پرماتما کرے وہ پہلے پہولے - نیمی چندر . . . . . . اپنے مذہب کی تکلیفوں
کے دور کرنے میں ہوشیار - اس کی شان و شوکت کو ترقی دینے کے قابل - جو اپنے
کلام کی کرنوں سے چاند کے مانند آرام دیتا ہے - دہرم کے کاموں میں دہوکہ بازوں
کو سزا دینے والا - اور خود اپنی خواہشوں کے پیٹے کی وجہ ہے -
فاضل میگہہ نندی نے دنیا میں اپنے نام کی صداقت قایم کی - میگہہ نندی کے معنے ہیں
پاپ میں ناخوش ہونے والا - دنیا میں پہیلے ہوئے پاپ کے بس میں نہ آیا اور نہ وہ
جہوٹ سے خوش ہوتا تہا - میگہہ نندی کے مانند مشہور - مخالف بولنے والونکا شیر -

گروؤں کے سلسلہ میں - اعلیٰ خاندان اور اعلیٰ گوتر میں ابھے چندر دیو ہوا - دنیا اسکے
چرنوں کی سیوا کرنے سے خوش ہوتی تھی -

پرماتما کرے کہ وہ جے ونت رہے - پاپ کو جیتنے والا - بڑا عالم - لچھمی کا مسکن اور فاتح
نیک آدمیوں کی مجلس کا چراغ - ابھے چندر سے اس کے دوست بہت محبت کرتے تھے
اوس کا بیٹا سرت منی تھا جو گن کا سردار تھا - تپشور تھا - جنیشر دیو کی تعریف کرتا تھا - جینیند
کی تعلیم سے اس نے اندریوں کو جیت لیا تھا - اور تمام دنیا میں مشہور ہو گیا تھا -
سرت منی گرہست بن کے واسطے آگ - پاک آدمیوں کے کنول کا سورج - دولت کے دینے
میں کام دھینو - اور ان شخصوں کے رنج کو دور کرنے والا تھا جو پاپ اور جہالت میں
پھنسے ہوئے ہیں - نہایت خلیق تھا اور عورت کو چھوا تک نہ تھا لیناتری ڈنڈ جو بڑی خوشی
کا باعث ہے پاپ کا بیج - یعنی اچھی سلطنت - جواہرات - گھر - تینوں قسم کے کرم - . .
. . . جو غرور کو دور کرتا ہے - جسم کے امن کو دور کرنے والا - . . . . . .
. . . تین کانٹے - اپنے کلام سے آنکھوں کا کھولنے والا - سرت منی ہی ایسا شخص تھا
جس نے یہ تینوں عیب چھوڑ دئے تھے اس کے چیلوں کے چیلوں کے سمپردائے
میں ابھیوا سرت منی ہوا جو گن کا سردار تھا - اور پورنماشی کے چاند کی طرح ترقی
پر تھا اور ابھا سے جین ساسن کا سمندر تھا مخالف بولنے والوں کی گفتگو کے رد کرنے
میں - شیریں کلامی میں - اپنے نئے تصنیف کئے ہوئے نظم کے پڑھنے میں - منتر - تنتر -
اور ینتر میں - تمام علوم میں اور گرہیوں میں سرت منی سے زیادہ ہوشیار اور کوئی شخص نہ تھا -
گرہیوں میں پوجیہ پاد دنیائے میں دیو - سدہانت میں گوتم - فلسفہ میں وردھمن - سنمتہ
کے سطیج کرنے میں اور غم کی آگ کے بجھانے میں بارش کا بادل سرت منی کے مانند ایسا
مشہور تینوں لوک میں اور کوئی نہ تھا -

جین دھرم جنیشر دیو میں صفائی دل کے ساتھ اس کا پورا پورا اعتقاد تھا - سدھی اور
عقل میں بہت بڑھا ہوا تھا - عقلمندوں کو اپنی دانائی سے تعجب دلاتا تھا - نئے کھلے ہوئے
کنول کے پھول (یعنی پاک آدمی) کا سورج - گرہست کو چھوڑ دیا پاپ سے رہت تھا -

ایسی سرت منی کی تم پوجا کرو - پہر ایک اور اپنے چندر سوری ہوا - جس کا چہوٹا بہائی سرت کیرتی تہا - جو جینندر کے تمام احکام کی تعمیل کرتا تہا -

اس نے تمام وید کو پڑہا - تمام مخالف بولنے والوں کو مطیع کیا - نہایت خوش تہا - بڑا عقلمند تہا - جنیشر دیو کے چرنوں کی استوتی کرتا تہا -

اس کا بیٹا چارو کیرتی تہا - جو بعد ازاں گن کا سردار بن گیا اور سنیاسی ہوگیا - تینوں لوک اس کی تعریف سے گونج اوٹہے - یہانتک کہ چاند آج کے دن تک گہٹتا رہتا ہے اسنے اپنے کلام کی تشریح سے مخالف بولنے والوں کو شکست دی - خوبصورت سری چارو کیرتی کے اسکے چرنوں کی سیوا کرتے تہے - اس نے اس بڑے لکہوار کو بند کر دیا جو راجہ کی سبہا میں ڈہینگ مارا کرتا تہا - وہ بڑا فصیح تہا - اور بڑا عالم تہا -

جب راجہ بلال جو بلی سے زیادہ طاقتور تہا - اور بڑا فاتح تہا سخت بیمار ہوگیا یہانتک کہ وہ قریب المرگ ہوگیا - سنبار یہ نے اسکو شفا دی - اور نیز اس نے ابہے سوری کو تندرست کیا - ابہے سوری علم کا سمندر ناپیداکنار تہا - اس کا چیلہ پنڈت تہا جسکو اس نے وہ سوتر سکہا دیئے تہے - جن سے پاپ دور ہوتے جائیں اس کا کلام امرت کے مانند تہا - ایسا سوری جو تابعداروں کے کنول کے کہلانے میں آفتاب کے مانند تہا - اسکی شان و شوکت تمام اطراف میں پہیلی ہوئی تہی - بڑا معزز تہا اور اپنی ہی خواہش سے بیلگولہ کے شہر میں اس نے دہرم کے کام کئے - جہاں چمینڈ رائے نے سچائی اور اعتقاد سے سرنگر کی پہاڑی میں باہوبلی سے گومت سوامی کی مورتی بنوائی - کرم میں پہنسے ہوئے آدمیوں کی سمجھ میں یہہ بات نہیں آتی - جہاں اس نے مکتی حاصل کی - اسیطرح ایک اور شخص نے اس کیلاس پر معزز جنیشر دیو کی مورتیاں بنائیں -

اس جگہہ کو جہاں پنڈت رہتا تہا - زیادہ مشہور بنانے کی غرض سے اس نے دیوار اور زینہ بنائے - اور اس نے تینوں لوک میں نہایت ہی شہرت حاصل کی -

دودہ چڑہانے سے یا اسکی بےعیب شہرت سے شنکر جیسے پہاڑ سفید چمکنے لگے زمین چاند کے مانند بن گئی - دنیا کے سردن کے ہاتہی اندر کے ہاتہیوں کے مانند ہو گئے - دودہ کے

سمندر کے مانند سات سمندر - خزاں کے بادل کے مانند بادل ناگ لوک جسپر آدمی شیش بہایا ہوا ہے - سرگ گویا کہ امرت کے برتن -

جیسے کہ دیوتاؤں نے میرو ندیں جمنا ہی شیک کیا تہا - ویسے ہی اس سوری نے اس پہاڑ پر گیا - اور جین مذہب جو مدت سے زوال پذیر ہوگیا تہا - اوس کو ترقی دی -

اے کنادکی ایسے گوشہ میں چلے جاؤ جو شیروں کے آرام کرنے کے لئے موزوں ہے - اور وہاں ٹھیرے رہو - اے میمانسا - اپنی خواہشوں کو دور کرو اور چلے جاؤ - اے بیوقوف بودہہ تم جاہل ہو چلے جاؤ - اے سانکہہ اس کے ساتہہ بحث نکرو - کیونکہ وہ ایسے سوری انجناف بولنے والوں کی تقریروں کو بند کر دیتا ہے -

چاروکیرتی اور ایشور (شو) کا کوئی مالک نہ تہا - دونوں دولت مند تہے - اور دونوں نے مدامی خوشی حاصل کی تہی - اور کہتے تہے کہ وہ سب جگہہ حاضر ناظر ہیں - اگرچہ انمیں سے ایک جین مذہب کا معتقد تہا - اور دوسرا پوستیں پہنے ہوئے جین مذہب کا مخالف تہا . . . . ایک نے ہیم پہاڑ کو اپنا نیر بنایا - دوسرا مستقل طور پر ہیم پہاڑ پر رہتا تہا - اے منمتہہ جب دہورجتی (شو) نے تجہہ کو اپنی آنکہہ کے شعلہ میں لپیٹ لیا - تو پاربتی نے تیری جان بچادی - مگر اس بنک منی چاروکیرتی کی تپشیا کی آگ میں جلکر اسکی بنکی کی تیز ہوا سے اوڑ گیا -

پتیا ماسے سنجوگ کرنے کے پاپ کو دور کرنے کے لئے سرسوتی نے چاروکیرتی کی فصاحت کی گنگا میں غوطہ لگایا -

چاروکیرتی کا منہ بانی کا مسکن تہا - اس کا دل رحم سے بہرا ہوا تہا - نیک چلن تہا نیک تہا - صابر تہا - تمام آدمی اس کی لیاقت کی تعریف کرتے تہے - اور اس کے اوصاف کی عقلمند تعریف کرتے تہے -

جاہل اور عالم - غریب اور مالدار - ادنیٰ اور اعلیٰ - برے اور بہلے - غمناک اور خوش - مغرور اور نیک آدمیوں کو اس نے خوش قسمت بنادیا - پرماتما کرے کہ سری چاروکیرتی دنیا میں پہلے پہولے اوس کی شہرت دنیا میں پہیلی ہوئی تہی -

اے چارواک اپنے غرور کو دور کر - اے سانکھیہ اپنے خطاب کو دور کر - اے بہٹا تمہاری شہرت جاتی رہی - اے کناد جلدی سے اپنے غم کے اسباب کو دور کر - کیونکہ سمہانا ریہ ان لوگوں کو شکست دیتا ہے جو اس سے بحث کرتے ہیں -

اس ملک کے راجہ اس پنڈت کی چرنوں کی پوجا کرتے تھے - کیونکہ وہ عقلمند - نیک چلن اور فیاض تھا - اس ملک کے دو راجہ تھے - ایک کا نام ہریانہ تھا جو چاند کی مانند خوبصورت تھا اور دوسرے کا نام مانک دیو تھا جو ارجن کا ثانی تھا -

وہ اپنے گیان سے پاپ کو دور کرتا تھا - اعلیٰ درجہ کی خوشی کا دینے والا تھا جو بڑی مشکل سے حاصل ہوتی ہے - اور جس کی سب خواہش کرتے ہیں - اور یہ دونوں باتیں اسنے سنیاسی بنکر تپشیا کرنے سے حاصل کی تھیں - اب اس غرض سے کہ اوس کا گیان تمام لوگوں کو حاصل ہو جاوے اس نے اپنی فصاحت سے ایسی تقریر کی کہ تمام اشخاص اپنے جسم کو بھول کر اور جینیہ کی تعریف کرکے دیولوک کو چلے گئے - اور ساکھا سمت ۱۲۲۰ میں سال ایشور میں ماگھ بدی ۱۴ اجمبہ کو پورو پنڈت دیولوک کو چلا گیا اور موکش کو پراپت ہو گیا -

اسکے بعد ابہنوا پنڈت دیو سوری ہوا - اس کی شہرت تمام دنیا میں پھیل گئی اوس کو پنڈتاریہ اس کے گرو نے اپنا گیان دیا تھا - اور اپنی سی تپشیا اس سے کرانے کی کوشش کی تھی -

اے شریر لوگو تم تتہاگت مت کو جھوٹا ثابت کرنے کی بے فائدہ کیوں کوشش کرتے ہو - کیونکہ مثل مشہور ہے کہ زندہ لوگ بھلائی کو دیکھ لیں گے - تم بحث کرنے کا خیال دور کرو کیونکہ پنڈتاریہ مخالف بولنے والوں کی تقریر کو بند کر دیتا ہے - اون لوگوں کے لئے جو گرہست آشرم میں نہایت چلتے پھرتے رہنا چاہتے ہیں ابہنوا پنڈتاریہ ایک کشتی کے مانند ہے جس پر بیٹھ کر وہ اس جہان سے سمندر کو عبور کر جاویں اسکے بہت سے چیلے تھے اور وہ اون کی حفاظت کرنے والا تھا -

اس نے ڈھول بجا کر کہ جس کی آواز سے زمین و آسمان گونج اوٹھے) نیک ساعت اور نیک دن میں دیگہ گن کے آدمیوں اور گرہستی آدمیوں کی مدد سے اپنے گرو کی سمادھ بنائی اسطرح اپنی لیاقت سے اریدداس نے سامن بنایا - اس میں بہت سے عالم اور نیک کرم شامل ہیں پرماتما کرے کہ وہ دنیا میں اوتنے عرصہ تک قائم کرے جب تک چاند اور ستارے - سورج اور

میر و قایم ہیں۔

کتبہ نمبر (۱۰۶)

سنہ ۱۴۰۹ء

ملک کرناٹ میں ایک بڑا شہر ہے جس کو گنگ وتی کہتے ہیں۔ وہاں رانک دیو ہوا جو بڑی تپشیا کیا کرتا تھا اور بہت دان دیا کرتا تھا اس کی بیوی بابائی تھی جو بہت نیک تھی۔ ان دونوں سے ایک بیٹا ہوا جس کا نام بائینا تھا۔ اس میں بہت سے نیک اوصاف تھے۔ اور وہ چار و کیرتی کا چیلہ تھا۔

پاک آدمی۔ سچا چڑھنی۔ خوش قسمتی۔

ساکھا سمت ۱۳۳۱ سال ورودہی میں چیت بدی پنچمی جمعرات کو اسنے بیلگولہ کے گنگا سمدر تالاب کے نزدیک ایک کھنڈو گا وہاں کا کھیت باقاعدہ طور پر خرید کر کے سری گومٹ دیو کے آٹھ قسم کے چڑھاوے کی خاطر دان کیا اور اس وقت بیلگولہ کے بڑے بڑے بنئیں ہریا گنڈا کا بیٹا گومٹ دیو اور رانک دیو کا بیٹا بومنا وغیرہ گوڑ حاضر تھے۔ اس نے دیوتاوں کے چرنوں کی پوجا کی اور نہایت مشہور ہو گیا۔

کتبہ نمبر ۱۰۷

سنہ ۱۱۸۲ء

مولی کے نام کی خاطر اس کی پٹ رانی مرگ نینی (آہو چشم) اچلا دیوی نے بیلگول کے گومٹ ناتھ کی پاک چرنوں کی پوجا کی خاطر بکا کا ملک مانگا اور فیاض راجہ بیر بلال نے بکا کا ملک ہیتہ کے واسطے بخش دیا۔

کتبہ نمبر (۱۰۸) سدرا لبستی کے جنوب میں واقع ہے۔

کتبہ نمبر ۱۰۸

سمہ ۱۴۳۳ ۳ئہ ۲گہ × ۱ و ۵گ

خوش نصیبی جین ساسن فتح یاب ہے - اس کی عظمت بہت بڑی ہے - دیگر مسلوں کو فتح کیا - صرف یہی مت مکتی کا دینے والا ہے - نہایت خوش - بڑا عالم - لوگوں کے خوف کا دور کرنے والا - نہایت شان و شوکت والا - پرم قوت پرماتما ہے کاش وہ میرے ہردے میں بسا رہے -

جین مت روپی ایک جہاز ہے جس میں وِدّیا روپی جواہرات چمکتے ہیں - **جہالت** کے گندے پانی سے بھرا ہے - اس دھرم روپی جہاز کی **اخلاقی مشلہ** کوٹھڑیاں ہیں - اس جہاز کے اوپر **سیاد یاد** پانی کی پوتر سفیدی ہو رہی ہے اور **دیا روپی** حوض بنے ہوئے ہیں - ایسی جہاز میں **گرہست میں پھنسے ہوئے جیوؤں** کو بٹھلا کر ترتھنکر بھگوان سنسار ساگر سے پار نِرُوَانَت نگری میں پہونچاتے ہیں - ایسے ترتھنکر بھگوان ہمیشہ میرے ہردے میں بسیں -

ان ترتھنکروں میں تینوں لوک کے مالک سری مہابیر سوامی تھے جو سب سے آخری ترتھنکر تھے - اونہوں نے اپنے گیان سے تمام لوگوں کو انکا اگلا اور پچھلا جنم کا حال ظاہر کر دیا -

سری مہابیر سوامی کے **گن دہر سری گوتم سوامی** ہوئے - جو نہایت پوتر اور اتم اور اچھے تھے - اور اس کی بڑے بڑے منیوں نے تعریف کی ہے - اونکی سدا جے ہو - اونکے چیلوں میں **بھدر باہو جتی** ہوا - جو دودھ کے سمندر کا چاند تھا - بھدر باہو بڑا عالم تھا اور اس نے اپنے شیریں کلام سے جین کے مسئلہ کو مشتہر کیا - نیک چلن تھا - اور گرہستی لوگوں کے دہوکوں کا دور کرنے والا تھا - بڑا تپشوی تھا اور بہت مشہور تھا -

بھدر باہو اگرچہ سب سے پچھلا سرت کیولی تھا - لیکن سرتی کے معنوں کی تشریح کرنے سے وہ اول درجہ کا فاضل بن گیا -

اس کا چیلہ **چندر گپت** تھا - اس میں تمام قسم کی نیکیاں تھیں - اور وہ اپنی تپشیا کی وجہ سے بہت مشہور ہو گیا -

اسکے سمپردائے میں بہت سے جتی ہوئے۔(جو بے عیب جواہروں کا ہار بن گئے۔) اون میں سے
کونڈاکنڈ منی نہایت مشہور ہوئے۔

پھر اس کے بعد **اماسوامی** ہوئے جو اسی سمپردائے سے متعلق تھا۔ اور بڑا ہوشیار تھا اور اوسنے
جین بانی کو دس سوتر میں بیان کیا وہ جانداروں کی حفاظت کرتا تھا اور گدھ کے پر پاس رکھتا
تھا۔ اسوجہ سے اسوقت سے لوگ اس کو گردھر پنچا آچاریہ کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔

اوس کے بعد **بالک پنچھا** ہوا۔ جو جوگیوں کے واسطے روشنی تھا اور بڑا تپشوی تھا۔ جس کے
جسم سے اون کی ہوا چھو جاتی تھی تو وہ زہر کو امرت میں بدل دیتی تھی

اس کے بعد **سمنت بھدر** ہوا۔ جو بھگتی کا داتا تھا۔ اور جین ساسن کا مصنف تھا۔
اس نے اپنی فصاحت سے مخالف بولنے والوں کی بحث کو رد کر دیا۔

پھر **سری پوجیہ پاد** ہوا۔ جو گیان کا پھیلانے والا تھا۔ اس کے چرنوں کی بڑے بڑے
دیوتا پوجا کرتے تھے۔ اس کے علم کی خوبی اوس کے بنائے ہوئے شاستروں سے ظاہر ہے۔
تمام علم پڑھ کر اس نے بہت سے منیوں کے ساتھ تمام رسوم ادا کیں اور جنیشر دیو کے مانند اننگ
کی کمان کو توڑ ڈالا۔ اور جینیندر بدھی مشہور ہوا۔

سری پوجیہ پاد منی دوا تقسیم کرنے میں لاثانی تھا۔ وہ جنیشر دیو کا معتقد تھا اور اسکے
چرنوں کے پانی سے لوہے کا سونا بن جاتا تھا۔

اوس کے بعد **اکلنک سوری** ہوا۔ جو بڑا عالم تھا۔ اور جس نے اپنی گویائی کی کرنوں سے
جھوٹ کی تاریکی کو دور کر دیا جو تمام دنیا میں پھیلی ہوئی تھی۔
جب وہ بڑا رشی سدھوں کی پوجا کرنے کے واسطے سرگ لوک میں گیا (یعنی مر گیا)، تو اس کے
سمپردائے کے منیوں کے مختلف سنگ ہو گئے منیوں کی اس بڑی جماعت کے چار سنگ ہو گئے۔
اور سب کے سب قاعدوں کے پابند تھے۔ اور ایسے مشہور ہوئے گویا کہ یہ پاک جینیندر کے چار
چہرے تھے۔ اور چاروں ایک دوسرے کے دوست تھے۔

دیو۔ نندی۔ سنگھ اور **سین سنگوں** میں بیشمار منی مختلف ملکوں میں ہوئے
جو بڑے عالم تھے۔ جو فرداً فرداً یا مجموعی طور پر تمام احکام کے پابند تھے۔

اور ان میں نندی سنگ مشہور ہوا۔
نندی گن ۔ دیسی گن اور پستکا گچھہ کے انگلیشور سوامی نے زمین کو خوش قسمت بنا دیا۔ اسی گن میں سرت کیرتی بھٹارک جتی ہوا۔ جو تمام جیوں کی رکشا کرتا تہا۔ اور جس نے اندریوں کو جیت لیا تہا۔ جین مت کی ترقی دینے سے بہت مشہور ہوگیا تہا۔ اور اس نے اپنی فصاحت سے تمام جہالت کو دور کر دیا تہا۔ کئی نیک آدمیوں کو چیلہ بنا کر انکو اپنی ودیا سکہا دی اور صبر کے ساتہہ تپشیا کرتا ہوا سرگ لوک کو چلا گیا۔ اور اپنا جسم خاکی زمین پر چہوڑ گیا۔ وہ ڈگمبر آسمان میں چلا گیا۔ اور زمین پر اس کے نیک چلنی اور اوصاف ہی باقی نہ رہے بلکہ اس کی تپشیا کی شہرت ہی باقی رہی جس سے بے رحم اور مغرور منمتہہ کی کمان ٹوٹ گئی۔
چاروکیرتی منی بہت مشہور ہوا۔ بڑا تپشوی تہا۔ صابر تہا اور دبلا پتلا تہا۔ اس نے اپنی تپشیا سے پاپ کا ناش کر دیا۔ اور اس نے نیائے کا علم دنیا میں پہیلایا۔ اور وہ بڑا عالم تہا۔ بڑا جوگی وشنو اس کے چرنوں میں لچہمی کو دیکہکر حسد کے مارے سیاہ ہوگیا۔ اگر یہہ نہیں تو اس کا جسم کیونکر کالا ہوگیا۔ ؟
اس ہوا کے چہونے سے جو اس کے جسم سے لگ کر آئی تہی بیماریاں جاتی رہی۔ پہر کیا بڑی بات ہوئی اگر اس نے راجہ بلال کی بیماری کا علاج کر دیا۔
وہ اچہا منی جس نے اپنی دانائی سے مختلف قسم کی تپشیا کی تہی ۔ سرگ لوک کو چلا گیا۔ اور موکش کو پراپت ہوگیا۔
اس کے بعد پنڈت جتی ہوا۔ جس نے چاند کی مانند اپنی کرنوں سے جہوٹ کی تاریکی کو جو دنیا میں پہیلی ہوئی تہی ۔ دور کر دیا۔ اور اس کی نیک آدمی تعریف کرتے تہے ۔ . . . . . فاضلوں کا مددگار ۔ بدمعاشوں کو تباہ کرنے والا۔ اندریوں کا بس میں کرنے والا۔ اے عقلمند لوگو ۔ تم اس کی خدمت کرو۔ . . . . . اس نے بڑی تپشیا سے بیل گولہ کے نگر جنالیہ کو لاثانی بنا دیا۔ اسکو دونوں چرنوں کو راجاؤں نے اپنا سرتاج بنایا تہا۔ فاضل اس کی فصاحت کے پانی کو پیکر بہینسکی زندگی بسر کرتے ہیں۔ اس کی شہرت سے سمندر سے گہری ہوئی زمین پاک ہوگئی

اور اس کے علم کی بدولت تمام علوم کو ترقی ہوئی۔ وہ بڑا اور لاثانی جوگی بڑی اور سخت تپشیا
کر کے سرگ لوک کو چلا گیا اور موکش کو پراپت ہو گیا۔
اس کے بعد سد بانت مُن ہوا اس نے اپنی فصاحت سے سدہہ شاستر کو برنن کیا۔ جیسے
آفتاب اپنی کرنوں سے کنول کے پھول کو کھلا دیتا ہے۔
اس فاضل اجل نے اپنی فصاحت سے مخالف بولنے والوں کی بحث کو اسطرح رد کر دیا۔ جیسے
اندر نے اپنی بجلی سے پہاڑوں کو چیر ڈالا۔
اگرچہ اس کے کنول جیسے چرن اون راجاؤں کے تاج کی کرنوں سے رنگین ہو رہے تھے جو
اس کے چرنوں میں سر جھکائے پڑے تھے۔ لیکن کوئی چیز۔ کوئی عورت۔ کوئی کپڑا۔ جوانی کا
غرور۔ طاقت اور دولت اس کو قالبو میں نہیں لا سکتا تھا۔
اس عقلمند آدمی نے علم کے سمندر میں غوطہ مار کر تمام علوم حاصل کئے۔ بس اس کے بعد کسی شخص
کو سارے علوم حاصل نہیں ہوئے۔ ہاں کسی ایک علم میں ماہر ہو گئے ہوں گے۔ اوس فاضل اور
عقلمند منی کے بہت سے چیلے تھے۔ جنکو اس نے دنیا کے پاک کرنے اور علم پھیلانے کی
غرض سے بڑھایا۔
اس نے اپنے گرو پر بھروسہ کر کے اوس سے تمام علم اس طرح سیکھ لئے۔ جیسے کہ بچھڑا گائے کا
دودھ چوستا ہے۔ اور علم پڑھ کر بہت مشہور ہو گئے۔
اوس کے چیلوں میں سُرت منی بڑا عالم مشہور ہوا اس میں نیک اوصاف بہت سے تھے۔
اور وہ ایسا مشہور ہوا جیسے کہ مندراپہاڑ تمام پہاڑوں سے زیادہ مشہور ہوا۔
وہ عالی نژاد۔ نیک چلن۔ عقلمند۔ عالم اور خوبصورت تھا اور لائق سمجھکر اور اس کا امتحان
لے کر اس نے اوس کو سوریہ کا لقب دیدیا۔
اور ایک موقعہ پر یہ خیال کر کے کہ میری تھوڑی سی زندگی باقی رہی ہے سُرت منی کو لائق خیال
کر کے اس کو اپنے گن کا سردار مقرر کیا۔ اور کہا کہ میں اب تپشیا کروں گا۔
اس پوجنیک منی نے اپنے دل میں کچھ خیال کر کے اور سُرت منی کو اپنے پاس بلا کر
کہا کہ

یہہ گن جو میرے دائے میں ہوتا چلا آیا ہے۔ تم اس کو ایسا ہی سرسبز رکھنا جیسے کہ میں نے رکھا ہے
اور یہ کہہ کر اس نے اپنا گن اوس کو دیدیا۔
یہہ خیال کرکے کہ میں اپنے گرو سے علیحدہ ہو جاؤں گا۔ اس رنج سے وہ دُبلا ہو گیا۔ لیکن گرو جی
نے بہت سے اپدیش سے اس کی تسلی کی۔ اوس سفید کنول کے پہول پر کیونکر خاک رہ سکتی ہے
جبکہ عورتیں اس کو بہوک مار مار کر اوڑاتی ہیں۔ اور وہ فاضلوں کا دوست۔ اچھے راستہ
میں چلنے والا۔ تمام بڑے فرقوں کو مغلوب کرکے۔ منتہہ کی طاقت کو جیت کر سچا علم پڑہ کر دہرم
کے کام کرکے سرگ لوک کو چلا گیا۔
اس کے چلے جانے کے بعد اس بڑے منی سُرت منی نے سوری کا درجہ پاکر اپنی لیاقتوں
سے علم سے۔ اور چال چلن سے اپنے سنگ کو خوب ترقی دی اور اپنے گرو کے کنول جیسے چرنوں
کی تعریف کرتا رہا۔ کرنے کے لایق کام کرکے اس نے اپنے سنگ کی حفاظت کی۔ اور جو کام کرنے کے
لایق نہ تہا اوسکو نہ کیا۔ وہ بہت لایق فایق منی تہا اور سچے دہرم کو ترقی دیتا تہا۔
اوس منی نے اپنے کلام سے خراب اور غرور سے بہرے ہوے بڑے فرقوں کی بحث کا اسطرح خاتمہ
کیا جیسے کہ مندر اپہاڑ سمندر کی لہروں کو ہٹا دیتا ہے۔

سوال	جواب
اے عورت تو کون ہے۔	میں سُرت منی کی شہرت ہوں۔
تو یہاں کس واسطے آئی ہے۔	اے برہمن میں ہر ایک جگہ ایک معشوق کیطرح ایک اچھے منی کی تلاش میں پہرتی ہوں۔
کیا اندر نہیں ہے۔	اوس نے گوتر (پہاڑ) کو برباد کیا۔
کیا دہنپتی نہیں ہے۔	دہنپتی ایک کنیر ہے (حقیر دیوتا ہے)
شیش ناگ کہاں گیا۔	وہ ایک دو زبان والا سانپ ہے۔
رودر کہاں ہے۔	وہ ایک گوالیا ہے۔

اس کے کلام دیوی گویائی کے دل کے زیور ہیں۔ اور وہ شاعروں کے کان کو ایسا بہلا لگتا ہے

جیسے کہ بہشتی درخت کے پہولوں کے امرت سے تمام لوگ خوش ہوتے ہیں۔
اگرچہ **سمنت** کے معنے ہیں ہر جگہہ۔ اور بھدر کے معنے ہیں خوش قسمت مگر وہ **سمنت بھدر** نہیں ہے۔ اگرچہ پوجیہ کے معنے پوجا گیا۔ اور پاد کے معنے ہیں پاؤں مگر وہ پوجیہ پاد نہیں ہے۔ اگرچہ میور کے معنے ہیں مور اور پنچہا کے معنے ہیں پر۔ مگر وہ میور پنچہا نہیں ہے۔ اور یہ پیچھے اگرچہ درودہہ کے معنے ہیں ٹہرایا گیا۔ لیکن اسکے کوئی برخلاف (درودہ) نہیں ہے۔ جبکہ منیوں کے کل کا یہہ اوجالا جین دہرم کو پہیلا رہا تہا۔ کلجگ نے اچانک اوس کے مارنیکے واسطے ایک بیماری بہیجی۔ جیسے کہ کوئی بدمعاش کسی بہلے آدمی کے چمٹ جاتا ہے۔ اور آخر میں اوس کو ہڑپ کر جاتا ہے۔ ایسی ہی یہ بیماری آہستہ آہستہ اس کے جسم میں گُہس گئی اور اوس کو بہت تکلیف دی۔
تپشا کے ذریعہ ایسی بُرائیوں پر غالب آنا سیکہو۔ **سُرت مُنی** کی سمادہہ مدت تک قایم رہے جسکی جاترا کرنے سے انسان سُرگ کو چلا جاتا ہے۔
ساکہا **سمت ۱۳۵۵** سال پر دہوی۔ دوسرے اساڑہ سدی نومی سوموار کو دساکہا نکشتر میں وہ سمادہ بنائی گئی۔
تمام کرم اس سے منسوب کئے گئے ہیں۔ اس کا مقابلہ نہیں ہو سکتا۔ بہت اونچے مقام پر ہے۔ جہالت سے پاک ہے۔ اس کا کوئی ثانی نہیں ہے۔ اس کو کسی قسم کی خواہش نہیں ہے۔ اس کی شان بیان نہیں ہو سکتی بلکہ خیال میں ہی نہیں آسکتی۔ اسنے دنیا کو مغلوب کیا اور سب سے اونچا ہی کاش کہ اوس کی شان و شوکت میرے دل میں بسی رہے۔
مانگا راجہ کے کلام اگر بیان کئے جاویں تو بہی اچہے لگتے ہیں۔ اور اگر باجے میں بجائے جاویں تو بہی اچہے معلوم ہوتے ہیں۔ اور تمام آدمی اوس کو سُننا پسند کرتے ہیں مانگا راجہ کے کلام سرسوتی کی بانسری کی آواز کے مانند ہیں۔
کتبہ نمبر (۱۰۹) نیا گدا برہم دیو کہمبہ کے شمالی رُخ پر کندہ ہے۔

کتبہ نمبر (۱۰۹)

سنہ ۹۸۳ع اَو۹ً × اَو۶ً

چمنڈا راجہ مشرقی پہاڑ کی چوٹی (برہمن اور کشتری) کا سورج تہا - اس کی شہرت سمندر کے پانی (برہمن اور کشتری) کے اوٹہانے میں چاند کی مانند تہی - ہار کا جواہر - اِس پہاڑ سے جو بیل اُگتی ہے - اوس نے برہمن اور کشتری کی قوموں کو نہال کر دیا - اور شعلہ (برہمن اور کشتری قوم) کے بہڑکانے کے واسطے ہوا کے مانند تہا - ایسا زبردست جیسا کہ آخری طوفان کا پانی - جبکہ پاتال مل کے چہوٹے بہائی ہ جول دیو کے فتح کرنے کے واسطے اوس نے اندر کشتیندر کے حکم سے راجہ جگد کبیر کے سامنے ہتیار اوٹہائے - تو اس کے دیکہتے ہی تمام راجہ بہاگ گئے - فوج تتر بتر ہوگئیں - اور ہرن کے مانند ہرن ہوگئیں - وہ ایسا ہاتہی جسکے دانتوں سے دشمن کے ہاتہیوں کی سروں کے ٹکڑے ٹکڑے ہوگئے وہ بہادروں کے ساتہہ ہراوّل میں چلتا تہا - بدجانور یعنی مخالف راجاؤں کے واسطے انکس کے مانند تہا - اسکے راجہ نے **لولمبا** راجہ کی لڑائی میں اسکی اسطرح تعریف کی تہی - ایسے کون سے راجہ ہیں جو تیرے تیر کے آگے ٹہیرے رہیں گے -

اس کی بابت راجہ **راناسندگا** کی لڑائی میں اس نے یہ کہا کہ -

اے راجہ جگ دیگ ویر اگرچہ دودہ کا سمندر خندق ہو - ترکوٹ پہاڑ فصیل ہو - لنکا شہر ہو - اور مخالف راجہ راون ہو - تو بہی میں تیری طاقت سے اونکے فتح کرنے میں ایک منٹ خوف نکروں گا -

سُرگ لوک کی اپسراؤں نے اوس کو مبارکباد دی اور یہ لکہا کہ اس بہادر راجہ کے گلے لگنے کے واسطے ہم پیاس سے بہت سی لڑائیوں میں مارے گئے ہیں - اب ہم نے تیری تلوار کی دہار کے پانی سے خوشی کا امرت پی لیا ہے - اے رانا رنگ سنگ کے فاتح پرماتما کرے کہ تو ہمیشہ تک زندہ رہے - اوس نے چلا ٹنگ گنگ کے ارادہ کو فتح کیا جو گنگ سلطنت پر بزور شمشیر قابض ہونا چاہتا تہا - جسنے بہادر آدمیوں کی کہوپڑیوں کے پیالے بنائے - جو بہادروں کے خون سے لبالب بہرے ہوئے تہے - اور اس کے

پینے کا وہ بہت مشتاق تہا - اور اسطرح اوس نے راکشش کے گروہ کی تسلی کی۔
کتبہ نمبر (۱۱۰) تیاگدا برہم دیو کہمبہ کے جنوبی رُخ پر کندہ ہے۔

کتبہ نمبر (۱۱۰)

سنہ ۱۱۸۰ اَو ۹ گَا × ۸

سری گومت جن کے سامنے ہیگڈ کتا نے یکش بنایا - اس میں ڈگمبر کی کُل صفات تہیں - اور ایسا خوش و بشاش تہا - جیسے کہ اندر۔
کتبہ نمبر ۱۱۱ و ۱۱۲ و ۱۱۳ - اکہند بگیلو کے مشرق میں ایک چٹان پر کندہ ہے۔

کتبہ نمبر (۱۱۱)

سنہ ۱۳۷۴ ع

پرماتما کرے کہ گمبھیر سنز - کامل سیادواد - تینوں لوک کے مالک کا مسئلہ جین سامن جاری رہے۔
سری مول سنگ کا چاند اور دیسی گن کا سورج . . . . کیرتی دیو نیواسی تہا - اس کا چیلہ جنا پتی دیو مدرشیال کیرتی دیو تہا - اس کا چیلہ بہٹارک سیہا کیرتی دیو تہا سیہا کیرتی کا چیلہ دہرم بہوشن دیو تہا - اور دہرم بہوشن دیو کا چیلہ امل کیرتی آچاری تہا - اس کا چیلہ سیاپامال دیو تہا - جو جہالت کا دور کرنے والا تہا انکے واسطے . . . . . . تتو رتنہ کی تشریح کرنے کے واسطے وردہا لن سوامی ہوا سالکہا سمت ۱۲۹۵ سال پہ دہوی بہیاکہہ سدی . . . . بدہ وار۔

کتبہ نمبر ۱۱۲

سمہ ۱۲۷۵ء

سا . . . کیرتی دیو کے چیلے ہیم چندر کیرتی دیو کی سمادہہ -

کتبہ نمبر ۱۱۳

سمہ ۱۱۷۷ء

پرماتما کرے کہ معزز کلل یادوواد - تینوں لوک کے مالک کا مسئلہ جین بیان جاری رہے - پانچ بڑی نوبت کا مستحق - مہا منڈلاچاریہ کا لقب رکھنے والا - اور اپنی ودیا کے لئے مشہور تہا - اس کے تین آنکھیں تہیں (دو آنکہہ اور ایک دل کی آنکہہ) اننت گیان اور درشن میں خوب واقف تہا - صرف آتما میں دہیان رکھا کرتا تہا - اور ایکتو بہاونا بہاتا تہا - دونوں نیوں سے واقف تہا - تینوں قسم کے غرور سے بری تہے - تینوں قسم کے پاپ چہوڑ دئے تہے - چاروں قسم کے تکلیف کسی کو نہ دیتے تہے - چاروں قسم - موجود تہی - پانچوں قسم کے دور کرنے والا تہا - پانچوں بر کار کے من دہرم میں ہوشیار تہے - فلسفہ کے چہہ مدرسوں کے فرق معلوم کر سکتے تہے - چہہ مذہبی رسوم کرتے تہے - سات نئے پاتے تہے - ۸ - انگ میں ہوشیار تہے - آٹہہ قسم کے جناچاریہ سیکہہ رکہے تہے - ۹ قسم کے برہم چاریہ پالتے تہے - دس دہرم پاتے تہے - گیارہ سراوک چاریہ پر عمل کرتے تہے - بارہ قسم کی تپشیا کرتے تہے - شرت کے بارہ انگ کو روشنی دینے میں چاند تہے - ۱۳ - آچاریہ کی صفتوں کے لئے مشہور تہے - ۱۸ الہیہ جو نیوں کا سراغ لگاتے تہے - تمام جیو جنس پر دیا کرتے تہے -
کونڈا کنڈانویہ کے آسمان کے سورج تہے - دیسی گن پستک کا گچہہ اور کنڈا کنڈانویہ گے . .
. . . . تین لوک کے راجاؤں کا پوجنیک راج دہرم کا گرو بہانو چندر سدہانت چکرورتی - سوم چندر سدہانت چکرورتی - چتور مکہہ بٹہارک دیو - سمبہانندی بٹہاچاریہ

بہٹارک دیو . . . . کیرتی ڈورکنک چندر ملدناری
دیو - نیمی چندر - ملدناری دیو - چاروں پترگنوں کے . . . . . . کلجگ کے
گن دہر بچاپش (۵۰) بیندر اور اون کے چیلے - ستی گورا سری - ستی سوماسری
ستی . . . . . . سری ستی دیوشری - ستی کنک شری نے
سمہ دیو اٹھائیس چیلوں کے گروہ کے - سال ہبا نندی میں پہاگن سدی اشٹمی کو
سری گومت دیو کے تیرتہہ میں ایک بڑا امیلہ کیا -
کتبہ نمبر (۱۱۴) الکندہ تگیلو کے چٹان کے سامنے ایک تپھر پر کندہ ہے -

کتبہ نمبر ۱۱۴

۱۳۷۶ع

تری ویددیو کا چیلہ پدم نندی دیو جو سری مول سنگ سے دیسی گن
اور پستکا گچھہ اور کوندکندانویہ سے متعلق تہا - سال نلا میں چیت سدی پکم سہ موار کو سرگ
لوک کو چلا گیا -
کتبہ نمبر ۱۱۵ - ایک چٹان پر کندہ ہے جو الکندہ بگیلو میں واقع ہے -

کتبہ نمبر ۱۱۵

۱۱۳۸ع

نیک نہاد بڑے منتری - اور بڑے بہادر - ماری یانی ڈنڈ ناتہہ کا چہوٹا بہائی بہرت مایا
ڈنڈنایک دان پن کرنے کے واسطے بہت مشہور ہوا - اوس نے بہرت اور باہوبلی کیولی کی
مورتیاں - بسادی - اور اس تیرتہہ کے دروازہ بنوائے - اور ایک بڑا کمرہ بنوایا -
اور چوڑی چوڑی پیڑیاں بہی بنوائی - سری گومت دیو کے گرد ایک بڑا کمرہ بنوایا

اور علاوہ بریں گنگاوادی ناد میں اسّی نئی بستیاں بنوائیں اور ۲۰۰ کہنڈر بستیاں دین کی مرمت کرائی - اور بڑی شہرت حاصل کی -

کتبہ نمبر (۱۱۶) وادی گل بستی کے مغرب میں ایک چٹان پر کندہ ہے -

کتبہ نمبر (۱۱۶)

سنہ ۱۶۸۰ء

ساکہا سمت ۱۶۰۲ سال سدہارتی میں ناگپ پایا کی بیوی - ہندام بک - سدہنہ پایا کا چہوٹا بہائی - دینکا پایا کا بیٹا - ہونپ پایا کا چہوٹا بہائی اور سترت ساگر وتی سیر کرنے کی غرض سے یہاں آئے -

ساتہہ ہی اس کے بہشت تپ - ناگو کا چیرا بیٹا - داپنا سیٹی کی بیوی - اور مادی گر کے جد گپ ناگو کا بیٹا سیر کرنے کے لئے آئے -

کتبہ نمبر (۱۱۷) ایک چٹان پر کندہ ہے جو کانجی گی بگیلو کے جنوب میں واقع ہے

کتبہ نمبر (۱۱۷)

سنہ ۱۶۶۹ء

سال سوریا میں اسج بدی ۷ کو سومنا تہہ پور کو ننگا ناد میں یادگار کا گانوں خیال کیا گیا -

کتبہ نمبر (۱۱۸) چوبیس تہہ تہنکر بستی میں واقع ہے -

کتبہ نمبر (۱۱۸)

سنہ ۱۶۴۸ء

۲ و ۱۰ × ۱ و ۳

ناگری حروف میں۔ (مرہٹی یا گجراتی زبان میں) چند آدمیوں کے نام جنہوں نے
چو بیسا ترتہنکر بستی کے واسطے چندہ دیا۔
کتبہ نمبر (۱۱۹) الندہ بگیلو کو جو سیڑھیاں جاتی ہیں اسکی مشرق میں چٹان پر کندہ ہے

کتبہ نمبر (۱۱۹)

سنہ ۱۰۶۲ء

"ناگری حروف میں"

سمت ۱۱۹ سال . . . . بیسا کہہ سدی . . . کاشٹھا سنگ میں
تعریف کی۔
کتبہ نمبر (۱۲۰) ایک چٹان پر واقع ہے جو پہاڑی پر چڑہنے کی سیڑہیوں کے مشرق میں واقع ہے۔

کتبہ نمبر (۱۲۰)

سنہ ۱۲۱۴ء

اراکیری کا بیر بیر ہپورائے کا بیٹا سنگہہ نایک۔
کتبہ نمبر (۱۲۱) برہم دیو منڈپ کے پیچھے چٹان پر واقعہ ہے۔

کتبہ نمبر (۱۲۱)

سنہ ۱۷۳۹ء

سال سدہارتی کانک سدی ۵ فتح کو ہری سری کے گری گوڑ کے بیٹے ہدنگا نے برہم دیو منڈپ دیدیا۔

کتبہ نمبر (۱۲۲) پہاڑی کے جنوبی ہٹی میں واقع ہے۔

کتبہ نمبر (۱۲۲)

سنہ ۱۱۸۰ع ۱۴ و ۹ × ۴

خلاصہ۔ پاما دیو ہیگیڈی کے بیٹے اور نیاکیرتی سدہانت چکرورتی کے چیلے ناگ دیو ہیگیڈی نے ناگ سمدر نامی ایک تالاب بنایا اور ایک باغ لگایا۔ رہن رکھنے والوں کے چیلوں نے وہ باغ اور زمین ناگ دیو ہیگیڈی کو دیدیا۔ اور اوس نے سری گومت دیو کی آٹھہ دربب کی پوجا کی واسطے پُن کر دیا۔

کتبہ نمبر ۱۲۳۔ ایک چٹان پر واقع ہے جو چینتالی کی چوٹی پر ہے۔

کتبہ نمبر ۱۲۳

سنہ ۱۸۲۰ع ۷ و ۸ × ۵ و ۱

پوتنا می سیٹی کی بیوی دیوی رما کے بیٹے چنّا نے منظپ اور آدی ناتھہ تیرتہہ بنوائے۔

شہر کے کتبے

کتبہ نمبر ۱۲۴ الہ آباد بستی میں ہے

کتبہ نمبر ۱۲۴

سمہ ۱۱۸۲ع ۷و۲۳ × ۳و۱۰

پرماتما کرے کہ معزز - کامل بیادواد - تینوں لوک کے مالک کا سلسلہ جین ساسن جاری رہے -

جین ساسن پہلے پہولے - جس سے پاپ دور ہوتے ہیں - اور جو جہوٹے اپدیشک کے اوپدیش کو اسطرح رد کرتا ہے جس طرح کہ سورج بادلوں کو تتر بتر کرتا ہے - ہوسل خاندان خوش قسمتی کی جنم بہومی تہا - اس کی شان وشوکت بہت بڑی تہی - وہ ایک زمین کے مانند تہا جسکے چاروں طرف سمندر ہیں - یا وہ سمت کہ جہاں خالص شہرت کا چاند نکلتا ہے - یا وہ جگہہ کہ جہاں پر بہت سی قیمتی چیزیں پیدا ہوتی ہیں - ہوسل خاندان کی لوگ ہمیشہ تعریف کرتے تہے - راجہ ونیا دیتہ بڑا طاقتور تہا - بڑا عالم تہا - اور دان کرنے میں پاراجیت کے مانند مشہور تہا - اگر دشمن اس سے بہت خوف کرتے تہے - اس کی انکساری سے عقلمند خوش ہوتے تہے - اوس کی بڑی طاقت نے دشمن کی فوج کو ڈرا دیا -

اس راجہ ونیا دیتہ کی رانی کیلی براسی تہی - نہایت خوبصورت تہی - نیک مزاج اور عالم تہی -

جیسے کہ ساچی اور اندر کے جینت پیدا ہوا تہا - ویسے ہی اب راجہ ونیا دتیہ اور اس کی رانی کیلی براسی سے ایرے انگا پیدا ہوا - جو ہمیشہ خوش رہتا تہا - اور رنج وغم اس کے پاس

تک نہ پھٹکنا تہا۔

وہ چالوکیہ راجہ کا دایاں ہاتہہ تہا۔ مغرور راجاؤں کے غرور دور کرنے میں مانند چکر۔ اپنے مداح پر بخشش کرنے والا۔ زمین جو اس کی شان و شوکت سے چمکتی تہی سفید کنول کے پہول۔ سرگ کے ہاتہی۔ خزاں کے بادل۔ یا چمیلی کی کلیوں کے مشابہ تہی۔ راجہ ایری انگاکی بیوی اکپلا دیوی تہی۔ جو نہایت خوبصورت تہی۔ نیک تہی اور پتی برتا استری تہی۔

ان دونوں کے تین بیٹے ہوئے۔ ۱ بلال۔ ۲ راجہ وشنو اور ۳ اودے دیتہ

راجہ وشنو نے اپنی نہور بازو سے مشرقی اور مغربی سمندروں تک حکومت پہیلائی اور اسطرح وہ ایک بڑا مشہور راجہ بن گیا۔ اور لوگ اوس کو یادو کل کا سورج کہتے تہے۔

گویا تر۔ تلون پور اور بانگرائے پور کے مضبوط قلعوں کو راجہ وشنو نے فتح کیا۔ اس نے اتنے قلعہ فتح کئے اور اتنے راجاؤں کو زیر کیا اور اتنے راجاؤں کو جنہوں نے اس کی اطاعت قبول کر لی تہی اعلیٰ عہدوں پر سرفراز کیا کہ اونکے گننے سے برہما بہی عاجز ہو گیا۔

جیسے شاندار وشنو بہگوان کی استری لکشمی تہی۔ اسیطرح یہہ لکشما دیوی۔ راجہ وشنو کی پٹ رانی تہی۔ جو ایسی خوبصورت تہی جیسے چاند۔ راجہ وشنو اور لکشما دیوی کی راجہ نرسنگہ پیدا ہوا۔ اگرچہ انکے خوبصورت ہونے کی وجہ سے اسکو اتنو کہتے تہے۔ لیکن اوس نے اتنو کی مانند عورتوں پر تیر نہیں چلائے۔ بلکہ لڑائی میں اوسنے بہادروں پر تیر چلائے۔ اور اون کو مغلوب کیا۔ لڑائی میں جو شخص اس کے پاس آیا۔ اور اس کی اطاعت قبول کی اوسکے لیئے وہ امرت کا سمندر تہا۔ لیکن جو شخص غرور سے بڑے بول بولتے تہے۔ اون کے واسطے وہ یم راج کے مانند تہا۔ یا قیامت کی آگ کے مانند یا شیر ببر۔

یہہ خوبصورت عورت۔ اکپلا دیوی۔ اردہہ انگی۔

اکپلا دیوی کے دانت بہت خوبصورت تہے۔ راجہ نرسنگہ کو اعلیٰ درجہ کی خوشی دینے والی تہی۔ اور پٹ رانی بننے کے لئے بخوبی موزوں تہی۔ راجہ نرسنگہ اور اس کی رانی اکپلا دیوی

کے راجہ بلال پیدا ہوا۔ وہ بہت نیک چلن بڑا لائق۔ اور بڑا فاتح تہا۔ اور زبردست دشمنوں کو ہلاک کرتا تہا۔ بیر بلال دیو مخالف راجاؤں کے واسطے ایسا تہا جیسے ہاتہی کے واسطے شیر ببر۔ کنول کے پہولوں کے لئے چاند۔ پہاڑوں کے لئے بجر۔ تاریکی کے دور کرنے میں سورج۔ دشمنوں کو جلانے کے لئے قیامت کی آگ۔

جب بیر بلال دیو نے قیامت کی مانند لڑائی میں آگے ہوکر نقارہ جنگ بجایا تو راجہ لالہ کی خوشی جاتی رہی۔ راجہ گرجرا کو لڑائی کے خوف سے بخار چڑہ آیا۔ راج گولا کا یہہ حال ہوا۔ کہ گویا اس کی برچھی لگی ہے۔ راج چولا کے کپڑے گر پڑے اور راجہ بلو کے خوف سے رونگٹے کھڑے ہوگئے۔

جبکہ جلدی سے اودے رس اپنی زور بازو کے گہمنڈ سے لڑنے کو تیار ہوگیا۔ راجہ بلال نے کوچ کیا اور قلعہ اچانگی میں اوس کو گھیر لیا۔ (راجہ بلال کے ہاتہیوں نے قلعہ اچانگی کو سطح زمین کے برابر ہموار کر دیا)۔ اور راجہ پانڈیہ اس کی رانی۔ اس کے خزانہ۔ اس کے باپ اور اسکے گہوڑوں کو گرفتار کرلیا۔ راجہ بلال نے قلعہ اچانگی کا محاصرہ کیا جس کو مدت سے راجاؤں نے ناقابل تسخیر خیال کر رکھا تہا۔ اوس کو لوٹا اور اوس کے راجہ کام دیو کو پکڑ لیا (جو اودے رس کے نام سے مشہور تہا۔) اور اس کے خزانہ۔ اس کی رانی۔ اسکے گھوڑوں پر قابض ہوگیا۔

پانچ بڑی نوبت کا مستحق۔ مہا منڈلیشور۔ دوارادتی کے شہر کا حاکم سرداروں کے لئے جنگل کی آگ۔ پانڈیہ خاندان کے کنول کے پہول کے لئے ہاتہی۔ سرداروں کا شکار کرنے والا۔ چولا کی راجدہانی کا لوٹنے والا۔ لڑائی میں تند۔ کلجگ کا کام۔ شاعروں کو بھوجن دینے والا۔ دان دینے سے خوش ہونے والا۔ دیوی باسنتی کا کی نعمت کا حاصل کرنے والا۔
یادو کل کے آسمان کا سورج۔ راجاؤں کا چوڑامنی۔ لڑائی کرنے کا مشتاق۔ ملپاؤں کا حریف سنی وار سدہی۔ گری درگا مل کا حریف۔ نیک بہادر تری بہون مال۔ تلاکڈو۔ کونگو نانگلی۔ نولمبوادی۔ بنواسی اور ہنگل کا فتح کرنے والا۔ زبردست بیر گنگ۔ بہادر ہوسل بیر بلال دیو جنوبی سلطنت پہ عقلمندی و دانائی سے اور امن و امان سے سلطنت کر رہا تہا

بدوں کو سزا دیتا تہا اور نیکوں کی حفاظت کرتا تہا۔
اس کے کنول جیسے چرنوں میں رہنے والا۔

خلاصہ - چندر مولی کا دیو - جینندر بہگوان - اس کا راجہ بیر بلال دیو - اس کا باپ شنبہو دیو - اس کی ماں اکوی تہی - وہ ایک فاضل اجل برہمن تہا - اور بیر بلال کا منتری ہو گیا تہا -

اکی بیوی **اچی ییکا** تہی جو سچی گنگا دیوی تہی - اور اوس کے کل کا حال یوں لکہا ہے - کہ ماسوادی نادمیں ایک سراوک (جین) شونا نایک تہا - اس کی بیوی **چنڈوی** تہی انکا بیٹا **بچے باما دیو** تہا - اس کا بہائی واتے نایک تہا - اوس کی بہن کالوی تہی - اس کی بہن اچلادیوی مساوادی کے راجہ ہمادی کی بیوی تہی - اس کا بہائی سون نایک تہا - سون نایک کی بیوی باچوی تہی - انکا بیٹا دیسی ڈنڈ نایک بامیا نایک تہا - جس کی بیوی **ڈدیوی** تہی جو **مالی سیٹی** اور **ماہو سیٹی کوتی** کی لڑکی تہی -

بامیا نایک کا چہوٹا بہائی مارا تہا - اور اس کی چہوٹی بہن اچلادیوی تہی - اچلادیوی کی چہوٹی بہن چنڈری تہی - اور ان کا سب سے چہوٹا بہائی **کام** تہا جیسے سری اور وشنو کا بیٹا کو سوماستر تہا - اور شنبہو اور پارتی کا بیٹا - شدوون - (شنکہہ) ویسے ہی چندر مولی اور اچی لیکا کا بیٹا **سوم** ہوا - اس کا دیو جنیشر بہگوان تہا - اس کا گرو نیا کیرتی اس کا خاوند چندر مولی تہا - وہ اچلادیوی سے زیادہ مشہور ہوئی -

اچلادیوی بالا چندر منی کے چرنوں کی بہگت تہی اور مشہور نیا کیرتی منی کی چیلی تہی - اس نے بیلگولہ تیرتہہ میں سری پارس دیو کے واسطے ایک خوبصورت مندر بنوایا -

وہ گرو **سری مول سنگ - دیسی گن - پستک گچہہ** اور **کونڈ اکند انو یہ** سے متعلق تہا - وہ چندر سدہانت دیو کا بیٹا تہا - اس کے چیلے بہانو کیرتی منی پا - پر بہو چندر دیو میگہہ نندی منی - پدم نندی برتی - اور نیمی چندر منی تہے - بالا چندر منی پاکی تعریف - جیسے کہ گوری نے تپشیا کرکے چندر مولی (شو) کو جیت لیا تہا - ویسے ہی اب اس نے اپنے پتی چندر مولی کو جیت لیا -

سالکھا سمت ۱۱۰۴ سال پلاوا میں پوہ بدی تیج جبہ کو سورج کے شمال کی طرف جانیکے وقت سردار چندر سولی نے اودیں پارس ناتہہ سوامی کے مندر کے واسطے جو بیل گول نیبر نیہہ میں اسکی بیوی اچلا دیوی نے بنایا تہا۔

بامیاں بلی کا گانوں فیاض راجہ بیر بلال سے مانگا اور راجہ بیر بلال نے وہ گانوں ہمیشہ کے لئے پارس دیو سوامی کے مندر کے واسطے وقف کردیا۔ اور اچلی نے بالاچندر منی کے چرنوں کو دہوکر جنا پتی کے واسطے وہ نذرانے دے دئے جو راجہ نے اسکو دئے تہے۔

اس گانوں کی حدود اربعہ لکہی ہوئی ہیں۔ جو اسطرح سنکلپ کیا گیا تہا۔ اور اچلی نے بگا دیلکری میں بام گاٹ کا گانوں باچ سے خریدا جو کیسی تیا کا چہوٹا بہائی تہا اور اس کو وقف کردیا۔ اس کی حدود اربعہ لکہی ہوئی ہیں۔ اور تمام دیسی گن۔ نندی گن اور نگر تاس نے گومت دیوتا کی آٹہہ پرکار کی پوجا کے واسطے رقوم دینے کا اقرار کیا۔

کتبہ نمبر (۱۲۵) اکنا بستی کے بڑے دروازہ کے جنوبی دیوار پر واقعہ ہے۔

کتبہ نمبر (۱۲۵)

سنہ ۱۴۴۶ء اوگ ۵×۵

سال کشایا میں دوسرے بیساکہہ بدی چودش کو منگل کے دن وہ بینظیر بہادر دیورات موکش کو پراپت ہوگیا۔

کتبہ نمبر (۱۲۶) و ۱۲۷ مشرقی زاویہ پر واقع ہے۔

کتبہ نمبر ۱۲۶

سنہ ۱۴۴۰ء اوگ ۴×۴

سال تارن میں بہادون بدی دسمی سوموار کو ہری پربرائے سرگ لوک کو چلے گئے۔

کتبہ نمبر ۱۲۷

۱۴۴۶ء

نمبر ۱۲۵ کے مانند ہے۔

کتبہ نمبر (۱۲۸) نگر جنالیہ کے باہر واقع ہے۔

کتبہ نمبر ۱۲۹

سنہ ۱۲۶۶ء ۲ و ۷ × ۱ و ۱۱

خلاصہ۔ نیاکیرتی برتی راجہ کی استوتی ۔ اسکے چیلے بہانوکیرتی سدہانت دیو بالاچندر دیو۔ پربہو چندر دیو۔ میگہہ نندی بہٹارک دیو۔ پدم نندی دیو۔ نیمی چندر پنڈت دیو اور نیاکیرتی دیو تہے۔

بیل گول تیرتہہ کے سوداگروں کی استوتی

ترجمہ۔ وہ ساسن نیاکیرتی دیو نے گومت پور کے نگرتاس کے لئے بڑی بہنڈاری رام دیو نایک کے سامنے لکہا۔ یہہ رام دیو نایک سومیشور دیو کا منتری تہا جو زبردست راجہ ہیر بلال دیو کا بیٹا تہا۔ سال اکشایا سے گومت پور کا ہر ایک ساہوکار اپنے جمع روپیہ پچی کس ۸ پہن ۔ جبتک سورج ۔ چاند ۔ اور ستارے ہیں دیا کریگا۔ اور اسکو شانتی رہے گی راجہ کے ظلم یا انصاف سے تیلیوں کے کولہو میں جو کچہہ نقصان یا خرچ ہوگا اس جگہہ کا آچاری اسکو ادا کرے گا۔

اگر اس ساسن کے قواعد کی پابندی نہ کرکے اس تیرتہہ کے ایک یا دو باشندے آچاری کو صلاح پر دیویں اور شرارت سے آچاری کو کم شرح لینے پر آمادہ کریں تو وہ اس مجمع اور راجہ کا باغی شمار ہوگا سوداگر قرعہ اندازی نہ کریں گے ۔ اور قدیمی خیگی کو جاری رکہیں گے اگر نگرتاس اس بات کا لحاظ نکریں تو ان پر اس خیرات کے برباد کرنے کا الزام ہوگا۔ نہ کہ آچاری اور شریر آدمیوں پر۔

اگر ایک یا دوسر گروہ اشخاص نگر تاس کی مرضی بغیر آچاری کے گھر یا محل میں گھس جاویں تو وہ اس مجمع کے باغی ہیں۔

جو شخص کہ اس قاعدہ کی پابندی نکریں۔ اونکو دریائے گنگا کے کنارہ پہ گائے اور برہمن کے مارنے کا پاپ لگے گا۔

وہ جو اپنا کیا ہوا یا دوسرے کا کیا ہوا دان اٹھا لیتا ہے وہ ساٹھہ ہزار برس تک کیچڑ کا کیڑا بنا رہتا ہے۔

کتبہ نمبر ۱۲۹ نگر جبالیہ کے اندر جنوب کیطرف واقع ہے۔

کتبہ نمبر ۱۲۹

سنہ ۱۲۸۳ع — اوا ا × او ۲

جین ساسن کی استوتی۔ میگہہ نندی کی استوتی۔ ہوسل خاندان کی استوتی۔ ساکہا سمت ۱۲۰۵ سال چیتر بہانو شراون سدی دسمی جمرات کو نیمی چندر پنڈت دیو کے چیلے بالاچندر دیو نے۔ راج گرو اور انگلیشور دیسی گن کے سردار نے جو سری مول سنگ سے متعلق تہا۔ اور تمام سوداگروں نے۔ بلاٹکر گن کے سردار نے اور میگہہ نندی سدہانت چکرورتی دہوسل راجاؤں کا راج گرو) نے نگر جبالیہ کے آدناتہہ سوامی پر چڑہاوا چڑہانے کے واسطے رچناہلی میں کچہہ زمین دی۔

کتبہ نمبر ۱۳۰ نگر جبالیہ میں شمال کی طرف ہے۔

کتبہ نمبر ۱۳۰

سنہ ۱۱۹۶ع — ۳ و ۹ × او ۷

پہیا تمارے کو سنز۔ کامل بیاد واد۔ تینوں لوک کے مالک کا مسئلہ جین ساسن جاری

رہے۔
ہوسل خاندان خوش قسمتی کی جنم بھومی تہا۔ اس کی شان وشوکت بہت بڑی تہی۔ وہ ایک ایسی زمین کے مانند تہا جس کے چاروں طرف سمندر ہیں۔ یا وہ سمت کہ جہاں خالص شہرت کا چاند اگتا ہے۔ یا وہ جگہہ کہ جہاں بہت سی قیمتی چیزیں موجود ہیں۔ لوگ ہوسل خاندان کی تعریف کرتے ہیں
راجہ وینیا دیتیہ بڑا طاقت ور تہا۔ بڑا عالم تہا۔ بڑا دانی تہا۔ پاراجیت کی مانند مشہور تہا اور اس کے دشمن اس سے بہت خوف کرتے تہے۔ وینیا دیتیہ کا بیٹا ایری انگا تہا۔ اور وینیا دیتیہ کا پوتا وشنو تہا۔ اور وشنو کا بیٹا نرسنگہ تہا۔
لالہ کی خوشی جاتی رہی۔ مارے ڈر کے گرجرا کو سخت بخار چڑہ آیا۔ گولا برچہی سے چہدا ہوا تہا۔ چولا نے اپنے کپڑے ڈالدے۔ جبکہ وہ لڑائی کے وقت اپنا ڈہول بجاتا تہا تو بیر بلال دیو مخالف راجاؤں کے لئے قیامت کی آگ تہا۔
اچانگی کے قلعہ کا محاصرہ کرکے جسکو مدت تک راجاؤں نے ناقابل تسخیر خیال کر رکہا تہا راجہ بلال نے اوس کو لوٹا اور اوس کے راجہ کام دیو۔ (مشہور اودے رس) کو پکڑ لیا اور اسکے رانیوں اوس کے خزانہ اور گھوڑوں پر قابض ہو گیا۔
پانچ بڑی نوبت کا مستحق۔ مہا منڈلیشور۔ دوارا دتی کے شہر کا حاکم۔ سرداروں کے لئے جنگل کی آگ۔ پانڈیہ خاندان کے کنول کے پہول کے لئے ہاتہی۔ سرداروں کا شکار کرنے والا۔ چولا کی راجدہانی کو لوٹنے والا۔ کلجگ کا کام۔ شاعروں کو بہوجن دینے والا۔ دان دینے سے خوش ہونے والا۔ دیوی باسنتی کالی نعمت کا حاصل کرنے والا۔ یادو کل کے آسمان کا سورج۔ راجاؤں کا چوڑامنی۔ لڑنے کا مشتاق۔ ملپاؤں سنی وار سدہی۔ گری درگامل کا حریف۔ نیک تہا دتری بہون مال۔ تلاکدڑو۔ کونگو۔ نانگلی۔ نولمبواڈی۔ بنواسی اور ہنونگل کا فتح کرنے والا۔ زبردست بیر گنگ۔ بہادر ہوسل بیر بلال دیو جنوبی سلطنت پر عقلمندی اور دانائی سے امن وامان کے ساتھ سلطنت کرتا تہا۔ بدوں کو سزا دیتا تہا۔ اور نیکوں کی حفاظت

کرتا تہا۔

اپنے ہاتہہ کے ڈنڈے سے تمام دشمنوں کو بہگا دیا۔ اور اس زمین کے بیچ میں جسکے چاروں طرف سمندر رہتے۔ ٹہرا رہا۔ بیل گول کے تیرتہ میں گومٹ سوامی اور پارس ناتہہ وغیرہ کے عالیشان مندر تہے۔ اوس کا مہا منڈلاچاریہ نیاکیرتی برتی راجہ تہا۔

نیاکیرتی برتی راجہ کے چیلے یہ تہے۔ دم نندی تری وید دیو۔ بہانوکیرتی۔ سدہانت دیو بالاچندر دیو۔ پربہوچندر دیو۔ میگہہ نندی بہٹارک دیو۔ منتری وادی بہٹارک دیو اور نیمی چندر پنڈت دیو۔

مہا منڈلاچاریہ نیاکیرتی چکرورتی کا ایک معتقد تہا۔ جو سری سول سنگ دیسی گن پستک گچہہ اور کونڈاکنڈ انویہ کا زیور رہتا۔

خلاصہ۔ منتری ماما دیو کا بیٹا ناگ دیو۔ اس کی بیوی چنڈہ دی تہی جو پٹن سوامی گن مل سیٹہ اور ماتوی کی بیٹی تہی۔ ناگ دیو اور چنڈہ دی کا بیٹا پٹن سوامی مالی دیو تہا۔

پاما دیو اور جوگوی کے پٹن سوامی مالی دیو پیدا ہوا۔ پٹن سوامی مالی دیو اور کملا دیوی کا بیٹا ناگ دیو حاکم چنڈالی تہا۔

بسیر بلال پٹن سوامی ناگ نے نرت کا کمرہ اور پارس ناتہہ سوامی کا چبوترہ اور بیدی بنائی نیاکیرتی چکرورتی کے وفات کی یادگار میں اس نے ایک مکان اور ایک سمادہہ بنائی اور کٹہہ پارس دیو کے بسادی کے سامنے پتہر کا ستون اور نرت کا کمرہ بنایا۔ اس کے بعد اس نے نگر جنالیہ بنایا۔ بیلگولہ تیرتہہ کی سوداگروں کی استوتی۔ جنہوں نے اگر جنالیہ کے واسطے چندہ دئے۔

سا کہا سمت ۱۱۱۸ سال راکشش بہادون بدی ٹہہ واجبرات کو یہہ نذرانہ دئے گئے۔ نگر جنالیہ کی بائیں طرف سودالیری باغ۔ چہہ سلاگی وہان کا کہیت۔ اُدوکا کے گہر کے سامنے تالاب کے نیچے ۱۰ کلوگا بارانی زمین کیتی سیٹی کے بازار کے جنوب کی طرف جو نگر جنالیہ کے شمال کی طرف ہے دو مکان۔ اور دو کانوں کی قطاریں۔ ۲۰ کولہو اور ایک

گھر کے لئے پانچ ہیں۔ اور شہر میں ذخیرہ رکھنے کے لئے ۲ ہیں۔

کتبہ نمبر ۱۳۱ نگر جنالیہ کے اندرونی دروازہ کے شمال میں واقع ہے

الف

کتبہ نمبر ۱۳۱

نمبر ۱۲۸ ۶ × ۱

ساکھا سمت ۱۲۰۳ سال پر ماوی منگسر سدی دسمی جمرات کو نگر جنالیہ کے پوجاریوں نے بیلگولہ تیرتھ کے باشندوں کے ساتھ مندرجہ ذیل عہدنامہ کیا۔

نگر جنالیہ کے آدی دیو کی بارانی اور چاہی زمینوں کو ہم کاشت کرائیں گے۔ اور اس کی آمدنی اس دیوتا کی آٹھ درب کی پوجا پر صرف کریں گے اور ہر روز وہ چڑھاوا چڑھاویں گے جو باشندوں نے مقرر کیا ہے۔ ہمارے خاندان میں سے اگر کوئی شخص اس زمین کو رہن کریگا یا بیچ دے گا۔ یا اس کو ٹھیکہ پر اوٹھاوے گا تو وہ راجہ اور اس مجمع کا باغی ہے۔ اس طرح ہم اقرار کرتے ہیں اور لکھے دیتے ہیں۔ اس اقرار نامہ پر سری گومت ناتھ کے دستخط ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے اس اقرار نامہ کو منظور کیا۔

اور ٹی گری کے سوننانے بیلگولہ تیرتھ کے نگر جنالیہ کے آدی دیو پر دودھ چڑھانے کے واسطے ہمیشہ کے واسطے پانچ گڈیانہ دینے منظور کئے۔ (گڈیانہ ایک پیمانہ ہوتا ہے جس میں سوا ہال دودھ آتا ہے)۔

(ب)

کتبہ نمبر ۱۳۱

نمبر ۱۲۸ ۸ × ۱

سال سرودہاری میں دوسرے بہادوں سدی پنجمی ۵ جمعرات کو بیلگولہ تیرتہہ کی جناناتھہ پور کے باشندوں نے آپس میں یہہ اقرارنامہ کیا۔

نگر جنالیہ کے آدی دیو کے مندر کی مرمت اور دیگر اغراض کے واسطے ان دونوں شہر کے باشندوں نے آدی دیو کے واسطے سنکلپ کرکے فی صدی ایک گڈیانہ نفع پر دینا منظور کیا۔

جو اس کے خلاف کرے گا وہ لاولد مرجاوے گا۔ اور وہ دیوتا۔ راجہ اور اس جماعت کا باغی ہوگا۔

اس پر سری گوست دیو کے دستخط ہیں جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ تمام باشندوں نے اس اقرارنامہ کو منظور کیا۔

کتبہ نمبر ۱۳۲ ا مر ماناگی بستی کے دروازہ کے جنوب میں واقع ہے۔

کتبہ نمبر ۱۳۲

سنہ ۱۳۹۰ء اوہ۵×۱اوے

بہون چوڑامنی کے چینالیہ کو ابہنوا چاروکیرتی پنڈتاچاری نے بنایا تہا جو سری مول سنگ دیسی گن۔ پستکا گچہہ اور کونڈ اکندانویہ سے متعلق تہا۔ اسکو بیلگولہ کے ماگی نے خوب طرح سے آراستہ کیا۔

کتبہ نمبر ۱۳۳ ماناگی بستی کے دروازہ کے شمال میں واقعہ ہے۔

کتبہ نمبر ۱۳۳

سنہ ۱۳۹۰ء اوہ٦×۱اوہ

پنڈت دیو کے چیلے۔ ناگ گونڈا۔ بیلگولہ کے ناگ چینا گونڈا کا بیٹا۔ اور منوگا

سون پی کے کال گونڈا وغیرہ نے مانگی کی بنائی ہوئی بستی کے واسطے ڈوڈن کیتی کے
بارانی اور چاہی کہیت دیدئے۔
جو شخص اس کو مٹاوے وہ بنارس میں ہزار گائے مارنیکا پاپی ہوگا۔ جے ونتی رہو۔

کتبہ نمبر ۱۳۴ و ۱۳۵ مانگی بستی کے جنوبی دیوار پر واقعہ ہے۔

کتبہ نمبر ۱۳۴

سنہ ۱۵۳۲ء

" جین ساسن اور گومت سوامی کی استوتی "

سال نندن میں پوہ سدی تیج انوار کو گراسوپی کے ہری آیا کے چیلے گوشنا نے گومت ناتھ کے سامنے اس کو لکھا اور نیچے کی پہاڑی پر ایک چھوٹی سی بستی بنائی۔ شمالی دروازہ پر تیز بستیوں کی اور مانگی بستی کی مرمت کی۔ ہگا یہ بستی کی مرمت کی۔

کتبہ نمبر ۱۳۵

سنہ ۱۵۳۹ء

سال پکاری سراون سدی پڑوا کو گراسوپی کے سری متی اویگال نے اپنے گرو کے بہت سے آدمیوں کے ساتھ۔ . . . .

کتبہ نمبر ۱۳۶ و ۱۳۷ بہنڈاری بستی کے مشرق میں ہے۔

کتبہ نمبر ۱۳۶

سنہ ۱۳۶۸ء ۳ و ۴″ × ۲ و ۲″

راجہ رامانوجاچتی بڑا معزز شخص تہا - سری رنگ راجہ کے کنول جیسے چرنوں کا داس تہا - اور پاک وشنو کے مندر کا راستہ بتلانے والا تہا - ساکھا سمت ۱۲۹۰ سال کلکا بہادوں سدی ٹپروا جمعرات کو جبکہ بنیک مہامنڈلیشور - مخالف راجاؤں کا فتح کرنے والا - اور اقرار سے پہرنے والے راجاؤں کا سزا دینے والا - بیر بکارائے حکومت کر رہا تہا جینی اور وشنو کے درمیان جہگڑا ہوا - اور انیگونڈی - ہوساپٹن - پنیا گونڈی - اور کلیدپٹن کے ضلعوں کے جینیوں نے بکارائے سے درخواست کی کہ وشنو ہم کو ستاتے ہیں - مہارائے نے اٹھارہ ضلع کے سری وشنو خاصکر کوئل - ترومل - پرومال کویں - ترونارایں پورہ کے ویشنو - تمام اچاری - تمام سمایا - معزز آدمی - سادہو - پوجاری - اپدیشک - ترکول چہیاکول - کو بلا کر یہ کہا کہ ویشنو مت اور جین درشن میں کوئی فرق نہیں ہے - اور جینیوں کے ہاتہہ وشنو کے ہاتہہ میں دیئے - اور یہ فیصلہ کیا کہ اس جین درشن میں بموجب رواج قدیم کے پانچ بڑی نوبت اور کلس کا استعمال کیا جاوے گا - اگر جین دہرم والوں کو وشنوؤں کی طرف سے تکلیف ہوئی تو اونکی اسیطرح حفاظت کی جاوے جیسے کہ وشنوؤں کی -

سری وشنو سلطنت کی تمام بستیوں میں اس فیصلہ کو مشتہر کریں گے اور جبتک سورج اور چاند قایم ہیں - وشنو سماج جین درشن کی حفاظت کرتی رہیگی وشنو اور جینیوں میں مطلق کچہہ فرق نہیں ہے -

سلطنت کے جینیوں نے فی گہر ایک فنم فی سال بیلگولہ کے نیبرنہہ کے دیوتا کی حفاظت کیواسطے دینا منظور کیا - اور ترومالی کے وشنوؤں نے جینیوں کی مرضی سے دیوتا کی حفاظت کے لئے ماہ بماہ ۲۰ - نوکر رکہنے کا ارادہ کیا - اور باقی رقم سے کہنڈر جنالیہ کی مرمت کرنیکا ارادہ کیا - اور کہ یہ رواج سال بسال ہوتا رہے گا -

جو شخص اس قاعدہ کو توڑے گا - وہ راجہ - اور سنگ کا باغی ہوگا - خواہ آچاری ہو خواہ گانوں کا سرگروہ شخص ہو - جو کوئی اس دہرم کے کام کو توڑے گا - اوس کو دریائے گنگا کے کنارہ پر برہمن یا گائے کے مارنیکا پاپ ہوگا - جو شخص کہ اپنے دان

کی ہوئی اور دوسرے کی دان کی ہوئی زمین واپس لیگا۔ وہ ساٹھہ ہزار برس تک کیچڑ کا کیڑا بنتا رہیگا۔

کلے ہاکے . . . . . سیٹی اور لبادی بٹی نے بگا رائے کے پاس درخواست دی۔ تردمالی کے وشنویوں نے . . . . . مرمت کی۔ اور دونوں جینیوں اور وشنوؤں نے باتفاق رائے لبادی سیٹی کو سنگ نایک کا خطاب عطا کیا۔

کتبہ نمبر ۱۳۷ الف

(تاریخ کتبہ سنہ ۱۶۱ء ہ و ۱۰ آگ × ۳۴ و اگ)

اس کتبہ کا پہلا حصہ شعر یعنی ترسنگہ کی چہلدار آنکہہ تک سوائے دوسرے اشلوک کے کتبہ نمبر ۱۲۴ سے مطابق ہے۔ اس کے بعد یہ لکہا ہوا ہے کہ بن کی آگ کے شعلہ (مخالف راجاؤں کا غرور) کے واسطے آخری طوفان کا بادل۔ لیمپ (مخالف راجہ کے واسطے ریت کا طوفان۔ سانپ (مخالف راجاؤں) کے واسطے چیل۔ کنول کے پہول (مخالف راجاؤں) کے گرومکے واسطے ہاتہی۔ پہاڑ (مخالف راجاؤں) کے واسطے چکر۔ ہاتہی (مخالف راجاؤں) کے واسطے شیر ببر۔ ایسا نرسنگہ راجہ تہا۔

پانچ بڑی نوبت کا مستحق۔ مہامنڈلیشور۔ دواراوتی کے شہر کا حاکم۔ ہمسرداروں کے لئے جنگل کی آگ۔ پانڈیہ خاندان کے کنول کے پہول کا ہاتہی۔ سرداروں کا شکار کرنے والا۔ چولا کی راجدہانی کا لوٹنے والا۔ لڑائی میں تند۔ کلجگ کا کام۔ شاعروں کو بہوجن دینے والا۔ دان کرنے سے خوش ہونیوالا۔ دیوی یاسنتی کا کی نعمت کا حاصل کرنیوالا یادوکل کے آسمان کا سورج۔ راجاؤں کا چوڑامنی۔ لڑانے کا مشتاق۔ ملپاؤں

سنی دارسدہی اور گری درگا مل کا حریف - نیک نہاد تری بہون مال - تلا گڈو - کونگو
نانگلی - نولمبوادی - بنواسی اور ہنوگل کا فتح کرنے والا - زبردست بیر لنگ بہادر ہوسل
نرسنگہ دیو جنوبی سلطنت پر عقلمندی اور دانائی سے امن وامان میں سلطنت کرتا تھا -
بدوں کو سزا دیتا تھا - اور نیکوں کی حفاظت کرتا تھا - اپنے باپ راجہ وشنو کے کنول جیسے
چرنوں میں رہنے والا -

خلاصہ - ہلّا جہوپا راجہ نرسنگہ کا منتری تھا - اس کا باپ واچی بنس کا کیش
راجہ تھا - اس کی ماں . . . . اس کا دیوار ہن - اس کا حاکم
ہلّا دو راجہ کا جواہر نرسنگہ - (بہنڈاری ہلّاپایا ہلّنا کی استوتی)

اگر کوئی شخص یہ سوال کرے کہ اول سے جین دہرم کا ترقی دینے والا کون تھا - تو جواب
یہہ ہو گا کہ - راجہ رچہل کا منتری رائے - اسکے بعد راجہ وشنو کا منتری گنگ اور اسکے بعد
راجہ نرسنگہ دیو کا منتری ہلّا - اوس کا گرو کوکت سین مل دہاری دیو تھا -

بانکی پور میں ادپے نانت کا بنایا ہوا جین مندر جو کہنڈر پڑا تھا - اس کو از سر نو بنایا - اور
کلی دت نے جین مندر کو بہی جو اب کہنڈر ہو گیا تھا - از سر نو بنایا - اور بہت اونچا بنایا -
کلی دت اس کو اس واسطے کہتے تہے کہ وہ پہلے قزاق تھا - اور زنا کار تھا -
اور کوپنا کے بڑے تیرتہہ میں ۲۴ جن منیوں کے سنگ کے واسطے زمین اور روپیہ دیدیا
اور اس مشہور تیرتہہ کلنکیگری میں جسکو پہلے گنگ راجاؤں نے بنایا تھا اور جس کا صرف
نام ہی نام باقی رہ گیا تھا - اس نے جین مندر بنایا جو نہایت اونچا تھا - اور کلنکیگری
میں پانچ بڑی بستی اور پانچ خوبصورت تالاب بنائے -
ہلّا جہوپا کے نیک اوصاف کا بیان کرنا سخت مشکل ہے - کیونکہ کوئی شخص نہیں بتلا سکتا
کہ سمندر میں کتنا پانی ہے -

نیز اس نے بیلگولہ کے تیرتہہ میں ۲۴ تیرتھنکروں کے واسطے ایک مندر بنایا - اس نے
ایک بڑا جین مندر بنایا جو گومت دیو کے مانند گومت پور کے لئے زیور تھا - اور تجبرہ -
نرت کا کرہ - پتھر کا جین مندر - محل اور ۲۴ تیرتھنکروں کے واسطے ایک مندر بہی بنایا -

گن چندر سدھانت دیو کے چیلے نیاکیرتی سدھانت دیو کی استوتی - جو سری مول سنگ پستکا گچھہ اور کونڈ اکنڈانویہ کے لئے ایک زیور تہا۔

اور تمام اطراف میں ملک فتح کر کے واپس آنے پر راجہ نرسنگہ نے بڑی خوشی سے گمت سوامی اور پارس ناتھ جی اور ۲۴ تیرتہنکروں کے واسطے سونیر کا گانوں دیدیا - اور مہا منڈلا چاریہ نیاکیرتی سدھانت چکرورتی کو آچاری مقرر کیا - ہلا ڈنڈادہی پا نے جو جین مندر بنایا تہا - اس کو دیکہکر راجہ نرسنگہ بہت خوش ہوا - اور اسکے کہنے سے راجہ نرسنگہ نے سونیر کا گانوں ہمیشہ کے واسطے دیدیا - (گانوں کی حدود) سونیر کے دیہہ کی آمدنی آچاری کے مکانات اور دیگر مکانات اور بسادی کی مرمت میں - دیوتاؤں کی پوجا اور آرائش میں - بسادی کے جاتری اور رشیوں کو بہوجن دینے میں استعمال کی جاوے -
پرماتما کرے کہ تیرتھ پارس دیو - ہلا راجہ اور اس کی رانی پدماوتی کو تندرستی - عمر دراز - شان و شوکت اور اقبالمندی دیوے - پدملا دیوی اور بہانو کیرتی برتی کی تعریف -
سنیاپتی ہلا پا نے نیاکیرتی نیتئور کے بیٹے بہانو کیرتی جتی کو سونیر کا گانوں سنکلپ کر دیا -

کتبہ نمبر ۱۳۷ ب

۴ × ۱۰"   ۱۲۷۸ء

ساکہا سمت ۱۲۰۰ سال باہودہان چیت سدی پڑواجبہ کو بہنڈاری آیا کی بسادی کے دیوتا پر روزمرہ دودھ چڑہانے کے لئے - ہمیشہ کے لئے مہامنڈلا چاریہ مادوے چندر دیو کے چیلے منی چندر دیو نے - ½ گنڈیانہ - اور ½ ۲ فنم دو پیمانہ دودھ کے واسطے دے - چندر پربہو دیو کے چیلے پدم نندی نے سات پا اور ایک دا دے - ساتن کے بیٹے اور مہامنڈلا چاریہ نیمی چندر دیو کے چہوٹے بہائی پدو سانے ۲ گا اور ۲ پا دے - بوپی سیٹی کی

چہوٹے بہائی پارس دیونے ایک گا ۲½ پا دے - مادہیانے ایک گا ۲½ پا دئے - اسکے چہوٹے بہائی پارس دیونے ایک گا - ۲½ پا دئے - پدومنا کے بیٹے چکنا نے ½ اگا - ایک پا دئے - اور بہراتی یکاّ کی بیٹی بینی ویکاّ نے ۸ پا دئے -

کتبہ نمبر ۱۳۷ ج

سنہ ۱۲۹۶ع

۲ و ۶ × ۱۰

سری مول سنگ کے گروہ نے جو مہامنڈلاچاریہ اور راج گرو تہے - سال ورلکی آساڑہ سُدی پنجمی کو یہہ کہا کہ جو کچہہ تم کو دہاں کے کہیت - بارانی زمین - بنجر - درخت وغیرہ اور بسادی کے کہنڈر سے حاصل ہوا ہے - اور جو گومت دیو - پارس دیو بنڈار یہ بسادی کے سری بلب دیو اور دیگر بڑی بسادیوں سے متعلق ہے - اپنے پاس رکھو اور بیلگولہ تیرتہہ کے تمام رئیس - کیا ہونا تہہ لے کسان اور رعیت کا یہ حکم ہے کہ پانچ گنڈیاں جو شمبہو دیونے ناجائز طور پر سری بلبیہ لیکے نا دو ورالی پر صرف کئے تہے اون دیوتاؤں اور بلب دیو کے تیوہار (میلہ) پر خرچ کئے جاویں - اور مندرجہ صدر آمدنی کے وسائل اور اس گانوں کی خفیف آمدنی بہی اون دیوتاؤں اور بلب دیو کے تیوہار پر صرف کئے جاویں -

کتبہ نمبر ۱۳۸ بہنڈاری بستی کے مغرب میں واقعہ ہے

کتبہ نمبر ۱۳۸

سنہ ۱۱۶۰ع

۵ و ۱۰ × ۲ و ۹

خلاصہ جین ساسن کی استوتی -

یادوکل کے ہوسل منس میں دینیے دیت ہوا - دینیے دت کی بیوی کیلیا دیوی تہی - جو

نہایت خوبصورت تہی - انکا بیٹا ایری انگا تہا - اس کی تعریفیں - راجہ ایری انگا کی بہادری کے کرتب کون بیان کر سکتا ہے - اوس نے ایک لمحہ میں شہر دہارا کو جلاکر خاک سیاہ کردیا - یہہ شہر دہارا حاکم مالوا کے زیر حکم تہا - اور چولا راجہ کی راجدہانی میں خوف برپا کر دیا - جو لڑنے کے لئے بے صبر ہو رہا تہا - اس نے چلر گوت کو ویران کر دیا - اور راجہ کلنگا کو جان سے مار ڈالا - اس کی بیوی ایچلا تہی - اوس سے راجہ وشنو پیدا ہوا (اسکی تعریفیں)

راجہ وشنو نے کویاتر کے ٹکڑے ٹکڑے کرڈالے - کونگا را ئے را ئچور کو جلا دیا اور گہاٹ کا دروازہ بند کردیا اور کانچی کے شہر میں کہل بلی ڈالدی - اپنی زبردست فوج سے راجہ وراٹ کے قلعہ کو خاک میں ملایا اور شہر بنواسی کا بن بنادیا - اور دلور میں کہل بلی ڈالدی -

عہ کو بستور جو نیلگری سے جنوب میں واقع ہے

راجہ وشنو نے اپنی پیادہ فوج کی گرد سے دریائے مل پر کے تارنی کو ڈہانپ دیا - اور راجاؤں کے خون سے اپنی تلوار کو کند کر دیا -

عہ دریائے مل پرباد دیائے کرشنا کا معاون ہے در ضلع کلادگی میں بہتا ہے -

راجہ وشنو - نرسنگہ ورما کے حق میں ایسا تہا جیسے درخت کے واسطے کلہاڑی یا ہیہو ہوجا کے واسطے پرسرام - مگر یہ راجہ وشنو پرسرام سے کئی درجہ بڑہا ہوا تہا -

راجہ وشنو بڑے بہادر آدمی یم کے واسطے ایسا تہا - جیسا سورج کے گرہن کرنے کیو اسطے راہو - اور جیسے پہاڑ و نیگری کے چیر ڈالنے کے لئے چکر - راجہ وشنو نے اپنے دشمن پر فتح پائی اور تلاون پور کی دولت پر قابض ہو گیا - اوس بے حد فوج کو جو بہا راجہ نے جگدیو - راجہ مالوا - اور دیگر سرداروں کے ماتحت اس سے لڑنے کے واسطے بہیجی تہیں - اپنی طاقت سے اگست من کے مانند پی گیا - اور پہر اپنی تلوار کے زور سے تمام روئے زمین کو مشرق سے مغرب تک کرشن دیتی تک فتح کیا - اور اپنے زور بازو سے وندہیا چل پہاڑ کو خاک میں ملا دیا -

راجہ وشنو - راجہ ارنگولہ کے واسطے شیر ببر اور کدمب راجاؤں کی مغلوب کرنے کے لئے ایسا زبردست جیسے درختوں کے کاٹنے کے لئے کلہاڑی - راجہ وشنو نے اپنی بہادری اور کارہائے نمایاں سے ایسی شہرت پائی کہ اس کے اوصاف معرض تحریر میں نہیں آسکتے -

اوس کی بیوی لچہمی دیوی تہی - اور اس سے نرسنگہ پیدا ہوا -

مہاراجہ نرسنگھ کے دربار میں گرج سے بہی زیادہ زور کی آواز کے ساتہہ ایلچی پکار پکار کر یہہ کہتے تہے - کہ اے بربرا - اپنے غرور کو دور کر - اے چولا - روپیہ جمع کرو - اے چیرا - امن تلاش کر - اے گوڑ اپنا معاملہ دور سے پیش کرو -

نرسنگھ کی تعریفیں لکہی ہوئی ہیں - نرسنگھ کا دوسرا نام بہوجابل ہیرگنگ بہا در ہوسل بہی تہا - اور چاروں سنگہہ کی اس طرح حفاظت کرتا تہا جیسے سمندر اپنی حدود کی - اس کی بیوی ایچلا دیوی تہی -

جبکہ راجہ وشنو اپنے تمام دشمنوں کو فتح کر کے ظفرمند واپس آرہا تہا - جس طرح کہ سورج مشرق کے پہاڑ پر نہایت ہی چمکدار کرنوں کے ساتہہ نکلتا ہے تو اسنے جنوبی کوکو تیشور جنیدر کے دونو چرنوں کی پوجا کی اور راجہ نرسنگھ بہنڈاری نے یہہ خزانہ سلطنت کی ترقی کے واسطے مقرر کیا - اس کا سردار ہی کاری کاروبار سلطنت میں یوگندہ رائے سے بڑہکر تہا اور فوجی لیاقت میں برہسپتی سے بڑہکر تہا - جگی رائے کا بیٹا لوکمی کا دنیا کی پرورش کے لئے کلپ برکش تہا -

مل دہاری سوامی کے چرنوں کا پوجاری - واچی بنس کے آسمان کا سورج گنگ دیش کے جین مندروں کے لئے دان کرنے کا سمندر - وغیرہ وغیرہ -

ہلاپا جو منتریوں کا سرتاج تہا - اس نے ۷۲ ترتہنکروں کے واسطے ایک مکان بنایا اسواسطے کہ ملایا پہاڑ کے مانند اوس میں بڑے عمدہ صندل کے درخت ہوں - اس کا دوسرا نام بہاو چوڑامنی تہا -

بہاو چوڑامنی جنابتی کے پاک منی جنوں کے خوش کرنے کے واسطے اور پارس دیو - اور کوکو تیش سوامی کی آٹہہ قسم کی پوجا کے واسطے عسا کہا سمت ۱۰۸۱ سال پرمادی پوہ سدی چودس جمعہ کو سورج کے شمال کی طرف جانے کے وقت راجہ نے سونیر کا گانوں دیا - اور سیری مول سنگ دیسی گن اور میتکا گچہہ کے سپرد کر دیا -

راجہ نرسنگھ نے ہمادری کے مانند کیلاس کو دیئے گنگا بہائی جو ہتا کے ہاتہہ پر سے بہہ کر ۲۴ ترتہنکروں کے چرنوں کی جہیل میں گر پڑی - سونیر کے گانوں کی حدود -

ہلّا پالی تعریف۔

کتبہ نمبر ۱۳۹ اسٹھ کے شمال میں واقع ہے

کتبہ نمبر ۱۳۹

سنہ ۱۱۳۹ع

۴ و ۲ × ۱ و ۳

خلاصہ۔ جین ساسن کی تعریف۔

ورد ہمن کے بعد گوندڑا کنڈا ہوا۔ جو زمین سے ۴۔ انچ اوپر چلا کرتا تھا۔ اوس کے کل میں اور مشہور دیسی گن میں دیوبندر سدہانت دیو پیدا ہوا۔ جسکی دیوبندر پوجا کرتے تھے۔ اُن کے کل میں اور پستکا گچھہ اور دیسی گن میں دوا کرنندی ہوا۔ اسکا چیلہ مل دہاری دیو ہوا۔ جس کا چیلہ سبہا چندر دیو تہا۔

انکے گرو دوا کرنندی نے سری متی گنتی کو دکشا دی۔ اس کی استوتی۔ ساکہا سمت ۱۰۴۱ سال وبلی میں پہاگن سدی پنچمی بدھ وار کو سری متی گنتی سنیاسی کی طرح تپشیا کرتی ہوئی سرگ لوک کو چلی گئی۔

اور مانکبی گنتی نے اپنے گرو کی سمادہہ بنائی۔ دوا کرنندی کی تعریف۔

کتبہ نمبر ۱۴۰ اتابنی کے پتھر پر ہے جو مندر والوں کے قبضہ میں ہے۔

کتبہ نمبر ۱۴۰

سنہ ۱۱۳۴ع

ساکہا سمت ۱۵۵۶ سال بہاؤ اساڑہ سدی ترودسی نیچر وار کو برہم یوگ میں نیک نژاد مہاراجہ۔ راجاؤں کے بڑے حاکم۔ مخالف راجاؤں کے سر کی برچھی۔ پناہ مانگنے والوں کو فولادی پنجرہ۔ استریوں کو بہن سمجھنے والے۔ زمین کے مالک۔ سنہری کلس کے بنانے والے

دہرم کے چہہ درشنوں کے مالک۔ شہر میسور کے بہادر راجہ چام راجہ و دیور ہیں پوجاریوں نے چند ضروریات کی وجہ سے گرہستی سوداگروں کے ہاتہہ وہ نذرانہ جو بیلگولہ کے گومت ناتہہ سوامی کی پوجا کے واسطے لوگوں نے دئے تہے۔ رہن کردئے اور مدت تک اون کے پاس رہن رہے۔

چام دیو راجہ و دیور نے اس معاملہ کی تحقیقات کی اور اون سوداگروں کو بلا جنہوں نے رہن رکھا تہا۔ اور جن کے قبضہ میں وہ مال تہا۔ اور کہا کہ جو قرض تمنے پوجاریوں کو دیا ہے۔ وہ ہم ادا کرینگے۔

اس پر سوداگروں نے یہ کہا کہ جو قرضہ ہم نے پوجاریوں کو دیا تہا اس کو ہم سنکلپ کرتی ہیں اس غرض سے کہ ہمارے ماں باپ کی عزت ہو۔

سوداگروں نے گومت ناتہہ سوامی کے حضور میں پوجاریوں سے یہ کہا کہ تم دیوتاؤں کی پوجا کرو۔ اور ہمیشہ امن سے رہو۔ دیوتا اور گرو اس بات کے گواہ ہیں یہہ دہرم ساسن قرضہ کی بریت کے واسطے کیا گیا ہے۔

آیندہ سے جو پوجاری ان نذرانوں کو گروی رکہیگا۔ اور جو سوداگر اس نذرانہ کو گروی رکہیگا برادری سے خارج کردیا جاوے گا۔ اور اوس کو اس زمین اور مال پر کچہہ استحقاق نہ رہے گا۔

اگر کوئی شخص اس فرمان کی حکم عدولی کریں۔ تو راجاؤں کو مجاز ہوگا کہ حسب دستور سابق عمل درآمد کریں۔ کوئی اس کو رہن نہ کرنے پاوے۔

جو راجہ اس کا لحاظ نکرے۔ اوس کو بنارس میں ہزار گائے اور برہمن کے مارنے کا پاپ ہوگا۔ یہہ دہرم ساسن لکہہ دیا گیا۔ جے وتی رہو۔

کتبہ نمبر ۱۴۱ میں سنسکرت زبان میں اسوقت کے گرو نے اوس سند کا حال تحریر کیا ہے جو کنیڈا زبان میں ملی تہی۔ اور جو نشہ میں ہے۔

کتبہ نمبر ۱۴۱

۱۸۳۰ء

خلاصہ - چام راجہ کا بیٹا کرشن راجہ میسور کے تخت پر بیٹھا - شہر میسور کرناٹک کے ملک کی زینت تھی - سری وردہ مین کے سرگ لوک کو جانے کے ۲۴۹۳ برس بعد بکرماجیت سمت ۱۸۸۸ اور ساکھا سمت ۱۷۵۲ سال وکرتی ساون بدی پنچمی سوموار - گو گومتیش اور دیگر جین مندروں کی پوجا کے واسطے جو بیلگولہ میں ہیں اور ہمادری کے پارسناتھ کے مندر کے واسطے اور ۳۲ دیگر مندروں کے واسطے - جیندر پنج کلیان اور رتھ جاترا کے واسطے - سری چارو کیرتی جوگی کے متھ کے واسطے بھوجن - پناہ - دوا اور علم دینے کے واسطے چار گانوں دے -

(۱) بیلگولہ کا گانوں جس میں وندھیا اور چندر کے پہاڑ تھے اور اوس میں ایک تالاب تھا جو دیوی پرتھوی کا آئینہ تھا - اور جنالیہ اور گوپر تھے -

(۲) شمال مشرق کی جانب ہوسا ہلی -

(۳ و ۴) مغرب کی طرف آتنا ہلی اور کیالو -

یہہ چار گانوں سری کرشن بھوپال نے چارو کیرتی پنڈت کو دے - یہی چار گانوں پہلے ... نارائن نے راجہ کی نابالغی کے زمانہ میں دے تھے - چارو کیرتی پنڈت - دلی - ہمادری - سدہا - سنگیت - سویت پور - کھشیم وینو - اور بیلگولہ کی گدیوں کا مالک تھا -

کتبہ نمبر ۱۴۲ - ایک چٹان پر کھدا ہوا ہے جو تاوری گیری کے شمال میں واقعہ ہے -

کتبہ نمبر ۱۴۲

۴ فٹ ۹ انچ × ۲ فٹ ۹ انچ

۱۶۴۳ء

ساکھا سمت ۱۵۶۵ سال سوبھانو پوہ سدی چودس ۱۴ کو دوپہر کے وقت

مول اور کرن نکشتر میں جمعہ کے دن دہرو یوگ میں چاروکیرتی پنڈت جتی تری وید چکریش سرگ باشی ہوگئے۔

کتبہ نمبر ۱۴۲ ایک پتھر پر کندہ ہے جو بنادر لسادیا کے کھیت میں حصہ مشرق میں واقع ہے۔

کتبہ نمبر ۱۴۳

سنہ ۱۱۳۰ع ۸ و ۶ء × ۳

تلاکڈو کے فاتح زبردست بیرگنگ پوسل دیوا در ہریا ڈنائک کی سلطنت ہر طرف پھیلی جاتی تھی۔

سری گومتیشور دیو کے دائیں طرف دیبی بی کو دیکھکر ماچی سیٹی - راوبی کے بیٹے بیٹی سیٹی کی بیوی چلاڈ لکا راوا ہردسے جے گوری سیٹی کے بیٹے نے خوشی سے اور . . . . سیٹی کے بیٹے نے . . . .

اس بوجھ کے واسطے جو سر پہ لیجایا جاتا تھا۔

کتبہ نمبر ۱۴۳ جن ناتھ پورہ میں ارگال بستی میں واقع ہے۔

کتبہ نمبر ۱۴۴

سنہ ۱۱۳۵ع ۶ × ۳

جین ساسن کی تعریف۔

تمام دنیا کی جائے پناہ - زمین اور دولت کے پیارے - مہاراجہ ادہراج - پرمیشر پرم بھٹارک - ستیاسرئے کل کے تلک سری ست تری بھون مال کی سلطنت پھیلتی جاتی جاتی تھی تاکہ وہ اتنے عرصہ تک قایم رہے جبتک کہ سورج - چاند اور ستارے قایم ہیں۔

براجہ دینہ دتیہ پوسل کے آسمان کا سورج تہا - اور منو کے راستہ پر چلا کرتا تہا - اسکے بیٹے اایری انگا پوسل نے تمام مخالف راجاؤں کو شکست دی اور امن وامان سے حکومت کی -

اس راجہ آیری انگا کا بیٹا راجہ بلال تہا -

اسکے چہوٹے بہائی راجہ وشنو وردہن نے سات کونگا اور سات مالی کو مطیع فرمان کر کے لوکی گنڈی تک تمام ملک پر قبضہ کر لیا -

پانچ بڑی نوبت کا مستحق - مہا منڈلیشور - دوارادتی کے نیک شہر کا حاکم یادو کُل کے آسمان کا سورج - چوڑامنی ملیاؤں کا حریف - تلاکڈو - نانگلی - کویاتر - ترمی یر - اچاگی - تلیکاڈو کے قلعے فتح کر کے ۹۶ ہزار گنگا وڈی کی حفاظت کرتا تہا اور امن وامان سے سلطنت کر رہا تہا - اس کے کنول جیسے چرنوں میں نواس کرنے والا - ناگ ورما جین دہرم کو ترقی دے رہا تہا اُسکا بیٹا کونڈ نیا گوتر کا ایچی راجہ تہا - اس کی بیوی پوچی کبی تہی - اونکے بیٹے باما چموپا اور گنگ ڈنڈا دہی پا تہے -

گنگ راجہ کی فیاضی کی تعریف -

اس نے تلاکڈو کو فتح کیا اور کونگا پر قبضہ کر لیا - . . . . . . بہگا دیا -

اپنے زور بازو سے بنیگری کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے - اسنے یم کا سکن نرسنگہ کا سکان بنایا (یعنی اسکو مار ڈالا) - اور سید ہا کہڑا کر کے گنگ منڈل کو راجہ وشنو کے زیر حکم کیا -

اوس کے بڑے بہائی باما کی بیوی ہاگ بنی تہی - اوس کا گرو بہانو کیرتی دیو تہا - اوس کے ایچا ڈنڈا دہی سا پیدا ہوا -

اسنے کوپنا وغیرہ تیرتہوں میں جین مندر بنوائے - اور بیلگولہ میں ایک نہایت خوبصورت مندر بنایا جس کو دیکہکر لوگ بہت خوش ہوتے تہے - کچہہ عرصہ تک خوشی سے زندگی بسر کر کے دان پُن کر کے اور جین دہرم کو ترقی دے کر اس نے سنیاسی کیطرح تپشیا کر کے دیولوک کا راستہ لیا - مخالف راجاؤں کو بہگا کر کونگاؤں کو نکال کر - اور غیر ممالک کو اپنے آقا کے ماتحت کر کے بہادر گنگ راجہ کے بڑے بیٹے بوپا ڈنڈا دہی پا نے بڑی شہرت حاصل کی -

ایچی راجہ ڈنڈ نایک کی وفات کے بعد اس کے چہوٹے بہائی بوپا دیو نے اوسکی سمادہہ بنائی

اور اوس بستی کے واسطے جو اس نے بنوائی تہی۔ اور مکانات کی مرمت اور بہوجن تقسیم کرنے کے واسطے گنگا سمدر میں۔ ۱۰ اکہنڈو گا دہان کا کہیت۔ ایک باغ۔ بستی کے مشرق کی جانب ایک چہوٹا سا تالاب اور بکا تالاب کی بارانی زمینیں سنکلپ کر کے سبہا چندر سدہانت دیو کے چیلے مادہو چندر دیو کو دیدیں جو سری مول سنگ۔ دیسی گن اور پستکا گچھ سے متعلق تہا۔

ایچی راجہ کی رانی ایچی کبی کی تعریف۔ وہ سبہا چندر سدہانت دیو کی چیلی تہی اس کی ساس باگ نبی تہی۔ اس نے ایک ساسن بنایا۔ اور بڑی پوجا اور بڑے دان پن کر کے ...... ہو گئی

حصہ چہارم ختم ہوا

جین اتہاس مولفہ بابو دیال ولد لالہ مکند لعل دگمبر جین دہلوی تحصیلدار انبالہ ختم ہوا

قطعہ تاریخ کتاب جین اتہاس من تالیف جناب منشی پربھو دیال صاحب دہلوی تحصیلدار حضور تحصیل انبالہ از فکر مولوی احمد حسن رسوا

مورخ محقق ہیں پربھو دیال
لکھی اُس نے تاریخ کیا خوب جین

ہیں درج اس میں کل حالاتِ صحیح
تعصب کا اس میں نہیں شور و شین

مفصل لکھا اُس نے اجمال کو
نہ رکھا کسی امر کو بین بین

لکھا اُس نے سب ازالف تا بہ یا
کیا ثبت حالات کو عین عین

پڑھو سب بے تعصب اسے ناظرین
مرتب ہوئی ہے تواریخ جین

سمبت ۱۹۵۹

دیگر

منشی پربھو دیالِ خوش اقبال
خلفِ لالہ مکندی لال

والد او ست خود دگمبر جین
پسرش نیز قرۃ العینین

ساکن دہلی است آں خوشخو
بہمیں جا بیافت نشو و نمو

ہست تحصیلدارِ انبالہ
اندریں روزہا ہمیں لالہ

بسکہ خوش خلق و صاحب علم است
متواضع و صاحبِ حلم است

خاندانی ست صاحب ہمت
صاحبِ دولت است و ہم ثروت

نوشتہ کتاب جین اتہاس
خویش شد عیاں بے حد و قیاس

جین مت راست مختصر تاریخ
بہ ازاں نیست خوب تر تاریخ

نسخہ ہا یکہزار شایع کرد
پانصد مفت داد فرد بفرد

بہر اخوان و ہم پئے احباب
مفت تقسیم کرد بہر ثواب

الغرض ہمتش بہ اعلیٰ ست
فیض بخشی دلیل خوش حالیست

بعد تحقیق خود عقاید جین
شرح فرمود داد زینت و زین

مختصر کارِ ہمتِ علیاست
بہر عالی ہم بسے زیباست

سن بیک الف و نہصد و پنجاہ
نہ بہ پنجاہ زایدہ دل خواہ

کہ مرتب شدہ ست ایں نامہ
ز تصانیفِ مرد علامہ

[illegible]

قطعہ تاریخ از درگا پرشاد نادر دہلوی

یہ ہے اک مذہبی گویا نشانی — ہوئے پربھو دیال اسکے ہیں بانی
بغیر از کب ۲۲ نہو تاریخ اس کی — صداقت اور قدامت جین مت کی

قطعہ تاریخ از دیوان روشن لال صاحب صفا دہلوی

لالہ پربھو دیال جی صاحب نے لاثانی کتاب — اردو میں تصنیف کی ہر جین مت کی لاجواب
سر قلم کر دو ہم کا چھپنے کا سنہ طالب بھو — (عظمت زینت فزا) سنہ بکرمی ہر انتخاب ۱۹۵۹

گذارش

اگرچہ سنسکرت پراکرت اور بھاشا میں جین مذہب کے بہت سے پران ہیں مگر اردو میں جو دہلی وغیرہ ہندوستان کے بڑے بڑے شہروں کی زبان ہے جین مذہب کی ایک بھی تاریخ نہیں ہے۔ اس لئے میں نے یہ جین مذہب کی تاریخ تحریر کی ہے اور بشرط فرصت اس کے اور حصے بھی جو اس سے ضخامت میں چوگنے سے زیادہ ہوں گے تحریر کر کے پبلک کے سامنے پیش کرونگا چونکہ میری یہ پہلی تصنیف ہے اور نہایت جلدی میں تحریر شائع کیگئی ہے۔ اور میری لیاقت اور علمیت بھی معمولی ہے۔ اس لئے ممکن ہے کہ اس میں چند جگہ غلطیاں رہگئی ہوں۔ پنڈتان و عالمان سے گذارش ہے کہ جہاں کہیں غلطیاں ہوں اس سے مجھے مطلع فرماویں تاکہ طبع ثانی میں درستی کیجاوے اس کتاب کی پانسو جلدیں بموجب ارشاد لالہ ایشری پرشاد صاحب خزانچی و آنریری مجسٹریٹ دہلی مفت تقسیم کی جائیں گی اور باقی کی قیمت لی جائے گی۔ اس دعا پر کتاب کو ختم کرتا ہوں ؎

راج فرنگی رہے انند
جد لگ انبر سورج چند

بندہ پربھو دیال تحصیلدار انبالہ

متی منگھر شدی دوادشی بیر زبان سمت ۲۴۲۹ دیکرما جیتی سمت ۱۹۵۹ مطابق ۱۲ / دسمبر سنہ ۱۹۰۲ عیسوی۔